قَوۡمٌ يَتۡلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمۡ يَمۡرُقُونَ مِنَ الدِّيۡنِ كَمَا يَمۡرُقُ السَّهۡمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

یہ کتاب اللہ کی تلاوت کریں گے مگر گلے سے نیچے نہیں اترے گی نکل جائیں گے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے

www.KitaboSunnat.com

خوارج وقت

کی

مکمل داستان

تالیف:

د/ ابراہیم بن صالح المحیمید

مترجم:

د/ اجمل منظور المدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله، وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، إمام المرسلين وخاتم النبين صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

دین اسلام کی مضبوطی دو چیزوں پر منحصر ہے:

* مرجع ومصدر کی سلامتی۔
* منہج استدلال کی سلامتی۔

اگر ان دونوں میں سے کسی ایک میں یا دونوں میں بگاڑ پیدا ہوگا تو معاملات بگڑ جائیں گے اور نتیجتاً دنیا اور آخرت دونوں جگہ تباہی کا سامنا ہوگا؛ کیونکہ ایسی صورت میں سنت بدعت میں بدل جاتی ہے، اور بدعت سنت میں، شرک توحید میں اور توحید شرک میں، حق باطل میں اور باطل حق میں۔

دور حاضر میں چونکہ ایسے فتنے رونما ہوئے ہیں جنہوں نے اہل ایمان کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے، ان فتنوں میں خوارج کا منہج اور فکر غالب رہا ہے، اور اس خبیث فکر و مذہب کی آزمائش میں یہ امت سب سے زیادہ مبتلا ہوئی ہے، امیر المومنین خلیفہ راشد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لیکر آج تک امت محمدیہ ان خوارج کے فتنوں سے جوجھ رہی ہے۔

اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام مسلمانوں پر یہ واجب ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی یہ خبیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہب اور فکر والے پائے جائیں فوری طور پر ان کا علاج کر دیا جائے، تاکہ سب سے پہلے عام مسلمانوں کو اس فکر سے بچالیا جائے، اور دوسرے نمبر پر اس فکر کے حاملین کو اسکے انجام بد سے آگاہ کر دیا جائے، لیکن اگر وہ نہ مانیں تو انکے شر سے بچنے کیلئے ان سے قتال کیا جائے، اور یہ ایسی قوم ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ اپنی بدلتی شکلوں کے ساتھ باقی رہی ہے۔

اسی طرح منہج استدلال میں بھیانک انحراف کی وجہ سے امت کے نوجوانوں میں خارجی فکر پیدا ہوتی ہے، پھر یہ انہیں خوارج وقت کے ساتھ جاملتے ہیں جو کم کمر اور کم عقل ہوتے ہیں اور دھماکہ خیز مواد کے ساتھ خودکش بمبار بن کر نکل پڑتے ہیں، اور پھر شرک باللہ کے بعد ایک ساتھ دو گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں:

۱-خودکشی۔

۲-مسلمانوں کا ناحق خون بہانا۔

دراصل منہج استدلال میں فساد کی وجہ سے ان نوجوانوں یہ بتادیا گیا ہے کہ ان کا یہ عمل جنت کی طرف جانے کا سب سے شارٹ کٹ راستہ ہے، چنانچہ منہج استدلال میں اسی بگاڑ امت پر بڑی بڑی مصیبتیں لائی ہیں اور اسے سخت ترین آزمائشوں میں ڈالا ہے، اور یہ لوگ یہ سب کچھ نے دین اسلام کے نام پر کرتے ہیں، بلکہ انہیں خوارج میں سے ایک نے دھماکہ کرنے سے چند سکنڈ پہلے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی: {وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ} ترجمہ: اور میں تیری طرف جلدی آگیا اے میرے رب! تاکہ تو خوش ہو جائے۔

اور دوسرا خارجی اسکے بغل میں کھڑا ہو کر کہہ رہا تھا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا!

اور تیسرا ان دونوں کے پیچھے کہہ رہا تھا: جنت کی طرف، جنت کی طرف!

اس طرح کے خودکش دھماکہ کر کے خود کو تباہی کے دہانے پر لے جانے کے پیچھے ان بدعقلوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس کچھ شبہات ہیں جن میں نمایاں یہ حدیث بھی ہے: (أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ) ترجمہ: مشرکوں کو نکال دینا جزیرہ عرب سے۔ پھر اسکے بعد ان کا بھیانک چہرہ سامنے آیا اور اپنی فاسد فکر کی بنا پر مسلمانوں کا خون بہانے لگے، جس طرح اہل ذمہ کے خون بہاتے ہیں، اور وہی ہونے لگا جس سے بہت پہلے ۱۴۱۵ھ ہی میں شیخ علامہ محمد بن صالح بن عثیمین رحمہ اللہ نے مشہور حادثۃ العلیا کے بعد اپنے خطبہ جمعہ میں آگاہ کیا تھا، آپ نے کہا تھا: ''یہ خوارج کا مذہب ہے، آج یہ اہل ذمہ کا خون بہا رہے ہیں، کل یہ مسلمانوں کا خون بہائیں گے''۔

اسکے بعد اسی بلاد توحید کے اندر ریاض میں سیکوریٹی فورسیز کے ہیڈکوارٹر میں اور ایمرجنسی فورس کی عمارت میں ان خارجیوں نے حملہ کیا تھا۔

اسکے بعد ایک دہائی گزرنے کے بعد بلاد توحید ہی کے اندر شہر ابقیق میں دنیا کی سب سے بڑی تیل ریفائنری کمپنی پر ان خارجیوں نے دھماکہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر اللہ تعالی نے ہمارے ملک کو ایک بڑے ہلاکت خیز دھماکے سے بچا لیا کہ اگر وہ کامیاب ہو جاتے تو بہت بڑی تباہی ہوتی مگر اللہ نے محفوظ رکھا، اور اس سازش میں شریک سارے دہشت گرد خوارج مارے گئے، اللہ نے ان کے برے ارادے کو انہیں پر لوٹا دیا، اور ان سازش کاروں میں جو باقی بچے انہوں نے یہ اعتراف کیا کہ اس آپریشن کا مقصد ملک کے اندر افراتفری پھیلانا تھا تاکہ امریکہ کو سعودی عرب کے اندر گھسنے کا موقع ملے یا تو سعودی حکومت کی مدد کے بہانے یا پھر پٹرول کے کنوؤں پر قبضہ جمانے کیلئے۔

اب تک ان خوارج عصر نے سینکڑوں مسلمانوں اور اہل ذمہ کے خون بہا دیئے ہیں اور اس کیلئے ان کے پاس صرف ایک ہی وجہ جواز ہے، اور وہ یہ ہیکہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دیا جائے، اسکے لئے انہوں نے جگہ جگہ خودکش دھماکے کئے اور آخری کوشش تھی تیل کے کنوؤں پر دھماکہ کرنا۔

سوال یہ ہیکہ اگر یہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکالنا چاہتے ہیں تو ملک کو اقتصادی طور پر برباد کیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہتے ہیں، تیل کے کنوؤں کو برباد کر کے اس کے شہ رگ کو کیوں کاٹنا چاہتے ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے خود دیا ہے کہ وہ مشرکین کو جزیرہ عرب میں لانا چاہتے ہیں! ان شاء اللہ ہم حرف بحرف انہیں خوارج کے اقوال کو نقل کریں گے کہ ان خودکش حملوں سے ان کا کیا مقصد ہے؟ اور انہیں کون لوگ تیار کرتے ہیں؟

مسلمانوں کا خون اس قدر ارزاں نہیں ہے جس طرح یہ خوارج سمجھتے ہیں اگر یہ مسلمان ہوتے تو اس طرح ایک طرف مسلمانوں کو قتل نہ کرتے اور دوسری طرف خودکشی نہ کرتے کیونکہ ایک مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ یہ دونوں گناہ کبیرہ ہے۔

مومن بندوں کے خون کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک پوری دنیا کے مقابلے میں قیمتی ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا زوال اور اس کی بربادی کسی مسلمان کو (ناحق) قتل کرنے سے زیادہ حقیر اور آسان ہے"۔

مگر مومن کا خون ان خوارج کے ہاتھ کا کھلونا بن چکا ہے، اسے کبھی یہ مشرکین کے نکالنے کے نام پر بہاتے ہیں، اور کبھی کافر صلیبی کے خلاف محاذ کھولنے کے نام پر بہاتے ہیں۔

اور ان شاء اللہ میں ان خوارج کے ایسے اقوال کو نقل کروں گا جن سے پتہ چلے گا کہ یہ کافر ممالک کو محض اس لئے چھیڑتے ہیں تاکہ وہ بلاد اسلام میں آ کر ان پر قبضہ کرلیں؛ اور حقیقت میں ایسا ہوا بھی کہ صلیبی کافر نے ان کے آرزوؤں کو پورا کر دیا، اور مسلمان افغانیوں پر عذاب بن کر نازل ہو گئے، اور جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں انہی خوارج کی پوری کارستانی نظر آتی ہے۔

چنانچہ افغانستانی مسلمانوں پر جو بھی مصیبت آئی ہے وہ انہیں خوارج کی وجہ سے، اور میں ان خوارج کے سرغنوں کے ایسے اقوال نقل کروں گا جن سے پتہ چلے گا کہ یہ کس طرح دشمنان اسلام کو بلاد اسلام پر قبضہ کرنے کیلئے للکارتے ہیں، اور یہ پوری پلاننگ کے ساتھ کرتے ہیں، اس میں کوئی فکری یا لسانی غلطی کا مسئلہ نہیں ہے۔

یہ ایک کڑوی سچائی ہے جسے ہر وہ شخص جانتا ہوگا جسے ان خوارج عصر کے بارے میں کچھ بھی پتہ ہوگا یا جو انصاف پسندی سے دین اسلام کو سمجھتا ہوگا، کہ یہ کم سن، کم عقل بیوقوف خوارج جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے تو یہ آج کے خوارج اسی پر عمل کرتے ہیں۔

حال ہی میں خوارج عصر کے سرغنوں کی طرف سے کچھ ایسے رسائل، الیکٹرانک پیغامات اور فتاوے منظر عام پر آئے جن سے ان لوگوں کا بھی شبہ ختم ہوگیا جو ان کے تعلق سے کچھ بھی حسن ظن کا شکار تھے، چنانچہ [الباحث فی حکم قتل رجال المباحث] کے نام سے ایک خارجی کا رسالہ سامنے آیا، جس کے اندر اس نے سعودی پولیس کو قتل کرنے کے جواز کا فتوی دیا ہے، وہ خارجی اسی ملک کا ہے، جس نے اسی ملک کے علماء سے پہلے عقیدہ توحید کا درس لے چکا ہے، یہاں کا صاف ستھرا منہج بھی پڑھ چکا ہے، مگر خوارج کے سرغنوں نے اسے اس طرح بھٹکا دیا کہ وہ صراط مستقیم سے بہت دور چلا گیا اور سیدھے سلفی منہج کو ترک کر دیا۔

پھر اس کے بعد ان کے بہت سارے فتاوے آئے جن میں ایک فتوے کے اندر دیار مسلمین کو دیار کفار کہا گیا، اور وہاں سے ہجرت کرنے کو واجب بتایا گیا، یہ فتوی پوری ڈھٹائی اور گھٹیاپنی کے ساتھ دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ایک فتوی کے اندر مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں کے قتل کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح ان کے پہلے کے خارجی جماعت نے کیا ہے، چنانچہ ایک خارجی جو بلاد کفار میں رہتا ہے اس نے فتوی جاری کیا جس کا عنوان تھا: (عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کا فتوی)، اس نے اپنے جیسے ان خارجیوں کو جو جزیرہ عرب میں رہتے ہیں یہاں کے پولیس محکمے میں کام کرنے والوں کو اور ان کی عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کا فتوی دیا ہے، اس شرط کے ساتھ کہ یہ پولیس اس کے گمان کے مطابق مجاہدین (خوارج) کے سامنے رکاوٹ بنیں۔

ان خوارج نے صرف جزیرہ عرب ہی نہیں بلکہ مصر، یمن، انڈونیشیا، پاکستان اور دیگر مسلم ملکوں میں خونریزی پھیلا رکھی ہے، بلکہ مساجد میں عبادت کر رہے مسلمانوں تک کو یہ قتل کر رہے ہیں، سوڈان کی راجدھانی خرطوم کے اندر مسجد الثورہ کا حادثہ کوئی دور نہیں ابھی چند ہی سال پہلے کا ہے، جہاں جمعہ کے دن ان خوارج کے چار سر پھروں نے گھس کر حملہ کیا اور دسیوں مسلمانوں کو قتل کر دیا، ان سر پھرے نوجوانوں نے خارجیوں کے تکفیری اور تفجیری کیمپوں میں تربیت لے رکھی تھی۔

ان سب واضح دلائل اور شواہد کے باوجود کچھ لوگ اب بھی ان سر پھرے خوارج عصر کے تعلق سے حسن ظن میں مبتلا ہیں اور انہیں امت کا محافظ اور عقیدہ اسلام کا سنتری مانتے ہیں!

فالی اللہ المشتکی۔

اس بحث کے اندر میں نے ان حادثوں اور خارجیوں کے ان کارستانیوں کو نقل کیا ہے جنہیں یہ طاقت ہونے پر انجام دیتے ہیں چنانچہ یہ جہاں پر قابض ہو جاتے ہیں وہاں بڑے دلیری کے ساتھ خون بہاتے ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح داعش سیریا اور عراق کے اندر مسلمانوں کا خون بہا رہی ہے۔

ابو قتادہ کہتا ہے: ''ایسے سخت حملوں سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ کس طرح ہم خون بہانے سے نہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ڈرتے، اور کیسے ذبح کرنے میں ہم ماہر ہوتے ہیں، اور کس طرح مضبوط قلعوں میں گھس جاتے ہیں، ہمیں کسی سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، ان سب پر ہمارے امیر کی حکومت ہوتی ہے خواہ وہ دل سے مانے یا نہ مانے"۔

اور آگے کہتا ہے: "اور عنقریب ہم ان پر دین اسلام کے ساتھ حکومت کریں گے، جس اپنا سر اٹھائے گا اسے کاٹ ڈالیں گے، اور ان شاء اللہ ایسے ہی ہم اپنی طاقت سے ان تمام سروں کو کاٹ دیں گے جن کی کٹائی کا وقت قریب آچکا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس وقت ہم راستے کو تمام گندگیوں سے پاک کر دیں گے ہم خواہشات اور شرک کے بندوں سے کوئی مناقشہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہم اپنے کسی ایسے مخالف سے گفتگو کر سکتے ہیں جو ہمارے سامنے بیٹھ کر مسکرائے"۔

ابو بکر ناجی کہتا ہے: اس وقت ہم بالکل اسی ماحول میں جی رہے ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کے حالات تھے، کہ لوگ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو رہے تھے، یا ہماری وہ حالت ہے جس پر جہاد کے ابتدائی ایام میں مسلمان تھے، اس وقت ہمیں زیادہ قتل وخون کرنے کی ضرورت ہے، اور ہمیں ویسا ہی کرنا ہے جس طرح بنو قریظہ کے ساتھ کیا گیا۔ اور جب اللہ ہمارے ہاتھوں میں حکومت عطا کرے گا اس وقت عدل وانصاف ہر جگہ پھیل جائے گا اور اہل ایمان اس وقت سب سے زیادہ نرم دل ہو جائیں گے اور لوگوں سے کہیں گے: جاؤ، تم سب آزاد ہو۔ (ادارۃ التوحش: ۷۶)۔

یہی خارجی اپنے ایک رسالے [النفس الزکیۃ وتفجیر الریاض] کے اندر کہتا ہے: بلا شبہ نفس زکیہ اور انکی طرح دوسرے مصلحین اس وقت صحیح منہج پر تھے اور حتی الامکان وہ خون بہانے سے بچتے تھے کیونکہ ان کے سامنے اکثر مسلمان ہوتے تھے، اور ایک باغی مسلمان سے قتال کرنے کا حکم کفار اور مرتدین سے قتال کرنے کے حکم سے مختلف ہے، الحمد للہ ہم لوگ صلیبیوں اور ان کے معاونین مرتدین کا سامنا کر رہے ہیں اسلئے ہمارے سامنے ان کا خون بہانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، بلکہ ہم تو اسے سب سے بڑا واجب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں جب تک کہ یہ لوگ توبہ نہ کرلیں اور نماز اور زکاۃ ادا نہ کرنے لگیں، اور سارا کا سارا دین صرف اللہ کیلئے ہو جائے۔

۞ ۞ ۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختیار موضوع کے اسباب

۱-توحید کی حفاظت، اسلئے کہ موجودہ دور میں خارجی افکار کے پھیلنے سے بہت سارے لوگوں کے یہاں توحید کے مفہوم میں انحراف پیدا ہوا ہے وہ توحید جسے لیکر تمام انبیاء ورسل آئے تھے، اور بدیہی طور پر معلوم ہے کہ بندوں کی تخلیق کا مقصد اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

۲-مقالات، کتب، کیسٹس اور فتاووں کا ایک سیل رواں ہے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ، عمداً یا انجانے میں خارجی فکر کی تائید کرتے ہیں اور اسکی طرف دعوت دیتے ہیں، چنانچہ میری یہ کتاب اسی سیل رواں کو روکنے میں ایک اینٹ کی حیثیت رکھتی ہے، وہ سیل رواں جو اس امت کے نوجوانوں کو ہر چہار جانب سے گھیر رکھا ہے۔

۳-خوارج وقت نے اپنی بدعت کو حق کے ساتھ گڈ مڈ کر دیا ہے، اس وجہ ان پر رد اور انہیں ایکسپوز کرنا واجب ہے، کیونکہ وہ بدعت سب سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے جسکے اندر حق کو بھی ملا دیا جاتا ہے، علامہ دکتور بکر بن عبداللہ ابوزید کہتے ہیں: اور معاملہ اس وقت مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے جب ایک نفس پرست اپنی بدعت کے ساتھ حق کو بھی گڈ مڈ کر دیتا ہے، یہاں تک کہ جب بدعت کا جام چھلکتا ہے تو اس کے چھینٹوں سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے، اس نفس پرستی اور بدعت سے وہی لوگ محفوظ رہ پاتے ہیں جو شریعت حقہ کے حامل ہوتے ہیں۔

۴-اس خارجی فکر کو جڑ سے اکھاڑنے کیلئے فکری اور عقدی علاج، شبہات کو واضح کرنا اور حق بیانی کرنا بھی ضروری ہے اور یہ میرا یہ رسالہ اسی باب سے متعلق ہے۔

یہی علاج سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان خوارج کی کی تھی جنہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاف خروج کیا تھا، اور لڑائی سے قبل ان کے پاس جا کر علمی مناظرہ کیا، جس کا بہت بڑا فائدہ ہوا، چنانچہ ان میں سے کئی ہزار لوگوں نے خارجیت سے توبہ کرلی۔

۵- اس بحث اور رسالے کا تعلق اس نصیحت اور خیر خواہی سے ہے جسے اللہ تعالی نے اہل علم پر فرض کررکھا ہے، چنانچہ مسلمانوں کے ساتھ یہ خیر خواہی ہے کہ انہیں نفس پرستی اور شیطانی راستوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ ہزاروں نوجوانان ملت خارجیت کی راہ سے بچ کر خود اپنی اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کی جان محفوظ رکھیں، اسی طرح وہ نوجوان جو اپنے اسی خارجی اعتقاد کی وجہ سے جیلوں میں زندگی گزار رہے ہیں اور بہت سے ادھر ادھر دھتکارے پھر رہے ہیں۔

۶- خوارج عصر کا بعض اصولوں میں اہل سنت کی موافقت کرنے کی وجہ سے ان پر جس خارجیت کو غلط اور غیر ذمہ دارانہ طریقے سے منڈھ دیا گیا ہے اس سے اہل سنت والجماعہ کو بَری کرنا۔

۷- آج سے دو سال قبل میں نے [رؤية شرعية للأحداث التفجيرية] کے نام سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا تھا، جس کا مراجعہ شیخ علامہ صالح الفوزان نے کیا تھا، اس سے مجھے اس رسالے کے لکھنے میں کافی آسانی ملی ہے۔

۸- ان حکام کی اطاعت کرنا جن کی اطاعت کا حکم ہمیں اللہ تعالی نے دی ہے اور یہ قرآن کریم سے صراحت کے ساتھ اور سنت رسول سے تواتر معنوی کے ساتھ ثابت ہے، جو اہل علم اور سماج کے باقی ذی شعور حضرات سے برابر یہ مطالبہ کررہے ہیں کہ اس فاسد منہج اور فکر سے لڑنے میں ہمارا ساتھ دیں۔

یہ پانچ مباحث ان پینتالیس مباحث کا حصہ ہے جن کا تعلق خوارج عصر سے ہے، مگر میں نے صرف انہیں پانچ مباحث کو چنا کیونکہ یہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ اہم تھے، اللہ سے دعاء ہے کہ اسے ان تمام لوگوں کیلئے کارخیر کا ذریعہ بنائے جنہوں نے اسے پڑھا اور لکھا ہے، والحمدللہ رب العالمین۔

ابراہیم بن صالح المحیمید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بہت ہی اہم ملاحظہ!

جن کا نام اس رسالے کے اندر میں نے ذکر کیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں ان پر خارجی عقیدے سے متہم کرتا ہوں، بلکہ ممکن ہے اس نے خارجی فکر کو پروان چڑھنے میں مدد اس طور پر کیا ہو کہ اسے اسکا شعور بھی نہ رہا ہو، خواہ اس نے اسکا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو، اسے اس کا علم ہو یا علم نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا مبحث

عصر حاضر میں فکر خوارج کے پروان چڑھنے کا الف سے یاء تک کی پوری کہانی

اس مبحث کے تحت ایک مدخل اور دو مطالب ہیں:

مدخل: منجملہ خوارج کا منہج

پہلا مطلب: خوارج کا منہج تفصیل کے ساتھ

اسکے تحت ایک مقدمہ اور چھ مسائل ہیں:

مقدمہ

پہلا مسئلہ: منحرف سیاسی تفسیر کی چنگاری (پہلا مرحلہ)

دوسرا مسئلہ: سید قطب کا رول

تیسرا مسئلہ: خوارج عصر کا سید قطب کی فکر سے متاثر ہونے کے اسباب

چوتھا مسئلہ: سید قطب کی فکر سے خوارج عصر کی نسبت کے منکرین کے ساتھ ایک وقفہ

پانچواں مسئلہ: اس مرحلے میں قائم ہونے والے خارجی اصول

چھٹا مسئلہ: حروری معاصر فکر کا عملی آغاز

دوسرا مرحلہ:

دوسرا مطلب: (دوسرا مرحلہ)

اسکے تحت چند مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: دوسرے مرحلے کا آغاز

دوسرا مسئلہ: خارجی فکر پر اہم کتابیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مسئلہ: دوسرے مرحلے کی خصوصیات

چوتھا مسئلہ: دوسرے مرحلے کے اعمال

تیسرا مطلب: (تیسرا مرحلہ)

اسکے تحت چند مسائل ہیں:

مقدمہ

پہلا مسئلہ: اسکے ارکان

دوسرا مسئلہ: اسکی خصوصیات

تیسرا مسئلہ: اس مرحلے میں افغانی جہاد کا رول

چوتھا مسئلہ: خارجی منہج کو بھڑکانے میں بعض داعیوں کا کردار

پانچواں مسئلہ: اس مرحلے میں خارجی فکر کے سرغنہ افراد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدخل

عصر حاضر میں منہجِ خوارج کے پروان چڑھنے کی مکمل کہانی

یہ امت شرک کے بعد سب سے زیادہ جس آزمائش کا شکار ہوئی ہے وہ اسلام کی سیاسی تفسیر ہے، ایسی تفسیر جو شرعی قواعد اور اصول سے ہٹ کر کی گئی، اور اسی غیر منہجی اور منحرف تفسیر کی وجہ سے امت کو پریشانیاں اٹھانی پڑیں، اور موجودہ دور میں اسلامی سماج کے اندر خارجی منہج کے پروان چڑھنے میں یہ منحرف تفسیر ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اسکا آغاز آج سے چھ دہائی قبل آچکا تھا، اسی وقت سے امت اسلامیہ اس حروری خارجی منہج کی قیمت اپنے نوجوانوں کی قربانی، عزتوں کی پامالی اور مال کی تباہی کی شکل میں چکا رہی ہے۔

اس تفسیر کے اندر انحراف کی ابتداء رسولوں کی دعوت اور توحید کی ماہیت اور حقیقت کی تفسیر میں انحراف سے ہوئی ہے، یہ وہ اصولی اور بنیادی چیزیں ہیں جن کی خاطر انسان اپنی جان قربان کر دیتا ہے اور اپنی ساری کوشش صرف کر دیتا ہے۔

اسی کے ساتھ بالکل متوازی شکل میں شرک کی حقیقت کے سمجھنے اور سمجھانے میں بھی انحراف شروع ہوا، اور یہ فطری امر ہے کیونکہ وہ توحید جسے تمام انبیاء لیکر مبعوث ہوئے اگر اس کے اندر انحراف ہوگیا تو شرک کے سمجھنے میں بھی انحراف کا پیدا ہونا لازمی ہے۔

اس منحرف تفسیر کا خلاصہ یہ ہیکہ تمام انبیاء اور رسولوں کو خلافت راشدہ قائم کرنے کیلئے مبعوث کیا گیا تھا، اور تمام سابقہ اقوام کے اندر جو شرک پایا گیا اسکا تعلق حاکمیت الٰہیہ کے انکار سے ہے!! اس انحراف کے اندر اس قدر غلو پایا گیا کہ یہاں تک کہہ دیا گیا کہ فرعون اور نمرود نے اللہ کی ربوبیت کا انکار نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے اللہ کی حاکمیت کا انکار کیا تھا! جبکہ اسے یہ عام آدمی بھی قبول نہیں کرے گا چہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے کہ ایسا کوئی شخص جس کے پاس تھوڑا بہت علم ہو، ان شاء اللہ اس منحرف تفسیر کے بطلان پر تفصیلی گفتگو خارجی منہج کے آغاز کے موضوع میں آئے گی۔

اور اسی منحرف تفسیر پر اعتماد کر کے اسلامی سماج کو جاہلی سماج کہا گیا ہے، اور اسی مبغوض انحراف اور ظلم عظیم کو بنیاد بنا کر بلا استثناء تمام مسلم حکام کو انہوں نے فرعون اور نمرود کے درجے پر کر دیا!، اور جو ان کی باتوں کو مانتے ہیں انہیں فرعون اور نمرود کے پیروکاروں کے درجے میں کر دیا ہے!

اس وقت ہم مسلم حکام کا دفاع نہیں کریں گے کیونکہ ان میں بعض ایسے ہیں جو صریح ارتداد میں کا شکار ہیں، مگر یہ بہت بڑا ظلم ہوگا کہ تمام حکام کو جو اپنی نسبت اسلام کی طرف کرتے ہیں اور اسلامی شعار کا اظہار بھی کرتے ہیں انہیں ان لوگوں کے درجے میں اتار دیا جائے جنہوں نے ربوبیت کا دعوی کیا اور وجود باری تعالی کا انکار کیا۔

اسلامی سماج کو جاہلی کہنا، مسلم حکام کو کافر ماننا اور ان کی حکومتوں کو دیارکفر سمجھنا، اسلامی تاریخ میں اسکی نظیر ہمیں ملتی ہے، سوائے ایک گروہ کے نزدیک، اور یہ وہ گروہ ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ جہنم کے کتے ہیں۔

اور جب مسلم حکام پر کفر اور مسلم ممالک پر دارکفر کا فتوی لگا دیا گیا تو اس سے بہت سارے خارجی اصول سامنے آئے: انہیں میں سے ایک یہ ہیکہ حکام کے حاشیہ بردار پر بھی کفر کا فتوی لگا دیا گیا، اور خوارج کے یہاں اس سے مراد صرف وزراء اور سرکاری اہل کار ہی نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد ان خارجیوں کے یہاں ہر وہ شخص اس میں داخل ہے جو حکام کا دفاع کرے اور انہیں کافر نہ مانے، چنانچہ یہ سب ان کے یہاں کافر ہیں یہاں تک کہ ایک خارجی سرغنہ کہتا ہے: معاملہ صرف فوج اور سیکوریٹی فورسیز تک ہی منحصر نہیں ہے بلکہ اس میں ہر وہ شخص شامل ہے جو کسی بھی طرح حکام کیلئے مدد بن رہا ہو۔ چنانچہ ان کے یہاں مسجد کا وہ امام بھی کافر ہے جو ان حکام کی اصلاح کیلئے دعاء کرتا ہے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

انہیں خارجی اصولوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ دیار اسلام سے مسلمان ہجرت کر جائیں، یہاں تک کہ اسی ملک کے ایک خارجی نے اس پر ایک رسالہ بھی لکھ دیا ہے، حالانکہ اس نے اسی ملک کے مدارس میں بچپن ہی سے عقیدہ اور توحید کا درس لیا ہے مگر انسانی اور جناتی شیاطین نے اسے راہ حق سے بھٹکا دیا، اور اس نے اس رسالے کا نام رکھا: [الإعلام بوجوب الهجرة من دار الكفر إلى دار الإسلام]! حالانکہ یہ حروری خارجی منحرف اور بدبودار افکار ان شرعی دلیلوں کے صریح مخالف ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مکہ اور مدینہ ہمیشہ ہمیش کیلئے دار اسلام رہیں گے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں شہروں سے ہجرت نہ کرنے پر ابھارا ہے، چنانچہ مکہ کے تعلق سے فرمایا: (لا هجرة بعد الفتح) ترجمہ: اب فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں ہے۔ یعنی مکہ سے اب کوئی ہجرت نہیں کرے گا۔ اور مدینہ کے تعلق سے فرمایا: (والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون) ترجمہ: اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہے کاش انہیں معلوم ہوتا۔

توحید اور شرک کے مفہوم اور انکی حقیقت کے اندر انحراف کی وجہ سے ایک منحوس فکر نے جنم لیا جسے خارجی منہج کہا جاتا ہے جو دو ارکان پر قائم ہے:

پہلا رکن: حکام اور رعایا تمام مسلمانوں کی تکفیر کرنا۔

دوسرا رکن: مسلمانوں کے خون کو حلال کرنا۔

چنانچہ یہ تکفیر اور خون کا حلال کرنا دو ایسے ساتھی ہیں جو کبھی جدا نہیں ہو سکتے، اس پر دلائل اور حقائق سب دلالت کرتے ہیں۔

جہاں تک دلائل کا تعلق ہے تو اس بارے میں یہ حدیث آتی ہے: (لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ) ترجمہ: لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دلیل سنت سے رہی، اور جہاں تک حقائق سے دلیل کا تعلق ہے تو خوارج عصر ہوں یا انکے اسلاف ان لوگوں نے مسلمانوں پر تلوار اسی وقت اٹھایا ہے جب انہیں یہ پکا یقین ہو چکا ہے کہ اسلامی سماج یعنی مسلمان یہود ونصاری سے بھی زیادہ بڑے کافر ہیں!! اور یہ بات کئی خارجی سرغنوں نے کہی ہے، جیسا کہ ہم بعد میں چل کر نقل کریں گے۔

حافظ ابن حجر نے کہا: ''چونکہ خوارج نے پہلے اپنے مخالفین کی تکفیر کی ہے پھر اس کے بعد ان کے خون کو حلال کیا ہے۔

اور جب ان حروری خارجیوں نے دیکھا کہ علمائے اہل سنت ہر دور میں امت مسلمہ کے اندر مقبول رہے ہیں اور وہی ہر منحرف خارجی افکار کیلئے پہاڑ بنتے نظر آئے ہیں، اسی لئے دور حاضر کے خوارج نے علمائے امت کے تعلق سے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ یہ حالات حاضرہ یعنی حقائق سے واقف نہیں ہوتے ہیں، کبھی ان کے تعلق سے یہ جھوٹ پھیلا دیا کہ وہ درباری ملا ہیں، بلکہ موجودہ حروری خارجیوں نے علمائے امت کے دو مایہ ناز ربانی علماء شیخ عبدالعزیز بن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ کی تکفیر کر ڈالی، جیسا کہ آگے چل کر ہم ان خوارج کے اقوال نقل کریں گے۔

ان کے خارجی اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مرتد نظاموں (حکومتوں) سے قتال کرنا یہود ونصاری سے قتال کرنے سے افضل ہے! اس طرح ان خارجیوں پر رسول اللہ ﷺ کا یہ قول صادق آگیا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے تو یہ آج کے خوارج اسی پر عمل کرتے ہیں۔

اور کوئی یہ سمجھے کہ اس خارجی عقیدہ سے جس میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں سے جہاد کرنا یہود ونصاری سے جہاد کرنے سے افضل ہے، اس ملک کے خوارج غافل ہیں، ایسا نہیں ہے بلکہ تمام خوارج خواہ وہ اس ملک کے ہوں یا بیرون ملک کے ہوں سب اس سے اچھی طرح واقف ہیں بلکہ اس پر مضبوطی کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائم ہیں۔

خارجی سرغنہ رشود سے پوچھا گیا کہ تم لوگوں کے تعلق سے یہ مشہور ہے کہ تم لوگ عراق کے اندر مجاہدین کے ساتھ ایک زمانے سے جہاد کررہے ہو، تو کیا یہ صحیح ہے؟ اور جزیرہ عرب سے مجاہدین عراق جاکر لڑیں اس تعلق سے تمہاری کیا رائے ہے؟

تو اس نے کہا: یہ پروپیگنڈا ہے، اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے، حقیقت یہ ہیکہ جزیرہ عرب کو فاسد حکومتوں سے آزاد کرنا اور وہاں سے یہود ونصاری اور ہندو نیز مرتدین سے پاک کرنا ہمارا اصل ہدف ہے، جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ جو کفار تم سے زیادہ قریب ہوں ان سے جہاد کرو، چنانچہ ارشاد باری ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ} ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں سے لڑو جو کافروں میں سے تمہارے قریب ہیں اور لازم ہے کہ وہ تم میں کچھ سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

ان کے خارجی اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس وقت پوری روئے زمین پر مسلمانوں کی جماعت نہیں پائی جاتی، اور امت پر واجب ہے کہ وہ مسلمان جماعت پیدا کرے، بلکہ ان کے بعض سرغنوں نے تو یہاں تک غلو کرڈالا کہ تمام امت کو اس گناہ میں شمار کرلیا سوائے اس کے جو اسلامی خلافت کی کوشش کرے۔

ان کے خارجی اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے جھنڈے کی شرعیت کو باشدوں کے ساتھ مربوط کردیا، یعنی اگر حاکم وقت کافر ہوگیا تو رعایا بھی کافر مانی جائے گی خواہ کوئی وہاں موجود ہو یا نہ ہو جیسا کہ ان کے خارجی اسلاف نے کہا تھا۔

اپنے اسلاف کی طرح خوارج عصر نے گرچہ بعینہ اس اصول کا نام نہ لیا ہو مگر نتیجہ ایک ہی ہے، یہاں تک کہ اس ملک کے ایک خارجی سرغنہ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام [الآیات والأحادیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغزیرۃ فی کفر قوات درع الجزیرۃ] رکھا ہے، جس کے اندر حکام اور ان کے دفاع میں آنے والے سب کو ایک ہی حکم میں رکھا ہے۔

چنانچہ اسی اصول کے تحت انہوں نے پارلیمنٹ میں چن کر آنے والے اور انتخاب میں حصہ لینے والے سب کی تکفیر کر ڈالی، بلکہ ایسے لوگوں کی تکفیر معین کی گئی ہے! اور اس تکفیر سے وہ مسلمان بوڑھی خواتین بھی محفوظ نہ رہیں جنہیں ووٹ دلانے کیلئے بوتھ پولنگ تک لے جایا جاتا ہے۔

ایک خارجی مفکر اور سرغنہ سید فضل کہتا ہے: جو لوگ انہیں چنتے ہیں وہ بھی کافر ہیں، کیونکہ یہی لوگ انہیں شریعت الٰہیہ چھوڑ کر شریعت سازی کرنے کا موقع دیتے ہیں، گویا انہوں نے انہیں اللہ کو چھوڑ کر اپنا رب بنالیا ہے۔

ان کے ایک خبیث اصول میں سے یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اپنے مزعومہ بلکہ موہومہ اسلامی خلافت قائم کرنے کیلئے عالم اسلام کے اندر مسلمانوں کا خون بہانے کیلئے اصول بناتے ہیں، کہتے ہیں: عالم اسلام کے اندر جہاد کے سبب جو خون بہائے جاتے ہیں ان کی چار قسمیں ہیں:

۱) ایک وہ لوگ جو بذات خود قتل کے مستحق ہیں: یہ حکام اور انکے پیروکار ہیں۔

۲) مومن قوم: اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو حکام پر نکیر کرتے ہیں اور ان کی بغاوت میں شریک ہوتے ہیں، تو ایسی حالت میں انہیں قتل کا ارادہ نہیں ہوتا ہے مگر بوجہ مجبوری قتل کر دیا جاتا ہے، جیسے کہ انہیں ڈھال بنایا جارہا ہو۔

۳) وہ اصلی کفار جو قتال کے وقت مارے جاتے ہیں: خواہ وہ دیار اسلام میں اصلی باشندوں کی حیثیت سے رہتے ہوں یا وہ اہل ذمہ ہوں، اور ویزا پر رہتے ہیں، ان خوارج کے یہاں ان کا کوئی عہد و پیمان نہیں ہے؛ کیونکہ یہ ویزا مرتد حاکم نے جاری کیا ہے اسلئے یہ بھی قتل کے مستحق ہیں!

۴) وہ لوگ جو مجہول الحال ہوں: یعنی وہ لوگ جن کا اسلام مشتبہ ہو، اسلئے یہ دار حرب ہے، اور جھنڈا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر اسلامی ہے یعنی حاکم مرتد ہے، چنانچہ ایسے مجہول الحال لوگوں کو بوقت ضرورت قصداً بھی قتل کیا جاسکتا ہے۔

حروری خارجیوں کی اس تقسیم کے بعد وہ تعجب ختم ہو جانا چاہئے جو بہت سارے نوجوان مسلمانوں کے یہاں پایا جاتا ہے اور ان خونخوان بھیڑیوں کو مجاہدین کی جماعت باور کرایا جاتا ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ خودکش دھماکوں کے اندر یا تو اصلی کفار مارے جاتے ہیں جن کا کوئی عہد و پیمان نہیں ہے، یا مجہول الحال لوگ مارے جاتے ہیں، اور یہ جائز ہے کیونکہ یہ سب دار حرب اور دار کفر ہیں، ہاں کچھ مومن بھی مارے جاتے ہیں تو یہ بھی بوقت ضرورت جائز ہے، قیامت کے دن انہیں ان کی نیت پر اٹھایا جائے جا!

بہت سے لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ عالم اسلامی کے اندر دو دہائیوں سے مسلمانوں کا خون جوان خارجی بھیڑیوں کے ہاتھوں بہایا جارہا ہے وہ دراصل (آخرجوا المشرکین) والی حدیث کے تعلق سے غلط فہمی کی بنیاد پر ہے، یا ولاء اور براء کے مسئلے کو ضبط نہ کرنے کی وجہ سے ہے، مگر جو خارجی مفکرین اور ان کے سرغنہ خوارج کی کتابوں اور رسالوں پر نظر ڈالے گا جن کی تعداد دو ہزار سے بھی زیادہ ہیں، تو اسے پتہ چلے گا کہ معاملہ اسی پر منحصر نہیں ہے، بلکہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ بھیانک ہے، معاملہ مذکورہ حدیث کے تعلق سے غلط فہمی یا ولاء و براء کے مسئلے کا نہیں ہے، بلکہ مستقل کچھ خارجی اصول ہیں جنہیں نوجوانوں کو سکھایا جاتا ہے اور پھر ان کی برین واشنگ کرکے انہیں تکفیر و تفجیر کی کھائی میں ڈھکیل دیا جاتا ہے، جیسا کہ ہم اسکی تفصیل نقل کریں گے۔

ایک خارجی سرغنہ ابو مصعب سوری کہتا ہے: ''لمبی گفتگو اور علمی مناظرے کے بعد بہت سارے مسلم نوجوان جہادی فکر پر قانع ہو گئے''۔

یہ وہی جہادی فکر ہے جسے ہم خارجی فکر کہتے ہیں، اور کچھ صفحات کے بعد ان کے اقوال نقل کروں گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ کیسے یہ ہمارے حکام کی تصویریں بنا کر ان پر تیر مارتے ہوئے یہ ہمارے ہی نوجوانوں کو جہاد کے نام پر تربیت دیتے ہیں، چنانچہ معاملہ زبان پھسلنے کا نہیں ہے اور نہ ہی فتوے کی غلطی ہے اور نہ ہی فہم کے اندر صرف انحراف کا مسئلہ ہے، بلکہ مکمل خارجی فکر ہے جسے خارجی اصولوں کی روشنی میں پروان چڑھایا جا رہا ہے،ان ساری باتوں کو میں خود انہیں کی کتابوں اور رسالوں سے ثابت کروں گا۔

یہ جہادی فکر جو نوجوانوں کے اذہان وقلوب میں ڈالا جا رہا ہے اگر اسکا مقصد اللہ کے دشمنوں سے لڑنا ہوتا تو لوگ ان کی تعریف کرتے، مگر جہاد کے نام پر اس مسموم خارجی خنجر کو امت ہی کی پشت میں گھونپا گیا ہے، اور آج تک یہ امت اسکی قیمت چکا رہی ہے، اور یہ قیمت ہزاروں معصوم جانوں اور عصمتوں کی بے حرمتی کی شکل میں چکائی جا رہی ہے۔

اس موقع پر ایک دوسرے خارجی سرغنہ ایمن ظواہری کے قول کو نقل کرنا مناسب ہے جو خود اس مقصود کو واضح کرتا ہے: ''مملکت سعودی عرب نے مجاہدین کی ہر طرح سے مدد کی اور انہیں ہر طرح کی سہولت بہم پہونچائی تا کہ وہ افغانستان جا کر افغان مجاہدین کی روسی قبضے کے خلاف مدد کریں، ان کا یہ گمان تھا کہ یہ عرب مجاہدین اپنے اصلی مقصد سے بھٹک جائیں گے اور وہ اصلی مقصد عالم اسلامی کے قلب میں امریکہ، اسرائیل اور ان کے ایجنٹ عرب حکام کے خلاف جنگ کرنا ہے، مگر عرب مجاہدین بہت ہی معاملہ فہم اور کفر و اسلام کے درمیان چل رہی کشمکش کو اچھی طرح سمجھ رہے تھے، اس کے لئے انہوں نے افغانستان کو تمام اعدائے اسلام کے خلاف جہاد کرنے کیلئے بنیاد اور اصلی ٹھکانہ بنالیا''۔ (شفاء صدور المؤمنین للظواھری ص ۸)

اس مبحث کو ختم کرنے سے پہلے ایک سوال کریں گے، وہ یہ کہ کیا یہ اصول ایک ہی دفعہ میں آگئے اور سب نے شروع سے آخر تک ان اصولوں کی پابندی کی ہے؟

جواب: ایسا نہیں ہے، بلکہ بدعت جو بھی ہوتی ہے وہ شروع میں چھوٹی ہوتی ہے، پھر رفتہ رفتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑھی جاتی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''بدعتیں شروع میں ایک بالشت کی ہوتی ہیں پھر بعد میں آنے والی نسلوں میں بڑھ کر ہاتھ بھر ہو جاتی ہیں، پھر اسکے بعد میں دھیرے دھیرے میلوں اور فرسخوں میں پہونچ جاتی ہیں''۔ (مجموع الفتاوی: ۸/ ۴۲۵)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس مجرب کلام سے معلوم ہوا کہ بدعت دھیرے دھیرے بڑھتی ہے، چنانچہ یہ دیکھا گیا ہے کہ دوسرے مرحلہ کے خوارج نے حکام کی تکفیر کی ہے مگر انکے حاشیہ برداروں کی تکفیر نہیں کی ہے، مگر تیسرے مرحلے میں حکام کی تکفیر کے ساتھ ساتھ تمام حاشیہ برداروں کی بھی تکفیر کر ڈالی ہے، بلکہ بعض کے نزدیک وہ بھی کافر ہے جو انہیں سب کو کافر نہ سمجھے۔

اس طرح ہمارے اس دور میں خارجی منہج شروع میں بعض اصولوں پر قائم ہوا ہے پھر وہ دھیرے دھیرے بڑھتا رہا ہے۔

اور دور حاضر کے اندر اس فکر کے اولین حاملین پر دو چیزیں قابل گرفت ہیں:

۱- دور حاضر میں خارجیت کی پہلی چنگاری انہوں نے ہی لگائی ہے، بایں طور کہ انہوں نے توحید اور شرک کی حقیقت بیانی میں اور ان کی تفسیر کرنے میں انحراف سے کام لیا ہے۔

۲- پہلے والوں نے عام اصول بیان کئے ہیں، وہی عام اصول بعد کے اصولوں کیلئے بنیاد بنائے گئے، اس کے لئے میں ایک مثال بیان کروں گا جس سے معاملہ فہمی میں آسانی ہوگی۔

ابو محمد مقدسی کہتا ہے: فوج، پولیس اور سیکوریٹی گارڈ میں اصل کفر ہے، ہم ان سے کفار سمجھ کر لڑیں گے، اس لئے کہ اللہ تعالی نے قرآن کے اندر فرمایا ہے: {فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا} ترجمہ: پھر جو کوئی باطل معبود کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقینا اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جسے کسی صورت ٹوٹنا نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جو طاغوت کا فوجی بن کر رہے گا، اسکا مددگار اور محافظ بن کر رہے گا، اپنے اختیار سے نہ کہ کسی مجبوری سے، تو بلاشبہ اس نے طاغوت سے اجتناب نہیں کیا، اور جس نے طاغوت سے اجتناب نہیں کیا وہ موحد اور مسلمان نہ رہا، اس لئے کہ اس نے توحید کے ادنی درجات کو بھی پورا نہیں کیا"۔

اس طرح پہلے مرحلے کے خارجی نے حکام کی تکفیر کی اور بعد والے خارجی نے فوج اور پولیس اور ہر اس شخص کی تکفیر کر ڈالی جو حکام کا ساتھ دینے والا ہو، اس طرح بعد والے خوارج کیلئے مزید اصولوں کی ضرورت پڑی۔

جس طرح کہ پہلے مرحلے کے خوارج نے یہ بدعتی قول ایجاد کیا کہ اس وقت روئے زمین پر مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے اور ایسی صورت میں اہم مقصد اسلامی حکومت کا قیام ہو جاتا ہے، مگر بعد میں جو خارجی آئے انہوں نے اس موہوم مقصد کو پورا کرنے کیلئے اپنی کمر میں خودکش بم باندھ کر دھماکہ کرنے نکل گئے، اور مسلم ممالک میں دھماکہ کرنا شروع کر دیا، اس یقین اور اعتقاد کے ساتھ کہ وہ جو کرنے جا رہے ہیں حکومت الہیہ کے قیام میں اس سے مدد ملے گی۔

اسی تعلق سے خارجی ابو قتادہ کہتا ہے: اور دیار ارتداد (اس سے دار الاسلام مراد لے رہا ہے) میں جہادی تحریکوں کا واحد سبب مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرونا ہے یعنی ضائع شدہ خلافت کو واپس لانا ہے، کیونکہ خلافت کے خاتمے کے بعد اب یہ امت امت کہلانے کے لائق نہیں ہے۔

اس نص سے واضح ہوا کہ پہلے مرحلے کے خوارج نے یہ کہا کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت باقی نہیں ہے اسلئے اسلامی خلافت کے قیام کی ضرورت ہے، چنانچہ دوسرے اور تیسرے مرحلے کے خوارج اسی پر قانع ہو گئے اور اس موہوم مقصد کو پورا کرنے کیلئے تلوار اٹھا لی۔ جس پر نہ تو کوئی دلیل کتاب اللہ سے ہے اور نہ ہی سنت سے، اور نہ ہی کسی اس کا کوئی معتبر عالم دین قائل ہے، گرچہ امام احمد ہی کے زمانے سے امت مسلمہ مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے، اس پر تفصیلی گفتگو آئے گی ان شاء اللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اہل ذمہ کو قتل کرنا پہلے کے خوارج کی طرف سے حکام کی تکفیر کرنے کا فطری نتیجہ تھا، چنانچہ بعد والے خوارج نے کہا: مرتد حاکم خود اپنے لئے امان کا مالک نہیں ہوتا پھر وہ دوسرے کو امان کیسے دے سکتا ہے؟!

اسی لئے عصر حاضر میں خوارج کے منہج کی تقریب فہم کیلئے میں نے اسے تین مراحل میں تقسیم کردیا ہے، اور اس تقسیم کے اندر میں نے ایسے مضبوط دلائل پیش کردیئے ہیں جن کے اندر کوئی شک نہیں ہوسکتا، بایں طور کہ یہ تینوں مرحلے ایک دوسرے کیلئے امتداد ہیں اور بعض بعض کو پورا کرتے ہیں، اور ہر مرحلے میں اسکے سرغنوں کی طرف سے پہلے مراحل کے خوارج کی تعریف میں اقوال بھی نقل کردیئے ہیں۔

عصر حاضر میں خوارج کے منہج کی ابتداء اور اسکے پروان چڑھنے کی کیفیت کا منجملہ ذکر ہے، اس مبحث کے تعلق سے جو میں نے ابھی سوچا ہے اگر پہلے سوچ لیا ہوتا تو یہی تنہا ایک بڑا مستقل رسالہ بن جاتا، کیونکہ خوارج کے پروان چڑھنے اور اسکی اصل بیماری اور اسکی ابتداء کا پتہ چل جاتا اور کسی بھی بیماری کے علاج کرنے میں اسکی تشخیص اور بیماری کا پتہ لگانا ہی زیادہ اہم ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا مطلب:
خوارج کا منہج تفصیل کے ساتھ
اسکے تحت ایک مقدمہ اور کچھ مسائل ہیں:

مقدمہ:

رسولوں کی دعوت کا مطالعہ اور تجزیہ کرنے والا انکی دعوت کو پائے گا کہ وہ بلا استثناء سب کی دعوت چار محوروں پر قائم تھی:

۱-توحید باری تعالی کی طرف دعوت۔

۲-اسلام کے باقی شرائع کا بیان کرنا جس سے توحید کامل ہو۔

۳-آخرت کا عقیدہ بندوں کے دلوں میں راسخ کرنا اور یہ بتانا کہ انہیں اپنے رب کے پاس جا کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

۴-تزکیہ نفس اور اخلاق کریمہ کی تربیت۔

یہ اجمالی طور پر تھا، مگر تفصیلی طور پر ہم ذیل میں اس طرح بیان کرسکتے ہیں:

پہلا محور:

توحید باری تعالی کی طرف دعوت، اس توحید میں توحید الوہیت، توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات سب شامل ہے۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور اصل لڑائی رسولوں اور انکی قوموں کے درمیان یہی توحید الوہیت تھی اور یہی انبیاء کی دعوت کا خلاصہ تھا۔

دوسرا محور:

اسلام کے باقی شرائع کا بیان کرنا جس سے پہلا رکن کامل ہو جیسے صوم وصلاہ اور حج وزکاۃ۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا : {وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ} ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ} ترجمہ: اس میں واضح نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہوگیا اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بہت بے پرواہ ہے۔

یہ سب توحید کے حقوق میں شامل ہیں؛ کیونکہ تعبدی شعائر میں ایک طرح سے رب العالمین کو تسلیم کرنا پایا جاتا ہے اور اسکی وحدانیت کے ساتھ ساتھ اسکے سامنے انکساری اور رغبت بھی پائی جاتی ہے۔

تیسرا محور:

آخرت کا عقیدہ بندوں کے دلوں میں راسخ کرنا، اور پورا قرآن پاک شروع سے آخر تک اس کو شامل ہے۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا : {الْقَارِعَةُ [1] مَا الْقَارِعَةُ [2] وَمَا أَدْرَاكَ مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقَارِعَةُ[3]يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ[4]وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ} ترجمہ: وہ کھٹکھٹانے والی۔[1] کیا ہے وہ کھٹکھٹانے والی؟[2]اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ کھٹکھٹانے والی کیا ہے؟[3] جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔[4]اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہوجائیں گے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ} ترجمہ: اور انھیں پچھتاوے کے دن سے ڈرا جب (ہر) کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ سراسر غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا[1] وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا[2]وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا[3]يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا[4]بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا} ترجمہ: جب زمین سخت ہلا دی جائے گی، اس کا سخت ہلایا جانا۔[1]اور زمین اپنے بوجھ نکال باہر کرے گی۔[2]اور انسان کہے گا اسے کیا ہے؟[3]اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔ [4]اس لیے کہ تیرے رب نے اسے وحی کی ہوگی۔

چوتھا محور:

مومنوں کا تزکیہ اور انہیں اخلاق عالیہ کی تربیت کرنا نیز برے اخلاق سے دور رکھنا ہے۔

اسی تعلق سے اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ} ترجمہ: درگزر اختیار کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کر۔

مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ} ترجمہ: جو خوشی اور تکلیف میں خرچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ان دلائل کی روشنی میں یہ واضح ہوگیا کہ انسانوں کی تخلیق، رسولوں کی بعثت اور کتابوں کو اتارنے کا مقصد یہ ہیکہ لوگ اپنے رب، اپنے خالق اور معبود حقیقی کی عبادت کریں، اور انبیاء کی دعوت کا محور انہیں چاروں مقاصد کی طرف گھومتا ہے۔

عنداللہ عبادت کے چند مراتب ہیں، ان میں سب سے اہم رکن توحید باری تعالی ہے، اگر اسکے اندر خلل پایا گیا اور اسی پر موت ہوگئی تو وہ بلا اختلاف مخلد فی النار ہوگا، اور نماز عبادت کا ایک عظیم مرتبہ ہے، اسکے ترک کرنے والے کے تعلق سے شدید اختلاف ہے مگر بقیہ شرائع کے بارے میں اکثر اہل علم کا یہی کہنا ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔

اور اللہ جب اپنے بندوں کی تعریف کرتا ہے تو انکی کامل عبودیت کی وجہ سے انکی تعریف کرتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: {فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ} ترجمہ: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحیٰی عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لیے درست کر دیا، بے شک وہ نیکیوں میں بہت جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی لیے عاجزی کرنے والے تھے۔

اور اسی لئے جنت پانے میں کامیاب ہونے کے اسباب کو بھی واضح کر دیا کہ وہ اسی وقت جنت پاسکتے ہیں جب اس عبودیت کے واجب کو پورا کریں گے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} ترجمہ: اوران کے سینوں میں جو بھی کینہ ہوگا ہم نکال دیں گے، ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہم کبھی نہ تھے کہ ہدایت پاتے، اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی، بلا شبہ یقینا ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے۔ اور انھیں آواز دی جائے گی کہ یہی وہ جنت ہے جس کے وارث تم اس کی وجہ سے بنائے گئے ہو جو تم کیا کرتے تھے۔

اوراسی طرح جب اللہ تعالی مخالفین کے عذاب کا ذکر کرتا ہے تو اسی عبودیت کے حق کو پورا کرنے میں کوتاہی کی وجہ سے، سنت رسول کے اندر دین کی حقیقت اور اسکے شرائع کو واضح کیا گیا ہے جیسا کہ صحیحین میں وارد ہوا ہے اور جسے حدیث جبریل کے نام سے جانا جاتا ہے، اس حدیث کے آخر میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ جبریل ہیں جو تمہیں تمہارا دین سکھلانے آئے تھے۔ چنانچہ یہ حدیث جس مضمون کو شامل ہے وہی دین ہے جسے نبی اکرم ﷺ دیکر مبعوث کئے گئے ہیں۔ پوری حدیث اس طرح ہے:

عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ، بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ، سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا "، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الإِيمَانِ، قَالَ: " أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ"، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ، قَالَ: " أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ"، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ: " أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ"، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آن پہنچا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے اور بال نہایت کالے تھے۔ یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور کوئی ہم میں سے اس کو پہچانتا نہ تھا، وہ بیٹھ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اور اپنے گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (جیسے شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر بولا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! بتائیے مجھ کو اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے (یعنی زبان سے کہے اور دل سے یقین کرے) اس بات کی کہ کوئی معبود سچا نہیں سوا اللہ کے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کرے نماز کو اور ادا کرے زکوٰۃ کو اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر تجھ سے ہو سکے۔" (یعنی راہ خرچ ہو اور راستے میں خوف نہ ہو) وہ بولا: سچ کہا آپ نے، ہم کو تعجب ہوا کہ آپ ہی پوچھتا ہے پھر آپ ہی کہتا ہے کہ سچ کہا (حالانکہ پوچھنے والا لاعلم ہے اور سچ کہنے والا وہ ہوتا ہے جس کو علم ہو تو یہ دونوں کام ایک شخص کیوں کرے گا) پھر وہ شخص بولا: مجھ کو بتائیے ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے (دل سے) اللہ پر، فرشتوں پر (کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہیں اور اس کا حکم بجالاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی طاقت دی ہے) اور اس کے پیغمبروں پر (جن کو اس نے بھیجا خلق کو راہ بتلانے کے لئے) اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت کے دن پر جس روز حساب کتاب ہوگا اور اچھے اور برے اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی) اور یقین کرے تو تقدیر پر کہ برا اور اچھا سب اللہ پاک کی طرف سے ہے۔" (یعنی سب کا خالق وہی ہے) وہ شخص بولا: سچ کہا آپ نے۔ پھر اس شخص نے پوچھا: مجھ کو بتائیے احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اس طرح دل لگا کر جیسے تو دیکھ رہا ہے۔" اگر اتنا نہ ہو تو یہی سہی کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ شخص بولا: بتائیے مجھ کو قیامت کب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کو جس سے پوچھتے ہو وہ خود پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔" وہ شخص بولا تو مجھے اس کی نشانیاں بتلائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ تو دیکھے گا ننگوں کو جن کے پاؤں میں جوتا نہ تھا، تن پہ کپڑا نہ تھا، کنگال بڑی بڑی عمارتیں ٹھونک رہے ہیں۔" راوی نے کہا: پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں بڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "اے عمر! تو جانتا ہے یہ پوچھنے والا کون تھا؟" میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تم کو تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔"

دین کے شرائع اور احکام اسی طرح سیدنا نوح علیہ السلام سے لیکر سید البشر محمد ﷺ تک آتی رہیں، اور مرور زمانہ کے ساتھ علمائے امت نے اسے اسی طرح سمجھا، سوائے چند غلط فہمیوں کے جو اختلاف کرنے والے فرقوں کے یہاں مرور زمانہ کے ساتھ ظاہر ہوتا رہا، جیسے روافض کا امامت کے مسائل کو بڑھا چڑھا کر اسے اصول دین کا حصہ بنا دینا۔

ایک ذی عقل مسلمان اس بات کا کبھی بھی انکار نہیں کرے گا کہ کامل عبودیت یہ ہیکہ اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت کو لوگوں کی عام زندگی میں نافذ کیا جائے خواہ اسکا تعلق ان کی معیشت اور تصرفات زندگی سے ہو یا ان کے تمام معاملات سے ہو، لیکن اسلام کی صحیح تفسیر اور منحرف تفسیر میں جو اختلاف ہوا ہے وہ ان تعبدی شعائر میں ہوئی ہے جنہیں انبیاء اور رسل لیکر آئے ہیں، اور جنہیں چاروں محوروں میں بتا دیا گیا، مگر ان سب کو صرف ایک ہی مسئلے میں منحصر کر دیا گیا، یعنی غیر شرعی طریقے پر حکومت کرنا جسے معاصر اصطلاح میں توحید حاکمیت کہتے ہیں۔

دراصل یہی ہوا کہ انبیاء کی دعوت کی تفسیر توحید حاکمیت کے نقطہ نظر سے کی گئی اور اسی طرح شرک کی تفسیر بھی اسی نقطہ نظر سے کی گئی، اسی لئے انبیاء و رسل کی دعوت کے فہم میں انحراف پیدا ہوا، اور بالآخر اسی فہم کے مطابق انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ الوہیت کی اصل اور اسکا جوہر اقتدار اور حکومت ہے۔

الوہیت سے مراد جو بھی اس منحرف اور تنگ مفہوم کو لے گا وہ اللہ، اسکے رسول اور اسکی شریعت پر جھوٹ الزام لگانے والا ہوگا اور وہ کتاب وسنت کو سلف امت کے فہم کے برخلاف سمجھنے والا ہوگا اور ان تمام لوگوں کے فہم کے خلاف ہوگا جو مرور زمانہ کے ساتھ اسی سلف امت کے منہج پر چلتے آئے ہیں۔

اسلئے مسلمانوں کے اذہان وقلوب میں جس چیز کا پایا جانا ضروری ہے وہ یہ ہیکہ حصول جنت اور دوزخ سے نجات سب سے بڑا مقصد ہے اور سب سے عظیم غایت ہے، اور ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے تمام اوقات کو اسی مقصد کے حصول میں لگا دے، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ} ترجمہ: ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمھیں تمھارے اجر قیامت کے دن ہی پورے دیے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناوہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔

اسلام کی یہ منحرف تفسیر جسے عنقریب حرف بحرف نقل کیا جائے گا، یہ کوئی عبارت کی غلطی یا زبان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھسل جانا نہیں ہے کہ جس پر خاموش رہا جائے اور اسے نظر انداز کر دیا جائے، بلکہ یہی منحرف تفسیر سرپھرے نوجوانوں کے دلوں میں راسخ ہو چکا ہے اور جس کے بہت ہی بھیانک اور تخریبی نتائج سامنے آئے ہیں۔

امت اس وقت جس المناک دور سے گزر رہی ہے اس میں خون خوار دھماکے کئے جا رہے ہیں، اسی خارجی افکار کے حاملین مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں، ان کی عزتوں کو پامال کیا جا رہا ہے، ان کی دولت لوٹی جا رہی ہے، اور ان سب کو جہاد کہا جا رہا ہے، جبکہ یہ شیطانی حربہ ہے، یہود قریب ہی میں ہیں مگر یہ وہاں نہیں جاتے، یہی حقیقت ہے، اور یہ سب اسی منحرف تفسیر کا نتیجہ ہے۔

یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ ایک طرف ریاض، مکہ اور مدینہ جیسے شہروں میں بم دھماکے کئے جائیں اور ان کا نام غزوہ بدر الکبری اور غزوہ بدر الصغری رکھا جائے اور اسے یہ کہہ کر ٹال دیا جائے کہ یہ محض کسی آیت یا حدیث کے غلط سمجھنے کی وجہ سے ہوا ہے!

حقیقت یہ ہیکہ اسکی وجہ وہ خارجی اصول ہیں جن پر ان سرپھرے نوجوانوں کی تربیت ہوئی ہے اور جن پر انہیں پروان چڑھایا گیا ہے، یہاں تک کہ انہوں نے ان اصولوں کو مسلمہ اصول سمجھ لیا اور اسی منحرف تفسیر کو امت پر نافذ کرنا شروع کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا مسئلہ:

اسلام کی منحرف سیاسی تفسیر کی چنگاری (پہلا مرحلہ)

اسلام کی منحرف سیاسی تفسیر کے اصولوں کی جڑ کو ہم جب جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کی بنیاد پر جس تفجیر و تکفیر کو دور حاضر میں اسلام کا زسمجھ لیا گیا ہے، اسکی ابتداء ۱۹۳۹ء میں ہوئی ہے، اور اسکی پہلی چنگاری ابوالاعلی مودودی کا وہ لیکچر ہے جسے انہوں نے (نظریہ اسلام) کے نام سے دیا تھا، جسے بعد میں مستقل رسالہ کا نام دیا گیا، اور ۱۹۴۶ء میں اسے عربی زبان میں ترجمہ بھی کر دیا گیا۔

اس رسالے کا خلاصہ یہ ہیکہ کفار و مشرکین نے وجود باری تعالی کا انکار کبھی نہیں کیا، وہ تخلیق کائنات اور اسکی تدبیر کا اقرار کرتے تھے حتی کہ فرعون اور نمرود بھی اسکا اقرار کرتے تھے کہ اس کائنات کا خالق اور اسے چلانے والا رب العالمین ہی ہے۔

چنانچہ مودودی نے ابراہیم اور نمرود کے قصے کے تعلق سے کہا: ''اختلاف اس بات میں نہیں تھا کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ ساری کائنات کی بادشاہت کس کے ہاتھ میں ہے؟ بلکہ اختلاف اس بات میں تھا کہ لوگوں کی گردنوں کا مالک کون ہے؟ خاص طور سے وہ لوگ جو بابل میں ہیں؟ اس نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ وہ اللہ ہے، بلکہ وہ کہتا تھا کہ اس ملک کا اور یہاں کے رعایا کا مالک میں ہی ہوں! اور وہ ایسا اس لئے کہتا تھا کیونکہ وہ لوگوں کی گردنوں کا مالک تھا، بادشاہت اسکے ہاتھ میں تھی، وہ جیسا چاہتا لوگوں کے ساتھ تصرف کرتا تھا''!!

اسی طرح اسی رسالے میں ایک جگہ کہا: ''یہ الوہیت جس دعوی فرعون اور نمرود نے کیا تھا، یہ دعوی صرف انہی دونوں کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس الوہیت کا دعوی ہر جگہ اور ہر وقت بادشاہ کرتے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدیم دور میں لوگ اسی منہج پر چلتے رہے اور یہی حال آج بھی دنیا کے اکثر خطوں میں پایا جاتا ہے“!!

یہ اسلام کی سیاسی تحریف کا آغاز تھا، یہی تفسیر مودودی کی دیگر کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے اور یہ تفسیر دھیرے دھیرے بڑھتی اور پروان چڑھتی رہی ہے۔

اس رسالے کے دو ہی سال بعد (مصطلحات اربعۃ) کے نام سے مودودی کا ایک اور رسالہ آیا جس کے اندر انہوں نے اسلام کی منحرف تفسیر کرنے میں اپنے قبیح چہرے کو عیاں کر ہی دیا؛ اور تاکہ قارئین مودودی کی دیگر کتابوں میں خوارج عصر کے نزدیک اس کتاب کی اہمیت کیا ہے اسے اچھی طرح سمجھ لیں میں اسکے لئے دور حاضر کے ایک بہت ہی بڑے سرغنے کا کلام نقل کرتا ہوں جس کا نام ابومصعب سوری ہے جو مودودی کے اس رسالے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان کی کتابوں میں ایک بہت ہی اہم کتاب (مصطلحات اربعہ) ہے، جس کے اندر معاصر جہادی فکر کے بنیادی امور کو بیان کیا گیا ہے۔(دعوۃ المقاومۃ الاسلامیۃ: ص ۳۸)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مودودی کے منحرف اصولوں کی روشنی میں ان کی فکر نے نوجوانان امت کے اذہان وقلوب میں کس طرح بھیانک تباہی اور قتل وخونریزی کو راسخ کیا ہے، چنانچہ ان کے یہاں تکفیر وتفجیر کے جو بنیادی اصول ہیں انہیں وہ اسی کتاب سے لیتے ہیں، چنانچہ یہ کتاب گرچہ اپنے حجم کے اعتبار سے بہت چھوٹی ہے مگر اس کے اندر جو آفت اور مصیبت بھری پڑی ہے وہ بہت ہی خطرناک ہے، اس کی ایک ادنی مثال یہی ہے کہ اسلام (توحید) اور شرک کی حقیقت بیانی میں کامل انحراف سے کام لیا گیا ہے۔

آپ اس خارجی سرغنہ کے قول پر غور کریں کہ وہ کہہ رہا ہے کہ معاصر جہادی فکر کی بہت سی بنیادیں آج اسی کتاب پر مبنی ہیں جو کہ ہمارے نزدیک شریعت کے مطابق ہے۔یعنی خارجی فکر۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان خوارج کے یہاں مودودی کی کتاب کی یہ اہمیت ہے!

آج کے سرپھرے نوجوانوں کے اذہان وقلوب میں اس رسالہ نے جو بھیانک تباہی پھیلائی ہے وہ اس خارجی کے قول سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

اور جب خوارج وقت کے نزدیک بلکہ حروری خارجی مفکرین اور سرغنوں کی نظر میں جب اس رسالے کی اہمیت اس قدر بھڑی ہوئی ہے تو ضروری ہے کہ ہم اس پر کچھ گفتگو کریں، جس کے اندر مودودی نے پوری صراحت کے ساتھ اسلام کی منحرف تفسیر پیش کی ہے جس سے ان کی منحرف سوچ اور فہم کا اندازہ اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے، مودودی نے اپنے کلام کے تعلق سے حسن ظن رکھنے کیلئے کوئی موقع نہیں چھوڑا، کیونکہ ان کا کلام بالکل واضح ہے چنانچہ جو فکر ان کے دل میں تھی وہ کھلی کتاب میں آچکی ہے۔

وہ اپنے اسے رسالے میں کہتے ہیں: ”معبود، رب، دین اور عبادت یہی چار کلمات قرآن اصطلاح کی بنیاد ہیں، اور اسی پر قرآنی دعوت کا محور ہے“۔

مزید لکھتے ہیں: ”اور جو قرآن کریم کو صحیح سے پڑھنا چاہتا ہو اور اسکے معانی پر غور کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ وہ پہلے ان چار کلمات کے معانی کو اچھی طرح سمجھ لے“۔

مزید کہا: ”خلاصہ کلام یہ ہیکہ الوہیت کی اصل روح اقتدار ہے، خواہ وہ اقتدار اس معنی میں سمجھا جائے کہ نظام کائنات پر اس کی فرمانروائی فوق الطبعی نوعیت کی ہے، یا وہ اس معنی میں تسلیم کیا جائے کہ دنیوی زندگی میں انسان اس کے تحتِ امر ہے، اور اسکا حکم بذات خود واجب الاطاعت ہے“۔

اسکے بعد مودودی نے رب کے وہ معانی بتلائے ہیں جنہیں قرآن میں استعمال کیا گیا ہے:

۱- پرورش کرنے والا، ضروریات بہم پہنچانے والا، تربیت اور نشوونما دینے والا۔

۲- کفیل، خبر گیراں، دیکھ بھال اور اصلاح حال کا ذمہ دار۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۳- وہ جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو، جس میں متفرق اشخاص مجتمع ہوتے ہوں۔

۴- سید مُطاع، سردار ذی اقتدار، جس کا حکم چلے، جس کی فوقیت و بالادستی تسلیم کی جائے، جس کو تصرف کے اختیارات ہوں۔

۵- مالک، آقا۔

اسکے بعد انہیں چاروں اصطلاحوں کی روشنی میں جنہیں انہوں نے اپنی کتاب کے اندر ثابت کیا ہے، انبیاء اور انکی قوموں کے درمیان پیش آنے والے اختلاف کے اسباب کو اپنی فہم کے مطابق واضح کیا ہے، چنانچہ سیدنا نوح اور انکی قوم کے اختلاف کو ذکر کرتے ہوئے کہا: ''سوال یہ ہیکہ ان کے اور نوح علیہ السلام کے درمیان نزاع کس بات پر تھی؟ آیات قرآنی کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ بنائے نزاع دو باتیں تھیں:

ایک یہ کہ نوح علیہ السلام کی تعلیم یہ تھی کہ جو رب العالمین ہے، جسے تم بھی مانتے ہو کہ تمہیں اور تمام کائنات کو اسی نے وجود بخشا ہے اور وہی تمہاری ضروریات کا کفیل ہے، دراصل وہی اکیلا تمہارا الٰہ ہے، اسکے سوا کوئی دوسرا الٰہ نہیں ہے، کوئی اور ہستی نہیں ہے جو تمہاری حاجتیں پوری کرنے والی، مشکلیں آسان کرنے والی، دعائیں سننے اور مدد کو پہونچنے والی ہو، لہٰذا اسی کے آگے سر نیاز جھکاؤ۔

دوسرے یہ کہ وہ لوگ صرف اس معنی میں اللہ کو رب مانتے تھے کہ وہ ان کا خالق، زمین و آسمان کا مالک اور کائنات کا مدبر اعلی ہے، لیکن اس بات کے قائل نہ تھے کہ اخلاق، معاشرت، تمدن، سیاست اور تمام معاملات زندگی میں بھی حاکمیت و اقتدار اعلی اسی کا حق ہے، وہی رہنما، وہی قانون ساز، وہی صاحب امر و نہی بھی ہے، اور اسی کی اطاعت بھی ہونی چاہئے۔ ان سب معاملات میں انہوں نے اپنے سرداروں اور مذہبی پیشواؤں کو رب بنا رکھا تھا''۔

گویا نوح علیہ السلام کے ساتھ انکی قوم کا جھگڑا اس بات پر تھا کہ حاکمیت کس کیلئے ہونی چاہئے!!

اور آگے ابراہیم علیہ السلام اور انکی قوم کے نزاع کے تعلق سے کہا: ''بادشاہ نمرود کے متعلق یہ عام غلط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

فہمی ہے کہ وہ اللہ کا منکر اور خود خدا ہونے کا مدعی تھا، حالانکہ وہ اللہ کی ہستی کا قائل تھا، اس کے خالق ومدبر کائنات ہونے کا معتقد تھا، اور صرف تیسرے، چوتھے اور پانچویں معنی کے اعتبار سے اپنی ربوبیت کا دعوی کرتا تھا"۔

دوسری عبارت میں آگے چل کر کہتے ہیں کہ اسکا دعوی صرف یہ تھا کہ وہ اس بادشاہت کا مالک ہے، اور تمام رعایا اسکے بندے ہیں، اسکا مرکزی اقتدار انکے اجتماع کی بنیاد ہے، اور اسکا فرمان ان کے لئے قانون ہے۔

یہاں واضح طور پر یہ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ مودودی نے شرک کی حقیقت سے صرف نظر کر لیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی قوم صرف حاکمیت میں شرک کرتی تھی، اسی لئے اپنی اسی منحرف تفسیر پر اعتماد کر کے تمام مفسرین کو غلط ٹھہراتے ہوئے کہا ہے: "قرآن کی تصریحات اس بارے میں اتنی واضح ہیں کہ تعجب ہوتا ہے کہ کس طرح لوگ اصل معاملہ کو سمجھنے سے قاصر رہ گئے"۔

اور آگے موسی علیہ السلام اور فرعون کے نزاع کے تعلق سے کہا: "عام خیال یہ ہے کہ فرعون نہ صرف خدا کی ہستی کا منکر تھا بلکہ خود خدا ہونے کا مدعی تھا یعنی اسکا دماغ اتنا خراب ہوگیا تھا کہ دنیا کے سامنے کھلم کھلا یہ دعوی کرتا تھا کہ میں خالق ارض وسما ہوں، اور اسکی قوم اتنی پاگل تھی کہ اس کے دعوے پر ایمان لاتی تھی، حالانکہ قرآن اور تاریخ کی شہادت سے اصل حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ الوہیت و ربوبیت کے باب میں اسکی گمراہی نمرود کی گمراہی سے، اور اسکی قوم کی گمراہی قومِ نمرود کی گمراہی سے کچھ زیادہ مختلف نہ تھی۔

اسلئے فرعون کا دعوی فطرت کے مظاہر میں عام تصرفات کا بالکل نہیں تھا، بلکہ سیاسی الوہیت کا دعوی تھا! کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ مصر اور اسکے باشندوں کا مالک اعلی وہی ہے، اور یہ رب کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں معنی کے اعتبار سے ہے، چنانچہ اسکا دعوی تھا کہ یہاں مطلق حاکمیت اسی کی ہے، اسکے سوا کسی کی شریعت اور قانون نہیں چلے گا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کا نظریہ لوط علیہ السلام اور انکی قوم کے تعلق سے بھی ثابت کیا ہے۔

پھر آگے چل کر خاتم الانبیاء علیہ السلام کی دعوت پر کلام کرتے ہوئے عرب مشرکین کے بارے کہا:

''مشرکین عرب نہ یہ کہ اللہ کے وجود کا اعتقاد رکھتے تھے اور یہ کہ وہ تمام کائنات کا خالق ہے بلکہ الوہیت اور ربوبیت میں اسی کے آگے جھکتے تھے، بات یہ تھی کہ وہ اپنے دینی سربراہوں اور قبائلی رہنماؤں کو ان معنوں میں اپنا رب بنا رکھا تھا، جن سے یہ اپنے تمام امور زندگی میں اوامر لیتے تھے اور انہیں کی باتوں پر عمل کرتے تھے، اس طرح انکی گمراہی پچھلی قوموں سے کچھ مختلف نہ تھی''۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَ كَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ} ترجمہ: اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے اپنی اولاد کو مار ڈالنا ان کے شریکوں نے خوش نما بنا دیا، تاکہ وہ انھیں ہلاک کریں اور تاکہ وہ ان پر ان کا دین خلط ملط کریں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس چھوڑ انھیں اور جو وہ جھوٹ باندھتے ہیں۔

اس آیت کے تحت مودودی لکھتے ہیں: ''ظاہر ہے کہ یہاں (شریکوں) سے مراد بت اور دیوتا نہیں ہیں، بلکہ وہ پیشوا اور رہنما ہیں جنہوں نے قتل اولاد کو اہل عرب کی نگاہ میں ایک بھلائی اور خوبی کا کام بنایا اور ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کے دین میں اس رسم قبیح کی آمیزش کردی۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ خدا کے (شریک) اس معنی میں قرار نہیں دیئے گئے تھے کہ اہل عرب ان کو سلسلہ اسباب پر حکمران سمجھتے تھے یا ان کی پرستش کرتے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے، بلکہ ان کی ربوبیت اور الوہیت میں شریک اس لحاظ سے ٹھہرایا گیا تھا کہ اہل عرب ان کے اس حق کو تسلیم کرتے تھے کہ تمدنی ومعاشرتی مسائل اور اخلاقی ومذہبی امور میں وہ جیسے چاہیں قوانین مقرر کردیں''۔

مزید لکھتے ہیں: ''قرآن کی تصریحات اس بارے میں اتنی واضح ہیں کہ تعجب ہوتا ہے کہ کس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ اصل معاملہ کو سمجھنے سے قاصر رہ گئے"۔

مودودی کے ان اقوال پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بہت سارے بھیانک شرعی مخالفات کا شکار ہوئے ہیں، اور وہ درج ذیل ہیں:

۱-انبیاء ورسل نے جس توحید کی دعوت دی اسے انہوں نے توحید حاکمیت سے تفسیر کر ڈالی ہے، اور یہ کہ تمام قوموں کے یہاں جو شرک پایا جاتا تھا اسکا تعلق بادشاہ وقت کے قوانین وشرائع سے تھا، یعنی وہ اپنے بادشاہوں کی شریعت کو مانتے تھے اور اللہ کی شریعت کا انکار کرتے تھے۔

۲-قرآن کے صریح ظاہری معنی کی مخالفت کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ فرعون اور نمرود دونوں نے ربوبیت کا دعوی کیا تھا اور اللہ کے وجود کا انکار کیا تھا۔

۳-توحید الوہیت کی تفسیر میں تمام علمائے امت اور اہل لغت کی مخالفت کی ہے، اور اس تعلق سے ان سے پہلے اس طرح کی بات کسی نے نہیں کہی تھی یعنی یہ اپنی تفسیر پر کوئی نظیر نہیں پیش کر سکتے ہیں؛ چنانچہ انہوں نے قرآن کو سلف امت کے فہم کے خلاف سمجھانے کی پوری کوشش کی ہے۔

علامہ ابن کثیر نے کہا: "اور فرعون نے کہا: یہ میرے سوا رب العالمین اور کون ہے جسکی بات تم کر رہے ہو؟"۔

اسی طرح دوسرے ائمہ سلف نے بھی اس کی تفسیر کی ہے۔

۴-مودودی نے منقول اور معقول دونوں کی مخالفت کی ہے، جہاں تک منقول کی بات ہے تو میں نے پچھلے نقاط میں اسے واضح کر دیا ہے، اور جہاں تک معقول کی بات ہے تو موسی علیہ السلام اور فرعون کے قصے کا تاریخی سیاق خود اس تفسیر کی تکذیب کرتا ہے؛ کیونکہ موسی علیہ السلام پر شریعت اور دیگر شرعی احکامات مصر سے نکلنے اور فرعون اور اسکی قوم کی ہلاکت کے بعد ہی نازل ہوئے تھے، پھر آخر موسی علیہ السلام فرعون سے شریعت نافذ کرنے کا مطالبہ کس بنیاد پر کریں گے جبکہ اس وقت مصر میں شریعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل ہی نہیں ہوئی تھی؟!

اس منحرف تفسیر کے ذریعے جس طرح اسلام کے چہرے کو مسخ کیا گیا ہے، اس جواب کو سرسری طور پر پڑھ کر گزرنا آسان نہیں ہے، بلکہ جب تک قرآن کی اس منحرف تفسیر کو چھوڑ نہ دیا جائے اور کتاب وسنت نیز سلف امت کے فہم کی طرف واپس نہ آجایا جائے اس وقت تک اس جواب کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

۵-کتاب وسنت کی روشنی میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء نے اپنی دعوت کے ابتداء میں لوگوں کے عقائد کی تصحیح کی دھیان دیا ہے، انہیں توحید باری تعالی کی طرف بلایا ہے، اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی ہے، شرک سے روکا ہے، اور جب لوگوں کے دلوں میں توحید مستقر ہوگیا اسکے بعد شرائع اور احکام دین نازل ہوئے ہیں۔

شیخ حافظ حکمی کہتے ہیں: ''اکثر قوموں کے یہاں جن کے درمیان رسولوں کو مبعوث کیا گیا اور کتابیں نازل کی گئیں، شرک الوہیت پایا گیا ہے، ان کے یہاں خالق کائنات کا انکار نہیں پایا گیا سوائے دہریہ اور ثنویہ کے، باقی اگر کسی نے انکار کیا ہے تو وہ ہٹ دھرمی کی وجہ سے جیسے فرعون اور نمرود اور ان کی طرح دیگر لوگ کہ یہ سب دل سے ربوبیت کا اقرار کرتے تھے، اور دیگر مشرکین ربوبیت کا اقرار ظاہر اور باطن ہر طرح سے کرتے تھے جیسا کہ قرآن نے اس کی صراحت کی ہے''۔

پھر اسکے بعد بھی مودودی کی کچھ کتابیں اور رسالے منظر عام پر آئے جن کے اندر اسی منحرف تفسیر کو مزید ثابت کیا گیا اور اسکے لئے اصول وقواعد بنائے گئے؛ اور جس سے کہ آگے چل کر تباہ کن خارجی فکر پیدا ہوا، انہیں اہم اصول وقواعد میں سے ایک یہ ہیکہ بغیر کسی استثناء کے تمام مسلمان حکام کی تکفیر کی گئی، چنانچہ اپنی ایک کتاب [تذکرۃ یا دعاۃ الاسلام] کے اندر کہتے ہیں: ''میں پوری روئے زمین کے لوگوں کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ موجودہ نظام حکومت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں کیونکہ اس نظام پر فاجر طاغوتوں کا قبضہ ہے، جنہوں نے دنیا کو شر وفساد سے بھر دیا ہے، ان کے ہاتھ سے یہ فکری اور علمی امامت کو چھین لیا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہوں، دین حق کی پیروی کرتے ہوں اور ظلم وفساد کو پسند نہ کرتے ہوں"۔

اسی منہج پر انکی دعوت قائم رہی اور اسی راستے کو انہوں نے اپنا منہج اور طریقہ بنایا، بلکہ انہوں نے صراحت سے کہا ہے کہ یہ انقلابی دعوت جسکی بنیاد انہوں نے رکھی ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں میں جسکی طرف دعوت دی ہے یہی دنیا میں انکا اصل مقصد تھا اور اسی سے اللہ کی رضا جوئی مقصود ہے۔

چنانچہ بعینہ اسی طرح کی بات یہ اپنی کتاب [الاسس الاخلاقیہ للحرکات الاسلامیہ] کے اندر کہتے ہیں: "شاید آپ لوگوں کو میری کتابوں اور رسالوں سے یہ واضح ہوگیا ہوگا کہ ہم جس چیز کیلئے تن من دھن سے کوشش میں لگے ہوئے ہیں اس کا واحد مقصد قیادت میں انقلاب برپا کرنا ہے، یعنی میرے کہنے کا مقصد یہ ہیکہ ہم قیادت اور سیادت حاصل کرکے اس دنیا کو فاسقوں اور فاجروں کی قیادت سے پاک کردیں گے، اور اسکی جگہ ایسا نظام قائم کریں گے جو خلافت راشدہ کا نمونہ ہوگا، اور اسی کوشش کو میں اپنے رب کی رضا کا ذریعہ اور دنیا وآخرت دونوں جگہ کی کامیابی سمجھتا ہوں"۔

مودودی کے اسی رکن پر بعد کے تمام منحرف اصول وقواعد قائم ہوئے، پھر تکفیر وتفجیر کا بازار گرم ہوا، اور بعد میں ایسے سر پھرے خوارج بھی آئے جنہوں نے حکام کے ساتھ تمام رعایا کی بھی تکفیر کر ڈالی، کیونکہ کافر کیلئے جو لڑتا ہے وہ بھی کافر ہوتا ہے، اور دیار اسلام کو دیار کفر بتایا گیا؛ یہ کہہ کر کہ ان ممالک پر جو جھنڈے لہرا رہے ہیں وہ سب کفریہ جھنڈے ہیں!!

تیسرے مرحلے کے حروری خارجی فکر کا ایک بڑا سرغنہ سید فضل کہتا ہے:

آج کے وہ مسلم ممالک جہاں وضعی قوانین پر حکومت کی جاتی ہے ان کے لئے چند سنگین احکام ہیں، انہیں میں سے چند احکامات درج ذیل ہیں:

-ان ملکوں کے حکام کافر ہیں، دین اسلام سے بالکلیہ خارج ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-اسی طرح ان ملکوں کے قاضی بھی کافر ہیں۔

-ان ملکوں کے قانونی مجلسوں کے اراکین بھی کفار ہیں جیسے پارلیامنٹ اور سینٹ کے ممبران۔

-جو لوگ ان ممبران کا انتخاب کرتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔

-ایسے انتخابات کی طرف جو لوگ دعوت دیتے ہیں اور ان میں شرکت کیلئے لوگوں کو ابھارتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔

-جو فوجی ایسے ملکوں کی حفاظت پر مامور ہیں وہ بھی کافر ہیں، کیونکہ وہ طاغوت کی راہ میں لڑ رہے ہیں۔

-ساتھ ہی ہر وہ شخص کافر ہے جو ایسے کفریہ نظاموں کا دفاع کرتا ہے، خواہ وہ لڑائی کے ذریعے ہو جیسے ملک کے فوجی، یا قول کے ذریعے ہو جیسے صحافی، میڈیا پرسن اور علماء ومشائخ وغیرہ۔

-ان ممالک کے حکام کی اطاعت کسی مسلمان پر واجب نہیں ہے۔

یہ چھ اصول جنہیں بعد میں سر پھرے خوارج کے سرغنہ سید فضل نے ثابت کیا ہے اسی پہلے اصول کے نتیجے میں مرتب ہوئے ہیں جسے مودودی نے ثابت کیا تھا یعنی حکام کی تکفیر۔

انہیں بدعتی خارجی قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی جماعت کا وجود نہیں ہے، اور مسلم ممالک میں جہاں جہاں اسلامی جماعتیں بکھری ہوئی ہیں وہی مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت بنانے میں موثر کردار ادا کریں گی۔

اس قاعدے پر دیگر تخریبی اصول مرتب ہوتے ہیں جن کا ذکر بعد میں آئے گا ان شاء اللہ۔

یہ مسلمانوں کی جماعت پیدا کرنے والا قاعدہ ان تمام مصیبتوں کا سبب ہے جن سے پہلے قاعدے (تکفیر حکام) کے بعد حروری منہج بن کر تیار ہوا ہے، اور اس قاعدے کی حقیقت یہ ہیکہ (شہادۃ الحق) کے نام سے ایک لیکچر تھا جس میں کہا گیا: "اسلام اس بات کا متقاضی ہے کہ ہمارا عمل اجتماعی ہو، اور یہ عمل اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک انسانی زندگی پر کفر کا قبضہ ہوگا، اسلئے دین کامل کا قیام اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ایک مضبوط سیسہ پلائی ہوئی دیوار نہ بن جاؤ تاکہ راستے میں آنے والے کسی بھی طاقت کو پاش پاش کردو"۔

اسکے بعد آگے چل کر کہا: "ایک ہی مقصد کیلئے کئی جماعتوں کا ظہور پذیر ہونا مستحسن امر نہیں ہے، مگر اس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں ہے کیونکہ اسی سے امت کی تشکیل ہوگی، اور یہ وہ جماعت ہوگی کہ جس سے خروج کرنا اسلام سے خروج کرنا ہوگا"۔

اس رسالے کا یہ خلاصہ ہے، اس کے اندر کیا شرعی مخالفات ہیں ان کی وضاحت سے قبل ایک بہت ہی اہم مسئلے کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہیکہ ایک ہی خلیفہ کے ماتحت مسلمانوں کے رہنے میں بہت ہی زیادہ مسلمانوں اور اسلام کیلئے خیر و بھلائی ہے، اور شریعت کے ان قواعد اور اصولوں کے موافق بھی ہے جن کے اندر اجتماعیت اور عدم تفریق کا حکم ہے۔

اور جہاں تک ان مخالفات کا تعلق ہے جو اس رسالے (شہادۃ الحق) کے اندر پائے جاتے ہیں تو وہ یہ چند ہیں جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱- جہاں تک یہ کہنا کہ بڑی جماعت کیلئے متعدد جماعتوں کا جگہ جگہ ہونا ضروری ہے اس پر کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہیں ہے، اور نہ ہی متقدمین سلف اور متاخرین میں سے کسی معتبر عالم سے ایسا کوئی قول منقول ہے، حالانکہ متعدد جماعتوں اور فرقوں کا وجود قرون مفضلہ کے ختم ہوتے ہی ہوگیا تھا، مگر کسی معتبر عالم نے یہ نہیں کہا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت موجود نہیں ہے، اس لئے جگہ جگہ جماعتوں کا وجود ضروری ہے تاکہ آگے چل کر ایک متحدہ جماعت بنائی جا سکے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "سنت یہی ہے کہ مسلمانوں کا ایک ہی امام یعنی حاکم ہو، اور باقی دیگر اسکے نائب ہوں، لیکن اگر کسی وجہ سے امت ایک حاکم کے تحت جمع نہ ہو پائے اور کئی حاکم ہوجائیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر حاکم پر واجب ہوگا کہ وہ حدود کو قائم کریں اور رعایا کے حقوق کا خیال کریں"۔(مجموع الفتاوی:۳۴/۱۷۵)

۲- بلاد اسلام کے اندر متعدد جماعت کے وجود کی دعوت دینا اور یہ کہ ہر جماعت کا الگ الگ امیر ہو اور ساتھ میں عام بیعت بھی ہو، یہ ایک شریعت مخالف امر ہے، اور اسکے دلیل پانا ایک خواب اور محال شیٔ ہے۔

۳- مختلف اور متعدد جماعتوں اور تنظیموں کے بنانے سے خواہ وہ اسلام ہی کے نام پر کیوں نہ ہوں، اس سے امت مزید اختلاف اور کمزوری کا شکار ہوگی، ایسی صورت میں ہر جماعت کا ایک امیر ہوگا، اور ایک جماعت اسلام کیلئے جو فہم رکھے گی وہ دوسری جماعتوں سے مختلف رہے گی!

حقائق یہی بتا رہے ہیں کہ اس سے خوفناک نتائج اور بھیانک نقصانات برآمد ہو سکتے ہیں، افغانستان کا واقعہ ابھی زیادہ پرانا نہیں ہے۔

۴- ان تنظیموں اور جماعتوں کے اندر راز دارانہ باتیں زیادہ ہوتی ہیں، وہ اپنے منشور او اہداف کو چھپاتی ہیں، اور یہ شرعی نصوص کے خلاف ہے۔

۵- یہ تنظیمیں اور جماعتیں بالآخر اپنے ممبروں اور پیروکاروں کو ملک کے حکام کی بیعت کو توڑنے اور اپنی جماعت سے بیعت کرنے کا حکم دیتی ہیں، جبکہ حدیث میں اس پر سخت حکم وارد ہوا ہے جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے:

عَنْ عَرْفَجَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ".

ترجمہ: سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ "جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہو۔ وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی تو اس کو مار ڈالو۔"

٦- جماعت سے خروج کرنا شرعی مخالفت ہے، مگر سلف امت میں سے کسی عالم نے یہ نہیں کہا ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی اسلام سے خارج ہو جائے گا جیسا کہ مودودی کا گمان ہے، اور عراق اور سیریا کے اندر داعش جماعت یہی کر رہی ہے، بایں طور کہ وہ تمام مسلمانوں کو مرتد کہہ رہی ہے سوائے ان کے جو اس کی جماعت میں شامل ہو جائے، چنانچہ وہ اسی بنیاد پر اہل سنت مسلمانوں کو بکریوں کی طرح ذبح کر رہی ہے اور اس پر فخر بھی کر رہی ہے!! آخر ایسا کیوں؟! کیونکہ ان کی نظر میں وہ مرتد ہو کر دائرہ اسلام سے نکل چکے ہیں جیسا کہ مودودی کا گمان ہے!!

اسی طرح اس قاعدے کو بنیاد بنا کر بعد میں آنے والے خوارج نے مزید کچھ منحرف اصول بنائے ہیں انہیں میں سے ایک یہ ہیکہ چونکہ کوئی خلیفہ موجود نہیں ہے اس لئے تمام اسلامی حکومتیں باطل ہیں، اور حدیث کی توجیہ کرتے ہوئے کہا کہ اور اس تعلق سے جو نصوص وارد ہوئے ہیں جیسے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث:

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: " جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ، حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وِسَادَةً، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ".

ترجمہ: سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن مطیع کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں، اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) کے لیے تو شک بچھاؤ۔ انہوں نے کہا: میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لیے آیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن اللہ سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہو گی اور جو شخص مر جائے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہو گی۔“

تو اس حدیث میں وارد بیعت سے مراد خلیفہ وقت کیلئے عام بیعت ہے۔ (لزوم الجماعۃ، وسیم فتح اللہ: ص ۸)

اور اسکی وجہ سے مسلم ممالک میں مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھایا گیا، خارجی ابوقتادہ نے کہا: ”اور دیار ارتداد (اس سے دارالاسلام مراد لے رہا ہے) میں جہادی تحریکوں کا واحد سبب مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرونا ہے یعنی ضائع شدہ خلافت کو واپس لانا ہے، کیونکہ خلافت کے خاتمے کے بعد اب یہ امت امت کہلانے کے لائق نہیں ہے“۔

چنانچہ یہ اپنے اسی گمان کے مطابق خلافت کو واپس لانے کیلئے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا بھی جائز سمجھتے ہیں۔

اور مودودی کی کتابوں سے ایک تخریبی اور بھیانک خارجی اصول یہ بھی سامنے آیا کہ علمائے امت پر یہ الزام لگا کر طعن و تشنیع کیا جائے کہ وہ درباری ملا ہیں۔

چنانچہ مودودی اپنے رسالوں کے آخر میں اپنی دعوت کا خلاصہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: ”یہ دعوت تمام طاغوتوں سے تلوار و زبان ہر ایک سے جہاد کرنے کی ہے، شرعی علم کے طلب کرنے کی دعوت ہے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

درباری ملاؤں کے صنم کو توڑنے کی دعوت ہے، ان درویشوں اور علماء کی تقلید کے ترک کرنے کی دعوت ہے جنہوں نے دین کو برباد کر دیا ہے، اور مسلمانوں پر انکے معاملے کو ملتبس کر دیا ہے، ہر سطح پر جہاد فی سبیل اللہ کیلئے مکمل تیاری کی دعوت ہے تاکہ تمام طاغوتوں اور انکے معاونین سے، یہود اور انکے حلیفوں سے جہاد کیا جائے، تاکہ مسلمانوں اور انکے دیار کو انکے قبضے سے آزاد کرایا جائے"۔

یہ مودودی کی فکر کا خلاصہ ہے جس پر وہ کاربند تھے، اور اس مرحلہ کے اختتام پر ذکر کروں گا کہ کس طرح تکفیر و تفجیر کے سرغنہ اور خارجی مفکرین مودودی کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں، اور انکی کتابوں کو جہادی فکر (خارجی فکر) کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مسئلہ: اس مرحلے میں سید قطب کا رول

مقدمہ برائے فکرِ سید قطب

اسلام منحرف تفسیر جسے مودودی نے ایجاد کیا جو کہ شرعی اصولوں اور قاعدوں نیز فہم سلف سے دور تھے، اس منحرف تفسیر کو سید قطب نے سیدھا نگل لیا اور مکمل پی لیا، جیسا ہم ان کی کتابوں سے قطعی دلائل کے ساتھ ثابت کریں گے۔

اور ان دلائل کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ سید قطب کی فکر دراصل مودودی کی فکر اور منہج کا امتداد ہے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سید قطب نے خارجی منہج کو راسخ کرنے اور اسے عام کرنے میں جو محنت کی ہے وہ ان سے پہلے کسی نے نہیں کی ہے؛ جس کے کچھ اسباب ہیں بعد میں بیان کریں گے۔

دو طرح کی دلیلیں ہیں جن کی روشنی میں سید قطب نے مودودی کی فکر کو اپنایا ہے، اور وہ دونوں دلیلیں درج ذیل ہیں:

* عام دلیلیں:

اس کے اندر دونوں کے یہاں مکمل مطابقت پائی جاتی ہے، چنانچہ دونوں نے اسلام کی منحرف تفسیر کی ہے، اور انکی کتابوں سے نقول کی روشنی میں یہ عنقریب واضح ہو جائے گا۔

* خاص دلیلیں، اور وہ درج ذیل ہیں:

ا- علی عشماوی اپنی کتاب [التاریخ السری لجماعة الإخوان المسلمین] کے اندر کہتے ہیں: جس وقت سید قطب جیل میں تھے ہمارے پاس ان کی طرف دس صفحات میں ایک خط آیا، جو عقیدے میں لکھا ہوا تھا، ہمیں سب سے پہلے عقیدے کی تصحیح کی وصیت کی تھی اور کچھ خاص کتابوں کے پڑھنے کی وصیت کی تھی انہیں میں سے مودودی کی کتابیں بھی شامل تھیں اور بطور خاص انکی کتاب [چار اصطلاحیں] بھی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مزید کہا: ''اس طرح سے عقیدے کا پڑھنا ہمارے لئے ایک نئی بات تھی، اس خط سے یہ سمجھ میں آرہا تھا کہ اس وقت لوگ اپنے دین سے دور ہو چکے ہیں، بلکہ حقیقت میں وہ مسلمان ہی نہیں ہیں، اور اس احساس سے بہت سارے خطرناک امور ابھر کر سامنے آتے ہیں، انہیں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ (مسلمان) کافر ہیں، ان کا ذبیحہ کھانا صحیح نہیں ہے، اور نہ ہی ان سے شادی بیاہ کرنا درست ہے''۔

اس سے تین سنگین امور ابھر کر سامنے آئے:

* سید قطب فکر مودودی سے مکمل طور پر متاثر تھے، اسی لئے انکی کتابوں کے پڑھنے کی وصیت کی تھی۔

* سید قطب کے یہاں تکفیری زبان بہت عام تھی، بلکہ دوسری دقیق عبارت میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی تکفیر کا اکٹوپس پورے اسلامی سماج پر چھا گیا تھا۔

* ان کے پیروکاروں نے مسلم سماج کی تکفیر کا احساس کیا، اور یہ کہ ان کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ان سے شادی بیاہ کرنا جائز ہے۔

۲- سید قطب فکر مودودی میں ڈوبے ہوئے تھے، اس پر خاص دلیلوں میں سے یوسف قرضاوی کا یہ قول بھی ہے: ''سید قطب امام حسن بنا کو بہت پسند کرتے تھے، مگر سید قطب نے حسن بنا کی فکر کو اس قدر نقل نہیں کیا ہے جس قدر آپ نے ابوالاعلی مودودی کی فکر کو نقل کیا ہے، کیونکہ آپ مودودی سے بہت زیادہ متاثر تھے، حاکمیت اور جاہلیت کی فکر آپ نے انہیں سے اخذ کیا تھا، مگر بعد میں سید قطب نے پوری اسلامی سماج کی تکفیر کردی اور اسے جاہلی بنا دیا، جو کہ مودودی کے قول سے بالکل الگ ہے''۔

یہ بات یاد رہے کہ سید قطب کے تعلق سے شیخ قرضاوی متہم نہیں ہیں۔

اور یہاں تک قرضاوی کا یہ کہنا کہ (سید قطب نے پوری اسلامی سماج کی تکفیر کردی اور اسے جاہلی بنا دیا، جو کہ مودودی کے قول سے بالکل الگ ہے) اس میں دقت نظری سے کام نہیں لیا گیا ہے کیونکہ سید

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قطب کی فکر انہیں تخریبی اصولوں پر مبنی ہے جنہیں مودودی نے بنایا ہے اور اپنی کتابوں میں پھیلا رکھا ہے۔

کیونکہ مودودی نے تین تخریبی اصولوں کو ایجاد کیا ہے جن پر تکفیر وتفجیر کا بازار گرم ہوا ہے، ان کی کتابوں کے تتبع اور استقراء کی روشنی میں وہ تینوں اصول یہ ہیں:

۱-مسلم حکام طاغوت کفار ہیں انہیں اکھاڑ پھینکنا واجب ہے۔

۲-اسلام کا سب سے بڑا کام مسلمانوں کی جماعت کا پیدا کرنا ہے۔

۳-علمائے امت کو چھوڑ دینا کیونکہ وہ درباری ملا بن چکے ہیں۔

معاصر خوارج کی فکر سے جو بھی واقف ہے وہ اگر قسم کھا کر کہہ دے کہ یہ خارجی فکر انہیں تینوں اصولوں پر قائم ہے تو درست ہوگا۔

چنانچہ انہیں اصولوں کی روشنی میں خارجی سرپھرے نوجوانوں نے دھماکہ خیز مواد اور اسلحہ لیکر نکل جاتے ہیں اور دھماکہ کرکے مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اور انہیں جانوروں کی طرح ذبح کرتے ہیں، آخر کیوں؟

اس لئے کہ ان کی نظر میں مسلم حکام مرتد اور طاغوت ہیں، انہیں ختم کرکے انکی مزعومہ اسلامی حکومت قائم کرنا ضروری ہے،اور جب علمائے امت اور مصلحین اسلام نے ان کے عمل پر نکیر کیا تو کہا کہ یہ درباری ملا ہیں۔

اب سید قطب کے فکری مناہج پر کلام کرنے کا وقت آچکا ہے،اور یہ معلوم رہے کہ میں کسی پر خارجیت کا لیبل اسی وقت لگاتا ہوں جب دلائل وشواہد کی روشنی میں یہ یقین ہوجاتا ہے کہ اس کے رگ وریشے میں ذوالخویصرہ کی فکر رچی بسی ہوئی ہے۔

یقیناً جس وقت سید قطب کا ظہور ہوا اس وقت اسلام اور مسلمانوں پر ہر طرف سے بری طرح حملہ جاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا، اورانہوں نے اس زمانے میں اپنی حیثیت اورفکر کے اعتبار سے اسلام کا دفاع بھی کیا، مگر اس کی وجہ سے یہ اس منحرف فکر سے بری نہیں ہو جائیں گے جسے انہوں نے اسلام کے نام پر پھیلایا ہے، اور جس کی وجہ سے بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں، اورانہوں نے ان نتائج کی پیشین گوئی بھی اپنی کتاب [لماذا أعدموني ؟] کے اندر کردی ہے، اور ہوا بھی وہی کہ وفات کے بعد وہ نتائج سامنے آگئے یہاں تک بعد میں بھیانک تدمیری خودکش بم دھماکوں کی صورت میں ظاہر ہوئے جس نے مسلم قوم ونسل کو برباد کرکے رکھ دیا۔

سید قطب کی کتابوں سے چند اقتباسات:

سید قطب نے کہا:

''عام اسلامی انقلاب لانا یہ کسی ایک ملک کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اسلام کا مقصد یہ ہیکہ یہ انقلاب تمام روئے زمین کو عام ہو، یہی اسکا بلند مقصد ہے، اوریہی مطمح نظر ہے، اوراب مسلمانوں کیلئے یا اسلامی جماعتوں کے افراد کیلئے کوئی چارہ بھی نہیں رہ گیا ہے سوائے اس کے کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں موجود نظاموں کو اکھاڑ پھینکیں''۔(الظلال:۳/۱۴۵۱)

اوردوسری جگہ کہا:

''انہیں یہ معلوم تھا کہ توحید الوہیت کا مطلب یہی ہے کہ کاہن اورقبائل کے شیوخ، امراء اورحکام جس حکومت پر قبضہ کرکے بیٹھے ہوئے ہیں انہیں ختم کرکے اللہ کی طرف لوٹانا ہے''۔(معالم فی الطریق، ص ۹)

اورمزید کہا:

''جاہلیت اللہ کی سلطنت ارضی پر ظلم وزیادتی کی بنیاد پر قائم ہے، اورالوہیت کے اخص الخصائص حاکمیت کے خلاف ہے، کیونکہ یہ انسانی حاکمیت پر قائم ہے جس کے اندر انسان ایک دوسرے کو رب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بناتے ہیں"۔(ایضا)

سورہ ھود کی تفسیر میں کہا:

"اس نہی سے معلوم ہوا کہ شیعب علیہ السلام کی قوم مشرک تھی، وہ صرف اللہ کی عبادت نہیں کرتے تھے، بلکہ اللہ کی سلطنت میں اسکے بندوں کو بھی شریک کرتے تھے، اور یہ کہ وہ اپنے معاملات میں اللہ کی عادل شریعت کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے: انہوں نے اسکے لئے خود اپنی طرف سے قوانین بنا رکھے تھے، اور شاید اسی خصلت میں انکا شرک تھا"۔

مزید سید قطب نے کہا:

"انسانیت بندوں کی عبادت اور ادیان کے ظلم کی طرف دوبارہ پلٹ چکی ہے، اور لا الہ الا اللہ سے مرتد ہوگئی ہے، گرچہ کچھ لوگ مساجد کے مناروں سے لا الہ الا اللہ کا کلمہ اپنی اذانوں میں بلند کرتے ہیں"۔

مزید کہا:

"اس وقت پوری روئے زمین پر کوئی مسلم حکومت نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی مسلم سماج ہے، جہاں اللہ کی شریعت اور فقہ اسلامی کو لاگو کیا جا رہا ہو"۔

مزید کہا:

"الوہیت کی اخص الخصائص میں سے ربوبیت، قوامیت، سلطنت اور حاکمیت ہے"۔

مزید کہا:

"اکثر جاہلیت کے دور میں الوہیت باعث نزاع نہیں رہی ہے، بطور خاص عرب جاہلیت میں، بلکہ ہمیشہ ربوبیت کا قضیہ باعث نزاع رہا ہے"۔

ان نقولات سے دو امور واضح ہوئے:

* پہلا امر: سید قطب کی فکر اور مودودی کی فکر میں تشابہ کا ہونا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* دوسرا امر: توحید او رشرک کی حقیقت میں واضح انحراف کا پایا جانا، اور سید قطب کے نزدیک الوہیت کی سب سے بڑی خصوصیت حاکمیت کو اللہ کی طرف پھیرنا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سید قطب نے شرک الوہیت کو شرک حاکمیت سے تفسیر کی ہے، عبداللہ دویش نے الظلال پر نقد کرتے ہوئے کہا ہے: ''ان کا شرک اللہ کے ساتھ غیروں کو عبادت میں شریک ٹھہرانا ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ} ترجمہ: انھوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم انھیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے، یا یہ کہ ہم اپنے مالوں میں کریں جو چاہیں، یقینا تو تو نہایت بردبار، بڑا سمجھ دار ہے۔

مگر سید قطب نے کہا: ''زمانہ دوبارہ واپس ہو چکا ہے، لوگ اسی زمانے میں واپس جا چکے ہیں جس وقت یہ دین آیا تھا، چنانچہ لوگ اب دوبارہ بندوں کی عبادت اور ادیان کے ظلم کی طرف پلٹ چکے ہیں، اور لا الہ الا اللہ سے مرتد ہو گئے ہیں، گرچہ کچھ لوگ مساجد کے مناروں سے لا الہ الا اللہ کا کلمہ اپنی اذانوں میں بلند کرتے ہیں، مگر پوری انسانیت اس کے مفہوم سے ناواقف ہے، ساتھ میں وہ لوگ بھی ناواقف ہیں جو اس کلمے کو دہرا رہے ہیں، یہ دوسروں کے مقابلے زیادہ گنہگار ہیں اور قیامت کے دن زیادہ عذاب سے دوچار ہوں گے، اسلئے کہ ہدایت واضح ہونے اور اللہ کے دین میں آنے کے بعد بھی یہ لوگ بندوں کی عبادت کی طرف پلٹ گئے تھے''۔ (الظلال: ۲/ ۱۰۵۷)

اس کلام سے تمام اسلامی سماج کی تکفیر بالکل واضح ہے۔

سید قطب کے منحرف اصولوں میں سے لوگوں کو اسلامی سماج اور مساجد سے الگ تھلگ رہنے کی دعوت دینا ہے۔

چنانچہ وہ اپنی تفسیر کے اندر ایک جگہ کہتے ہیں، ارشاد باری ہے: {وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى وَأَخِيهِ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ} ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں کچھ گھروں کو ٹھکانا مقرر کرلو اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ بنالو اور نماز قائم کرو، اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دے۔

اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

"یہاں پر اللہ تعالی جاہلی عبادت گاہوں سے دور رہنے اور مسلم گھروں کو قبلہ اور مسجد بنانے کا حکم دے رہا ہے تاکہ وہاں پر جاہلی سماج سے دور ہو کر عزلت کا احساس کریں!!"۔

اس کلام پر غور کرنے والا پائے گا کہ اس کے اندر بہت ہی سنگین باتیں ہیں:

* – اللہ کے گھر مساجد جنہیں اللہ نے پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں سید قطب نے جاہلی عبادت خانوں کا نام دیا ہے۔

* – مساجد کے چھوڑنے کا حکم دیا جو کہ حسی اور معنوی ہر اعتبار سے صریح دلیلوں کے خلاف ہے۔

* – گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا جبکہ شریعت میں ایسا کرنے والا منافق ہے، بلکہ ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ نے گھروں میں نماز پڑھنے والوں کے گھروں کو جلانے کا ارادہ کرلیا تھا۔

* – عزلت نشینی کا حکم دیا ہے جو کہ نبوی طریقے کے خلاف ہے کیونکہ سنت یہی ہے کہ سماج میں لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہا جائے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کیا جائے۔

* – مسلم سماج کی تکفیر کر ڈالی، اور انہیں جاہلی سماج کہا۔

سید قطب کے اصولوں میں سے ایک یہ ہیکہ امت کو علماء سے کاٹ دیا جائے؛ اور اسکے لئے بہت ہی غریب حجت پکڑی ہے، اس حجت اور شبہے کا خلاصہ یہ ہیکہ: "اس دین کی سمجھ ایسی سرزمین پر حاصل ہو سکتی ہے جہاں حرکت پائی جائے کسی ایسے فقیہ عالم سے نہیں جو جامد ہو"۔ (الظلال: ۱۷۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس شرط کے بموجب حصول علم کیلئے ضروری ہے کہ عالم تفجیری اور تکفیری ہو، کیونکہ ان کے یہاں تحریک کا مفہوم یہی بنتا ہے کہ وہ متحرک ہو، حکام کے خلاف خروج و بغاوت کیلئے ہمہ وقت آمادہ ہو اور اسکے لئے تکفیر اور تفجیر کرنے والا ہو۔

سید قطب کی اسی بات کو بعد کے آنے والے خوارج نے لیکر اس پر عمل کیا چنانچہ ابو محمد مقدسی کہتا ہے:

"اس طرح مجاہدین کو اپنی صفوں سے باہر نہ تو فقہاء کی ضرورت ہے اور نہ ہی مفکر علماء کی؛ اسلئے کہ ان کے فقہاء خود انکی رہنمائی کریں گے، اور جہاد و قتال میں جو انکے لئے بہتر اور عمدہ اور مناسب ہوگا اسکی طرف رہنمائی کردیں گے، کیونکہ یہ لوگوں میں سب سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والے، زیادہ بصیرت والے ہیں اور انکی فراست کم ہی خطا کرتی ہے"۔(القافلة تسیر :۱)

مزید سید قطب نے کہا:

"الوہیت کے مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں تھا، بلکہ محل اختلاف ربوبیت کا مسئلہ تھا جس کا سامنا تمام رسالتوں نے کیا، اور اسی کا سامنا آخری رسالت نے بھی کیا ہے"۔(الظلال :۱۸۵۶)

اس کا جواب دو طریقے سے دیا جاسکتا ہے:

* -صحیح یہ ہیکہ انبیاء ورسل کا انکی قوموں کے ساتھ جو لڑائی تھی وہ توحید الوہیت کے مسئلے میں تھی، اور جہاں تک ربوبیت کا مسئلہ ہے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں تھا، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

کچھ شاذ ونادر لوگ پائے گئے ہیں جنہوں نے ربوبیت میں بھی ہٹ دھرمی دکھائی ہے جیسے فرعون اور نمرود۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

*- اسلام کی منحرف تفسیر اور حاکمیت کا مسئلے کو اختلافی بنا دینے ہی نے سید قطب کو مجبور کیا کہ وہ مسئلے ہی کو الٹ دیں اور کہیں کہ الوہیت کبھی محل اختلاف تھا ہی نہیں بلکہ ربوبیت کا مسئلہ تھا۔

شیخ عبدالعزیز ناصر الرشید نے کہا:

”جن مشرکین عرب کے اندر رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا گیا تھا وہ یہ اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالی ہی خالق ورازق ہے، اور مارنے اور جلانے والا ہے نیز تمام امور کی تدبیر وہی کرتا ہے مگر اس اقرار اور ایمان نے انہیں اسلام میں داخل نہیں کیا، بلکہ ان لوگوں سے رسول اللہ ﷺ نے قتال کیا اور انکے جان ومال کو حلال کیا“۔

اور ایک دوسری جگہ کہتے ہیں:

”توحید ربوبیت یہ ہیکہ اس بات کا اقرار کیا جائے کہ اللہ تعالی ہی خالق ورازق ہے، اور مارنے اور جلانے والا ہے نیز تمام امور کی تدبیر وہی کرتا ہے، توحید کی اس قسم کا اقرار مشرکین نے کیا تھا مگر اس اقرار اور ایمان نے انہیں اسلام میں داخل نہیں کیا“۔

سید قطب کے اقوال پر آخری بات:

کہا جاتا ہے کہ حاکمیت کے مسئلے کو بڑا بنا کر پیش کرنا اور تمام لوگوں کی تکفیر کرنا خواہ وہ حکام ہوں یا رعایا یہ اعتقاد قدیم زمانے ہی سے صرف ایک ہی جماعت کے یہاں پایا گیا ہے، اور وہ خوارج کی جماعت ہے، چنانچہ حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں متواتر سے یہ بات منقول ہے کہ سیدنا علی کے خلاف جس وقت خوارج نے خروج کیا تھا اور اس کے بعد ان خوارج نے جو بات سب سے پہلے کہی تھی جس سے کوفہ کی مسجد گونج اٹھی تھی وہ یہی خارجی جملہ تھا: (لا حکم إلا للہ)۔

ان کے اسی جملے کی وجہ سے انہیں تاریخ اسلام میں (الْمُحَكِّمَة) کا نام دے دیا گیا کیونکہ ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خارجیوں نے اسے اپنا شعار بنالیا تھا اور اسکا استعمال کثرت سے کرتے تھے۔

آگے چل کر علمائے امت نے یہ قاعدہ بنا دیا کہ جو ان خوارج کے منہج پر چلے گا، اور حاکمیت کے مسئلے میں غلو کرے گا اور اس کی وجہ سے تکفیر کرے گا اور اس تکفیر کی بنا پر مسلمانوں کے جان و مال کو حلال سمجھے گا، وہ انہیں محکمہ (خوارج) میں سے ہوگا -خواہ وہ اسے پسند کرے یا نہ کرے- گرچہ وہ سنت کے غلاف میں اسے پیش کرے اور امت کی تکلیفوں پر آنسو بہائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مسئلہ

خوارج عصر کا سید قطب کی فکر سے متاثر ہونا: اسباب وعوامل

۱- سید قطب ایک ادیب تھے، صاحب قلم سیال تھے، اپنی باتوں کو ادبی پیرائے میں اس طرح ڈھال دیتے تھے کہ لوگوں کو اسیر کر لیتے اور عقلوں کو اپنی طرف مائل کر لیتے تھے۔

۲- سید قطب نے مودودی کی طرح صرف نظریہ سازی ہی تک محدود نہیں رہے بلکہ اس سے بھی ایک مرحلہ آگے بڑھ کر اسے عملی تنفیذ تک پہونچایا، چنانچہ ان کی کتاب [لماذا أعدموني؟] جو بھی پڑھے گا اور دیگر وہ کتابیں جن میں اخوانی جماعت کی پراسرار کہانیاں بتائی گئی ہیں، تو اس پر یہ واضح ہو جائے گا کہ سید قطب نے اس فکر کو نظریہ سازی سے تنفیذ تک پہونچایا ہے، اور بلاشبہ کسی بھی چیز کی دعوت قولی کی بنسبت عملی زیادہ موثر ہوتی ہے، اور اسی لئے تکفیر وتفجیر کے سرغنوں نے سید قطب ہی کو اپنا پیر سمجھا ہے، چنانچہ ایمن ظواہری کہتا ہے:

"استاذ سید قطب اور ان کے رفقائے کارکان دونوں میدانوں میں بڑا احسان رہا ہے:

عملی میدان: استاذ سید قطب اور ان کے رفقائے کار نے یہ فیصلہ لیا کہ حکومت کے خلاف کارروائی کی جائے کیونکہ اس وقت کی حکومت اسلام مخالف تھی، شریعت کا نفاذ نہیں کرتی تھی ....اس طرح سید قطب اور ان کے رفقائے کارکان دونوں میدانوں میں بڑا احسان رہا ہے"۔ (فرسان تحت رایۃ النبی ص ۱۱)

۳- سید قطب کی فکر کے پھیلنے کے اسباب میں سے ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ عالم اسلامی کے مشہور داعیوں پر ان کی تحریروں نے اچھا اثر ڈال دیا، یہاں تک کہ اسی ملک کے ایک مشہور داعی نے ان کے بارے میں غلو کرتے ہوئے کہہ دیا: "لا الہ الا اللہ کی حقیقت بیان کرنے کیلئے اس زمانے میں جس قدر کثرت سے سید قطب نے لکھ دیا ہے اس قدر کسی نے نہیں لکھا ہے، اس کے لئے آپ (فی ظلال القرآن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سینکڑوں صفحات کو دیکھ لیں کہ وہ اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہیں"۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ جو کلمہ توحید کی تفسیر توحید حاکمیت اور ربوبیت سے کرے، اور یہ کہے کہ انبیاء ورسل اور انکی قوموں کے درمیان جو نزاع تھا وہ ربوبیت میں تھا الوہیت میں نہیں تھا، کیا ایسا شخص کلمہ توحید کا مفہوم سمجھ سکتا ہے چہ جائے کہ اسکی تحریروں کو دوسروں سے افضل کہا جائے؟!

۴- سید قطب کو انہیں اصولوں کی وجہ سے پھانسی دی گئی، اسی لئے ان کے پیروکاروں کے دلوں میں اسکا بڑا اثر ہوا، چنانچہ ایمن ظواہری کہتا ہے: "استاذ سید قطب کی شہادت کی وجہ سے انکی باتوں کا جو اثر ہے وہ کسی دوسرے کی بات میں نہیں ہے، دراصل انہوں نے اپنے افکار و نظریات کو اپنے خون سے تحریر کیا ہے اور یہ آج کے مسلم نوجوانوں کی نظر میں مسطور ہے، ایک طویل مگر عمدہ اور خوبصورت جادہ و منزل کی نشانیاں ہیں"۔ (فرسان تحت رایۃ النبی ص ۱۴)

یہ خوارج کہتے ہیں کہ سید قطب نے اسلام کی خاطر اپنی جان دیدی، جب کہ صحیح یہ ہیکہ خارجی اصولوں پر چلنے کی وجہ سے پھانسی دی گئی ہے، جیسا کہ سید قطب نے خود کہا ہے:

"اب وقت آچکا ہے کہ ایک مسلمان اپنا سر کٹادے اسلامی تحریک برپا کرنے کیلئے اور ایک ایسی غیر اعلانیہ تنظیم کی خاطر جسکی بنیاد اسلامی نظام برپا کرنے کیلئے ڈالی گئی ہے، اسکے لئے وسائل کچھ بھی اختیار کئے جائیں اسکی پرواہ نہیں، جبکہ یہ زمینی قوانین کے تحت ایک بڑا جرم مانا جاتا ہے جس کی سزا پھانسی ہے"۔ (لماذا أعدموني؟ مقدمہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوالات وجوابات:

سوال:

مذکورہ شخصیات کے علاوہ کیا کوئی اور ایسا شخص پایا جاتا ہے جس نے پہلے مرحلے میں حروری منہج کے پروان چڑھانے میں مدد کی ہو؟

جواب:

دوسروں کے وجود کا انکار نہیں کیا جاسکتا جنہوں نے اس فکر کی مدد کی ہو مگر مودودی اور سید قطب دوسروں سے ممتاز رہے ہیں چند امور میں:

* - تالیف وتحریر میں، قاعدہ اور اصول بنانے میں اور خارجیت کی بیج بونے میں ان دونوں نے سب پر سبقت کی ہے۔

* - ان خارجی اصولوں میں اپنی تمام تالیفات کے اندر خاص ترکیز کی ہے۔

* - وہ تمام تکفیری اور تفجیری اصول جنہیں بعد کے خوارج نے دوسرے اور تیسرے مرحلے میں بنایا ہے وہ سب انہیں سابقہ اصولوں کے تابع اور ان کا فرع ہیں جنہیں سید قطب اور مودودی نے بنایا تھا۔

اسی لئے جب حروری فکر کے خارجی مفکرین اپنے اوائل کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ان کے منہج کا احیاء کیا ہے اور انکے لئے راہ ہموار کی ہے تو خاص طور سے وہ ان دونوں کا ذکر کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ خارجی اصولوں میں ان دونوں کا دوسروں کے مقابلے زیادہ ہاتھ رہا ہے۔

چنانچہ ابومصعب سوری کہتا ہے:

”پاکستان کے اندر پچاس کی دہائی میں عبقری استاذ ابوالاعلی مودودی کی کتابوں نے ایسے بنیادی مواد تیار کئے جنہوں نے فکر جہاد کو صیقل کیا، نیز توحید کے تقاضوں پر کتابیں لکھیں، اسی طرح ولاء اور براء کی بنیادوں پر، نیز جہاد پر کتابیں تحریر کیں، اسلامی حکومت کی پیدائش، اسکے قیام اور اسکے طریق کار پر لکھا، ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی ایک کتاب [چار مصطلحات] کے اندر معاصر جہادی فکر سے متعلق بہت ساری بنیادیں موجود ہیں"۔ (دعوۃ المقاومۃ ص ۳۸)

آگے مزید کہتا ہے:

"عصر حاضر میں جہادی فکر کے لیڈر بلاشبہ سید قطب ہیں، ان کی کتاب [فی ظلال القرآن] معاصر جہادی فکر کیلئے تحریکی نظریات کا خلاصہ موجود ہے، مزید آپ کی کتاب [معالم فی الطریق] گرچہ حجم میں بہت چھوٹا ہے مگر بہت ہی اہم ہے، اس کے اندر جہادی انقلابی فکر کا خلاصہ موجود ہے، سید قطب کی فکر عمومی طور پر اسلامی صحوہ کیلئے ایک انتقالی نوعیت کی فکر مانی جاتی ہے، اور اخوان المسلمین کیلئے خصوصی طور پر"۔ (دعوۃ المقاومۃ ص ۳۸)

*- سید قطب کی فکر عالم اسلامی کے اندر تعلیمی مشن (Educational missions) کے ذریعے زیادہ پھیلی ہے، چنانچہ اسلامی ممالک نے بالخصوص خلیجی ممالک نے مصری مدرسین کو اپنے یہاں تعلیمی مقاصد کیلئے بلایا، ان میں سے بعض سید قطب کی فکر سے متاثر تھے، چنانچہ ان لوگوں نے اس فکر کو آکر پھیلانا شروع کردیا؛ یا تو زبانی پھیلایا یا پھر ان کی کتابوں اور رسالوں کو پھیلا کر، چنانچہ یہ لوگ مدارس کے اندر علمی مسابقوں میں بچوں کے درمیان معالم فی الطریق کی تقسیم کرتے تھے بطور خاص گرمائی مراکز کے اندر۔

لجنۃ المناصحہ کے ممبر جو کہ اسی فکر کے حامل تھے اپنے تجربات کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ہمارے ایک استاذ نے سید قطب کی کتاب معالم فی الطریق لانے کیلئے کہا، پھر مجھ سے اس کتاب کو پورا پڑھنے کیلئے کہا، چنانچہ میں پڑھتا جاتا اور وہ اسکی شرح کرتے اور اس پر تبصرہ کرتے جاتے"۔

اللہ کے بعد یہ ہمارے ملک کے امن کے پاسبان ہیں جو پوری تاکید کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ آج سے ۳۵/ سال قبل ہمارے ملک کے اندر جو تعلیمی کیڈر باہر سے بلایا گیا اس نے ہمارے نوجوانوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افکار کو مسموم کرنے میں بہت بڑا رول ادا کیا ہے، بایں طور کہ اس ملک نے بہت سے بیرونی مدرسین کو اپنے یہاں جگہ دی ہے۔

چنانچہ امیر نایف رحمہ اللہ نے کہا:

"بلاتردد میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ہم پر ساری مشکلات اس وقت اخوانی جماعت کی وجہ سے ہے"۔ اور سید قطب اس وقت اس جماعت کے اندر غالی فکر کی نمائندگی کر رہے تھے۔

اور اس وقت جو بھی اس خارجی فکر اور پراسرار تنظیموں پر ریسرچ کر رہا ہو اسے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بات ایک ماہر امور دفاع کی طرف سے ہے، اور بہت سارے حوادث کی روشنی میں تجربات کی بنیاد پر یہ بات کہی ہے، اور جو بھی یہ سمجھتا ہوگا کہ ہمارے ملک کے اندر حکمران بڑی حکمت اور تدبیر سے حکومت چلاتے ہیں وہ اپنا کام خاموشی سے کرتے رہتے ہیں میڈیا میں اسکی تشہیر نہیں کرتے، اسے یہ اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ بیانات اس وقت صادر ہوئے ہیں جب پانی خطرے کے نشان سے اوپر آچکا ہے۔

ابو مصعب سوری کہتا ہے:

"اور یہاں پر آکر اخوانی تحریک اور معاصر سیاسی صحوہ کے درمیان فرق واضح ہو جاتا ہے، اور یہ دو الگ الگ متناقض مکتب فکر میں بٹ جاتے ہیں: چنانچہ سید قطب کی کتاب معالم اور حاکمیت پر ان کا عمومی فکر، پھر اسکے نتیجے میں موجودہ حکومتوں کی تکفیر اور ارتداد کا حکم اور انکے خلاف صریح جہاد کی دعوت اور اس جہاد کیلئے طریق کار طے کرنا ایک الگ مکتب فکر بن گیا۔

اور دوسری طرف کتاب: [دعاة لا قضاة] نے دوسرے مکتب فکر کی تشکیل دی، جس کے عنوان ہی سے ظاہر ہے، اور یہ اخوانی جماعت کا نیا منہج بن گیا، گویا انہوں نے اپنے پرانے منہج سے رجوع کر لیا جسے آغاز میں اپنا رکھا تھا۔ گویا اس نظریئے کا خلاصہ یہ تھا کہ اسلامی صحوہ کے رہنما اسلام کے داعی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصلح بن گئے، اب وہ حکام اور رعایا پر حکم لگانے والے نہیں رہے کہ انہیں اسلام کی طرف منسوب کریں یا اس سے خارج کریں۔

اس کتاب نے مخالف اسلامی تحریک کے اندر معاصر سیاسی ارجاء کی بنیادوں میں سے ایک اہم بنیاد کی تشکیل دی جس نے کافر مرتد حکومتوں کیلئے اسلام کی گواہی دی خواہ ان کا تعلق مصر سے ہو یا دوسرے ممالک سے۔

پھر یہ دونوں کتابیں اور یہ دونوں افکار اسلامی صحوہ کے اندر دو بنیادی مکتب فکر کو تشکیل دینے میں بنیاد مانے جاتے ہیں، اور وہ دونوں مکتب فکر میں ایک سیاسی مکتب فکر ہے اور دوسرا جہادی مکتب فکر، اور اسی فکری ماحول سے ایک شاذ مکتب فکر نے بھی جنم لیا جس نے مصر کے جیلوں تکفیر کی فضا پیدا کی"۔(مختصر مسار الصحوۃ الاسلامیۃ:ص ۳۸)

اس قول سے پتہ چلا کہ موجودہ حکومتوں کی تکفیر کرنے اور انہیں مرتد ماننے میں نیز ان کے خلاف جہاد کرنے اور اسکے لئے معالم طے کرنے میں سید قطب ہی کی فکر بنیاد ہے، اور انہیں کی فکر سے اس تکفیر نے جنم لیا ہے، اور جو اس فکر کی مخالفت کرے وہ معاصر سیاسی ارجاء کا نمائندہ ہے، اور اس چیز کی گواہی خود انہیں کے پیروکار نے دی ہے، کیونکہ یہ کہنے والا کوئی معمولی فرد نہیں بلکہ خوارج کا ایک بڑا مفکر اور مورخ سرغنہ مانا جاتا ہے، اس کی بات ان خوارج کے یہاں آخری فیصلے کی حیثیت رکھتی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہیکہ سید قطب کی فکر ہی وہ پوٹلی ہے جس سے یہ حروری خونی درندے نکلے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا مسئلہ:

سید قطب کی فکر سے خوارج عصر کی نسبت کے منکرین کے ساتھ ایک وقفہ

حقیقت یہ ہیکہ اس وقت عمومی پیمانے پر پوری امت مسلمہ اور بالخصوص ہمارا سماج جس فکری دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اسکے بانی اور کرتادھرتا سید قطب ہیں جن کی تکفیری اور تفجیری فکر سے نوجوان امت فکری دہشت گردی کی زد میں ہیں، اور ہم ذیل میں ثابت کریں گے کہ دور حاضر میں اصل تکفیر اور مسلح بغاوت کا سبب سید قطب کی فکر ہی ہے اور وہی اس فکر کے بانی ہیں:

پہلی دلیل:

ان کے وہ سارے اقوال جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں جن کے اندر حاکم اور محکوم سب کی تکفیر پائی جاتی ہے، مسلم سماج کو جاہلی سماج کہا گیا ہے، چنانچہ جو لوگ سید قطب پر تکفیر کے الزام سے واویلا مچانے لگتے ہیں ان کے لئے صرف یہی ایک ہی قطبی قول کافی ہے:

""زمانہ دوبارہ واپس ہو چکا ہے، لوگ اسی زمانے میں واپس جا چکے ہیں جس وقت یہ دین آیا تھا، چنانچہ لوگ اب دوبارہ بندوں کی عبادت اور ادیان کے ظلم کی طرف پلٹ چکے ہیں، اور لاالہ الااللہ سے مرتد ہو گئے ہیں، گرچہ کچھ لوگ مساجد کے مناروں سے لاالہ الااللہ کا کلمہ اپنی اذانوں میں بلند کرتے ہیں، مگر پوری انسانیت اس کے مفہوم سے ناواقف ہے، ساتھ میں وہ لوگ بھی ناواقف ہیں جو اس کلمے کو دہرا رہے ہیں، یہ دوسروں کے مقابلے زیادہ گنہگار ہیں اور قیامت کے دن زیادہ عذاب سے دوچار ہوں گے، اسلئے کہ ہدایت واضح ہونے اور اللہ کے دین میں آنے کے بعد بھی یہ لوگ بندوں کی عبادت کی طرف پلٹ گئے تھے"۔ (الظلال: ۲/۱۰۵۷)

دوسری دلیل:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کتابیں جنہیں جماعت کی پر اسرار تاریخ پر لکھی گئی ہیں، اور جس کا اصل ذمیدار سید قطب کو مانا جاتا ہے، کیونکہ اس جماعت کے اندر خارجی فکر کے بانی یہی تصور کئے جاتے ہیں، جیسے بم دھماکہ کرنا اور معصوم خونوں کو حلال سمجھنا، انہیں کتابوں میں سے خود سید قطب کی کتاب: [لماذا أعدموني؟] بھی ہے، جس کے اندر انہوں نے ذاتی طور پر یہ اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے خود پولیس محکموں، پلوں اور دوسری سرکاری محکمات کو بم سے اڑانے کیلئے اپنے ساتھیوں کو پلان بتایا تھا، اور یہ قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بم دھماکہ کرنے کی فکر سب سے پہلے سید قطب نے دی ہے۔

سید قطب نے کہا:

”ہم نے ایسی بھی پلاننگ بنائی تھی کہ حکومتی محکمہ جات کے خلاف ایسے اقدامات کئے جائیں تاکہ حکومت اخوان المسلمین کے خلاف کارروائی کرنے سے عاجز آجائے، اگر ان کی طرف سے حکومت کے خلاف کوئی کاروائی ہو خواہ وہ پری پلاننگ کے ساتھ ہو جس طرح کہ منشیہ کے واقعے میں ہوا، کہ جس کے بارے میں ہم جانتے تھے کہ اسے اخوان نے نہیں کیا ہے، یا طرہ کا قتل عام کہ جس کے بارے میں ہمیں یقین تھا کہ اسے اخوان نے پوری پلاننگ کے ساتھ کیا ہے، یا ایسے کچھ اسباب جنہیں حکومت نہ سمجھ سکے یا دوسری کوئی سازش ہو جس میں اجنبی یا داخلی طاقتیں ملوث ہوں ــــــــ یہ ساری کارروائیاں اس لئے تھیں تاکہ تنظیم خاص کے ممبران کی گرفتاری کا انتقام بھی لے لیا جائے، جس میں کچھ حکومتی شخصیتوں کا منظرنامے سے غائب کرنا تھا، ان میں مصری صدر، وزیر اعظم، اڈوائزی آفس کے چیئرمین، خفیہ ایجنسی کے چیف اور فوج کے چیف آفیسر، اس کے ساتھ قاہرہ کے اندر موجود بعض سرکاری محکموں کو بم سے اڑانا تھا تاکہ شہر کی حرکت نبض بند ہو جائے، تاکہ اخوانی ممبران سے پہونچنے میں مشکل ہو، اس میں سرفہرست بجلی ہاوس اور پل تھے، لیکن بعد میں پلوں کو فہرست سے نکال دیا گیا“۔ (لماذا أعدموني؟ ۳۴)

تیسری دلیل:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خود ان کے پیروکاروں بلکہ ان کے سب سے قریب رہنے والوں نے یہ اعتراف کیا ہے کہ جماعت کے اندر تکفیری فکر کا غلغلہ ہے، اور حقیقت یہ ہیکہ عشماوی نے جو بھی اپنی کتاب [التاریخ السری] کے اندر لکھ دی ہے وہ اس باب میں بہت ہی قیمتی ہے، اور اسکی تاکید کرتی ہے، چنانچہ جب سید قطب کے خاص خاص ساتھ اور قریب رہنے والے رفقاء یہ گواہی دیتے ہیں تو ان لوگوں کے واویلا مچانے کی کیا حیثیت ہوگی جو تین چار دہائیوں کے بعد آ کر کہیں کہ یہ سب سید قطب پر الزام ہے؟!

چوتھی دلیل:

مصر کے ایک اخوانی رہنما نے کہا:

"اخوانی نوجوانوں کے اندر تکفیر کی سوچ دراصل پچاس اور ساٹھ کی دہائی میں اس وقت پیدا ہوئی جب یہ نوجوان سجن قناطر میں پابند سلاسل تھے، اور یہ لوگ وہیں پر سید قطب اور انکی تحریروں سے متاثر ہوئے تھے، اور یہ اعتقاد کر لیا تھا کہ اس وقت مسلم سماج جاہلیت کے دور میں ہے، کیونکہ سید قطب نے حکام کی تکفیر کی تھی یہ کہہ کر یہ لوگ وحی الٰہی کی تنفیذ نہیں کر رہے ہیں، اور اسے تسلیم کر کے رعایا بھی اس جرم میں برابر کا شریک ہے"۔ (الاخوان المسلمون فی میزان الحق: ص ۱۱۵)

پانچویں دلیل:

معاصر دعوتی اور جماعتی تحریکوں کے مفکر جعفر شیخ ادریس نے کہا:

"یقیناً سید قطب نے نوجوانوں کو اسلام سے ایک مثالی تصویر پر لٹکا دیا ہے، جو اس تک نہیں پہونچ سکتے، اس تصویر تک پہونچنے میں جس قدر بھی کمی ہوگی وہ اسلامی نہیں ہوسکتا، اسی لئے ان کے یہاں اسلامی حکومت اور اسلامی سماج کہیں نہیں پایا جاتا، بلکہ خلفائے راشدین ہی کے دور سے نہیں پایا جاتا ہے"۔ (ندوۃ اتجاہات الفکر الاسلامی المعاصر: ص ۵۷)

پھر اس کے بعد سید قطب کے تباہ کن فکر کے آثار کو واضح کرتے ہوئے ایک تاریخی دقیق کلام پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیاہے،چنانچہ آگے کہا:

”چنانچہ ہماری یہ جماعت سوڈان، یمن اور دوسرے ممالک میں بھی قائم ہوگئی، مگر ہمارے درمیان نہ کوئی رابطہ رہا اور نہ ہی کوئی تعارف، صرف ہمارے درمیان رابطہ کیلئے یہی کتاب: [**معالم فی الطریق**] کافی تھی“۔(ندوۃ اتجاہات الفکر الاسلامی المعاصر: ص ۵۷)

چھٹی دلیل:

سید قطب جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تھے، علی عشماوی نے کہا:

”جمعہ کی نماز کا جب وقت ہوا تو میں نے سید قطب سے کہا: چلئے جمعہ کی نماز کیلئے چلتے ہیں، مگر اس وقت پہلی بار مجھے یہ معلوم ہوا کہ سید قطب جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے ہیں، اور آگے کہا: سید قطب یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اگر خلافت نہیں ہے تو جمعہ بھی نہیں ہے، چنانچہ وہ خلافت کے بغیر جمعہ کو نہیں مانتے تھے“۔(التاریخ السری: ص ۱۱۲)

اور سلف حروری خارجی عقیدے کو جمعہ جماعت کے ترک کرنے سے پہچانتے تھے، چنانچہ ابو نعیم فضل بن دکین نے اسماعیل بن سمیع بیہسی خارجی کے بارے میں کہا: وہ مسجد ہی کے بغل میں چالیس سال تک رہا مگر کسی جمعہ اور جماعت میں نہیں دیکھا گیا۔

ساتویں دلیل:

ایک ازہری عالم نے سید قطب کی فکر اور اسکی سنگینی سے آگاہ کیا ہے، چنانچہ جامعہ ازہر کے فتوی کمیٹی کے صدر شیخ عبداللطیف سبکی کہتے ہیں:

”کتاب معالم فی الطریق پڑھنے کے بعد میں درج ذیل نتائج پر پہونچا ہوں:

* – مولف حد درجہ نحوست اور بدشگونی کا شکار ہے، جو اسلامی سماج کو بلکہ پوری دنیا کو سیاہ عینک سے دیکھتا ہے، اور دوسروں کو بھی وہی باور کراتا ہے جو خود دیکھ رہا ہے، یا اس سے کچھ زیادہ ہی سیاہ باور کرانا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

چاہ رہا ہے، پھر اس کے بعد آرزؤں اور خیالوں کی بات کرتا ہے۔

*- سید قطب نے دین کے نام پر بھولی عوام کو دین سے بھٹکانے کا کام کیا ہے، خواہ اس کے لئے کتنے ہی معصوموں کی جان چلی جائے، آبادی ویرانی میں تبدیل ہو جائے، سماج خوف زدہ ہو جائے، امن وامان غارت ہو جائے، ملک فتنوں کا آماجگاہ بن جائے، ایسا بگاڑ اور فساد برپا ہو جائے جسکی سنگینی اللہ کے سوا کوئی نہ جانتا ہو، اور سید قطب کے یہاں تحریکی انقلاب سے یہی مطلب ہے جسے اپنی کتاب میں بار بار دہرایا ہے"۔ (میگزین [الثقافة] شمارہ نمبر ۸ شعبان ۱۳۸۵ھ)

تقریبا پانچ دہائی قبل ایک ازہری عالم نے جو بات کہہ دی ہے اگر کوئی اس پر غور کرے گا تو وہ اس عالم کیلئے دعاء کئے بغیر نہیں رہے گا کہ اللہ تعالی اس بندے پر رحم فرمائے اور اسکی قبر کو نور سے بھر دے، کہ اس بندے نے خوارج عصر کے فتنوں سے بہت پہلے آگاہ کر دیا تھا۔

اسی طرح جو دوبارہ ان کلمات پر غور کرے گا جنہیں پچاس سال پہلے کہا گیا ہے اور پھر اسکا موازنہ آج کے خودکش بم دھماکوں اور تکفیری اقوال سے کرے گا تو اس کے لئے بالکل واضح ہو جائے گا کہ اس عالم نے جو پیشین گوئی کی تھی وہ سچ ہے، اور صورت حال کے بالکل موافق ہے، ایسا لگے گا کہ وہ عالم اپنے مشاہدے کی بات کہہ رہا ہے۔

آٹھویں دلیل:

ایمن ظواہری کہتا ہے:

"سید قطب ہی نے اپنی ڈائنامیٹ کتاب: [**معالم فی الطریق**] کے اندر جہادیوں کیلئے دستور وضع کیا ہے، اور انکی کتاب: [**العدالة الاجتماعية فی الاسلام**] ایک اہم عقلی انتاج اور اصول پسند تحریکوں کیلئے ایک فکری پروڈکٹ ہے! اور یہ آپ ہی کی فکر ہے جو اعدائے اسلام کے خلاف اندر اور باہر دونوں پیمانے پر اسلامی انقلاب کی چنگاری کا آغاز بنی ہے، اور جس کی خونی بہاریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن بدن تجدید ہوتی رہتی ہیں"۔ (جریدة الشرق الاوسط، شمارہ ۸۴۰۷ ص ۱۳، ۱۰/ ۹/ ۱۴۲۲ھ)

ہم ظواہری سے کہیں گے کہ یہ ڈائنامیٹ ہے مگر اس جہاد اسلامی کی تجدید نہیں کی ہے جسکا حکم نبی اکرم ﷺ نے دیا ہے بلکہ ازارقہ اور قدیم خونی خوارج کے جہاد کی تجدید کی ہے جس میں ہمارے نوجوان مبتلا ہیں، واللہ المستعان۔

نویں دلیل:

قرضاوی نے کہا:

"اس مرحلے میں شہید سید قطب کی کتابیں ظاہر ہوئیں، جو انکی فکر کا آخری مرحلہ مانا جاتا ہے، جن کے اندر مسلم سماج کی تکفیر چھلکتی ہے، اور جو سماج سے کٹ کر گوشہ نشینی کی دعوت دیتی ہے، اور پھر تمام لوگوں کے خلاف جہاد کرنے پر ابھارتی ہے، اور یہ فکر سب سے زیادہ (**فی ظلال القرآن**) کے دوسرے ایڈیشن اور (**معالم فی الطریق**) کے اندر واضح ہے"۔

*۔ دوسرے مرحلے کا سرغنہ خارجی طارق الرمز کہتا ہے:

"اس مرحلے کی اہم خصوصیت یہ ہیکہ اسلامی مفاہیم کو کشادہ کیا گیا، تو اس وقت سید قطب کی کتابیں اور افکار نے ہمارا ساتھ دیا" یہاں تک کہا: البتہ ان کی تحریروں بھی کچھ ایسے عمومیت سے خالی نہیں ہیں جہاں پر حرج میں مبتلا ہونا پڑتا ہے"۔ (مراجعات لا تراجعات ص ۱۳۴)

دسویں دلیل:

تیسرے مرحلے کے خارجی سرغنہ مفکرین سید قطب کو اپنا سب سے بڑا پیر اور شیخ مانتے ہیں، جیسا کہ پہلے بات گزر چکی ہے۔ چنانچہ ابو مصعب سوری کہتا ہے:

"جہادی تنظیموں کا مکتب فکر سید قطب کے مکتب فکر سے شروع ہوتا ہے جس کے اندر معاصر جہادی فکر کے بنیادی امور کو بیان کیا گیا ہے۔ (دعوة المقاومة الاسلامية: ص ۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیارہویں دلیل:

ابومصعب سوری کہتا ہے:

"سید قطب کی کتاب معالم اور حاکمیت پر ان کا عمومی فکر، پھر اسکے نتیجے میں موجودہ حکومتوں کی تکفیر اور ارتداد کا حکم اور انکے خلاف صریح جہاد کی دعوت اور اس جہاد کیلئے طریق کار طے کرنا ایک الگ مکتب فکر بن گیا"۔(سابق)

یہ سارے اقوال صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مودودی اور سید قطب ہی موجودہ دور کے تکفیری اور تفجیری افکار واعمال کے بانی مبانی ہیں جسے ورثہ میں آج کے خوارج نے حاصل کیا ہے اور جس کے نتیجے میں خودکش بم دھماکہ کرتے ہیں، معصوموں کا خون بہاتے ہیں، گھروں کو منہدم کرتے ہیں، پرامن لوگوں کو خوف زدہ کرتے ہیں اور اہل ذمہ کو قتل کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مسئلہ

اس مرحلے میں قائم ہونے والے خارجی اصول اور یہ سارے اصول مودودی، سید قطب اور انکے پیروکاروں کی فکر کے نتائج ہیں:

۱- انبیاء کا اہم کام اور مشن اسلامی حکومت کا قائم کرنا تھا، اور یہ کہ رسولوں اور ان کی قوموں کے درمیان جو مسئلہ باعث نزاع تھا وہ حاکمیت کا مسئلہ تھا؟

۲- مسلم حکمرانوں کی تکفیر کرنا اور انہیں طاغوت کہنا؛ اور یہی اصول انکے یہاں تمام خارجی اصولوں کا خلاصہ اور جامع ہے۔

۳- ہجرت اور گوشہ نشینی کی دعوت دینا، مودودی نے اپنے رسالے [شھادۃ الحق] کے اندر اشارہ کیا ہے، اور سید قطب اور انکے بعض پیروکاروں نے بھی یہیں سے یہ عقیدہ لیا ہے۔

۴- مسلمانوں کی جماعت موجود نہیں ہے، اسلئے اسکے لئے کوشش کرنا واجب ہے، چنانچہ پہلے اصول کے بعد یہ اصول حروری خوارج کے یہاں سب سے زیادہ اہم ہوگیا اور انہوں نے اس اصول کا سب سے زیادہ اہتمام کیا ہے۔

۵- امت کو علماء سے کاٹنا، بلکہ مودودی نے تقریبا اپنے ہر رسالے کے اندر یہ فکرہ پیش کیا ہے، پھر اسی فکر کو سید قطب نے اخذ کیا ہے، پھر سید قطب نے اس قاعدے کی تجدید کر کے اس عالم سے مراد ایسا عالم لیا جو متحرک اور انقلابی ہو، جو پولیس محکموں، پلوں اور دیگر سرکاری محکماجات پر بم دھماکہ کرنے والا ہو تا کہ اس پر ربانی فیوض و برکات اور الہی عنایات کا نزول ہو اور اس سے علم حاصل کیا جائے!!

پھر اسی فکر کے تیسرے مرحلے میں غلو یہاں تک پہونچ گیا کہ موجودہ خارجی مفکرین نے دور حاضر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ائمہ اہل سنت ہی کی تکفیر کردی ۔ اور اس کتاب کے اندر و کچھ بھی ذکر کیا جائے گا وہ سب انہیں پانچ خارجی اصولوں کا نتیجہ ہوگا۔

۞۞۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹا مسئلہ:

حروری معاصر فکر کا عملی آغاز

اس مرحلے میں حروری خارجی فکر نظریہ سازی سے عملی اور تطبیقی فکر میں بدل گیا، اور حقیقت یہ ہیکہ اس میدان کے ابتدائی مراحل کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

غیر منظم انفرادی کارستانیاں، جس میں بعض شخصیات کا اغوا کیا گیا، اور بعض کو قتل کیا گیا جیسے سابق مصری وزیر اعظم نقراشی کے قتل کا حادثہ، یہ حادثہ مصری شاہی حکومت میں پیش آیا تھا۔

اور اس وقت اس طرح کے بہت سے جرائم کا ارتکاب کیا گیا مگر میں نقراشی کا حادثہ اختیار کیا کیونکہ اس تعلق سے اس وقت کے مصری محدث احمد شاکر کا فتوی صادر ہوا تھا۔

میری اس کتاب کیلئے یہ علمی فتوی بہت ہی اہم ہے، کیونکہ آپ نے اپنے اس فتوی میں صراحت کے ساتھ مجرمین کو خوارج عصر کہا ہے۔

چنانچہ اس فتوی میں آپ نے کہا:

”میں واجب سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں صحیح اسلامی نظریہ کیا ہے اسے واضح کردوں، ممکن ہے اللہ تعالی ان مجرمین خوارج میں سے کسی کو ہدایت دے دے، اور وہ اپنے دین کی طرف رجوع کریں، ،،،،،، یہاں تک کہ آخر میں کہا: انکا یہ عمل قدیم خوارج کی طرح ہے، جو صحابہ کو قتل کرتے تھے اور جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ) ترجمہ: تم حقیر سمجھوگے اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے، اور اپنے روزے کو ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے روزے کے آگے، قرآن پڑھیں گے کہ گلوں سے نہ اترے گا اسلام سے ایسے نکل جائیں گے کہ جیسے تیر شکار سے۔

تفصیل کیلئے دیکھیں: (جمھرۃ مقالات الشیخ احمد شاکر: ۱/ ۲/ ۷۴)

اس فتوی کے اندر آپ نے یہ بھی کہا:

''اور اس جرم کا سارا گناہ اور رسوائی ان قاتل خوارج پر ہوگا جو معصوم جانوں کو حلال سمجھ کر قتل کرتے ہیں، اور ہر اس شخص پر ہوگا جو ان خوارج کا دفاع کرتے ہیں''۔ (جمھرۃ مقالات الشیخ احمد شاکر: ۱/ ۲/ ۷۴)

اسکے بعد آپ نے اس فتوے کے اندر خوارج کے تعلق سے سات حدیثوں کا ذکر کیا۔

اور شیخ احمد شاکر ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس خارجی فکر کے حاملین کو خوارج کہا ہے، اور آپ ہی کا زمانہ دور حاضر میں منہج خوارج کے پروان چڑھنے کا ہے جسے اسلامی کاز اور اسلام اور مسلمانوں پر غیرت کے نام پر پروان چڑھایا گیا۔

دوسری قسم:

منظم کارستانیاں: اور ان کارستانیوں کو اخوانی جماعت کی خفیہ تنظیم خاص انجام دیتی تھی، جس کے سرغنہ سید قطب تھے، اور خود سید قطب نے اپنی کتاب [لماذا أعدموني؟] کے اندر بعض کارستانیوں کا اعتراف کیا ہے۔

اس مرحلے کا خاتمہ:

یہ مرحلہ سید قطب اور انکے بعض رفقاء کی پھانسی کے ساتھ ختم ہوگیا، جب حکومت نے جماعت کے اندر اس خفیہ تنظیم کا پتہ لگایا اور اس فکر کے بہت سارے حاملین کو جیل میں ڈال دیا، اور یہ اس وقت عمل میں آیا جب ان لوگوں نے بہت سے تخریبی اور غیر انسانی کام انجام دے چکے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مرحلہ:

دوسرا مطلب:

اسکے تحت چند مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: دوسرے مرحلے کا آغاز

دوسرا مسئلہ: خارجی فکر پر اہم کتابیں

تیسرا مسئلہ: دوسرے مرحلے کی خصوصیات

چوتھا مسئلہ: دوسرے مرحلے کے اعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا مسئلہ:

دوسرے مرحلے کا آغاز:

اس جماعت کی کتابوں اور رسالوں کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ جس وقت بہت سارے اخوانیوں کو جیل میں ڈال دیا گیا تھا اس وقت نوجوانوں کے اندر تکفیری سوچ پھیلنا شروع ہو چکی تھی۔

اور اس وقت اس جماعت کے اندر دو گروپوں نے جنم لیا تھا:

پہلا گروپ:

اس گروپ میں ایسی جماعتیں شامل ہیں جو واضح خارجی اصولوں پر مبنی ہیں، ان میں سب سے نمایاں جماعۃ التکفیر والھجرہ ہے، جس کا بانی شکری مصطفی ہے، یہ جماعت بعد میں چل کر ختم ہوگئی کیونکہ اس کے سرغنہ خارجیوں کو کیفر کردار تک پہونچا دیا گیا، اور بعض ارکان جادہ حق کی طرف واپس آگئے۔

پھر بعد میں تنظیمی طور پر یہ جماعت قائم نہ ہوسکی، مگر بعض لوگوں کے اندر یہ غالی فکر موجود رہی، جو کہ مختلف ملکوں میں مختلف زمانوں میں پائے گئے، انہیں میں سے کچھ افراد افغانی جہاد کے وقت ابھر کر سامنے آئے، مگر یہ اس جہاد سے الگ تھے کیونکہ یہ اپنی جماعت کے سوا پوری روئے زمین کے لوگوں کی تکفیر کرتے تھے۔

میں نے اس کتاب کے اندر اس جماعت پر گفتگو نہیں کی ہے اس کے کچھ اسباب ہیں جو درج ذیل ہیں:

* -اس جماعت کے آغاز اور خاتمے کا وقت بہت ہی محدود ہے۔
* -ان کی فکر کے بارے میں ہر کوئی جانتا تھا کہ یہ خوارج کی فکر ہے۔
* -ان کا اثر بہت ہی محدود تھا، اور بہت کم لوگ اس فکر سے جڑ سکے تھے۔
* -اس جماعت کے ممبران کی طرف سے کوئی خاص تالیف بھی نہیں منظر عام پر آسکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا گروپ:

ایسی جماعتیں جو بظاہر دعوت کرنے کا دعوی کرتی ہیں مگر حقیقت میں ان کا کام حکام اور رعایا کی تکفیر میں گزرتا ہے، ان میں سب سے نمایاں جماعة الجهاد المصریہ اور الجماعة الاسلامیة ہے۔

اور اس دوسرے مرحلے نے معنوی اور حسی ہر اعتبار سے پہلے مرحلے سے اپنی بنیادی اصولوں کو حاصل کیا ہے، اور اس کی کچھ دلیلیں یہ ہیں:

۱-معنوی استمداد جیسے کہ ان لوگوں نے سید قطب کی فکر کو بنیاد بنایا جو کہ اسلام کی محرف تفسیر سے عبارت ہے اور اسی کی بنیاد پر انہوں نے مسلمانوں کے خون کو حلال کیا، اسی تعلق سے ایمن ظواہری کہتا ہے:

"توحید باری تعالی کے اخلاص اور حاکمیت الہی کیلئے کامل تسلیم نیز ربانی منہج کی سیادت کی طرف دعوت دینا ہی سید قطب کی فکر ہے جو اعدائے اسلام کے خلاف اندر اور باہر دونوں پیمانے پر اسلامی انقلاب کی چنگاری کا آغاز بنی ہے، اور جس کی خونی بہاریں دن بدن تجدید ہوتی رہتی ہیں، اور یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر سید قطب نے بیسویں صدی عیسوی کے نصف میں خاص طور سے مصر کے اندر اور عمومی پیمانے پر تمام عرب علاقے میں نوجوانان اسلام کی بڑی رہنمائی کی ہے"۔ (فرسان تحت رایة نبی، ص ۱۳)

میں کہتا ہوں: بالکل صحیح ہے کہ سید قطب کی فکر سے خونی بہاریں دن بدن تجدید ہوتی رہتی ہیں۔

۲-اور جہاں تک حسی استمداد کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ دوسرے مرحلے کے وہ بانیان تنظیم ہیں جو پہلے مرحلے کے بچے کھچے رہ گئے تھے، اسی تعلق سے ابو مصعب سوری ظواہری سے نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"سید قطب کے بعض شاگردان اور معاصر نوجوان جو ان کی فکر سے متاثر تھے انہوں نے خفیہ سرگرمیوں میں ان کا ساتھ دیا اور انکے افکار کی طرف دعوت دی، انہیں سرگرمیوں کو تنظیم جہاد مصری کیلئے اولین کوشش مانی جاتی ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ دونوں اقوال سے معلوم ہوا کہ دوسرے مرحلے کی فکر دو ارکان پر قائم ہے:

پہلا رکن: یہ معنوی رکن ہے: اور یہ رکن سید قطب کی تحاریر اور انکی فکر پر قائم ہے۔

دوسرا رکن: یہ حسی رکن ہے: اس سے سید قطب کے تلامذہ کی وہ سرگرمیاں مراد ہیں جنہوں نے اس مرحلے کی بنیاد میں اہم کردار نبھایا ہے۔

حقیقت یہ ہیکہ ایک باحث اس دوسرے مرحلے کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ دو منزلوں کے بیچ میں ایک درمیانی منزل ہے؛ اسلئے پہلے اور تیسرے مرحلے کے درمیان یہ ایک امتزاجی مرحلہ ہے جو دونوں کی طرف کچھ نہ کچھ جاذبیت رکھتا ہے، چنانچہ دوسرے مرحلے کا ابتدائی حصہ پہلے مرحلے کا آخری حصہ ہے اور دوسرے مرحلے کا آخری حصہ تیسرے مرحلے کیلئے آغاز کی چنگاری ہے، اور اسی طرح دوسرے مرحلے کے جو بانی اور سربراہان ہیں وہ سب پہلے مرحلے ہی کے بقایاجات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مسئلہ

دوسرے مرحلے کی خارجی فکر پر اہم کتابیں:

۱-الفریضۃ الغائبۃ، تالیف: عبد السلام فرج۔

۲-الرسالہ اللیمانیہ فی الموالاۃ، تالیف: طلعت فواد قاسم۔

۳-القول القاطع فیمن امتنع عن الشرائع، تالیف: عصام دربالہ وعاصم عبد الماجد۔

۴-حتمیۃ المواجھۃ، شائع کردہ جماعت اسلامی مصر۔

دوسرے مرحلے کی یہ چند اہم کتابیں تھیں، ان میں پہلی کتاب گرچہ حجم میں بہت چھوٹی ہے مگر خوارج کے یہاں اسکی بہت اہمیت ہے چنانچہ اسی کتاب کی اہمیت پر ابو مصعب سوری کہتا ہے: کتاب [الفریضۃ الغائبۃ] نے بہت ہی اہم کردار نبھایا ہے جسے شہید عبد السلام فرج نے لکھی ہے جن کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا، اور جنہوں نے سادات کے قتل میں حصہ لیا تھا اور اسی وجہ سے انہیں پھانسی دے دی گئی تھی۔

چنانچہ اس کتابچے نے خارجی فکر کے مفاہیم کی بنیاد میں بہت ہی اہم کردار نبھایا ہے، گرچہ اسکا مستوی اور اسلوب بہت ہی بسیط اور حجم چھوٹا ہے، اس کے اندر اہم بات یہ ہیکہ مولف نے جہادی فکر کو ابن تیمیہ کے اس فتوے سے اخذ کیا ہے جو انہوں نے تاتاری حکام کے تعلق سے دیا تھا، جو اس وقت ملک شام سمیت بہت سارے اسلامی علاقوں پر حکومت کر رہے تھے، چنانچہ اس کتاب کے اندر اس وقت کے تاتاری حکام اور انکی افواج اور موجودہ وقت کے مسلم حکام اور انکی افواج کے درمیان مقارنہ کرایا ہے، جس میں بہت سارے اشکالات پیدا کر کے ان کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

بہرحال اس کتاب کا سرسری جائزہ لینے کے بعد درج ذیل اہم امور کا پتہ چلتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

*۔جس ملک میں ہم رہتے ہیں وہ اسلامی ملک نہیں ہے!

*۔یہ ٹھیک ہے کہ بیت المقدس کو آزاد کرانا ایک مقدس جہاد ہے مگر حقیقت یہ ہیکہ تمام مقدس جگہوں کو آزاد کرانا اس وقت ہر مسلمان پر شرعی واجب ہے، اور یہ کہ دور والے دشمن کے مقابلے قریب والے دشمن سے جہاد کرنا زیادہ بہتر ہے۔

*۔اسلامی خلافت کا قیام واجب ہے۔

*۔آج کے حکام جن کی ماتحتی میں ہم رہتے ہیں وہ ان تاتاری حکام کی طرح ہیں جن سے مسلمانوں نے جہاد کیا تھا!

*۔آج جو لوگ موجودہ حکام کا ساتھ دیتے ہیں وہ بھی ان لوگوں کی طرح ہیں جنہوں نے تاتاری حکام کا ساتھ دیا تھا جن سے مسلمانوں نے جہاد کیا تھا!

اور جہاں تک کتاب [حتمیۃ المواجھۃ] کا تعلق ہے تو اسکا مضمون اسکے عنوان سے سمجھ میں آرہا ہے یعنی دشمن کا سامنا کرنا ضروری ہے۔

اسی کتاب کے اندر مولف نے کہا ہے: ان صفحات کے اندر یہ واضح کیا جائے گا کہ دشمنوں کا سامنا کرنا ایک شرعی حقیقت ہے، شریعت اسے ثابت مانتی ہے اور اسکا حکم بھی دیتی ہے، بلکہ اسے کئی وجوہات سے فرض بھی کرتی ہے، انہیں وجوہات میں سے چند یہ ہیں:

پہلی وجہ: کافر حاکم کی بیعت سے دستبردار ہونا جو اللہ کی شریعت کو تبدیل کرنے والا ہو۔

دوسری وجہ: ان لوگوں سے جہاد کرنا جو شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے تاتاریوں سے جہاد کرنے کا فتوی دیا تھا کیوں کہ انہوں نے اسلام کے بعض احکام کی تنفیذ سے انکار کر دیا تھا۔

تیسری وجہ: خلافت اسلامیہ کا قیام اور مسلمانوں کا خلیفہ چننا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں کتابوں کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں جماعتیں مودودی اور سید قطب کی فکر پر قانع ہیں، جن کا یہ عقیدہ ہے کہ سب سے پہلا واجب اسلامی خلافت کا قیام ہے، اور معاصر حکام کفار ہیں! اور دور کے کفار کے مقابلے میں ان سے جہاد کرنا پہلے واجب ہے، اور اگر کوئی ان حکام کا ساتھ دیتا ہے تو اس سے بھی قتال کیا جائے گا، مگر ان کی تکفیر کی صراحت نہیں ہے، چنانچہ ان کے بارے میں کہا: ان لوگوں کی ہم تکفیر نہیں کرتے جب تک کہ یہ اس وجوب کا انکار نہیں کرتے جن کی ادائیگی سے باز ہیں۔

ان خوارج کے ان قواعد اور اصولوں سے بہت سارے اشکالات ختم ہو گئے، کیونکہ یہ سارے اصول اس فطرت کے خلاف ہیں جن پر اللہ نے ہر مسلمان بندے کو پیدا کیا ہے، اور وہ یہ ہیکہ کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھانا ایک مسلمان کیلئے بہت مشکل ہے، کیا وہ اپنے اس مسلمان بھائی پر ہتھیار اٹھا سکتا ہے جس کے ساتھ وہ جمعہ جماعت ملکر پڑھتا ہے۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ (الفریضہ الغائبہ) کا مولف ہی وہ پہلا خارجی شخص ہے جس نے یہ خارجی اصول بنایا ہے کہ دور والے دشمن کے مقابلے قریب والے دشمن سے جہاد کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اور یہ خوارج قریب والے دشمن سے مراد مسلم ممالک اور ان کے حکام کو لیتے ہیں!

چنانچہ یہ قاعدہ ان کے نزدیک ایک طے شدہ قاعدہ کلیہ کے طور پر مانا جاتا ہے، میں نے تقریبا تیس سے زائد کتابوں کو دیکھا جس میں اس قاعدے کا ذکر ہے اور بعض نے تو اس پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مسئلہ

دوسرے مرحلے کی خصوصیات

۱- پہلے اور تیسرے مرحلے کے مقابلے میں اسکی مدت کم ہے، دس سال سے بھی کم ہے، ان لوگوں پر اس وقت کی مصری حکومت نے سخت گرفت کی اور ان دونوں جماعتوں کے بہت سارے ممبران کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا، اور کچھ ممبران بلاد کفر کی طرف فرار ہو گئے، ان میں سے بعض افغانستان چلے گئے، اور مجھے لگتا ہے انہیں لوگوں نے جا کر افغانستان کی سرزمین میں خارجی بیج بوئی ہے بلکہ اسکے لئے وہاں راہ ہموار کی ہے، نظریہ سازی سے عمل کے مرحلے تک خارجیت کو پہونچایا ہے۔

چنانچہ اس فکر کی یہ خصوصیت رہی ہے یہ ایک علاقائی حزبی فکر ہے، چنانچہ ان دونوں جماعتوں کے ممبران مصر کے باہر نہیں تھے، مگر جب سختی ہوئی تو کچھ ممبران ملک چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

۲- اس مرحلے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ خارجی منہج میں تخصص کے درجے کو پہونچی ہوئی کتابیں اسی مرحلے میں لکھی گئی ہیں، چنانچہ بہت سے خارجی اصول اسی مرحلے میں بنائے گئے۔

چنانچہ مذکورہ کتابوں کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ خارجی فکر اس مرحلے میں مستقل تصنیفی دورسے گزر رہا تھا اور اسی مرحلے میں خارجی منہج کے بہت سارے قواعد اور اصول بنائے گئے۔

۳- اسی طرح اس مرحلے کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ خوارج نے اسی مرحلے میں یہ عقیدہ بنالیا تھا کہ مسلم سماج سے قتال و جہاد کرا اور خلافت راشدہ کا واپس لانا واجب ہے۔

۴- اسی مرحلے میں یہ قاعدہ بھی بن چکا تھا کہ اصلی کافر سے جہاد کرنے کے مقابلے میں مرتد کافر سے جہاد کرنا افضل ہے۔ اور اسی قاعدے کی بنیاد پر اس مرحلے کے خوارج نے اپنے مسلم ملکوں میں بم دھماکے بھی کئے جن میں مسلمانوں کے معصوم خون بہائے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ معلوم رہے کہ ان لوگوں نے مسلمان حکام اور رعایا کے خلاف سینکڑوں خونی کاروائیاں کیں اور ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا، حتی کہ سینا میں جا کر مصری فوج پر حملہ کیا مگر قریب ہی میں رہنے والے یہودی فوجوں پر آج تک ان خوارج نے ایک بھی حملہ نہیں کیا ہے، سچ فرمایا تھا رسول اکرم ﷺ نے کہ یہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور اہل اوثان یعنی کفار کو چھوڑ دیں گے۔

۵- اس مرحلے میں تکفیر اور معصوم خون حلال کرنے میں توسع سے کام لیا گیا۔

جماعت اسلامی کا ایک نمایاں سرغنہ طارق رمز کہتا ہے: اسلامی سماج کے اندر فوجی کارروائیاں پہونچ گئیں، اور اسکے منفی نتائج سامنے آئے اسی طرح تکفیر اور استحلا ل کا دائرہ بھی وسیع ہوا۔

۶- افغانستان کے اندر عرب نوجوانوں کو برین واش کر کے اسی مرحلے میں عرب ملکوں کے اندر بھیجا جاتا تھا اور انہیں جسمانی اور فکری اعتبار سے بالکل تیار کر دیا جاتا تھا تا کہ وہ اپنے ملکوں میں جا کر وہاں کی حکومتوں کے خلاف خروج و بغاوت کریں اور ان سے ٹکرائیں۔

چنانچہ جماعت اسلامی کا ایک نمایاں سرغنہ اسلام غمری کہتا ہے: ان کتابوں کو افغانستان کے اندر فوجی کیمپوں کے اندر پڑھایا جاتا تھا، اور انہیں کتابوں نے بعد میں کی گئی تمام جہادی کارروائیوں میں اہم رول ادا کیا ہے۔

۷- اس مرحلے کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ اس مرحلے کے سرغنہ خوارج نے حکام وقت کی تکفیر کی ہے اور اسے اپنی کتابوں میں بطور قاعدہ کے لکھ بھی دیا ہے، اسی طرح حکام کا ساتھ دینے والوں سے بھی قتال واجب ہے گرچہ انکی تکفیر نہیں کی ہے۔

جماعت اسلامی کی فکری بنیادوں کے تعلق سے ابو مصعب سوری کہتا ہے: حاکمیت کے مسائل کے اعتبار سے انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ اس وقت مصر سمیت جن بھی مسلم ملکوں میں حکام پائے جاتے ہیں اور وہ شرعی طریقے سے حکومت نہیں کرتے ہیں وہ سب مرتد ہیں، اور یہ ارتداد صرف شخصیات پر منحصر ہے نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ نظام پر، اسی لئے ان لوگوں نے حکام کے معاونین سے صرف دفاعی طور پر لڑنے کو واجب کہا ہے۔
حتمیة المواجھة کے اندر اسی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

۞۞۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا مسئلہ

دوسرے مرحلے کے اعمال

ایمن ظواہری نے اپنی کتاب [فرسان تحت رایۃ نبی] کے اندران تمام احداث (خونی کارستانیوں) کا خلاصہ کیا ہے جنہیں ان دونوں جماعتوں [جماعۃ الجہاد اور اسلامی جماعت] نے انجام دیا ہے، ان میں سے چند اہم کارستانیوں کا ذکر درج ذیل ہے:

* –مصری وزیر اعظم عاطف صدقی کی گاڑی پر حملہ کیا گیا مگر وہ اس حملے سے بچ گیا، البتہ ایک شیماء نامی بچی ماری گئی جو ابھی ابتدائیہ میں پڑھ رہی تھی، اور اسکے ساتھ ۱۴/ طالبات زخمی ہوئیں۔
* –مصر کے پیپلز اسمبلی کے چیئرمین رفعت محجوب پر حملہ کر کے قتل کر دیا گیا۔
* –میجر جنرل کے عہدے پر فائز ایک سیکوریٹی آفیسر کو قتل کیا گیا۔
* –سابق مصری صدر انور سادات کو قتل کیا گیا۔
* –اسی طرح سیاحوں پر کئی حملے کئے گئے، بعض ذمیوں اور قبطیوں کو قتل کیا گیا، اور ان کے مال پر قبضہ کیا گیا۔

یہ سب بطور مثال کے تھا، یہاں پر استیعاب مقصود نہیں ہے۔

یہ پر آپ یہ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں جماعتوں نے یہ ساری کارروائیاں مصر کے اندر کی ہیں، جبکہ بغل ہی میں اسرائیل کے اندر رہنے والے یہودیوں یا بارڈر پر رہنے والے اسرائیلی فوجیوں پر ان خارجی جماعتوں نے ایک بھی حملہ نہیں کیا ہے، حالانکہ اس وقت یہودیوں نے سینا پر قبضہ بھی کیا ہوا تھا، ایسا نہیں ہے کہ ان خوارج کو اس کا علم نہیں تھا بلکہ انکا یہی عقیدہ تھا کہ یہودیوں کے مقابلے میں مسلمانوں سے جہاد کرنا افضل ہے۔ اسکے لئے ایمن ظواہری نے اس مرحلے کے اخیر میں ایک رسالہ لکھا ہے جس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان [الطريق إلى القدس يمر عبر القاهرة] ہے، جس میں اس نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ پہلے مصر کا فتح کرنا ضروری ہے۔

بہر حال یہ مرحلہ حکومت کی طرف سے سخت مار کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا چنانچہ دونوں جماعتوں کے سرغنہ شخصیات کو حکومت وقت نے یا تو جیل میں ڈال دیا یا پھانسی دے دی، اس طرح اس کے اکثر کیڈر منظر نامہ سے غائب ہو گئے، اور بہت سے بلاد کفار کی طرف بھاگ گئے، ان میں سے کچھ افغانستان چلے گئے، اور وہاں اپنے خارجی افکار کو پھیلانے کا موقع پا گئے۔

دلائل سے ہم یہ ثابت کریں گے کہ یہ لوگ افغانستان روس سے لڑنے کے نام پر گئے مگر وہاں جا کر دوسرے عرب اور افغان نوجوانوں کو خارجی افکار میں ڈبو دیا۔

اور وہ لوگ جو مصری جیلوں میں تھے انہوں نے بطور خاص اسلامی جماعت والوں نے اپنے خارجی افکار سے رجوع کر لیا اور واضح طور پر یہ پیغام دیدیا کہ اب سارے مسلم ممالک دار اسلام ہیں، یہاں تک جس مصری حاکم کو انہوں نے کافر مرتد سمجھ کر قتل کیا تھا اسے اب یہ شہید مظلوم کہنے لگے۔

بہر حال یہ جماعت اپنے ابتدائی مقصد یعنی دعوت الی اللہ کی طرف واپس آ گئی مگر جماعۃ الجہاد اپنے خارجی افکار اور ضلالت میں ڈوبی رہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مرحلہ

تیسرا مطلب:

اسکے تحت ایک مقدمہ اور چند مسائل ہیں:

مقدمہ

پہلا مسئلہ: اسکے ارکان

دوسرا مسئلہ: اسکی خصوصیات

تیسرا مسئلہ: اس مرحلے میں افغانی جہاد کا رول

چوتھا مسئلہ: خارجی منہج کو بھڑکانے میں بعض داعیوں کا کردار

پانچواں مسئلہ: اس مرحلے میں خارجی فکر کے سرغنہ افراد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

عصر حاضر میں خارجی منہج کے پھیلنے کے مراحل میں سے یہ بہت ہی خطرناک اور سنگین مرحلہ ہے اسلئے کہ عملی پیمانے پر خارجی افکار کو انجام دیا جانے لگا ہے، جس کی زد میں عالم اسلام آ کر تباہی کے دہانے پر جا چکا ہے۔

دراصل خارجی افکار کو مشفقانہ طریقے سے بنائے گئے ہیں جن کے اندر تھوڑا سا حق کو بھی ملا دیا گیا ہے اور باطل کی سب سے خطرناک قسم یہی ہے جس میں تھوڑا سا حق کی ملاوٹ ہو۔

چنانچہ اسلام کی یہی منحرف تفسیر ان خوارج کے نزدیک ان مسلمہ اصولوں میں سے ہو چکی ہے جن پر کلام کرنا مناسب نہیں سمجھا جاتا!

ان منحرف اصولوں کے بارے میں ایمن ظواہری کہتا ہے:

''شریعت سازی میں بندوں کے رب کے حق کو تسلیم کرنا ہر زمان و مکان میں اہم مسئلہ رہا ہے، اور یہ آج بھی سب سے اہم مسئلہ ہے، اور اس دور کے اہل حق کیلئے واجب ہے کہ وہ اسے ظاہر کریں تا کہ ان کے دل مطمئن ہو جائیں کہ اس وقت جو معرکہ چھیڑے ہوئے ہیں یہ وہی معرکہ ہے جسے رسولوں اور انکے مومن پیروکاروں نے ہر زمانے میں چھیڑ رکھا تھا''۔ (إعزاز رایۃ الاسلام: ص ۱)

اس عبارت سے صاف صاف سمجھ میں آ رہا ہے کہ خوارج عصر توحید حاکمیت پر قانع ہیں اور ان کے نزدیک اسلام کا یہی پہلا اور اصلی معرکہ ہے، اس کلام سے یہ بھی سمجھ میں آ رہا ہے کہ ان لوگوں نے اسلام کی منحرف تفسیر کس طرح پی رکھا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ صرف حکام ہی کی تکفیر پر قانع نہیں ہیں بلکہ یہ حکام کے معاونین کی تکفیر کے بھی قائل ہیں، بلکہ انکی خباثت اس سے آگے بڑھ چکی ہے کہ یہ خوارج ہر شخص کی تکفیر کے قائل ہیں جو حکام کے معاونین کی تکفیر نہ کرے۔

پھر اسکے بعد انہوں نے پورے اسلامی سماج کی تکفیر کر ڈالی، اور کہہ دیا کہ جو جھنڈے ان ملکوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہرا رہے ہیں وہ طاغوتی جھنڈے ہیں، اور اسی بنیاد پر انہوں نے مسلمانوں کے خون کو حلال کیا، جس میں انہوں نے کسی کو مستثنی نہیں کیا، اور انکے متقدمین خوارج کے یہاں یہی عقیدہ پایا جاتا تھا، جیسا کہ مشابہت کے وجوہات میں اسکا ذکر آئے گا۔

چونکہ تینوں مراحل میں یہ مرحلہ بہت ہی سنگین اور خطرناک ہے، اسلئے ہر باحث پر یہ لازم ہے کہ وہ یہاں پر ذرا ٹھہر کر اس پر غور کرے اور خوارج کے اقوال اور اصولوں کے ساتھ اس کا موازنہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا مسئلہ

اس مرحلے کے ارکان

خارجی مفکرین کے نزدیک یہ مرحلہ بہت سے ارکان پر قائم ہے، جن کا خلاصہ ہم چار ارکان پر کر سکتے ہیں، اور یہی چاروں ارکان ان خوارج کے نزدیک اپنے حروری اور خارجی منہج کو لاگو کرنے کیلئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، اور وہ درج ذیل ہیں:

پہلا رکن:

تکفیر عام: جس میں امت مسلمہ کے تمام لوگ شامل ہیں سوائے چند افراد کے، یہی تکفیر گرچہ پہلے اور دوسرے مرحلے میں پائی جاتی ہے مگر اس تیسرے مرحلے کے اندر تکفیر چند امور میں بالکل الگ ہے، اور وہ کچھ یہ ہیں:

ا) اس تکفیر کے اندر پوری صراحت ہے کوئی التباس اور غموض نہیں ہے، اور تکفیر عام پر کئی ایک رسائل لکھے گئے ہیں، برخلاف پہلے اور دوسرے مرحلے کے، کہ اس وقت مخصوص کتابیں نہیں لکھی گئی تھیں، بلکہ عام کتابوں سے ان کا مفہوم لیا جاتا تھا۔

ابو بصیر طرطوسی کہتا ہے:

"کفر و جحود اور طغیان کی بہت ساری خصلتوں آج کے حکام یہود سے بھی آگے نکل چکے ہیں جس کی وجہ سے اگر ان کی تکفیر نہ کی جائے تو یہ دینی اعتبار سے اور امت محمدیہ کے حق میں بہت بڑا جرم ہوگا"۔

ابو محمد مقدسی کہتا ہے:

"وہ حکام جو غیر شرعی طریقے پر حکومت کرتے ہیں یا جو عالمی عدالتوں میں اپنا فیصلہ لے جاتے ہیں ان سب کو ہم کافر اور مرتد مانتے ہیں، وہ ستر سے زائد وجوہات کی بنیاد پر دائرہ اسلام سے نکل کر دائرہ کفر میں جا چکے ہیں"۔ پھر اس کے بعد اس نے ان وجوہات کو گنایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان اصولوں پر کچھ کتابیں اسی مرحلے میں ظاہر ہوئی ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

* - الکواشف الجلیة فی کفر الدولة السعودیة، تالیف: عصام برقاوی، المعروف بابی محمد مقدسی۔

* - قاتلوا أئمة الکفر، تالیف: عبد العزیز طویلعی۔

* - التکفیر حکم اللہ فاین تذھبون، تالیف: الطرطوسی۔

* - الحق والیقین فی عداوۃ الطغاۃ والمرتدین، تالیف: سلطان عتیبی۔

* - الکوکب الدری المنیر فی إبطال حقن التحذیر عن تکفیر کل حاکم شریر، تالیف: بکر بن عبد العزیز الاثری۔

۲) تکفیر کے دائرے کو کشادہ کرنا: اس سے معاشرے کے اکثر لوگ تکفیر میں آگئے، حتی کہ ان لوگوں نے مسجد کے امام اور جھاڑو لگانے والے کی بھی تکفیر کردی! اور حکام کی تابعداری کے نام پر ان سب کو مرتد کہہ دیا۔

مقدسی نے کہا:

"زبان، قلم اور دعاء سے مدد کرنے کا معاملہ قتال اور جہاد کے ذریعے مدد کرنے جیسا ہے، چنانچہ یہ حکم صرف انہیں لوگوں کیلئے خاص نہیں ہے جو فوجی لباس میں ہوتے بلکہ ہر اس شخص کو شامل ہے جو حکام کیلئے کسی بھی طرح معاون بنتا ہو، خواہ وہ مدرس، یا مسجد میں امامت کرانے والا یا جھاڑو لگانے والا ہی کیوں نہ ہوں، اگر وہ حکام کا تعاون کررہا ہے تو وہ بھی اسی کے گناہ میں شریک ہوگا، اسکی مدد مومنوں کے خلاف مانی جائے گی اسی لئے وہ بھی انہیں کے حکم میں داخل ہوں گے"۔ (رسالۃ مناصحۃ وتذکیر للمقدسی، ص ۳)

۳) "جو کافر کی تکفیر نہ کرے وہ کافر ہے" جیسا اصول ان لوگوں نے بنایا۔

ان لوگوں نے اس قاعدے کو بغیر کسی ضابطے اور اصول کے ہر شخص کیلئے استعمال کیا جن کو یہ کافر اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرتد سمجھتے ہیں۔

اوراسکے لئے انہوں نے کچھ رسالے بھی لکھے جن میں ایک یہ بھی ہے:

القول المحتد علی من لا یکفر المرتد، تالیف: سلطان عتیبی۔

۴) اس مرحلے میں تکفیر جن چیزوں میں دوسرے مراحل سے الگ ہے وہ یہ ہیکہ جہالت کے ذریعے عذر کو انہوں نے ختم کر دیا، بطور خاص غیر شرعی طریقے پر حکومت کرنے کے مسئلے میں، چنانچہ اس باب میں کسی کو معذور نہیں سمجھا جائے گا خواہ وہ حکام ہوں یا محکومین۔

اوراس تعلق سے انہوں نے کتابیں اور رسالے بھی لکھے، انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے:

فصل الکلام فی اثبات ردۃ الشرطۃ والحکام، تالیف: ابو دجانہ شامی۔

دوسرا رکن:

اہل سنت والجماعہ کے علمائے ربانیین کو غیر معتبر قرار دینا، چنانچہ میں نے صراحت کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے کہ خوارج عصر نے موجودہ دور کے بڑے بڑے علمائے کرام جیسے ابن باز، البانی اور ابن عثیمین رحمہم اللہ کی تکفیر کر دی ہے، حالانکہ یہ تینوں موجودہ دور کے عظیم علماء میں شمار ہوتے ہیں، بلکہ محدث مدینہ شیخ عبدالمحسن العباد نے ان تینوں کو (أئمة الدنيا في هذا العصر) کہا ہے۔

اور بعض خوارج کی گھٹیا پنی اور رزالت اس انتہا کو پہونچ گئی کہ ائمہ حرم تک کو فسق و فجور سے متصف کر دیا اور یہ فتوی دیدیا کہ ان کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے، اور خارجیوں کے سردار بن لادن نے اس کی صراحت کی ہے۔

تیسرا رکن:

امت کی مصیبتوں اور انکے لہو کی تجارت کرنا اور دشمنوں کے ہاتھوں جو بھی ان پر مصیبت آئی ہے انہیں خارجی منہج کی نشرواشاعت میں استعمال کرنا، اور یہ چیز خارجی منہج کے پھیلاؤ اور اسکی نشرواشاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بہت بڑا رول ادا کیا ہے۔

چنانچہ کافروں کی طرف سے دورحاضر میں مسلمانوں پر جو بھی ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے خواہ وہ یہود ونصاری کی طرف سے ہو یا ملحدین اور مشرکین کی طرف سے ہو ان سب نے خارجی منہج کی نشر واشاعت میں بہت بڑا رول نبھایا ہے۔

ہم ایسا کہہ کر ذوالخویصرہ کی اولاد کیلئے جواز کی صورت نہیں پیدا کررہے ہیں بلکہ صرف مسئلے کی وضاحت کیلئے کہہ رہے ہیں، ورنہ ایک مسلمان کے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے کہ اسے ایک کافر قتل کررہا ہے یا ایک خارجی مردود قتل کررہا ہے۔

ان خوارج نے ایک طرف کافروں کے ظلم وستم کو میڈیا میں دکھا کر مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کی کیونکہ مسلمان ایک مسلمان بھائی کیلئے ہمدرد ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى ".

ترجمہ: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مؤمن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے، نیند نہیں آتی، بخار آجاتا ہے۔" (اسی طرح ایک مؤمن پر آفت آئے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)۔

اور دوسری طرف ان خوارج عصر نے انہیں تکلیفوں اور مصیبتوں کی تجارت کرنا شروع کردی اور نوجوانوں کو یہ دکھانے کی کوشش کی کہ ان سب سے بچنے کا واحد ذریعہ قریبی دشمنوں سے جنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے اور وہ مسلمان حکام ہیں ساتھ ہی وہ سارے لوگ ہیں جو ان حکام کا ساتھ دیں یعنی مسلم سماج ۔

چوتھا رکن:

اس بات پر سخت ترکیز کرنا کہ اسلام کا حقیقی مقصد خلافت راشدہ کا نظام قائم کرنا ہے، اور یہی اسلام کا عظیم مقصد ہے، یہاں تک کہ اپنے فریبی مقصد تک پہونچنے کیلئے موجودہ دور کے حروری خوارج نے شرعی دلائل کے ساتھ کھلواڑ کرنا شروع کردیا چنانچہ انہوں نے درج ذیل اس حدیث میں تحریف کردی:

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: " جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ، حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وِسَادَةً، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ".

ترجمہ: سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں، اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) کے لیے تو شک بچھاؤ۔ انہوں نے کہا: میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لیے آیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن اللہ سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جائے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا کہ تمام امت اس گناہ میں اس وقت تک شامل ہوگی جب تک وہ خلافت قائم نہیں کرے گی۔عنقریب اس قول پر مناقشہ آگے آئے گا۔

انہیں حروری خارجی احمقانہ حرکتوں کی وجہ سے عالم اسلام کے اندر تکفیر وتفجیر کا بازار گرم ہے، مقصد ایک موہوم گناہ سے بچنا ہے اور ایک مذعومہ ہدف کو حاصل کرنا ہے۔

انہیں احمقانہ ارکان پر اعتقاد رکھ کر خارجی نوجوان دھماکہ خیز مواد اپنے جسموں میں باندھ کر نکل جاتے ہیں اور اس سے پہلے ان آنکھوں پر حروری خارجی اصول کی پٹیاں باندھ دی جاتی ہیں جس سے انہیں کوئی چیز نہیں دکھائی دیتی، یہ آگے بڑھ پہلے خود کو اڑاتے ہیں پھر قتل عام مچاتے ہیں جس سے مرد عورتیں اور بچے سب ایک ساتھ مارے جاتے ہیں، حتی کہ یہ قاتل درندے کبھی کبھی مسلمان عورتوں کے پیٹ تک کو چیر کر ان کے بچوں کو نکال دیتے ہیں یہ کہہ کر یہ مرتدین کی بیویاں ہیں۔

اس طرح آج کے خوارج اپنے خارجی اسلاف کی یاد تازہ کرنے لگے ہیں، اوران وحشیانہ کارستانیوں سے اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں، اورخود اپنے عقیدہ کے حساب یہ درندے مقدس اعمال ادا کررہے ہوتے ہیں!!

چنانچہ اسی مناسبت سے ابو یحی اللیبی کہتا ہے:

''اگر اس وقت صحابہ زندہ ہوتے تو وہ بھی ان مجاہدین (خارجی درندوں) کے ساتھ جہاد کرتے اور اسی کو اپنا سب سے افضل عمل شمار کرتے''۔(دفع الملام عن مجاھدی المغرب الکرام، تالیف: ابو یحیی اللیبی، ص ۲۴)۔

اورخارجی فکر ان کے یہاں اسی لئے پیدا ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے کتاب وسنت کے فہم کو چھوڑ دیا، اور دین اسلام کو سلف امت کے فہم کے علاوہ سمجھ بیٹھے۔

فہم میں ان کے اسی استقلال نے اس بدترین انحراف تک پہونچایا ہے؛ جس کا نتیجہ ہم سامنے قتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وخونریزی کی شکل میں دیکھ رہے ہیں، اگر یہ لوگ سلف امت کے فہم پر چلتے تو یہ سب کچھ دیکھنے کو نہ ملتا، مگر اللہ کی تقدیر ہر چیز پر غالب ہے، اور اسکی تقدیر رد نہیں ہوتی، اور اس کائنات میں وہی ہوتا ہے جو حکمت بالغہ کے ساتھ اللہ چاہتا ہے، اور تمام امور اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مسئلہ

اس مرحلے کی خصوصیات

۱-حروری خارجی جن کا بوتل سے باہر آنا، چنانچہ اس مرحلے میں یہ کھل کر سامنے آگئے اور اس قدر تیزی سے پھیلنا شروع ہو گئے کہ امت کے بہت سارے نوجوانوں کو اپنی جال میں پھنسا لیا۔

۲-تکفیر کا عام ہونا اور اسکے دائرے کا بہت کشادہ ہونا جیسا کہ اس مرحلے کے ارکان میں بیان کیا گیا ہے۔

۳- جان ومال کے حلال کرنے میں کشادگی، اور خاص طور سے خون کو حلال کرنے اور اسکے بہانے میں حد درجہ غلو کرنا اور اللہ کا خوف دل میں بالکل نہ رکھنا۔

رباط کا مشہور بم دھماکہ جو ۱۴۲۴ھ میں پیش آیا تھا اور جس کے اندر ۸۱ /مسلمان مارے گئے تھے، اس المناک حادثے کے بارے میں خارجی مفکر ابو یحی لیبی کہتا ہے:"کیا ہی بہتر اور عمدہ قتل ہوا تھا"۔ (دفع الملام عن مجاھدی المغرب الکرام، تالیف: ابویحیی اللیبی ص ۱۴)۔

اور دوسرا خارجی ابوقتادہ جزائر میں موجود اپنے خارجی ساتھیوں کو فتوی دیتا ہے کہ فوج کے بیوی بچوں کا قتل کرنا جائز ہے اسلئے کہ وہ مرتد فوج کے بیوی بچے ہیں۔

حالانکہ دین اسلام کے اندر کافروں کے بچوں اور عورتوں کے خون کو معصوم مانا گیا ہے، الا یہ کہ چھاپہ ماری کی صورت ہو، مگر یہ خوارج مسلمانوں کی بیویوں اور بچوں تک کو قتل کرنا جائز سمجھتے ہیں، اور ابوقتادہ کا یہ فتوی کوئی زبانی لغزش نہیں ہے، بلکہ یہ ایک خارجی راسخ عقیدہ ہے، اس فتوی کی تائید ایمن ظواہری، فارس زہرای، ابوبکر ناجی اور مقدسی وغیرہ نے بھی کی ہے، جیسا کہ ہم عنقریب نقل کریں گے، اور یہ چاروں موجودہ دور کے خوارج کے سرغنہ مفکرین مانے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴- خارجی فکر کا حزبیت اور علاقائیت سے باہر نکلنا، جبکہ یہ صفت دوسرے مرحلے میں پائی جاتی تھی، مگر اب یہ حروری خارجی فکر پورے عالم اسلام میں پھیل گئی، اور اس کے چند اسباب ہیں، انہیں میں سے ایک سبب سید قطب کی فکر کا عالم اسلامی میں پھیلنا ہے، جیسا کہ میں نے جعفر شیخ ادریس کا قول نقل کیا ہے، اور ساتھ ہی اس فکر کی اشاعت کیلئے انہیں افغانستان کے اندر مناسب ماحول بھی مل گیا۔

۵- اس مرحلے کی ایک نمایاں نشانی یہ بھی ہے کہ مسلم سماج کو کھل کر دار الکفر اور دار الحرب کہنے لگے، کیونکہ پہلے یہ چیز کھل کر نہیں کہتے تھے اور انکی باتیں کتابوں تک موجود تھیں، مگر اس وقت یہ کھل کر کہنے لگے۔

ابو قتادہ کہتا ہے:

”جماعتوں کا مرتد ہونا اور دار اسلام کا دار ارتداد میں بدل جانا اور اس طرح کے مسائل فقہ کی کتابوں میں پوری صراحت کے ساتھ بھرے پڑے ہیں، پھر آج اسکا سامنا کرنے سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟ اور بعض لوگ کیوں یہ تصور کرنے لگتے ہیں کہ سلفی جہادی تنظیمیں لوگوں کے جس ارتداد کی بات کر رہے ہیں وہ جھوٹ اور بدعت ہے؟

دراصل جو دہشت گردی درباری مولوی اور ارجاء کے مشائخ کرتے ہیں اور وہ عوام الناس جو انکے پیچھے طوطے کی طرح رٹ لگاتے ہیں یہی دوسروں کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے سروں کو ریت میں چھپا کر رکھیں کہ کہیں ان پر خارجی عقیدے کا الزام نہ لگا دیا جائے“۔

اس کا یہ کلام بغیر شرم وحیا کے تکفیر کی طرف صریح دعوت دے رہا ہے اور یہ کہ جو بھی چاہے مسلمانوں کی تکفیر کرتا پھرے۔

اسامہ بن لادن نے سوال کیا گیا کہ اگر امریکی فوج سعودی عرب سے نکل جائے اور مسجد اقصیٰ آزاد ہو جائے تو کیا آپ خود کسی مسلم ملک میں عدالت میں پیش کرو گے؟ تو کہا: اس وقت صرف افغانستان مسلم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ملک ہے، میں سعودی عرب کو مسلم ملک نہیں سمجھتا"۔

یہ وہ شخص ہے جس نے توحید کو بچپن ہی سے سیکھا ہے سنت رسول کو پڑھا ہے مگر جب خارجی اصول کو اس نے حاصل کیا تو سب کچھ برباد اپنا برباد کرلیا، ملک بھی چھوڑا، گھربار سے دور ہوا اور علمائے اہل سنت کو مرتد بتایا۔

چنانچہ اس نے اپنے ملک کے بانی ملک عبدالعزیز اور ان کے بعد انکی اولاد ملک فہد اور ملک عبداللہ کی تکفیر کی، اور ائمہ حرم پر فسق وفجور کا الزام لگایا، ان ساری چیزوں کو میں حرف بحرف ثابت کروں گا۔

۶- اس مرحلے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس دور میں آبادی کے دین ودھرم کو ملک کے جھنڈے کے ساتھ جوڑ دیا گیا، اور انکے خارجی اسلاف کے پاس یہی چیز پائی جاتی تھی، اور ان خارجی اصولوں اور سید فضل کی کتابوں پر علمی مناقشہ کرتے وقت بات واضح کی جائے گی۔

فارس زہرانی پوری صراحت سے کہتا ہے:

"واجبی طور پر یہ جان لیں کہ وہ حکام جو اپنی حکومت اور بادشاہت کا تخت مضبوط کرنے میں لگے ہیں وہ سب طاغوت اور کافر ہیں، اور ان فوجیوں پر کفر کا حکم لگانا دراصل طواغیت پر کفر کے حکم کا فرع ہے، چنانچہ اس وقت عالم اسلام کے اندر جتنے حکام پائے جاتے ہیں سب طواغیت اور مرتد کافر ہیں، یہ سب اسلام کے تمام دروازوں سے نکل چکے ہیں"۔ (الآیات والاحادیث الغزیرۃ فی کفر قوات درع الجزیرۃ، تالیف: فارس زہرانی، ص ۲)

سید فضل نے کہا:

"یہاں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ ملک جہاں کی اکثریت مسلمان ہے مگر حکام کافر اور مرتد ہیں کیونکہ وضعی قوانین کے مطابق حکومت کرتے ہیں، تو وہ ملک دارکفر ہوگا، اور یہ حال اکثر عالم اسلام کا ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الجامع، تالیف: سید فضل، ص ۶۲۲)

۷-اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے کے اندر حکام کے معاونین پر زیادہ ترکیز کی گئی ہے اور اسکے لئے انہوں نے اصول وضوابط بنائے ہیں چنانچہ کہتے ہیں مرتدین کے ساتھ مزید لوگ مربوط ہوتے ہیں، چنانچہ اسکے لئے ایک رسالہ (ارتباط أحکام الردۃ) کے نام سے ہے، اسی طرح ایک رسالہ (القتال بین الجماعۃ والفرد) کے نام سے ہے جسے عبدالرحمن المصری نے لکھا ہے۔

ابوقتادہ نے کہا: جو سامنے لڑنے والے ہیں ان کے ساتھ اس طرح کا سلوک نہیں کیا جائے گا جس طرح جاہل افراد اور نیک نیت والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے، بلکہ ان کے ساتھ جھنڈے اور قیادت جیسا سلوک کیا جائے گا، یعنی ان سے صرف قتال کیا جائے گا۔

۸-اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ خارجی منہج کے پھیلانے اور اپنے پیروکاروں کے افعال کو صحیح قرار دینے کیلئے بہت زیادہ خوابوں کا استعمال کرنا۔

جیل کے اندر لجنۃ المناصحہ کے بعض ممبران نے مجھ سے بیان کیا کہ خوابوں نے ان نوجوانوں کیلئے بہت بڑا فتنہ برپا کر رکھا ہے، اور یہ معاملہ صرف چھوٹے عمر کے لوگوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ان کے بڑوں تک بھی یہ بیماری پھیل گئی ہے۔

اس تعلق سے سب سے عجیب بات میں نے یہ دیکھی کہ ابو یحیٰ اللیبی نے اس پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کے اندر بہت سارے خوابوں کو نقل کیا ہے، جن میں ایک سے بڑھ کر ایک خواب ہیں۔

انہیں میں سے ایک خواب یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام خون کو اپنے ذمہ لے لیا ہے جو اس وقت خوارج کے ذریعے بہائے جارہے ہیں!

دوسرا خواب یہ کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کی طرف سے ان کی اور انکے افعال کی تعریف سنی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ابو یحی خوارج کے دس مفکرین میں سے ایک بڑا مفکر مانا جاتا ہے، ان شاء اللہ عنقریب اسکی فکر اور خوابوں پر لکھی گئی اسکی کتاب پر مناقشہ آئے گا، اور ظواہری نے اسے ان علماء میں شمار کیا ہے جن سے امور دین کے تعلق سے رجوع کیا جاتا ہے۔

۹- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے خارجی فکر کیلئے بہت مناسب ماحول پایا، کیونکہ افغانستان کے اندر مختلف ملکوں سے ہزاروں نوجوان جمع ہو گئے، ان میں سے اکثر نوجوان جاہل تھے، ان کے عقول شرعی اصولوں سے خالی تھے اس لئے انہیں تکفیر وتفجیر کے جو بھی اصول بتائے گئے ان میں آسانی سے یہ پھنستے چلے گئے۔

اس امر کی اہمیت کی وجہ سے اسکے لئے الگ سے ایک مسئلہ نقل کر دیا ہے۔

۱۰- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں خفیہ اور علانیہ دونوں طرح کی بیعتوں کا ظہور ہوا اور یہ انکے اسلاف کے اصولوں میں سے ہے جیسا کہ مشابہت کے باب میں آئے گا۔

ہانی سباعی کہتا ہے:

”جماعۃ الجہاد کی تاسیسی مجلس کے اجتماع میں ایمن ظواہری سے بیعت کرنے پر اتفاق ہوا“۔

(قضیہ جماعۃ الجہاد، تالیف: ھانی سباعی، ص ۲۸)۔

۱۱- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں علماء سے سخت دشمنی کی گئی یہاں تک کہ ان کے خون کو حلال تک کر لیا گیا۔

فارس زہرانی کہتا ہے:

”اے لوگو! یہ حکومت (سعودی حکومت) اب زیادہ دیر باقی نہیں رہ سکتی، اور مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں کا وقت قریب آچکا ہے، چنانچہ تم میں سے جو ان میں سے کسی کو پھانسی دینا چاہتا ہے یا اسے گھسیٹ گھسیٹ کر مارنا چاہتا ہے وہ اپنی خواہش پوری کرنے کیلئے تیار ہو جائے، اور سب سے پہلے درباری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایجنٹوں کی کمیٹی (کبار علماء کمیٹی) سے کریں، اپنی چھری تیز کر کے رکھیں، تاکہ طاغوتوں کے جسم کی چمڑی ادھیڑ کر انہیں پورا پورا مزہ چکھایا جائے"۔ (ما أریکم الا ما أری، تالیف: فارس زہرانی ص ۱۰)

یہ علمائے دین جنہیں اس بد بخت نے ایجنٹ کہا اور ان کے قتل کرنے اور انہیں پھانسی دینے پر ابھارا ہے، ان کا اس پر اور اس جیسے بہتوں پر فضل واحسان رہا ہے، اس پر تو واجب تھا کہ یہ انکے حقوق کی حفاظت کرتا، اور ان کا ذکر خیر کرتا، مگر چونکہ جس کے رگ وریشے میں خارجی جراثیم پیدا ہو جائیں اور جو خارجی اصولوں کو پی چکا ہو اسکے سامنے حق اور اہل حق سب الٹا دکھنے لگتے ہیں۔

ایسے علمائے حق کے تعلق سے امام طحاوی نے کیا ہی خوب کہا ہے: علمائے سلف اور انکے نقش قدم پر چلنے والے علماء اور اہل خیر نیز اہل فقہ ونظر کو ذکر جمیل کے ساتھ یاد کیا جائے گا، اور جو ان کی برائی کرے وہ مسلمانوں کی راہ پر نہیں ہے۔

حالانکہ اس خارجی نے انہیں صرف برے لقب سے یاد ہی نہیں کیا بلکہ ان کے قتل کو تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھا ہے، اسلئے دیکھ لیں بدعات کے برے اثرات کو کہ کس طرح یہ بصیرت کو چھین لیتی ہے اور پھر اسکا برا نتیجہ اور انجام کس قدر بھیانک ہوتا ہے۔

۱۲- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں سعودی عرب جیسے مبارک ملک اور اسکے ذمیداروں یعنی یہاں کے حکام اور علماء کو بطور خاص ٹارگٹ کیا گیا ہے، چنانچہ ان خارجی شیطانوں نے اپنے پیروکاروں کو یہ بتا رکھا ہے کہ یہ ملک اس روئے زمین پر سب بڑا کافر ملک ہے!

فارس زہرانی کہتا ہے:

"میں پوری صراحت کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ سعودی حکومت طاغوت اور کافر ہے! اس سے جہاد کرنا اور اسکے طاغوتوں کو قتل کرنا واجب ہے، انکی تکفیر کرنا اور ان سے اور ان کے افعال سے براءت کا اظہار کرنا بھی واجب ہے! ان کیلئے نہ کوئی عہد و پیمان ہے اور نہ ہی کوئی بیعت ہے، علمائے سوء کے فتوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اور منافقوں کے تزکیہ سے وہ اسلام میں داخل نہیں ہوں گے“۔(بیان فارس حول تسلیم نفسہ،ص ۴)

ابوقتادہ کہتا ہے:

”انسانی تاریخ میں سعودی نظام سب سے بدترین کفریہ نظام ہے“۔(مقالات بین منھجین، تالیف: ابوقتادہ فلسطینی، مقالہ رقم ۷۶)۔

اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر میں نے اس کے لئے ایک مستقل مطلب (مبحث) لکھ دیا ہے اور اس کے اندر انہیں خوارج کے اقوال نقل کئے ہیں۔

۱۳- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے کے اندر علمی اور عملی ہر پیمانے پر خارجی فکر کے سرغنہ پیدا ہو گئے۔

چنانچہ علمی پیمانے پر نظریہ سازی کرنے والے سرغنوں میں سید فضل، مقدسی، ابوقتادہ فلسطینی، فارس زہرانی، عبدالعزیز طویلعی، عبداللہ رشود، ابومصعب سوری، ابوبصیر طرطوسی اور ناصر الفہد مشہور ہوئے۔

اور عملی پیمانے پر خارجی کارستانیوں میں مشہور ابن لادن اور ایمن ظواہری رہے ہیں، چنانچہ ان خارجی سرغنوں نے جب بھی میڈیا کے اندر کوئی خارجی بیان دیا ہے اس وقت ضرور امت مسلمہ کو کسی نہ کسی المناک حادثے سے دوچار ہونا پڑا ہے، اور اس سے ان کے خارجی اسلاف کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں کہ وہ جب بھی خطبہ دیتے تھے تو خوارج اسلحہ لیکر میدان میں فساد پھیلانے آجاتے تھے۔

اور اسی طرح میں نے ان خارجی سربراہوں پر بھی ایک مستقل مبحث تیار کر رکھا ہے جس میں انکی فکر کا جائزہ لیا ہے۔

۱۴- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں ان خوارج نے دنیاوی علوم میں ماہرین اور متخصصین کو اسی طرح انٹرنٹ اور سوشل میڈیا کے ماہرین کو داعی اور مفتی بنا کر خوب پروموٹ کیا حتی کہ انہیں علمائے امت پر فوقیت دیدی، بلکہ ان میں سے جس نے ان کے خارجی اور تکفیری اعمال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی جتنی تعریف کی اسی قدر اسکا مقام ان کے نزدیک بڑھ گیا!

تکفیری ابومحمد مقدسی کے بارے میں ناصر الفہد کہتا ہے:

''موصوف نے توحید کا بڑا اہتمام کیا اور طواغیت سے قولی اور عملی ہر پیمانے پر براءت کا اظہار کیا''۔

خارجی عبدالعزیز طویلعی کے بارے میں کہا گیا کہ یہ جزیرہ عرب کے کبار علماء میں شمار کئے جاتے ہیں، جبکہ یہ ابھی ایک نوجوان خارجی سر پھرا ہے، اسکی عمر تیس سال کی بھی نہیں ہوئی ہے، صحیح یہ ہیکہ یہ جزیرہ عرب کے بدعقل سر پھرے لونڈوں میں سے ایک ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ جزیرہ عرب کے اندر اسے کوئی نہیں جانتا ہے سوائے خارجیوں کی ایک محدود جماعت کے، ایسے شخص کے ساتھ علم شرعی کو لگانا خود علم کی توہین ہے۔

اور جب ظواہری نے مستند علماء کا نام گنایا کہ جن کے فتاووں پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے تو انہیں میں سے درج ذیل خارجی سر پھرے لونڈوں کا بھی نام لیا:

* - ابومحمد مقدسی: اس کے بارے میں کہا کہ یہ علم وتصنیف کے بحر ذخار ہیں، اور دعوت کے میدان میں ایک نمایاں شخصیت ہیں۔

یہ تکفیری خوارج کے یہاں کبار علماء میں شمار ہوتا ہے، اسکی ساری کتابیں تکفیر اور مسلم خون کو حلال کرنے پر بھری پڑی ہیں، یہاں تک کہ اس نے مساجد کے ائمہ اور جھاڑو لگانے والوں کی تکفیر کردی ہے، جیسا کہ اس پر تفصیلی گفتگو آگے آئے گی۔

* - ابویحی اللیبی: ظواہری نے اس کے بارے میں کہا: یہ مہاجرین مجاہدین اور مرابطین میں سے ہیں، ان کی بہت سی مشہور اور عمدہ تالیفات ہیں۔

اسی نے تکفیری خوابوں پر کتاب لکھی ہے۔

* - ابوالولید غزی: اسکے بارے میں ظواہری نے کہا: یہ سیف وقلم کے پیکر تھے، باعمل عالم، مجاہد،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہاجر اور مرابط تھے، استاذ المجاہدین تھے، مجاہدین کے مربی، انکے مفتی اور قاضی تھے۔

جبکہ یہ خارجی لندن کے اندر ابومصعب سوری کے ساتھ دسیوں سال تک بھٹکتا رہا ہے، پھر وہاں سے دونوں ملکر مجلۃ الانصار نکالتے تھے، اور عالم اسلامی کے اندر اس میگزین کے ذریعے خارجی منہج پروموٹ کررہے تھے، چنانچہ ابومصعب اپنے دوست کے بارے میں کہتا ہے: انہوں نے شیخ کا لقب اختیار کرلیا، عمامہ اور خلیجی بشت پہننے لگے اپنے رول کو نبھانے کیلئے، اور اس میدان میں ابوقتادہ کا مقابلہ کرنے لگے، ان کے بہت سارے فتاوے مشہور ہوئے انہیں میں سے ایک مشہور باطل فتوی یہ بھی ہے جس میں کہتا ہے کہ مسلم ممالک میں غیر شرعی طریقے پر حکومت کی جارہی ہے وہاں رہنے والے مسلمانوں کی تین کیٹیگری ہے، پہلے وہ لوگ ہیں جو حکومت کے ساتھ مرکزی امور میں کام کرتے ہیں جیسے فوج، پولیس محکمہ اور اس طرح کے دوسرے لوگ، تو ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے، دوسرے وہ لوگ جو سرکاری محکموں میں کام کرتے ہیں جیسے تعلیم صحت وغیرہ شعبہ جات، تو یہ لوگ گنہگار ہیں، اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو اس کافر حکومت سے تنخواہ لیتا ہے خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو، اس کے علاوہ جن کا اس کافر حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے تو وہ لوگ دائرہ اسلام میں ہوں گے۔

یہ فتوی کا آدھا حصہ ہے، اور مصیبت آخری حصے میں ہے، چنانچہ یہ خارجی اس آخری حصے میں کہتا ہے کہ اگر کوئی موحد جماعت قائم ہوجائے اور وہ اس طاغوتی حکومت سے جہاد کرنے لگے تو اس وقت دائرہ کفر دائرہ اثم سے مل جائے گا پھر اس وقت صرف یا تو دارکفر رہے گا یا پھر دار ایمان!

اور پھر آگے کہتا ہے کہ میں اسی پر ایمان لاتا ہوں، اور یقیناً ایسا الجزائر کے اندر ہو چکا ہے کہ وہاں پر موحدین کی جماعت قائم ہو چکی ہے یعنی مسلح خارجیوں کی جماعت!

یہ ان خوارج کا عالم اور مفتی ہے جس کے پاس کسی مسلمان کے کفر کے ثابت کرنے میں ایک بھی شرعی دلیل نہیں ہے سوائے ریاضی گنتیوں کے، چنانچہ یہ خوارج شرعی علم سے کورے ہوتے ہیں، انکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل خارجی افکار سے بھرے ہوتے ہیں۔

*- ابوقتادہ فلسطینی: اس کے بارے میں ظواہری کہتا ہے: یہ مشہور علماء میں شمار ہوتے ہیں، انکے پاس علم کا خزانہ ہے، میں انہیں حق پر پہاڑ کی طرح ثابت قدم پاتا ہوں، انہیں مصیبتیں ہلا نہیں سکتیں، انہوں نے ہجرت کیا، جہاد کیا، کتابیں لکھیں اور تقریریں کیں۔

ان خارجیوں کا یہی عالم لندن کے قصائی سے معروف ہے، اس کے تین فتاوے بہت مشہور ہوئے، ان پر اور اسکی فکر پر تفصیلی گفتگو آگے آئے گی۔

اس شخص نے (منہج الجماعۃ الاسلامیہ فی الجزائر) کی تعریف کی ہے اور اسکے بارے میں کہا: خیر وہدایت پیمانے دن بدن بہتر ہوتے جا رہے ہیں، چنانچہ یہ اسلامی مسلح جماعت ہے جو لوگوں کے سامنے اپنے منہج کو پیش کر رہی ہے، یہ جماعت سلفی منہج پر ہے، سلفی فہم اور سلفی تحریک وسلوک پر ہے، منحرف فکر پر قائم نہیں ہے، یہ صرف فہم سلف پر عمل پیرا ہے۔

یہ بات ابوقتادہ نے کہی ہے۔

مگر اسکا ساتھی ابومصعب سوری اسی کتاب کے بارے میں کہتا ہے: یہ کتاب جہالت، تشدد اور تکفیر واجرامی قواعد سے بھری ہوئی ہے، اس میں معصوموں کے قتل کی دعوت دی گئی ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت اپنے موجودہ امیر کی قیادت میں منحرف ہو چکی ہے، اسی لئے بعض ساتھیوں نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بس کتاب کے ٹائٹل پیج پر یہ لکھنا چھوڑ دیا کہ اے امت محمد! میں قتل وخونریزی کے ساتھ آرہا ہوں!

آپ دیکھیں دونوں اقوال کے اندر کس قدر فرق ہے: ظواہری کے نزدیک علم کا پہاڑ ہے، اور اسکی کتاب کو سلفی المنہج کہتا ہے، مگر اسکا ساتھی اسے جہالت اور جرائم کا پلندہ کہتا ہے، یہ بھی یاد رہے کہ ظواہری نے ابومصعب سوری کا تزکیہ کیا ہے اور اسے مشہور علماء میں شمار کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے یہ نقل کر کے یہ بتانا چاہا ہے کہ کوئی بھی جس قدر تکفیر وتفجیر میں غلو کرے گا اسی قدر ان کی نظر میں اسکا مقام بلند ہوگا اور وہ فوراً علامہ کا خطاب حاصل کر لے گا!

یہ ابومصعب سوری ان کا مورخ مانا جاتا ہے، اور اسکا فتوی انہیں کے فتاوے کے قریب ہوتے ہیں، اسی لئے یہاں پر اسکے نکیر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ان سے دور ہے یا ان کا مخالف ہے: اس نے تو خوارج کیلئے چوری کرنا اور لوٹنا جائز قرار دیا ہے، تمام مسلم فوجوں کی تکفیر کی ہے، بس اختلاف ایسے ہی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ بدعتوں کے کئی پیمانے ہوتے ہیں۔

۱۵- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں اپنے باطل افکار کو جائز کرنے اور اپنے حروری خارجی منہج کو پھیلانے کیلئے یہ جھوٹ کا استعمال کرتے ہیں، اس خصلت میں انہوں نے اپنے اسلاف کی مخالفت کی ہے، کیونکہ ان کے خارجی اسلاف سچ بولنے میں مشہور تھے۔

چنانچہ ایمن ظواہری کہتا ہے:

''آج امریکہ آل سعود کے ذریعے مسلمانوں کو حج کرنے سے روکتا ہے، چنانچہ آل سعود اسی کو ویزا دیتے ہیں جنہیں امریکہ اجازت دیتا ہے اور ایسے لوگوں کو روک دیتا ہے جسے اسرائیل پسند نہیں کرتا، اس طرح لاکھوں مجاہدین بیت اللہ کی زیارت سے محروم ہیں، یہ آل سعود اپنے آقاؤں کے حکم کو نافذ کرتے ہیں جو جزیرہ عرب پر قبضہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں، اور اپنے ان شرکاء کو راضی کرتے ہیں جو تل ابیب میں بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر سے دھتکار دیا تھا''۔

کیا آپ نے اس خارجی کذاب سے بڑھ کر کسی کو جھوٹ بولتے ہوئے دیکھا ہے؟

کیا یہود ونصاری حج وعمرہ کے مسائل میں دخل اندازی کرتے ہیں؟!

اسی طرح خوارج عصر نے امام العصر پر یہ جھوٹا بہتان لگایا کہ انہوں نے خروج کا فتوی دیا ہے۔

چنانچہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ جزائر میں موجود اسلامی جماعت کہتی ہے کہ یہ جماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجزائر کے اندر پولیس اور فوج کے خلاف جو کاروائی کر رہی ہے اور قتل وخونریزی مچا رہی ہے اسکی آپ نے تائید کی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: اگر کسی جزائری نے میرے تعلق سے ایسی بات کہی ہے تو یہ جھوٹ ہے۔

۱۶-اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں مسلمانوں کے اندر بم دھماکہ کرنے اور دھوکے سے قتل کرنے کی خارجی سنت جاری کی گئی، چنانچہ یہ اسے سنت مہجورہ کہتے ہیں، اور اس باب میں انہوں نے کتابیں بھی لکھی ہیں، انہیں میں سے ایک کتاب کا نام [تحریض المجاهدین علی إحیاء سنة الاغتیال] ہے۔ اور ایک دوسری کتاب کا نام [الباحث فی حکم قتل رجال المباحث] ہے۔ اور یہ دونوں کتابیں فارس زہرانی کی ہے۔

اسی طرح اس مزعومہ سنت کے احیاء کی دعوت سید فضل نے بھی دی ہے، جس پر مناقشہ آئے گا۔

انہیں اصولوں پر عمل کرتے ہوئے خوارج عصر نے بلاد توحید اور دوسرے مسلم ممالک میں قتل کا بازار گرم کیا ہے جس میں مسلمانوں کا خون بہایا، اور وہ بھی اجر وثواب کی امید میں کہ اس سنت کا احیاء کر رہے ہیں، گرچہ یہ کسی میں کامیاب ہوئے اور کسی میں ناکام۔

انہوں مکہ مکرمہ کے اندر مقدم مبارک السواط کو بچوں کے سامنے تڑپا تڑپا کر مارا، اور ناحق ان کے خون کو بہایا جبکہ اللہ نے زمین وآسمان کی پیدائش ہی کے دن سے اس سرزمین کو حرام کر دیا ہے کہ وہاں پر کسی کا خون نہیں بہایا جائے گا۔

بہر حال ان حروری قتل خارجیوں کو ۴۸ / گھنٹوں کے اندر پکڑ لیا گیا، ان میں ایک قاتل ایسا بھی تھا جس نے یہ اقرار کیا کہ حروری سرغنوں نے اسے یہ بتلایا تھا کہ گناہوں سے بچنے اور جنت میں جانے کا شارٹ کٹ راستہ ایسے ہی معصوم جانوں کو مارنا ہے۔

اسی طرح انکے بھیانک سفاک جرائم میں سے ناصر العثمان کو شہر بریدہ کے اندر بھیانک طریقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے قتل کرنا ہے، چنانچہ ان کے سر کو تن سے جدا کر دیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۴۲۸ھ کا ہے۔

ان دونوں جرائم اور دیگر جرائم سے اندازہ ہوتا ہے کہ بلاد توحید کے نوجوانوں کے اندر بھی حروری فکر کو بھر دیا گیا ہے، اور یہ یہاں کے لوگوں کو بھی مرتد سمجھ کر اور انہیں قتل کر کے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

اس مزعومہ سنت پر عمل کرنے کیلئے خوارج اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ کعب بن اشرف کو ٹھکانے کون لگائے گا؟

بلکہ فارس زہرانی نے اپنی کتاب کے ٹائٹل پیج پر اسی عبارت کو لکھ رکھا ہے۔

اور امام بخاری نے اس حدیث پر (باب الفتک بأهل الحرب) کے نام سے باب باندھا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنے کا بیان، اور ظاہر ہے حالت حرب میں دھوکہ جائز ہے، مگر چونکہ یہ خوارج سلف کی کتابیں پڑھتے نہیں ہیں، بلکہ موجودہ نام نہاد مفکرین کے لٹریچرز کا مطالعہ کر کے علامہ بنتے ہیں جیسے معالم فی الطریق، المصطلحات الاربعہ اور الکواشف الجلیہ جیسی فکری اور تکفیری کتابیں۔

گزشتہ پندرہ صدیوں کے دوران علمائے امت نے شریعت کے باب میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں، مگر کسی نے اس خارجی مزعومہ سنت کا ذکر نہیں کیا ہے، یہاں تک کہ ذوالخویصرہ کی یہ موجودہ نسل آ کر اسکی تفسیر بتا رہی ہے تا کہ حرام خون کو حلال کیا جائے اور اپنے خارجی اسلاف کی خونخوار سنت کا احیاء کیا جائے۔

علامہ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا: اس وقت نوجوانوں میں ایسے پمفلٹ تقسیم کئے جا رہے ہیں جن کے اندر سیکورٹی فورسیز اور خاص کر سی آئی ڈی آفیسروں کو قتل کرنے کو جائز قرار دیا گیا ہے، یہ کسی طالب علم کا فتوی بتایا جاتا ہے، اور کہا گیا ہے کہ یہ سب مرتد کے حکم میں ہیں، اسلئے آپ سے اس تعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے شرعی حکم کی وضاحت مطلوب ہے، نیز یہ کہ اس سنگین عمل پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

جواب:

شیخ نے جواب دیا کہ یہ خوارج کا مذہب ہے، خوارج نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا جو کہ اس وقت صحابہ میں سب سے افضل تھے، اب جو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو قتل کر سکتا ہے وہ آج کے سیکورٹی فورسیز کو کیا قتل نہیں کر سکتا؟ دراصل یہی خوارج کا مذہب ہے، جس نے یہ فتوی دیا ہے وہ انہیں کی طرح ہے، بلکہ انہیں میں سے ہے، اللہ ان کے شر سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔

خوارج کی کارستانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے امیر محمد بن نایف کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی، اس حادثے پر ہم کچھ گفتگو کرتے ہیں تاکہ ہمیں کچھ عبرت ملے:

* – اس مجرم نے کئی بڑے شرعی منکرات کا ارتکاب کیا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے وعدہ کر کے خلاف ورزی کی، معاہدہ کر کے غداری کی اور گفتگو میں جھوٹ بولا بایں طور کہ اس نے خود سپردگی کا دعوی کیا۔

* – اس مجرم نے رمضان المبارک جیسے حرمت والے ماہ کا خیال نہیں کیا۔

* – سیکورٹی افسران کے بتانے کے مطابق اس خارجی مجرم نے دھماکہ خیز مواد کو اپنے جسم کے حساس جگہ پر چھپا کر رکھا تھا۔

اور یہ اخلاق ومروءت، عرف وعادت اور شریعت سب کے خلاف ہے، کیا یہ حساس جگہیں ان خوارج کو جنت میں لے جانے کا ہی راستہ رہ گئی ہیں اور یہ راستہ وقت کے خوارج نے پتہ لگایا ہے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں پر قیامت کے دن غداری کا جھنڈا گاڑا جائے گا، جیسا کہ حدیث کے اندر آیا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ، فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فُلَانٍ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب اللہ تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے۔"

*-اس خارجی حادثے میں ہمارے محبوب امیر بال بال بچ گئے، یہ اس حدیث کے مصداق ہے جس میں آیا ہے کہ بھلائی کرنے سے اللہ بری موت سے بچاتا ہے: (صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ تَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ)۔

ہم امیر محبوب کو اسی طرح سمجھتے ہیں ویسے اللہ ہی بہتر حال جانتا ہے۔

چنانچہ اس حادثے کے تعلق سے یہی مشہور ہے کہ اس مجرم نے دھماکہ خیز مواد کے ساتھ امیر کے بالکل قریب جا کر خود کو اڑایا جس سے اس کے جسم کے چیتھڑے ہو گئے مگر امیر محبوب کو چند خراش کے سوا کوئی گمبھیر تکلیف نہیں ہوئی، یہ آپ کے حسن سلوک اور احسانات عامہ وخاصہ کا نتیجہ ہی ہو سکتا ہے۔

۱۷-اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں تکفیری قواعد کے ساتھ یہ ایک حالت پر باقی نہیں رہ سکے بلکہ ان قواعد کے ساتھ انہوں نے خوب کھلواڑ کیا، چنانچہ یہ حروری خوارج اسی قاعدے سے جس کو چاہتے ہیں اسکی تکفیر کرتے ہیں اور جسکی نہیں چاہتے اسکی تکفیر نہیں کرتے، جبکہ اگر حقیقت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو دونوں کی حالت ایک ہی ہوتی ہے، اور شریعت میں دو مماثل چیزوں کے درمیان فرق نہیں کرتی جس طرح دو متناقض چیزوں کے درمیان ایک حکم نہیں لگاتی۔

اسکی ایک مثال یہ ہیکہ ان لوگوں نے تمام مسلم ممالک کی تکفیر کر دی محض اسلئے کہ وہ سب اقوام متحدہ میں شامل ہیں، مگر جب معاملہ طالبانی حکومت کا آیا جنہوں نے ان خوارج کو ٹھکانہ دے رکھا ہے تو اس کی یہ تاویل کرنے لگے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو مصعب سوری کہتا ہے:

”طالبان کے بارے میں جیسا کہ میں نے کہا میرے نزدیک وہ معذور ہیں، ان کے دو واضح عذر ہیں: ایک جہالت اور دوسری ضرورت، اسلئے ہم پر اور جو مسلمان انکے ساتھ ہیں ان پر بھی یہ واجب ہے کہ انکی جہالت کو دور کریں اور ان کی ضرورت کو پورا کریں“۔ (افغانستان وطالبان، تالیف: ابو مصعب سوری، ص ۸۳)۔

اسی طرح انہوں نے جمہوری پارلیمنٹ کے ممبران کی انہوں نے تکفیر کی ہے بلکہ انکی تکفیر تعیین کی ہے، لیکن جب ابو محمد مقدسی سے عباس مدنی اور علی بلحاج کے بارے میں سوال کیا گیا جو جزائر کے اندر پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور انہیں دونوں نے مسلح فساد مچایا تھا، تو یہ خارجی مقدسی تاویل کرنے لگا اور کہا: میں نے سنا ہے کہ وہاں پر جب کوئی اکثریت سے جیت کر آتا ہے تو حکومت کو تحلیل کر دیتا ہے اور نیا دستور بناتا ہے، اور ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ یہ اگر اسی طرح اکثریت سے جیت کر آئیں گے تو شریعت نافذ کریں گے اس لئے ان پر یا ان کے منہج پر جو چلیں گے تکفیر کے وہ احکام لاگو نہیں ہوں گے، کیونکہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ وہ شریعت لاگو کریں گے اور وہاں کے نظام کو بدل دیں گے۔

سوال یہ ہیکہ کیا یہ عذر دوسرے مسلمانوں کے بارے میں پیش نہیں کیا جاسکتا ہے؟!

۱۸- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں خوارج عصر اور متقدمین خوارج کے اندر خارجی اصولوں اور قواعد میں بہت زیادہ تقارب اور مشابہت پائی گئی، انہیں تقارب میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے:

* - مسلمان حاکم کی تکفیر میں ولاء اور براء کو معلق کر دیا گیا؛ چنانچہ اسے ایسا گناہ مان لیا گیا جو ناقابل معافی ہو، اور جس کے ساتھ کوئی بھی نیکی فائدہ نہ پہونچائے، اور جو بھی ان کی تکفیر میں شریک ہو گا وہ انکے یہاں ایسی نیکی ہوگی جس کے ساتھ کوئی بھی گناہ نقصان نہیں پہونچائے گا!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقدسی کہتا ہے:

”ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی عالم کسی قانون ساز طاغوت سے یا کافر حاکم سے بیعت کر لے اور اسکی مدد کا وعدہ کر لے اور اسکے ساتھ ہر حال میں رہنے کا وعدہ کر لے تو وہ بھی مرتد کافر ہوگا“۔ (ھذہ عقیدتنا، تالیف: المقدسی، ص ۳۲)۔

*- اسی تقارب میں سے خفیہ بیعت بھی ہے، چنانچہ یہ جھنڈے اور ملک کی تکفیر کو ایک ساتھ جوڑ کر دیکھتے ہیں، اور اس پر ایک مستقل بحث آنے والی ہے۔

۱۹- اس مرحلے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس مرحلے میں ان خوارج پر جہالت غالب رہی ہے، جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے مگر وہ انکے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔

چنانچہ جو بھی انکی کتابوں اور رسالوں کا مطالعہ کرے گا اسکے لئے واضح ہو جائے گا کہ وہ سب سے بڑی جاہل قوم ہے، اگر کسی نے کوشش کر کے عبارت کو عمدہ بنا بھی دیا ہے مگر معنی کے اعتبار سے وہ بالکل عاری ہوگا، مثال کے طور پر ایک خارجی حدیث رسول (أنا بریء ممن یقیم بین أظھر المشرکین) کا ذکر کرتا ہے یعنی میں ان لوگوں سے بری ہوں جو مشرکین کے بیچ میں رہتے ہیں، پھر اس حدیث سے ان محافظین اور سیکوریٹی فورسیز کو قتل کرنے کا فتوی دیتا ہے جو مسلم آبادی کی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں۔

حالانکہ یہ حدیث واضح طور پر یہ دلالت کرتی ہے کہ جو مسلمان مشرکین کے دیار میں جا کر رہے گا اس سے براءت کا اظہار ہے، مسلم ملک میں رہنے والوں پر یہ حدیث کسی طور پر بھی دلالت نہیں کرتی ہے، اور ویسے بھی یہ جن لوگوں اہل ذمہ کی بات کر رہے ہیں وہ مسلم ملک میں رہتے ہیں۔ یعنی معاملہ بالکل الٹا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کے بارے میں ابن حزم کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے دار الحرب کو مراد لیا ہے ۔یعنی وہ ملک کافر ہو اور مزید یہ کہ وہ حالت حرب میں ہو۔

جبکہ دوسرا احکام کے خلاف خروج کے جواز اور اس سے بیعت نہ کرنے پر اس بات سے استدلال کرتا ہے کہ مقتدی اپنے امام کی مخالفت کر سکتے ہیں ۔

اخوانی مفکر حامد عبد اللہ العلی کہتے ہیں:

’’جس طرح سے نماز کے اندر ایک امام نماز کی ادائیگی کے ساتھ مقید ہوتا ہے جیسا کہ شریعت میں وارد ہوا ہے، وہ اپنے حد سے تجاوز نہیں کرسکتا، اسی طرح سیاسی نظام میں بھی ایک امام (حاکم) اپنی ذمیداریوں کے نبھانے میں شریعت کی روشنی میں مقید ہوتا ہے، اسکے لئے بھی اپنی حد سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے؛ لہذا جس طرح نماز کے اندر اگر امام سے غلطی ہو جائے تو اس پر علانیہ طور پر تنبیہ کی جاتی ہے نہ کہ چپکے سے، اسی طرح یہی معاملہ سیاسی نظام میں بھی ہے کہ اہل حل عقد کو حاکم کے پیچھے رکھا جاتا ہے جو اسکی غلطیوں پر تنبیہ کرتے ہیں، چنانچہ جس طرح اگر امام کسی ایسے عمل کا ارتکاب کر دے جس سے نماز باطل ہو جائے تو مقتدی اسکا ساتھ چھوڑ دیں گے کیونکہ اسکی نماز باطل ہو چکی ہے، بالکل یہی معاملہ سیاسی نظام میں بھی ہوتا ہے اگر وہ شریعت کو باطل کر دیا ہو‘‘۔

میں کہتا ہوں: یہ بہت ہی باطل قیاس ہے؛ حقیقت یہ ہیکہ یہ لوگ مسلم حکمران کے خلاف خروج کرنے سے منع کرنے والی واضح نصوص سے استدلال نہ کرکے ایک فرضی مسئلے پر قیاس کرکے استدلال کرتے ہیں!!

۲۰-اس مرحلے کی نشانیوں میں سے یہ ہیکہ متعین تاریخی احکامات ووقائع کو اپنے زمانے کے حالیہ وقائع پر فٹ کرنا ہے، اور اسی لئے معاصر خوارج نے جان ومال اور عزت وآبرو کو حلال کیا ہے۔

سب سے پہلے اس خارجی اصول کو کتاب (الفریضۃ الغائبۃ) کے مولف نے ایجاد کی ہے، جیسا کہ

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے دوسرے مرحلے میں اشارہ گزر چکا ہے، جیسا کہ اس نے تاتاریوں کے واقعے اور ان کے کفر نیز ان سے قتال کرنے کے جواز پر اسی زمانے کے علماء کے فتاوؤں سے استدلال کیا ہے، بلکہ معاصر خوارج اس حد تک غلو کرتے ہیں کہ انہوں نے تاتاریوں اور انکے حکام کو مسلمان فوج اور اسکے حکام سے بہتر بتاتے ہیں اسی طرح مسیلمہ کذاب کو عرب حکام سے بہتر بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ان کے مقابلے میں اسلام سے زیادہ قریب تھا۔

یہ معاصر خوارج کی جہالت اور انکے خبث باطن اور شدید حسد پر دلالت کرتا ہے، آخر کیا مسیلمہ کذاب کے اندر اسلام کی کوئی بو پائی جاتی تھی کہ یہ کہا جائے کہ حالیہ حکام کے مقابلے وہ اسلام سے زیادہ قریب تھا؟!

جو نبوت کا دعوی کرتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ وہ اللہ کی طرف سے رسول ہے؛ اور اسطرح وہ کفر کا صراحتاً ارتکاب کرتا ہو، اور کفر کی جتنی بھی قسمیں ہیں ان میں یہ سب سے سخت قسم ہے، اسی لئے ہر اس شخص کے قتل کرنے کی رغبت دلائی گئی ہے جو نبوت کا دعوی کرے۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ مسیلمہ کذاب اسلام سے زیادہ قریب تھا تو جان لو کہ ایسا شخص کیا کہہ رہا ہے اسے خود اسکا پتہ نہیں، اب ایسے شخص کی جگہ صرف اسپتال ہے، یہ نفسیاتی مریض ہے، ہم اللہ سے عافیت کی دعاء کرتے ہیں۔

میں نے یہ سمجھا ہے کہ مرتدین سے صحابہ کے قتال کرنے اور اسی طرح تاتاریوں سے قتال کرنے کو خوارج عصر نے فوج سمیت پوری امت کی تکفیر پر استدلال کیا ہے، اور اس پر انکا اجماع ہے، چنانچہ رشود جو کہ اسی ملک کا ہے، اس نے [التتار و آل سعود] کے نام سے ایک رسالہ تالیف کی ہے۔

یہاں پر اسکے کچھ اقوال پیش کرتا ہوں چنانچہ وہ اپنی مذکورہ کتاب میں کہتا ہے:

”بلا شبہ ایک منصف اور حدود شریعت کا ایک جانکار یہ جانتا ہے کہ آل سعود کی حکومت مرتد ہے!. جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اس حکومت کے ساتھ وہی برتاؤ کرے جو برتاؤ ابو بکر اور دیگر صحابہ نے اپنے زمانے کے مرتدین کے ساتھ کیا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالی ان سے جزیرہ عرب کو پاک کر دے اور سارا دین اللہ کیلئے ہو جائے“۔

(التتار و آل سعود، ص ۱۲)

مزید اس نے کہا:

”اور جہاں تک آل سعود کے طاغوتوں کا تعلق ہے تو جسے بھی صحابہ کی سیرت کا علم ہو گا کہ انہوں نے مرتدین کے ساتھ کیسا سلوک کیا اسکے لئے یہ مخفی نہیں رہ جائے گا کہ آل سعود نے جو نواقض اسلام اور قابل تکفیر امور کا ارتکاب کیا ہے یہ اس قدر واضح اور سنگین و شنیع ہیں کہ ان کا موازنہ اور مقارنہ ان نواقض سے نہیں کیا جا سکتا جن کا ارتکاب ابو بکر کے زمانے کے مرتدین نے کیا ہے“۔

(مصدر سابق)

اور اس تکفیری خارجی نے مزید آگے کہا:

”افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ تاتاری فوجوں میں سے ایسے بہت سے تھے جو اس شعور کو آل سعود کے بہت سے فوجیوں پر فوقیت دیتے تھے“۔

(مصدر سابق، ص ۳۱)

یہ سنگین بغض وحسد سے بھرا ہوا انحراف بھی ملاحظہ فرمائیں اور غور کریں کہ بدعت انسان کی بصیرت کے ساتھ بصارت بھی ختم کر دیتی ہے، اور اسے اس قدر غلو تک پہونچا دیتی ہے کہ وہ تاتاری فوجیوں کو بھی توحید کے سپاہیوں پر فوقیت دینے لگتا ہے!!

یہ کون نہیں جانتا کہ تاتاریوں میں زندقہ پایا جاتا تھا، اور کچھ تو ایسے تھے جو چنگیز خان کو اپنا معبود سمجھتے تھے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے، اور عنقریب اس کی وضاحت آئے گی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مزید قابل ملاحظہ یہ ہیکہ یہ خارجی اسی بلاد توحید سے تعلق رکھتا ہے جوکہ یہاں کے فوجیوں کے بارے میں اچھی طرح سمجھتا ہے کہ وہ کس خیر وبھلائی کا مرقع ہیں بلکہ اگر عقیدے کے اعتبار سے دیکھیں تو پورے عالم اسلامی کے اندراس سے بہتر کوئی فوج نہیں ہوگی، اسکے باوجود یہ غالی خارجی یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتا کہ تاتاری فوج سعودی فوج سے بہتر تھے۔

ابوبصیر نے کہا:

''جوموجود عرب فوجیوں کی حالت پر غور کرے گا وہ یہ ضرور پائے گا کہ یہ تاتاری فوج سے بالکل مختلف نہیں ہیں''۔

(صفۃ الطائفۃ المنصورہ، لأبی بصیر ص ۱۰۷)

سید فضل نے کہا:

''حق بات یہی ہے کہ آج کے حکام تاتاریوں سے کہیں زیادہ کفر اور گمراہی میں بڑھے ہوئے ہیں''۔

(الجامع لسید فضل ص ۹۹۳)

ان معاصر خوارج کے دلوں میں وحشی خارجیت اس قدر بھڑک رہی ہے کہ صرف حکام اوران کے ماتحتوں ہی کی تکفیر نہیں کررہے ہیں بلکہ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ یہ تاتاریوں سے بھی زیادہ گمراہ اور بڑے کافر ہیں، اور مسیلمہ کذاب اور اسکے پیروکار آج کے مسلمان حکام اوران کے پیروکاروں سے کہیں زیادہ اچھے تھے۔

یہ کس قدر ظلم وجور کی انتہا ہے کہ آج کے مسلمان حکام کو ان تاتاری حکام کی طرح بتایا جارہا ہے جو باطنی فرقوں سے قریب تھے بلکہ ان میں کچھ تو ایسے تھے جو دین اسلام میں داخل بھی نہیں ہوئے تھے۔

یہ نجس حروری تکفیری اور اسکی طرح دوسرے تکفیری افغانستان کے اندر عرب نوجوانوں کی تربیت کرتے تھے، اسی لئے وہ یہاں آکر یہ راسخ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ جن لڑرہے ہیں وہ تاتاریوں سے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے کافر ہیں اور ان کے پیروکار مسیلمہ کذاب کے پیروکاروں سے بھی برے ہیں۔

۲۱- اس مرحلے کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے اس دور میں ایسے شرعی اصطلاحیں اور الفاظ استعمال کئے گئے جن کی طرف انسانی قلوب مائل ہوتے ہیں، پھر انہیں الفاظ کو انہوں نے حروری تکفیری منہج کی خاطر خوب استعمال کیا جیسے کہ لفظ ''جہاد'' جو اپنی جگہ برحق ہے، مگر اسے ان خارجیوں نے مسلمانوں کے خلاف لڑائی کیلئے استعمال کیا، اصل مصیبت یہی ہے، کیونکہ جو جہاد آج یہ تکفیری خوارج دیار اسلام میں برپا کر رکھے ہیں اور جس کی مار مسلمانوں کو برداشت کرنا پڑ رہی ہے وہ اصل میں شیطان کے راستے والا جہاد ہے نہ کہ وہ جہاد جو دین اسلام میں مقصود ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

''بلاشبہ رسولوں کی مخالفت کرنے والوں سے جہاد کرنا ان افضل اعمال میں سے ہے جن کے ذریعے اللہ تعالی نے ہمیں اپنا تقرب حاصل کرنے کا حکم دیا ہے، مگر یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ وہ جہاد شرعی کیا ہے جس کا حکم اللہ تعالی اور اسکے رسول نے دیا ہے اور یہ کہ جہاد بدعی کیا ہے۔

چنانچہ وہ گمراہ قسم کے لوگ ہیں جو شیطان کی اطاعت کی خاطر جہاد کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی اطاعت کی خاطر جہاد کر رہے ہیں جیسے خوارج وغیرہ، جو کہ مسلمانوں سے جہاد کرتے ہیں''۔

(الرد علی الآخنائی للشیخ ابن تیمیہ، ص ۲۰۵)

انہیں اصطلاحوں میں سے شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا بھی ہے، جو کہ بذات خود حق ہے مگر اس سے باطل مراد لیا جاتا ہے، اور اس کو بنیاد بنا کر حکام ومحکومین میں سے بہت سارے مسلمانوں کی تکفیر کی جاتی ہے۔

۲۲- اس مرحلے کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اسی مرحلے میں مودودی اور سید قطب کی تکفیری کتابیں سامنے آئیں جن سے معاصر خوارج بہت متاثر ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زرقاوی کہتا ہے:

”یہ آج کے حکام ہیں جو نئے سرے سے جاہلیت کی بنیاد پر فیصلے کر رہے ہیں، خواہ اسکا تعلق خون سے ہو یا شرمگاہ سے یا اموال سے،. بہت ہی گھٹیا اور بدترین شکل میں جاہلیت موجود ہے، ایسی جاہلیت جو انسانوں کی ان بدترین گروہ (یعنی مسلم حکمران) کیلئے یہ جائز کر دیا ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کو اپنا غلام بنالیں اور یہ کہ اللہ کی الوہیت میں جو اسکی سب سے بڑی خصوصیت تحکیم وتشریع کی ہے اس میں اس سے وہ جنگ کرنے لگیں“۔

(الارشیف الجامع للزرقاوی، ص ۲۵)

ابو بصیر طرطوسی نے کہا:

”فرعون نے جس الوہیت اور ربوبیت کا اپنے لئے نعرہ لگایا تھا اس نے اس سے یہ مراد نہیں لیا تھا کہ وہ معبود اور خالق ہے اور اس کائنات میں تصرف کرنے والا ہے؛ کیونکہ وہ ایک معمولی مچھر بھی پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، دراصل اس نے اپنے اس الوہیت اور ربوبیت کے دعوے سے مراد یہ لیا تھا کہ اس کے سوا کوئی حاکم نہیں ہے اور نہ ہی کوئی قانون ساز ہے، اور نہ ہی کوئی ایسا قابل اتباع ہے جو اس کے سوا تمام شعبہ حیات میں مرجع خلائق ہو، ہر معاملے میں اسی کی رائے آخری اور فیصلہ کن ہوگی، اور اسکی یہ مراد بہت ہی واضح طور پر اس وقت سامنے آئی تھی جب اس نے اپنی قوم اور فوج کے سامنے بانگ دہل کہا تھا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے نقل فرمایا ہے: {يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ} ترجمہ: اے میری قوم کے لوگو! آج تو بادشاہت تمہاری ہے کہ اس زمین پر تم غالب ہو لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آگیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟ فرعون بولا، میں تو تمہیں وہی رائے دے رہا ہوں جو خود دیکھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں بھلائی کی راہ ہی بتلا رہا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔

یہاں پر یہ قابل ملاحظہ ہے کہ یہ باتیں ان خوارج کے بڑے مفکرین کے ہیں، اوران کے یہاں یہی اُس منحرف تفسیر کا اثر ہے جس کی بنیاد مودودی نے ڈالی ہے، اوراس سے پہلے ظواہری کا کلام بالکل اسی طرح کا گزرچکا ہے۔

مجمع البحوث الاسلامیہ یعنی کبار علمائے ازہر کمیٹی کے جنرل سکریٹری مصطفی وفا کہتے ہیں:

''وہ الفاظ جنھیں بن لادن نے اپنے خطاب میں استعمال کیا ہے ان سے یہ واضح اشارہ ملتا ہے کہ وہ سید قطب اور ابوالاعلی مودودی کی کتابوں سے بے انتہا متاثر ہے، وہ اکثر اپنے خطاب میں سید قطب کی کتاب [معالم فی الطریق] سے اقتباسات نقل کرتا ہے، وہ کتاب جس نے دنیا کو دوحصوں میں تقسیم کردیا ہے: ایک مسلم اور دوسرا کافر وفاسق، یا ایک مومن سماج اور دوسرا جاہلی سماج۔

بن لادن نے اخوانی جماعت سے ہٹ کر ایک کارنامہ یہ انجام دیا کہ اس نے سید قطب کی فکر کو عملی پیمانے پر لاگو کر کے دکھادیا، اسی طرح اس نے ابوالاعلی مودودی کی کتابوں کا بطورخاص [چار اصطلاحیں] کا خوب دراسہ کیا ہے، اور یہی وہ کتابیں ہیں جنھوں نے خصوصی طور پر نوجوانوں کے اندر پچھلی صدی میں ستر کی دہائی سے تحریکی شعور پیدا کیا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ بن لادن نے اس زمانے میں تحریکی تربیت حاصل کی ہے''۔

(الرموز والاشارات فی کلمة ابن لادن، لیلة القدر ویب سائٹ)

ازہری کا یہ کلام مکمل طور پر ابومصعب سوری کے کلام سے متفق نظر آرہا ہے جس نے معاصر خوارج میں اہم کردار ادا کیا ہے جوکہ مودودی اور سید قطب کی کتابوں کا نتیجہ ہے کہ موجودہ معاصر خارجیت فکری اور عملی پیمانے پر ظاہر ہوئی ہے۔

مذکورہ اقوال سے واضح طور پر ہم اس نتیجے پر پہونچ جاتے ہیں جو اس کتاب کا اصل مقصد ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مودودی ہی نے موجودہ جدید تکفیری خارجیت کی بیج ڈالی ہے، اور اسکی بنیاد ڈالی کی ہے اور پھر سید قطب نے اسکی پرورش کی ہے اور شجرہ خبیثہ کو سینچا ہے، جس سے یہ فکر پروان چڑھی ہے اور اس شجرہ خبیثہ کا نتیجہ آج پوری امت اپنے جان ومال اور عزت وآبرو کو تباہ کر کے اس کی قیمت چکا رہی ہے۔

معاصر خوارج فکر مودودی سے کیسے متاثر ہوئے اس پر ہم کچھ خصوصی اقوال پیش کرنا مناسب سمجھتے ہیں، چنانچہ ذیل میں کچھ اقوال پیش کئے جاتے ہیں:

* ابو مصعب سوری نے کہا:

"مودوی کی کتاب [چار اصطلاحیں] بہت اہم ہیں اور جہادی فکر کی بنیادیں اسی کے اردگرد گھومتی ہیں"۔

(دعوۃ المقاومۃ الاسلامیہ العالمیہ، ص ۳۸)

* یوسف قرضاوی نے کہا:

"مودودی کی فکر سے سید قطب متاثر ہوئے، اور سید قطب کی فکر سے تیسرے مرحلے کے معاصر خوارج متاثر ہوئے، اور یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے"۔

* مجمع البحوث الاسلامیہ یعنی کبار علمائے ازہر کمیٹی کے جنرل سکریٹری مصطفی وفا نے کہا:

"تیسرے مرحلے کا ایک بڑا خارجی آئکن ابن لادن بری طرح سے سید قطب اور مودودی کی کتابوں سے متاثر تھا"۔

* تیسرے مرحلے کے معاصر خوارج نے مودودی کی خوب ستائش کی ہے، بلکہ انکو اپنے مفروضہ فکری جہاد کے اولین بانیوں میں شمار کیا ہے۔

مذکورہ چاروں نصوص سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مودودی نے دور جدید کی تکفیری خارجیت میں سب سے بڑا رول ادا کیا ہے خواہ انہوں نے بالقصد یہ رول ادا کیا ہو یا بلاقصد، کیونکہ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صراحت کے ساتھ موجودہ حکام کی تکفیر کی ہے اور انہیں طاغوت کہا ہے، عوام کو انقلاب کی دعوت دی ہے، یعنی مسلم ممالک میں خروج و بغاوت کی دعوت، اسی طرح انہوں نے مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ پائے جانے کا دعوی کیا ہے، اب جس نے یہ سارے خارجی افکار نوجوانوں میں پیدا کر دیئے ہوں ان سے یہ کبھی امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ امت کیلئے مفید ثابت ہوسکتے ہیں بایں طور کہ وہ امت پر پھول برسائیں گے بلکہ ایسے خارجی نوجوانوں سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ وہ امت کیلئے دجال ثابت ہوں گے اور اس پر بم ہی برسائیں گے، خودکش دھماکہ ہی کریں گے جن میں وہ خود پہلے آگ میں جھلس کر خاک ہوں گے پھر اپنے ساتھ دوسرے معصوموں کو بھی قتل کریں گے اور پھر سارا گناہ اپنے سر لیں گے۔

اگر غور سے دیکھیں گے تو پتہ چلے گا کہ ذوالخویصرہ کی اصلی سوچ اور فکر کا نتیجہ مودودی کے بوتل سے نکلا ہے، جسکی پرورش سید قطب نے کی ہے اور اسے سینچا ہے، چنانچہ آج کل جو بھی امت پر امت کے نوجوانوں کے ذریعے تباہی مسلط ہے اسکے یہی دونوں ذمیدار ہیں۔

۲۳- اس مرحلے کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اسی مرحلے میں (**مرتد کافر سے قتال کرنا اصلی کافر سے قتال کرنے سے زیادہ بہتر ہے**) والے تکفیری قاعدے پر سختی سے عمل کیا گیا! اور یہ مرتد کافر سے مراد اپنے سوا تمام مسلمانوں کو لیتے ہیں، اور یہ قاعدہ تکفیری مفکرین کے یہاں اجماعی قاعدہ ہے جس میں ان کے یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اس قاعدے کے پس منظر میں خارجیوں کا سرغنہ سید فضل کہتا ہے:

"مرتد حکام سے جنگ کرنا یہود و نصاری اور بت پرستوں سے جنگ کرنے کے مقابلے زیادہ بہتر ہے، اور اسکی تین وجوہات ہیں: پہلی یہ کہ جہاد دفاع واجب ہے، اور دوسرے یہ کہ یہ مرتد ہیں، تیسرے یہ کہ مسلمانوں سے زیادہ قریب ہیں اور انہیں سے زیادہ خطرہ اور فتنہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ} ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں سے لڑو جو کافروں میں سے تمہارے قریب ہیں اور لازم ہے کہ وہ تم میں کچھ سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

ابو بصیر طرطوسی کہتا ہے:

"موجودہ دور میں اسلام کے نام پر جتنی بھی جماعتیں کام کر رہی ہیں ان کے اندر فکری اور عقدی بحران کی بنیادی وجہ خارجی اور داخلی دشمن کے درمیان تفریق کرنے میں دشواری کا پیش آنا ہے، کیونکہ یہ جماعتیں سمجھتی ہیں کہ جو ہماری خارجی دشمن ہے اس سے مقابلہ کرنے کیلئے طاقت کے سارے اسباب کو صرف کر دینا چاہئے اور اس کے لئے یہ پوری محنت بھی کرتی ہیں مگر جو داخلی دشمن ہے خواہ اسکا کفر اور اسکی اسلام دشمنی کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس سے جہاد کرنا جائز نہیں سمجھتیں! حتی کہ تکفیر تک کی قائل نہیں ہیں، چنانچہ وہ یہ جائز نہیں سمجھتے کہ ایک سوری کسی سوری سے، ایک مصری کسی مصری سے اور ایک فلسطینی کسی فلسطینی سے قتال کرے، گرچہ یہ دوسرا کفر میں یہود و نصاری سے بھی زیادہ بڑھا ہوا ہو! اور ملک و ملت کیلئے یہ یہود و نصاری سے بھی زیادہ برے اور مصیبت بنا ہوا ہو"۔

(۸۸ مسائل فی أحوال جیوش الأمۃ للطرطوسی ص ۳۴)

ابو قتادہ کہتا ہے:

"ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ مرتد گروہ سے قتال کرنا بمقابل دوسرے مشرکین و منافقین کے اولی اور مقدم ہے اور اسکے تین اسباب ہیں:

* یہ دوسروں کے مقابلے ہمارے زیادہ قریب ہیں۔
* اصلی کافر کے مقابلے مرتد سے قتال کرنا اولی ہے۔
* مرتد سے قتال کرنا دفاع میں شامل ہے"۔

(معالم الطائفۃ لأبی قتادہ، ص ۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمن ظواہری کہتا ہے:

" * یہ قتال واجبی دفاع کے ضمن میں آتا ہے جوکہ قتال طلب سے یعنی ہجومی جنگ پر مقدم ہے۔

* مرتد کی سزا اصلی کافر سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

* کیونکہ یہ سب سے قریبی دشمن ہے"۔

(شفاء صدور المؤمنین للظواہری ص ١١)

میں نے ملاحظہ کیا ہے کہ جس نے بھی اس اصول کو اپنایا ہے اس نے سورہ توبہ کی آیت سے استدلال کیا ہے، اور پرلطف بات یہ ہیکہ معاصر خوارج کے اسلاف میں سے بھی ایک معاند خارجی نے مسلمانوں سے قتال کرنے پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے، جس کا واقعہ مشابہت کے اسباب و وجوہات کے باب میں تفصیل کے ساتھ آئے گا، ایسا لگتا ہے کہ یہ خوارج اپنے افکار کو تحریر کرتے وقت ایک دوسرے سے خوب استفادہ کرتے ہیں۔

خوارج کے اس اصول سے اس فرقہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہورہی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

اور عنقریب ان شاء اللہ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کروں گا کہ یہ خوارج جو مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا یہ قاعدہ باطل ہے۔

٢٤- اس مرحلے کی نشانیوں میں سے اوہام وخرافات میں جینا اور اپنے پیروکاروں کو یہ یقین دلانا کہ کامیابی قریب ہے، جبکہ حقیقت حال یہ ہیکہ یہ معاصر خوارج بزدلوں کی طرح دم دبا کر بھاگنے والوں کی ایک کمزور جھنڈ ہے کہ ان میں کوئی اپنی شخصیت کی اصلیت تک بتانے کی ہمت نہیں کرپاتا ہے، حتی کہ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو دوران سفر عورتوں کا لباس پہنتے ہیں، اسکے باوجود اپنے اندھ بھکت پیروکاروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو کامیابی کی گولی کھلاتے ہیں اور یہ آرزو دلاتے ہیں کہ وہ جلد ہی دنیا پر اپنا جھنڈا نصب کر دیں گے حالانکہ یہ اللہ کی شرعی اور کونی دونوں سنت کے خلاف ہے:

جہاں تک شرعی سنت کا معاملہ ہے تو یہ خوارج کتاب وسنت کے مطابق صحیح منہج پر بالکل نہیں ہیں، اگر یہ ایسا ہوتے تو اللہ انہیں ضرور کامیابی دیتا۔

اور جہاں تک کونی سنت کا تعلق ہے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ حالات کے مطابق طاقت کے مناسب اسباب کو اپنایا جائے، جبکہ ان کے پاس چند ملکے اور معمولی اسلحوں کے کچھ نہیں ہے، حالانکہ اس وقت جدید ٹکنالوجی کی مدد سے اسلحہ بہت زیادہ ترقی کر چکا ہے۔

ابو بکر ناجی کہتا ہے:

"اللہ کی قسم! گویا میں مجاہدین کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ مغرب میں بطور خاص الجزائر میں کامیاب ہو رہے ہیں، اگر اللہ تعالی انہیں کل وہاں پر کامیاب کر دیتا ہے، تو ہمیں آرام کرنے کی ضروت نہیں ہے، عصر کی نماز لیبیا کے سرحد پر ٹیونس ہی میں چل کر پڑھنی ہے، وہیں سے دوسرے دن لیبیا اور مصر کو فتح کرنے کی تیاری کرنا ہے۔

اللہ کی قسم! گویا میں مجاہدین کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جزیرہ عرب کو فتح کر رہے ہیں، گر اللہ انہیں کل تک وہاں کامیاب کر دیتا ہے تو انہیں بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ فوری طور پر ان چھوٹے چھوٹے حقیر عرب نظاموں کو اکھاڑ پھینکنا ہے جو مسلمانوں پر قابض ہیں جیسے اردن اور خلیجی امارتیں"۔

(إدارة التوحش لأبي بكر الناجي، ص ٦١)

ایمن ظواہری کہتا ہے:

"جب اللہ تعالی ہمیں کامیابی نصیب کر دے گا اس وقت ہم کافروں کو تمام مسلم ممالک سے کھدیڑ دیں گے اور پھر اسلامی خلافت قائم کریں گے جو سارے مسلمانوں کیلئے ہو گی"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اللقاء المفتوح، رقم ۲، ص ۳)

۲۵- اس مرحلے کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اسی مرحلے میں (جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے) جیسا تکفیری قاعدہ سامنے آیا۔

اس باب میں معاصر خوارج نے کئی کتابیں لکھی ہیں، انہیں میں سے ایک کتاب کا نام [القول المحتد علی من لا یکفر المرتد] بھی ہے، اسی کتاب کے اندر اسکا مصنف (سلطان العتیبی) کہتا ہے: "لوگ حکام کی تکفیر میں جھجکتے ہیں چار امور کی وجہ سے انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کے علماء انہیں اسکا فتوی دیتے ہیں تو اسکا جواب یہی ہے کہ ان حکام سے پہلے انکے علماء ہی مرتد کافر ہیں"۔

اسی طرح [الآیات والأحادیث الغزیرۃ فی کفر قوات درع الجزیرۃ] نامی ایک رسالہ ہے جسے فارس زہرانی نے لکھا ہے، وہ اس کے اندر پوری صراحت کے ساتھ کہتا ہے: "یہ فوج طاغوتی حکومتوں کا فرع اور جزء ہے، چنانچہ جس طرح بلاد مسلمین کے سارے حکام طاغوت اور مرتد و کافر ہیں مکمل طور سے دین اسلام سے نکلے ہوئے ہیں اسی طرح یہ بھی مرتد ہیں"۔

(الآیات والأحادیث الغزیرۃ فی کفر قوات درع الجزیرۃ لفارس زہرانی، ص ۲)

یہ قاعدہ متقدمین خوارج کے بھی اصولوں میں سے ہے، اور ان کے اسی اصول کی بنیاد پر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسلمانوں میں سے پہلا شہید سامنے آیا تھا، یعنی ان خوارج نے اس قاعدے کی بنیاد پر سب سے پہلے صحابی رسول سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ بن خباب کو قتل کیا تھا کیونکہ وہ حاکم وقت کو کافر نہیں سمجھتے تھے، اس پر تفصیلی کلام آگے آئے گا۔

۲۶- اس مرحلے کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اسی مرحلے میں معاصر خوارج کے یہاں حکام، انکے معاونین اور فوج کے تعلق سے جہالت کی بنیاد پر عذر کو ساقط کر دیا، چنانچہ اب یہ سارے لوگ ان کے نزدیک بالتعیین کافر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو قتادہ کہتا ہے:

"جب ہم اس گروہ پر مرتد ہونے کا حکم لگاتے ہیں تو کیا اس سے اس گروہ کے تمام افراد پر یہ حکم لاگو ہوتا ہے کہ وہ سب مرتد کافر ہیں اور خلود نار کا مستحق ہیں؟ اس مسئلے میں کئی فروعات ہیں، اور اس تعلق سے دلائل کا احاطہ کر کے ان کا دراسہ کرنا چاہیئے، چنانچہ یہ عیب کی بات ہے کہ جو لوگ تکفیر معین کے قائل ہیں ان پر غلو اور بدعت کا فتوی دیا جائے، اسی طرح سے یہ بھی عیب کی بات ہے کہ جو لوگ تکفیر معین سے توقف اختیار کرتے ہیں انہیں مرجی اور بدعتی کہا جائے، پھر بھی یہ چیز ہمارے لئے مانع نہیں ہے کہ ہم ان میں سے اکثریت پر کفر اور ارتداد کا فتوی لگائیں کیونکہ اس کیلئے ان کے اندر کوئی مانع نہیں پایا جاتا"۔

(الجہاد والاجتہاد لأبی قتادہ، ص ٦٣)

ابو دجانہ شامی کہتا ہے:

"مرتد حکام میں سے کسی کے تعلق سے جہالت کو عذر نہیں بنایا جاسکتا؛ کیونکہ ان کا کفر اور ارتداد بالکل واضح ہے، اسی طرح ان کے معاونین اور ماتحتوں کا بھی عذر کیسے قبول کیا جاسکتا ہے کہ ان کا بھی حال بالکل واضح ہے"۔

(أحکام الجیوش والشرط لأبی دجانۃ الشامی، ص ٢٢)

سید فضل نے کہا:

"یہ کسی سے مخفی نہیں ہے کہ اس زمانے میں وہ حکام جو بغیر وحی کے حکومت کر رہے ہیں ان کی تکفیر ایک عام سی بات ہوگئی ہے، اور یہ چیز اس پر حجت کیلئے کافی ہے، گرچہ کوئی اسکی مخالفت کرے"۔

(الجامع، ص ٦٩٥)

اور اس باب میں بھی خوارج نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔

٢٧- اس مرحلے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اسی مرحلے میں اسلامی حکومت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیام کو واجب قرار دینے پر انہوں نے زیادہ توجہ مرکوز رکھی ہے، اور اس تعلق سے انہوں نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں، انہیں میں سے چند یہ ہیں:

* الطریق إلی الجماعۃ الأم لعثمان بن عبد السلام نوح۔

* وکیف الأمر إذا لم تکن ھناک جماعۃ لعبد الحمید ھنداوی۔

* الطریق إلی جماعۃ المسلمین۔

یہ آخری کتاب بہت ہی اہم ہے جو حقیقت میں ایک تحقیقی رسالہ ہے۔

یہ خارجی قاعدہ بہت ہی خبیث ہے کیونکہ اس کی بنیاد پر بہت سے سنگین نتائج برآمد ہوتے ہیں، اور تکفیر حکام کے بعد یہ انکا دوسرا خبیث قاعدہ ہے، اس قاعدے کا خلاصہ یہ ہیکہ:

* خلافت راشدہ کا قیام واجب ہے۔

* اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت موجود نہیں ہے۔

ابوقتادہ کہتا ہے:

"اور دیار ارتداد (اس سے دار الاسلام مراد لے رہا ہے) میں جہادی تحریکوں کا واحد سبب مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرونا ہے یعنی ضائع شدہ خلافت کو واپس لانا ہے، کیونکہ خلافت کے خاتمے کے بعد اب یہ امت امت کہلانے کے لائق نہیں ہے۔"

(الجہاد والاجتہاد، ص ٦٣)

خوارج نے اپنے اس تکفیری قاعدے کی بنیاد پر جس طرح جال پھیلایا ہے اسکی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

* اسلام کا سب سے بڑا مقصد اسلامی حکومت اور خلافت راشدہ کا قیام ہے، اور اگر کوئی اسکے قیام میں شریک نہیں ہوتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* اس وقت جتنے بھی اسلام کے نام پر بکھرے ہوئے ممالک ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہود ونصاری ان سے بہتر ہیں، اوران کی تکفیر کرنے میں توقف اختیار کرنا بہت بڑا جرم ہے، جیسا کہ ابوبصیر سوری کہتا ہے۔

(أعمال تخرج صاحبها من الملة، ص ۵۹)

* ایسی جماعتیں اور احزاب بنانے کی ضرورت ہے جن کے ذریعے اسلامی حکومت کا قیام ممکن ہوسکے موجودہ دور میں بہت ساری جماعتیں میدان میں پائی جاتی ہیں ان میں وہ جماعت جو حق کے زیادہ قریب ہے وہ طائفہ منصورہ کے صفات سے متصف مانی جائے گی، اور طائفہ منصورہ کی پہلی شرط یہ ہیکہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے، اور چونکہ اس وقت کافر حکومتوں (مسلم حکومتوں) اور ان کے اعوان ومعاونین سے جہاد کرنا سب سے بڑا جہاد ہے چنانچہ جو ان سے جہاد کرے گا وہی آج طائفہ منصورہ ہوگا، اور اس میں شامل ہونا صرف مستحب ہی نہیں بلکہ واجب ہے جیسا کہ ابوقتادہ نے صراحت کی ہے، بلکہ ابوبصیر طرطوسی نے کہا ہے کہ وہ جماعت جو اس وقت عراق اور افغانستان میں موجود ہے یعنی القاعدہ وہی اس وقت حق پر قائم ہے۔

(مسائل متفرقة لأبي بصير طرطوسي، ص ۱۷۹)

اس وقت ہمارے بہتر ہے کہ اس کتاب پر تھوڑا گفتگو کریں جس کے اندر اس قاعدے کو اصول کی حیثیت دی گئی ہے اور وہ کتاب ہے [الطريق إلى جماعة المسلمين]، یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جسے حسن جابر نے لکھا ہے اور جس پر اسی ملک کے اندر مناقشہ کیا گیا ہے!:

اس کتاب کے آغاز ہی میں لکھا گیا ہے کہ اس رسالے کا مقصد یہ ہیکہ میں یہ واضح کرسکوں کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں پائی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد مصنف نے موجودہ جماعتوں کو دو قسموں میں تقسیم کردیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* وہ جماعتیں جن کا مقصد خلافت کا قائم کرنا ہے۔
* وہ جماعتیں جن کا مقصد صرف دعوی کرنا ہے۔

پھر مصنف نے اس کے بعد اہل سنت کو گالی دی ہے حالانکہ وہ اہل سنت ہی کے بیچ میں رہتا ہے، چنانچہ کہتا ہے: ''ایک قسم کے وہ لوگ ہیں جن کے سامنے رکاوٹیں کھڑی ہیں، چنانچہ وہ آگے بڑھنے سے توقف اختیار کرلیا، اوران کے بانیوں کے جانے کے بعد وہ جماعت بھی ختم ہوگئی جیسے وہابیت اور سنوسیت''۔

اہل سنت کو وہابیت کہہ کر پکارنا یہ صرف اور صرف اعدائے اسلام کے یہاں معروف ہے، اور اس دعوت کے جو امام تھے انہوں نے کوئی نئی چیز نہیں پیش کیا، بلکہ انہوں نے دین کی تجدید کاری کی ہے، اور جہاں تک اس کا یہ کہنا کہ انکی جماعت بھی ختم ہوگئی تو یہ سفید جھوٹ ہے؛ کیونکہ شیخ کی دعوت آج پوری دنیا میں پائی جاتی ہے، ہر جگہ اس کے آثار اور مویدین پائے جاتے ہیں، اور یہی وہ جماعت ہے جو روافض، صوفیاء اور معاصر تمام احزاب اور جہادی تنظیموں کے حلق میں ایک کانٹا ہے۔

اور اس وقت ہم کتاب وسنت کی دعوت کے جس ماحول میں جی رہے ہیں جہاں شرک وبدعات اور خرافات کا کوئی شائبہ نہیں ہے وہ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ ہی کی دعوت کا نتیجہ ہے، آپ نے اپنی دعوت کا آغاز اس وقت کیا تھا جب آپ کا کوئی سہارا اور مددگار نہیں تھا، آپ دین کے اعتبار سے بالکل اجنبی تھے، آپ کو ایک امت کہہ سکتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ایک عجیب وغریب واقعہ نقل کردوں جو شیخ محمد بن عبدالوہاب اور شہر عیینہ کے امیر کے درمیان پیش آیا تھا، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

جس وقت شیخ محمد بن عبدالوہاب سے امیر عیینہ نے دین وتوحید کی نصرت پر بیعت کی تو شیخ نے امیر سے بیک حرف کہا: ''مجھے امید ہے کہ اگر آپ لاالہ الااللہ کی نصرت کی خاطر میری مدد کریں گے تو آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نجد اور اسکے مضافاتی تمام علاقوں کے بادشاہ ہو جائیں گے"۔

اور جب احساء کے امیر نے عیینہ کے امیر کو شیخ مجدد کے نکالنے کی دھمکی دی تو شیخ نے امیر کو بہت ہی بلیغ نصیحت کی جس میں یہ بھی کہا تھا: "یہ اللہ اور اسکے رسول کا دین ہے، اور جو اسے قائم کرے گا اس کی راہ میں رکاوٹیں آئیں گی، اسے آزمائش سے دو چار ہونا پڑے گا مگر آخر میں کامیابی، سلطنت اور غلبہ اسی کو ملے گی جو اللہ کا نیک بندہ ہوگا جیسا کہ قرآن میں وارد ہوا ہے"۔

(عنوان المجد بتاریخ نجد ص ۳۸)

مگر امیر عیینہ نے اپنی امارت کو ترجیح دی اور شیخ کو نکال دیا، اور شاید شیخ کیلئے اسی میں بھلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ملاقات امیر درعیہ محمد بن سعود سے کرادی جنہوں نے آپ کی دعوت توحید کی بھرپور تائید کا وعدہ کیا، اور جس کی بنیاد پر آپ نے دنیاوی شرف حاصل کیا اور ان شاء اللہ اخروی شرف کیلئے بھی امید کرتے ہیں، چنانچہ جہاں تک دنیاوی شرف کا تعلق ہے تو جزیرہ عرب کی حکومت وسیادت آپ کے حصے میں آئی اور پھر وہ آپ کی اولاد میں منتقل ہوگئی، یہاں تک کہ آج تک ہم اسی حکومت کے سائے میں سکون وچین کی سانس لے رہے ہیں، اور جہاں تک اخروی شرف کا تعلق ہے تو اہل توحید کیلئے بروز قیامت امن وامان اور کامل ہدایت کا وعدہ ہے۔

شیخ کا بات پوری ہوئی اور آپ صرف چند سالوں کے اندر نجد اور اسکے مضافاتی علاقے نیز احساء وحجاز تک کے علاقوں کے مالک ہو گئے، اللہ نے آپ کے ذریعے دین کی مدد فرمائی، آپ نے شریعت کا نفاذ کیا، شیخ نے یہ بات یونہی نہیں کہہ دی تھی بلکہ آپ نے اللہ کی شرعی سنت کا استقراء کر کے یہ بات کہی تھی کہ جو حقیقی معنوں میں کتاب وسنت کی نصرت ومدد کرتا ہے اللہ بھی اسکی مدد کرتا ہے خواہ وہ موت کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

علامہ شوکانی نے اپنی کتاب [أدب الطلب] کے اندر اس شرعی سنت کے بارے میں بہت ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لطیف اور نفیس انداز میں گفتگو کی ہے جو کہ قریب قریب شیخ کے کلام ہی جیسی ہے، آپ نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت سے بھی استدلال کیا ہے جو آپ کو کتاب وسنت کی مدد کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی، آپ کی یہ مقبولیت ہی ہے کہ لوگ آپ کو معیار بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ فلاں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہے اور فلاں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مخالف ہے، اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو اس تعلق سے علماء کے اقوال نقل کر دیتا۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس معاصر دعوت کے امام کو بہتر بدلہ عنایت فرمائے، آپ کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل کرے، اسے نور سے بھر دے، بروز قیامت انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین سے ملائے، ساتھ ہی ان لوگوں کو بھی بہتر بدلہ عنایت فرمائے جنہوں نے شیخ کی بھر پور مدد کی بالخصوص آل سعود اور دیگر لوگ۔

پھر اسکے بعد صاحب رسالہ (الطریق الی جماعۃ المسلمین) نے آپ کی دعوت کے مراحل کا ذکر کیا ہے، ان میں خفیہ دعوت، ہجرت اور جہاد سب شامل ہے، اسکے بعد مصر میں موجود جماعت انصار السنہ پر نقد کیا اور کہا: اس جماعت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوتی مراحل میں سے صرف ایک ہی مرحلے پر کام کیا ہے اور وہ ہے خطابات اور لیکچرز دینا، چنانچہ اس جماعت پر نقطہ چینی کی ہے یہ کہہ کر کہ اس نے پہلے ہی مرحلے تک خاموشی اختیار کر لی اور باقی مراحل کو پورا نہیں کیا جن میں ہجرت اور جہاد آتے ہیں۔

جواب: بلاد اسلام کے اندر خفیہ دعوت، ہجرت اور جہاد کا دعوی کرنا متقدمین خوارج کے اصول میں شامل رہا ہے، اور یہ معلوم ہونا چاہئے کہ عصر نبوی میں خفیہ دعوت بحکم الہی تھا، اور اس وقت حالات کا تقاضہ بھی وہی تھا، اس وقت مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت کرنا ہی سب سے بڑی کامیابی تھی، اسی لئے علانیہ دعوت کے وقت مسلمانوں کو سخت تکلیفوں سے گزرنا پڑا۔

پھر وہ خفیہ دعوت کا مرحلہ منسوخ ہو گیا اللہ تعالی کے اس قول کے ذریعے: {فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ} ترجمہ: پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جارہا ہے کھول کر سنا دیجئے! اور مشرکوں سے منھ پھیر لیجئے۔ چنانچہ اس وقت دعوت کا کام جاری ہے، خیر موجود ہے، خفیہ دعوت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جو لوگ خفیہ دعوت کی بات کرتے ہیں تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس وقت دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑیوں سے دھماکہ کرنا اور خودکش بمبار کے ذریعے دہشت پھیلانا اسی خفیہ دعوت والوں کی کارستانی ہے، جو کہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مخالف بھی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: (عَلَيْكَ بِالْعَلَانِيَةِ وَإِيَّاكَ وَالسِّرَّ) ترجمہ: علانیہ کو لازم پکڑو اور خفیہ کام کرنے سے دور رہو۔

اس رسالے میں کاتب کی خارجیت نے کس طرح ابال کھایا ہے کہ اس نے انصار السنہ جیسی جماعت پر نقطہ چینی محض اس لئے کی ہے کہ وہ حکومت وقت کے ساتھ بیعت ہوتی ہے گرچہ وہ شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرے، چنانچہ صاحب رسالہ کہتا ہے: ''وہ حکومت جو شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرے اس سے بیعت ہونا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے''۔

اسے آخر خروج و بغاوت اور خونریزی کے سوا کیا کہا جائے گا، اور تعجب اس بات پر ہے کہ ایسی باتیں اعلی تعلیم کے رسالوں میں ثابت کی جارہی ہیں۔

صاحب رسالہ نے اپنے اس رسالے کے اندر بہت سی جماعتوں پر نقد کیا ہے، اور جب اخوان المسلمین پر بات آئی تو اسکے لئے تقریباً ۸۰ / صفحات سیاہ کر دیئے اور اسکی صرف مدح وستائش کی ہے۔

چنانچہ اخوانی جماعت کے بانی کی تعریف میں کہا: ''مسلمانوں نے سینکڑوں سال سے حسن بنا جیسی شخصیت نہیں دیکھی تھی، ایسی شخصیت جو جامع الصفات کی حامل تھی''۔

پھر اس جماعت کی تعریف میں غلو کرتے ہوئے کہا: ''اس جماعت کے افکار و نظریات اور اصولوں کے مطالعہ کی روشنی میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ امت اسلامیہ جس فساد و بگاڑ سے جوجھ رہی ہے اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکالنے کیلئے یہی جماعت سب سے زیادہ مناسب ہے اور اسی کے ہاتھ پر اس امت کی مجد و شرافت واپس آسکتی ہے"۔

اسکے بعد پوری امت کو گنہگار ثابت کیا ہے اگر وہ اس جماعت کے اندر شامل نہیں ہوتی ہے، چنانچہ کہا: "وہ اسلامی جماعتیں جنہوں نے خلافت راشدہ کے قیام کی راہ کو اپنایا بہت ہی محدود ہیں، اور ان سے اصلی مقصد پورا بھی نہیں ہوسکتا، چنانچہ جو جماعت کامل اور شامل ہے وہی اس کا مستحق ہے، اسلئے اخوان المسلمین کی مدد کرنے سے جو مسلمان پیچھے ہٹے گا وہ گنہگار اور کوتاہ ہوگا"۔

جواب: سبحان اللہ! آخر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہاں گئے، ابن القیم اور نجد کے ائمہ دعوت کہاں گئے، علامہ شوکانی، امیر صنعانی اور دیگر معاصر علمائے اسلام جیسے شیخ محمد بن ابراہیم اور ابن باز وغیرہ کہاں گئے؟!!

جس قدر صراحت کے ساتھ مسلمانوں کی جماعت کے نہ ہونے کے مسئلے پر اس رسالے نے بحث کی ہے شاید اس قدر اور کسی نے اس مسئلے پر بحث نہ کی ہو، جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت موجود نہیں ہے، چنانچہ ایک جماعت کا ہونا واجب ہے خواہ اسکے لئے بلاد اسلام کے اندر ہتھیار ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

اس طرح اس رسالے کیلئے زیادہ مناسب نام یہ تھا: (الطریق الی جماعۃ الاخوان المسلمین۔

اور عجیب بات یہ ہیکہ انہوں نے اس باب میں جو سب سے عمدہ دلیل اور واحد دلیل پائی ہے اور جس کے لئے انہوں نے پورا زور لگا دیا ہے وہ اللہ تعالی کا یہ قول ہے: {يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ}

ترجمہ: اے داود! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔

استدلال کا رد: اس باب میں یہ اپنے قاعدے پر ایک بھی دلیل پیش نہیں کر سکے ہیں، وہ قاعدہ جس کی خاطر انہوں نے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے، ان کی دولت کو تباہ کیا ہے نیز انکی آبرو کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے، کیونکہ سلف اور خلف کے تمام علمائے امت اس بات پر متفق ہیں کہ یہ امت عباسی دور ہی سے مختلف حکومتوں میں بٹی ہوئی ہے، اور اسی وقت سے ایک خلیفہ پر متفق نہ ہو سکی ہے، چنانچہ اس باب میں جس نے بھی کلام کیا ہے اس نے تعدد بیعات کو جائز قرار دیا ہے اور ہر خلیفہ کی سمع وطاعت کو واجب قرار دیا ہے۔

چنانچہ علامہ شوکانی نے کہا: ''عالم اسلام کا رقبہ وسیع ہونے کے بعد یہ معلوم ہو گیا کہ ہر خطے میں ایک امام یا سلطان ہو گیا، اور یہ ممکن نہ ہو سکا کہ ایک حاکم کے اوامر کی تنفیذ دوسرے تمام خطوں میں ہو سکے، ایسی صورت میں سلاطین اور حکام کے متعدد ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے، ہر ایک سے اسکے خطے کے لوگ بیعت کریں گے اور اسکی اطاعت اس خطے کے لوگوں پر واجب ہوگی، اور یہی معاملہ دوسرے خطے کا بھی ہوگا۔ اور بیعت کے بعد ہر خطے کے لوگوں پر اس حاکم کی اطاعت واجب ہوگی۔

اب اگر کوئی دوسرا اس کی مخالفت کرے اور اس سے لڑائی کرے تو ایسی صورت میں اسکا یہی فیصلہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے، اس کی اطاعت اس خطے کے لوگوں پر واجب نہیں ہوگی، اور یہ ہر اس شخص کو معلوم ہے جو تاریخ سے کچھ بھی واقف ہے، اس کے برخلاف اگر کوئی بات کرتا ہے تو وہ بغیر حجت اور دلیل کے بات کرے گا''۔

یہی قاعدہ ہے جس سے یہ سر پھرے متاثر ہو کر کئی ٹن دھماکہ خیز مواد لیکر نکل پڑتے ہیں اور دیار مسلمین ہی میں یہ دھماکہ کر کے تباہی پھیلاتے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ یہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ خلافت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راشدہ کے قیام کی راہ میں ایک کوشش ہے۔

چنانچہ علی المعبدی جس نے ریاض کے اندر دھماکہ کیا تھا وہ گرفتار ہونے کے بعد اس کے اسباب پر بات کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ اس نے جو کچھ کیا ہے وہ اسلامی حکومت کے قیام کیلئے ایک کوشش ہے۔

۲۸- اس مرحلے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس مرحلے کے اندر بدکرداری اور بدزبانی عام ہوئی ہے جس سے انہوں نے اپنے اسلاف کی سیرت کو زندہ کر دیا ہے، کیونکہ انکے جد اکبر نے رسول اللہ ﷺ پر زبان درازی کرتے ہوئے بے انصافی کا الزام لگایا تھا۔

چنانچہ یہ ابوبصیر طرطوسی ہے جس نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام (من کلب الازھر الی کلب الروم) رکھا ہے اس رسالے کے اندر کہتا ہے: ''سگ ازہر اور اسکے چیئرمین کی جانب سے جناب اعلی سگ روم شیراک کی طرف: تحیہ سلام وتعظیم کے بعد.....'' پھر رسالے کے آخر میں لکھتا ہے:
''آپ کا مطیع وفرمانبردار خادم وسگ باوفا، خائن دین وملت سگ ازہر''۔

کیا آخر اس بدخلق خارجی کو یہ حدیث یاد نہیں ہے جس کے اندر ایک بزرگ مسلمان کی عزت کرنے کا حکم ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ ".

ترجمہ: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معمر اور سن رسیدہ مسلمان کی اور حافظ قرآن کی جو نہ اس میں غلو کرنے والا ہو اور نہ اس سے دور پڑ جانے والا ہو، اور عادل بادشاہ کی عزت وتکریم دراصل اللہ کے اجلال وتکریم ہی کا ایک حصہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(غلو کرنے والے سے مراد ایسا شخص ہے جو قرآن مجید پر عمل کرنے، اس کے متشابہات کے معانی میں کھوج کرنے نیز اس کی قرات اور اس کے حروف کو مخارج سے ادائیگی میں حد سے تجاوز کرنے والا ہو۔ مترجم)

یہی مقدسی ہمارے ملک کے کبار علماء کیٹی کے تعلق سے ہذیان بکتے ہوئے کہتا ہے: ''مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ تم لوگ گمراہی اور سرکشی میں آگے بڑھ رہے ہو، حق سے منحرف ہونے، توحید سے نکلنے اور طاغوتوں نیز شرک سے ہاتھ ملانے میں بہت آگے نکل چکے ہو''۔

(زل حمار العلم فی الطین للمقدسی ص ۲)

ابوقتادہ کہتا ہے: ''دور حاضر میں ایک مجاہد اس وقت صحیح معنوں میں مجاہد نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اقتدار کے کاہنوں کی غلامی سے آزاد نہیں ہو جائیں گے، جو علم وعلماء کے نام پر امت کی سربراہی کر رہے ہیں، ایسے لوگ اللہ کی مخلوق میں سب سے ذلیل ترین برے لوگ ہیں''۔

(الجہاد والاجتھاد لابی قتادۃ ص ۶۴)

اس باب میں سب سے عجیب بات جو مجھے ملی وہ یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی بے ادبی کا مظاہرہ کر دیا اور ایسا کر کے انہوں نے اپنے جد اکبر ذوالخویصرہ کی سیرت زندہ کر دی۔

اور جہاں تک ان کی بدکرداری اور کارستانیوں کا تعلق ہے تو ان کے خونخوار بم دھماکے اس پر شاہد ہیں، اور اس پر آگے الجزائر کے مسئلے کو لیکر مزید وضاحت آئے گی۔

چنانچہ ہم انہیں کی کتابوں سے نقل کریں گے کہ انہوں نے کس طرح حاملہ خواتین کے پیٹ چاک کئے، شیرخوار بچوں کو ذبح کیا اور بوڑھے بزرگوں کو قتل کیا۔

۲۹- اس مرحلے کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اسی مرحلے میں انہوں نے شرم وحیا سے عاری ہو کر لوٹ پاٹ کرنے اور مسلمانوں کی دولت کو حلال کرنے کی طرف دعوت دی ہے، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تعلق سے ان کے بہت سارے اقوال ہیں:

چنانچہ ابوقتادہ کہتا ہے: جیسا کہ اس حدیث میں وارد ہوا ہے:

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتْ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللَّهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرَ مُلَبَّثٍ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ۔

ترجمہ: جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ سیدنا سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کے نزدیک گھوڑوں کی قدر و قیمت ختم ہوگئی ہے انہوں نے اسلحہ رکھ دیا ہے اور کہتے ہیں کہ جہاد کا تو خاتمہ ہوگیا۔اس لئے کہ جہاد تو موقوف ہوگیا ہے۔اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک اس کی طرف کر دیا اور فرمایا یہ لوگ تو جھوٹے ہیں ابھی ابھی تو قتال کا حکم آیا ہے اور میری امت میں سے ایک جماعت تو حق (دین) کے واسطے ہمیشہ جہاد کرے گی۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو ان کے واسطے اور ان (لوگوں) کو قیامت تک رزق عنایت فرمائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا وعدہ پورا ہوگا نیز ان گھوڑوں کی پیشانی میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک خیر لکھ دیا ہے پھر مجھ کو وحی کے ذریعہ بتلایا گیا ہے کہ جلد میری روح قبض کر لی جائے گی اور تم متفرق جماعتوں میں تقسیم ہو کر میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تابعداری کروگے نیز آپس میں ایک دوسرے کو قتل کروگے (پھر فتنوں کے دور میں) مؤمنین شام میں جمع ہوں گے (اور وہ ان فتنوں سے پاک ہوگا)۔

ابوقتادہ کہتا ہے: ''اس سنگین موقع پر اللہ کے رسول ﷺ ہمیں رہنمائی کررہے ہیں اور طائفہ منصورہ سے کہہ رہے ہیں: حق کہنے سے کبھی نہ شرمانا، اور تم لوگوں کے پروپیگنڈوں کے سامنے کمزور نہ ہونا، وہ تمہیں چور اور لٹیرا کہیں گے، اسلئے سب کو معلوم ہونا چاہئے کہ طائفہ منصورہ کی صفات میں سے ہے کہ یہ گمراہوں کے مال ہی کو کھائیں گے خواہ کسی کو اچھا لگے یا برے''۔

(الجہاد والاجتہاد لابی قتادۃ،ص ۲۶)

ایمن ظواہری کہتا ہے: ''اور جہاں تک بینکوں کے پیسوں کے حلال ہونے کا تعلق ہے تو اگر یہ بینک سرکاری ہوں گے تو پھر یہ مال غنیمت کا حصہ ہوں گے، بلکہ حکومت کے سارے مالی ذرائع مجاہدین کیلئے مال غنیمت ہوں گے، یا کم سے کم حکومت کو ان سے محروم کردیا جائے گا؛ اسلئے کہ مال جنگ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے''۔

ابومصعب سوری نے باقاعدہ اسی مقصد سے ایک رسالہ لکھا ہے جس کے اندر اس نے اپنے پیروکاروں کو چوری اور لوٹ مار کرنے کی کیفیت اور طریقے بتلائے ہیں، چنانچہ اسی رسالے کے اندر ایک جگہ کہتا ہے: ''پورا جزیرہ عرب جس طرح میدان جہاد ہے اسی طرح ہمارے لئے یہ مال غنیمت بھی ہے، یہاں کے مرتد امراء وسلاطین اور ایجنٹ حکومتوں کی دولت ہر چہار جانب ہمارے لئے بطور رزق کے ہے، اسی طرح یہاں پر پائی جانے والی صلیبی اور عیسائی استعماری کمپنیوں کی دولت بھی ہمارے لئے مال غنیمت ہے، یہ یمن ہے جو کہ دنیا کے اہم آبی گزرگاہوں میں سے ایک ہے جہاں سے روزنہ کفار کے جہاز گزرتے ہیں جن کے اندر ہمارے لئے رزق اور مال ومتاع کا سامان ہوتا ہے، کیا اتنے سارے خیر ہونے کے باوجود بھی ایک مجاہد جو اپنے کندھوں پر بندوق لیکر چلتا ہے اسے جہاد نہ کرنے والوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانگنے کی ضرورت ہے؟! اللہ کی قسم! یہ بہت ہی عجیب معاملہ ہے‘‘۔

۳۰-اس مرحلے کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اسی مرحلے میں ذرائع ابلاغ اور میڈیا کا انقلاب برپا ہوا ہے، جسے ان لوگوں نے اپنے خارجی منہج کے پھیلانے میں خوب استعمال کیا ہے، اورخاص طور پر جسے انٹرنٹ کہتے ہیں، اورخصوصی طور پرنوجوان اس سے متاثر ہوئے ہیں چنانچہ خوارج عصرنے اپنے خارجی فکر کے زہرکو پھیلانے کیلئے سینکڑوں ویب سائٹ بنائے ہوئے ہیں۔

ایمن ظواہری میڈیا اورذرائع ابلاغ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: ’’میں خاص طور سے ان نامعلوم مجاہدین کا شکرگزار ہوں جو جہادی میڈیا کے اندر کام کررہے ہیں، اللہ ان کی کوششوں کو بہتر بدلہ دے جن کی مدد سے ہم ایک دوسرے سے ملاقات کرلیتے ہیں‘‘۔

(اللقاء المفتوح مع الظواھری، لقاء رقم واحد، ص،۱)۔

۳۱-اس مرحلے کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اسی مرحلے میں عالم اسلام سے عمومی طور پر اورہمارے اس ملک سے خصوصی طور پر بعض ایسے مشہور داعی میڈیا میں ظاہر ہوئے جنہوں نے جانے انجانے خوارج کے منہج کو بھڑکانے میں خوب مدد کی ہے، ان کے لیکچرز اور پرجوش خطابات جنہیں کیسٹوں میں ریکارڈ کرکے خوب سنا گیا اوراسے نوجوانوں میں خوب پھیلایا گیا، جن سے خارجی فکرکو خوب بھڑاوا ملا ہے، ان داعیوں میں سے اکثر سے گرچہ اس فکر سے اپنی براءت کا اظہار کرلیا ہے مگر ہاتھ سے وقت نکل جانے کے بعد، اور یہ مسئلہ کوئی معمولی نہیں ہے، بلکہ بہت ہی اہم ہے اس پر مستقل ایک رسالہ لکھا جاسکتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مسئلہ:

اس مرحلے میں افغانی جہاد کا رول:

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ افغانی جہاد کے مثبت نتائج بھی سامنے آئے ہیں، اور کمنسٹ ملحدین کی ہزیمت سے قبل افغانی جہاد کی مدد کرنے میں ہمارے ملک کے رہنماؤں نے بھی بھرپور ساتھ دیا ہے خواہ وہ علماء ہوں یا حکام، جس کا بہت بڑا اثر ہوا ہے۔

چنانچہ اس ملک میں جو لوگ جہاد کرنے کیلئے گئے ہم ان میں سے ہر ایک پر خارجی فکر کا الزام بھی نہیں لگاتے، اور دعاء کرتے ہیں کہ وہاں جو لوگ اسلام کی حفاظت اور دفاع میں مارے گئے ہیں اللہ انہیں شہادت نصیب فرما، اور جنہوں نے بھی ان ایام میں دین اسلام کی خدمت سمجھ کر مجاہدین کا تعاون کیا ہے اللہ انہیں بہتر بدلہ عنایت فرمائے اور انہیں حق پر ثابت قدم رکھ۔

افغانی جہاد کے موقع پر تکفیری فکر کے پھیلنے کے اسباب:

۱- وہاں پر خارجی تکفیری فکر کے پھیلنے کا سب سے بڑا سبب یہ رہا کہ وہاں پر کوئی منظم حکومت طاقتور حکومت نہیں قائم ہوسکی نہ ہی شرعی حکومت (علماء کے نا ہونے کی وجہ سے)، اور نہ ہی کوئی مضبوط سیاسی حکومت، یہی وجہ ہے کہ وہاں پر کوئی بارعب حاکم نہ رہا جس کی گرفت پورے ملک پر رہی ہو، کیونکہ کوئی بھی جماعت جو خاص فکر رکھتی ہو، کسی ملک کے اندر اسی وقت بلا اجازت ذاتی طور پر فوجی کیمپ لگا کر نوجوانوں کو بدنی اور معنوی تربیت کرسکتی ہے اور پھر اپنے منحرف افکار سے ان کے دلوں کو مسموم کرسکتی ہے وہاں پر جنہیں نہ کوئی حاکم روک سکتا ہو اور نہ ہی کوئی شرعی قانون۔

۲- وہاں پر خارجی تکفیری فکر کے پھیلنے کا سب سے بڑا سبب یہ بھی رہا کہ وہاں پر بہت سے ایسے لوگ بھی اپنے ملکوں سے بھاگ کر گئے ہیں جو مختلف جرائم کی وجہ سے جیل کاٹ چکے تھے، مختلف سزاؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے گزر چکے تھے، چنانچہ یہ لوگ بھی وہاں پہونچ گئے جو درج ذیل صفات کے حامل تھے:

* -اسلام کے لئے پرجوش تو تھے مگر وہ کسی عقل وشرع سے منضبط ہو کر نہیں۔

* -امور دین سے وہ حد درجہ ناواقف تھے۔

* -مسلم حکومتوں کے خلاف ان کے اندر سخت نفرت بھری ہوئی تھی۔

ان میں اکثریت مصر اور جزائر کے نوجوان تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ نوجوان خوارج کے افکار سے متاثر ہوئے اور انہوں نے مختلف ممالک سے آنے والوں نوجوانوں کے اندر اسے خوب پھیلایا۔

ابو مصعب سوری افغانستان میں باہر ممالک سے آنے والے نوجوانوں کے تعلق سے کہتا ہے:

"ستر اور اسی کی دہائی میں جہادی صحوہ نے بعض حکومتوں سے حقیقی اور وسیع پیمانے پر مقابلہ کیا جس میں بہت سی جانیں گئیں، جس کی بنا پر ان ممالک کے سیکوریٹی فورسیز کی طرف سے بڑے پیمانے پر پیچھا کیا گیا، نوجوانوں کو تنگ کیا گیا، جن کے لئے ۱۹۸۴ء میں افغانی میدان کھول دیا گیا اسلامی صحوہ عمومی طور پر اور جہادی گروپوں کیلئے خصوصی طور پر جن کے سربراہان افغانستان چلے گئے"۔

(مختصر مسار الصحوہ الاسلامیہ لابی مصعب السوری، ص ۱۳)

۳-نوجوانوں کو سچے علمائے امت سے کاٹ دیا گیا:

وہ عرب نوجوان جو افغانستان جہاد کیلئے آتے تھے ان کے دلوں میں سچے علمائے امت کیلئے بڑی محبت اور احترام تھا جیسے ابن باز، ابن عثیمین اور البانی وغیرہ، مگر یہاں کچھ ایام رہنے کے بعد ان کے دلوں میں ان علمائے کے خلاف اس قدر بغض وحسد بھر دیا جاتا کہ وہی انکے نزدیک اس سرزمین کے سب سے بڑے کافر نظر آنے لگتے۔

چنانچہ یہ ایمن ظواہری کا رسالہ ہے جس کے اندر اس نے علانیہ طور پر اپنی تکفیری حروری خارجی فکر کی بنیاد پر دور حاضر کے امام شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے تعلق سے گندے قسم کے الفاظ استعمال کیا ہے اور آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تکفیر کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یہ خارجی بدقماش اپنے رسالے میں کہتا ہے: ''ہزاروں نوجوان ابن باز اور العثیمین جیسے جھنکار ناموں کی وجہ سے جیل کی ہوا کھا رہے ہیں، یہ نوجوان ان کی باتوں کو مانتے ہیں، ان کی مخالفت کی جراءت نہیں کرتے گرچہ انکی غلطی کتنی ہی بھیانک اوران کا انحراف کتنا ہی فحش کیوں نہ ہو''۔

مجلۃ المجاھدون، عدد: ۱۱، ۳/شعبان ۱۴۱۵ھ، اسی مجلے کے اندر علانیہ طور پر اس نے یہ بات لکھی ہے، اور جو باتیں یہ چھپ کر کہتے ہیں وہ بہت ہی بھیانک ہوتی ہیں۔

افغانستانی میدان میں رہ کر آنے والے ایک عینی شاہد کا کہنا ہے:

''تکفیریوں کے ساتھ ایک بار میں بیٹھک ہوئی، یہ کوئی ۱۴۰۵ھ کا واقعہ ہے، ان تکفیری سرغنوں میں محمد صدیق امریکی نامی ایک شخص جو تکفیری مسائل میں بہت ہی متشدد تھا، اور ایک محمد نامی جزائری شخص بھی بہت ہی متشدد تھا، اسی طرح ایک خالد نامی لیبا کا تھا اور ایک ابوعبیدہ نامی مصری تھا، یہ سب اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، اور شاہ فہد رحمہ اللہ کی تکفیر کر رہے تھے۔

سب سے پہلے امریکی نے شاہ فہد کی تکفیر کرتے ہوئے کہا کہ یہ کافر ہے، اور یہ ایسا ہے ویسا ہے، اسکے بعد جزائری نے سختی سے تکفیر کی، پھر میری باری آئی تو مجھ ان سے لوگوں نے پوچھا: تم کیا کہتے ہو سراج؟ میں نے کہا: میں ملک فہد کو مسلمان سمجھتا ہوں، ان کی تکفیر کرنا جائز نہیں سمجھتا۔ یہ سن کر جزائری میرے اوپر بھڑک اٹھا اور کہا: تم اللہ کا خوف کھاؤ، کیا تم نہیں دیکھتے کہ سعودی عرب کے اندر سودی بینک بھرے ہوئے ہیں؟! میں نے کہا: میرے بھائی! یہ گناہ کبیرہ ہے، اور اس کی وجہ سے کسی کی تکفیر نہیں کی جاتی ہے۔ امریکی نے جزائری سے کہا: خاموش ہوجاؤ، ابھی یہ چھوٹا ہے۔ یہ ایسا کہہ کر دراصل میری تحقیر کر رہا تھا، حالانکہ اس وقت میری عمر ۱۹/برس کی تھی، بہرحال میں نے اس مجلس سے اٹھ کر چلا گیا''۔

(صفحات مطویہ من الجہاد الافغانی لسراج الدین الزہرانی کے نام سے ایک کیسٹ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس باب میں یہ نص بڑی اہمیت کا حامل ہے بایں طور کہ ابتدائی مرحلے ہی کے اندر تکفیری سوچ کے پھیلنے کا اندازہ ہوتا ہے، اور ۱۴۰۵ھ ہی کے اندر یہ فکر جڑ پکڑنے لگا تھا۔

جب ابو محمد مقدسی سے سوال کیا گیا کہ بعض علماء کی تکفیر جیسے البانی اور ابن باز کی تکفیر کی نسبت آپ لوگوں کی طرف کی جاتی ہے، اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

اس پر جواب دیتے ہوئے کہا: ''پاکستان کے اندر ابن باز اور ان جیسے درباری علماء کی تکفیر کی اس وقت لہر چل رہی تھی، اس وقت کچھ غالی تکفیری پائے جاتے تھے جو اسی مسئلے کو لیکر لوگوں کا امتحان لیتے تھے چنانچہ جو ابن باز کی تکفیر کرتا اسے چھوڑ دیتے اور جو تکفیر نہیں کرتا وہ اسکی تکفیر کر دیتے''۔

(حسن الرفاقۃ للمقدسی، ص ۱۸)

اس جواب کے اندر جو چیز مطلوب ہے وہ یہ کہ تکفیر کا معاملہ افغانی میدان میں بہت قدیم ہے بطور خاص مقدسی وہاں پر ۱۴۰۶ھ میں گیا ہے، اس کے جواب کی تردید آگے آئے گی؛ اس لئے کہ اس نے بڑے ہی مکاری سے ان علمائے امت کی تکفیر کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکفیری وتفجیری منہج کی نشرواشاعت میں افغانی میدان کے کردار پر قطعی دلائل

ا-عبدالعزیزطویلعی کہتا ہے:

”جزیرہ عرب کے اندر جہادی تحریک کی بنیاد حالیہ حکومتی حملہ اور تنگ کرنا نہیں ہے، بلکہ اسکی تمہید بہت سے علماء، دعاۃ اور مصلحین کے ہاتھوں بہت پہلے ہو چکی ہے، جن میں مشہور نام شیخ المجاہدین اسامہ بن لادن کا ہے، اور یہ دسیوں سال پہلے کی بات ہے، اور یہ جہادی تحریک دراصل گوریلا جنگوں کا پیش خیمہ ہے، اسی اس مدت میں کچھ جہادی آپریشن کئے گئے، اور ۱۱/ستمبر کے بعد مجاہدین کیلئے خصوصی ہدایات ملی ہیں جنہیں جزیرہ عرب کے اندر اپنے عمل کا آغاز کردینا ہے، اور اس کے لئے پوری تیاری کرنی ہے، اور الحمدللہ مجاہدین نے اپنا کام کردیا ہے جس سے امیر المومنین کو خوشی ہوئی ہے اور اللہ کے دشمن بڑے غیض وغضب میں ہیں“۔

(فتاوی عبدالعزیز الطویلعی ص ۷۷)

اس باب میں تکفیریوں کی طرف سے یہ واضح نص ہے کہ خارجی فکر کی آبیاری تکفیری اور تفجیری کیمپوں میں بڑی تیزی سے کی جارہی ہے۔

اور یہ خارجی تکفیری فکر اتنی جلدی اور آسانی سے ممکن بھی نہیں ہے کہ ایک مسلم نوجوان جو سیدھی راہ پر ہو وہ چند دنوں کے اندر اس قدر بگڑ جائے کہ ارض حرمین ہی کے اندر لوگوں کی تکفیر کرکے دھماکہ خیز مواد اپنے بدن پر باندھ کر دھماکہ کرنے نکل جائے تاکہ بہت سے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل کر خود بھی کیفر کردار کو پہونچ جائے، اسکے لئے ضرور ایک طویل مرحلہ درکار ہوتا ہے، جیسا کہ مذکورہ خارجی کی وضاحت سے معلوم ہورہا ہے۔

ضروری ہے کہ اس نوجوان کے دل میں خارجی تکفیری اور تفجری اصول انڈ یلے جائیں اور اس کے رگ وریشے میں اس خونی فکر کو پیوست کیا جائے تبھی وہ اس بات پر راضی ہوگا کہ وہ مسلمانوں کو کافر سمجھ کر ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے خون سے ہولی کھیلے، مسلم خواتین بیوہ ہوں، بچے یتیم ہوں، اور ہر طرف تباہی و بربادی کا ننگا ناچ ہو۔

۲-نوجوانوں کے دلوں میں خارجی مفاہیم کے رسخ کرنے کے تعلق سے ابو مصعب سوری کہتا ہے: ''پشاور پاکستان اور افغانستان کے اندر ٹریننگ کیمپوں کے اندر فکری مکالمے اور بحثیں بہت ہوتی تھیں، جو کبھی کبھی جھگڑے تک پہونچا دیتی تھیں، اس طرح پشاور اور افغانستان کے اندر جہادی گروپوں کا وجود ہوا جنہیں آگے چل کر دو بنیادی محاذ سے ٹکرانا پڑا:

پہلا محاذ: اخوان المسلمین اور سیاسی جمہوری فکر کا محاذ جس کے ممبران مختلف بحثوں اور تحقیقاتی مقالات کے ذریعے اپنی فکر کی ترویج کر رہے تھے۔

دوسرا محاذ: سعودی سرکاری مکتب فکر کا محاذ جو فکر حاکمیت کے خلاف کمربستہ ہے، حکام کو شرعی امور میں ذمیدار سمجھتا ہے اور سرکاری علماء کے احترام کی طرف دعوت دیتا ہے بطور خاص وہ علماء جو سعودی اور عرب حکومتوں میں پائے جاتے ہیں۔

اسی لئے جب حق واضح ہوگیا اور اتباع دلیل کا منہج پھیلنے لگا تو عرب سماج پر جہادی فکر کا غلبہ ہونے لگا، چنانچہ دھیرے دھیرے ہزاروں نوجوان عالم اسلامی سے آکر جہادی فکر سے جڑنے لگے، یہاں تک کہ یہ ایک مکتب فکر بن گیا جسے بعد میں چل کر عرب افغان مظہر سے جانا گیا''۔

(الفجوہ الفکریہ فی التیار الجہادی، لابی مصعب السوری، ص ۶۴)

میں کہتا ہوں: ان کے یہاں جسے جہادی فکر کہتے ہیں شرعی معیار کے مطابق وہی دراصل خارجی فکر ہے کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں سے جہاد کرنا مراد لیتے ہیں۔

ان خارجیوں کے مطابق یہ جہادی فکر جو افغانستانی میدان میں پروان چڑھا ہے اسی کے نتیجے میں دراصل مسلم نوجوانوں کے افکار وقلوب میں خارجی فکر نے جگہ بنائی ہے وہ نوجوان جو علم شرعی سے تہی دست ہوتے ہیں، یہی نوجوان آگے چل کر امت مسلمہ کی پشت پر ایک خونی خنجر ثابت ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- تکفیری ظواہری کہتا ہے: ''سعودی عرب نے عرب مجاہدین کی مدد اس گمان میں کیا تھا کہ وہ افغانستان جا کر کمنسٹوں کے خلاف افغان کا ساتھ دیں گے، اور اس طرح یہ مجاہدین عالم اسلام کے قلب میں امریکہ اور اسرائیل نیز ان کے ایجنٹ عرب حکمرانوں کے خلاف اپنے اصلی معرکے سے غافل ہو جائیں گے، مگر عرب نوجوان مجاہدین بیدار مغز تھے وہ کفر اور اسلام کے مابین کشمکش کے حقائق کو نہیں بھولے، اور افغانستان ہی کے اندر رہ کر اسے امت کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرنے کیلئے مرکز بنالیا''۔

اس بدقماش خارجی کے جانے کی تاریخ ۱۴۱۵ھ ہے۔

۴- مذکورہ منقولات کے بعد ایک عملی دلیل پیش کر رہا ہوں جس سے واضح طور پر معلوم ہوگا کہ افغانی تکفیری میدان کا نوجوانوں پر کتنا گہرا اثر رہا ہے، اور یہ ایک قطعی دلیل ہے:

ہمارے ملک بلاد توحید کے اندر سب سے پہلا بم دھماکہ ۱۴۱۶ھ میں ریاض کے اندر العلیا کے علاقے میں ہوا جسے العلیا بم دھماکوں سے جانا جاتا ہے، اس بم دھماکے میں شامل چاروں مجرموں نے یہ اعتراف کیا کہ انہوں نے حکام اور علماء کی تکفیر کرنے کی فکر افغانستان میں حاصل کی تھی۔

چنانچہ ریاض ہاجری نے کہا: ''جب میں افغانستان میں تھا تو وہاں مختلف ممالک کے نوجوانوں سے ملاقات ہوتی تھی، جو حکومتوں، حکمرانوں اور علماء کی تکفیر پر مشتمل کتابیں ساتھ میں رکھتے تھے، انہیں حکومتوں میں سرفہرست سعودی عرب کا بھی نام ہوتا تھا، یہاں کے علماء میں سرفہرست ابن باز، ابن عثیمین کا نام تھا، جب میں افغانستان سے یہاں واپس آیا تو بہت سارے ایسے نوجوانوں سے ملاقات ہوئی جو یہی فکر رکھتے تھے''۔

خالد السعید نے کہا: ''افغانستان کے اندر جہادی آپریشنوں میں شمولیت کے دوران میں بم دھماکوں میں استعمال ہونے والے مادوں کی جانکاری حاصل کی تھی، وہاں مختلف ممالک کے نوجوانوں سے میری ملاقات ہوئی تھی جو یہاں کے حکام اور علماء کی تکفیر کرتے تھے، ان میں سرفہرست ابن باز اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عثیمین تھے“۔

اخبار الشرق الاوسط (۲۵/ ۱۲/ ۱۴۱۶ھ)۔

اسی طرح سے ان کے باقی ساتھیوں نے بھی اعتراف کیا جس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ:

* - یہ شعوری اور حسی طور پر بالکل تیار تھے اور یہ جانتے تھے کہ بم دھماکوں میں کس طرح کے مواد استعمال کئے جاتے ہیں۔

* - معنوی طور پر بھی وہ بالکل تیار تھے کہ تکفیر کے کیچڑ میں دھنسنے کے بعد انہوں نے ان خونی جرائم کو انجام دیا ہے۔

ان مذکورہ وضاحتوں سے ثابت ہوا کہ افغانی میدان تکفیر کا گڑھ تھا جہاں پر نوجوانوں کے افکار وعقائد کو برباد کیا جاتا تھا، چنانچہ وہ وہاں صحیح عقائد کے ساتھ لیکن واپسی پر وہ تخریبی عقاید کے ساتھ آتے، چنانچہ یہ جب اپنے ملکوں میں آتے تو اس فکر وعقیدہ کے ساتھ آتے کہ اپنے ہی مسلم ملک کے اندر قتال کرنا سب سے بڑی نیکی ہے، اور اس سے ان کا رب خوش ہوگا۔

یہاں پر یہ اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ وہاں پر ایسے لوگ بھی پائے گئے ہیں جو عرب نوجوانوں کے اندر اس فکر کا مقابلہ کرتے تھے مگر ایسے لوگوں کو وہ ٹکرانے والا بتا کر راستے سے ہٹا دیتے تھے، چنانچہ مجھے [البارود فی تکفیر الجارود] کے نام سے تکفیریوں کا ایک رسالہ ملا جس کے بارے میں پتہ چلا کہ جارود ایک عرب نوجوان کا لقب ہے جو اس خارجی فکر کا بہت بڑا مخالف تھا اور وہ اس فکر سے دوسرے نوجوانوں کو ڈراتا اور اسکے برے نتائج سے آگاہ کرتا تھا جس کی وجہ اسکی تکفیر کر کے اسے راستے سے ان خوارج نے ہٹا دیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چوتھا مسئلہ:

خارجی منہج کو بھڑکانے میں بعض داعیوں کا کردار:

آخری تین دہائیوں کے اندر عالم اسلامی کے اندر عمومی طور پر اور ہمارے ملک کے اندر خصوصی طور پر ایسے داعیوں کا ظہور ہوا جن کا نوجوانان ملت پر گہرا اثر پڑا ہے، اور خارجی فکر کی ترویج کافی حد تک انہیں داعیوں کے اثر سے پھیلا ہے، بطور خاص اس وقت جب کیسٹوں کا انقلاب آیا۔

کبار علماء کمیٹی نے ان منحرف دعوتوں کو سب سے پہلے بھانپ لیا اور ان کے خطرات سے آگاہ کر دیا، بلکہ بعض داعیوں پر پابندی لگانے کی سفارش بھی کر دی، مگر ان کی کیسٹیں مارکیٹ میں اور نوجوانوں کے یہاں اب بھی باقی ہیں، اسی طرح ان کے رسائل اور کتابیں بھی جو خارجی فکر پر ابھارتی ہیں، ان داعیوں نے گرچہ خارجی منہج سے اپنی براءت کا اظہار کیا ہے مگر وقت کا ہاتھ سے نکل جانے کے بعد، ممکن ہے انہیں یہ توقع نہ رہی ہو کہ ان کے بھڑکاؤ تقریروں کا یہ انجام ہوگا۔

ذیل میں کچھ ایسے داعیوں کے اقوال نقل کئے جارہے ہیں جو خارجی فکر کے حامل رہے ہیں، جو ان داعیوں پر طعن و تشنیع کر رہے ہیں جنہوں نے بلاد توحید سے اپنے باغیانہ روش اور مخالفانہ موقف کو مسالمت اور موافقت میں بدل لیا:

* -سلطان عتیبی نے کہا: ''مسلم نوجوانو! ان لوگوں سے دھوکہ نہ کھاؤ جنہیں صحوہ یعنی فکری بیداری کے لیڈران کے نام سے جانا جاتا ہے؛ کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جو کسی دن ان حکام کی تکفیر کے قائل تھے، اور آج یہی لوگ نوجوانوں کی گرفتاری میں انہیں حکام کا تعاون کر رہے ہیں؛ ہم فلاں شیخ کو نہیں بھول سکتے جو اپنے دروس کے اندر ان حکام کے کفر اور ان کی خباثت کو بیان کیا کرتے تھے، اور آج یہی شیخ مجاہدین کے گھروں کا چکر اس لئے لگاتے ہیں تاکہ ان کے گھر والوں کو اس بات پر قانع کریں کہ وہ اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجاہد بچوں کو حکام کے حوالے کردیں، اوران سے اپنی براءت کا اظہار کرلیں، تاکہ وہ نوجوان الحائر اوردوسرے جیلوں میں میں چلے جائیں،اس طرح یہ شیوخ اس وقت مجاہدین کے ان اصول وافکار کو بدلنا چاہتے ہیں جو کتاب وسنت پر قائم ہیں"!۔

* -آگے سلطان عتیبی نے کہا: "ہم فلاں شیخ اور (دروس فی التوحید) پر ان کی کیسٹ کو نہیں بھول سکتے جس کے اندر وہ ابھی چندسال قبل یہ واضح طور پر کہہ رہے تھے کہ اقوام متحدہ، عالمی کورٹ، سیکوریٹی کونسل اور جدید عالمی نظام وہ طاغوت ہیں جن کی طرف یہ حکام اپنے فیصلوں کو لیکر جاتے ہیں، اور انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ان کے حکام ان طاغوتی نظاموں کا حصہ ہیں، اور یہ ان کے پاس اپنے فیصلے لیکر جاتے ہیں"۔

(مجموعۃ مؤلفات سلطان العتیبی ،رسالۃ الی طالب العلم،ص ۲۷۳)

* -عبداللہ تونسی نے کہا: "شیخ کیسے اس بات پر راضی ہوسکتے ہیں کہ کل اسی نظام کی تکفیر کرتے تھے اور اسکے کفریہ اعمال کو شمار کرتے تھے اور آج اسی کی اطاعت میں داخل ہورہے ہیں۔

کیا شیخ یہ نہیں کہتے تھے کہ ہمارے علماء کسی حال میں بھی معاف نہیں کئے جاسکتے کیونکہ وہ حالیہ مصائب کے حقائق کو بیان نہیں کرتے ہیں کہ اس وقت جو کچھ ہمارے اوپر مصیبت آئی ہوئی ہے وہ ہمارے گناہوں ہی کی وجہ سے ہے،شریعت سے ہمارے خروج کرنے،حرام کاموں کا علانیہ ارتکاب کرنے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرنے اور اللہ کے حق میں کوتاہی کرنے سے ہے،ہمارے اخبارات میں کفر اور الحاد کا پرچار کیا جارہا ہے،کھلم کھلا ہمارے ٹی وی چینلز پر زنی کی دعوت دی جارہی ہے، ہم نے سود کو حلال کرلیا ہے، یہاں تک کہ کافرملکوں کے بینک بیت اللہ سے بس چند قدموں کی دوری پر آگئے ہیں"۔

(لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین لعبداللہ التونسی،ص ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی عبداللہ تونسی نے یہ بھی کہا ہے: ''اور جہاں تک شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کا تعلق ہے (جوکہ انکا قدیم دعوی ہے)، تو اس بارے میں صحیح بات یہی ہے کہ اس وقت شریعت صرف برائے نام باقی ہے، وضعی قوانین کے دلدادے طاغوت جسے پرسنل لا کہتے ہیں، اسی طرح امن عامہ کو برقرار رکھنے کیلئے بعض حدود کو قائم کیا جارہا ہے، اور جہاں تک امر بالمعروف اور نہی المنکر کا تعلق ہے تو اس پر بھی بھاری بیڑیاں ڈال دی گئی ہیں، دعوت وموعظت کو بھی مضبوط بیڑیوں سے جکڑ دیا گیا ہے، یہ انتہا درجے کی رسوائی اور ذلت ہے''۔

(لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین لعبداللہ التونسی ص ۲)

* – فارس زہرانی نے کہا: ''اے مشائخ صحوہ! کیا آپ ہی لوگ ہمارے یہ نہیں پڑھا رہے تھے کہ حالیہ حکام مرتد ہیں جنہوں نے ایسے قوانین ایجاد کر لئے ہیں جن کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے، اور اس کیلئے آپ نے ہمیں شرعی اصول بھی بیان کئے تھے؟!!''۔

(نصوص الفقہاء فی الاغارة والتترس ص ۱۰۶)

* – ابو بکر ناجی نے کہا: ''کیا آپ لوگوں نے ہمیں یہ نہیں بتایا تھا کہ موجودہ حکومتیں اسلام کے دشمن ہیں؟ کیا آپ ہی لوگوں نے ان حکومتوں تکفیر نہیں کی تھی، اور ان حکومتوں کی تکفیر کو لیکر شیخ عبدالعزیز بن باز سے مناقشہ نہیں کیا تھا جو اب بھی کیسٹوں میں محفوظ ہے؟ ابھی کل ہی آپ لوگ ان حکومتوں کی شرعی ہونے سے انکار کر رہے تھے جن میں سعودی حکومت بھی شامل تھی، اس حکومت کی آپ تکفیر کر رہے تھے، آپ کی کتابیں اور کیسٹیں اب بھی اس کی گواہ ہیں، مگر آج انہیں حکومتوں کا آپ ساتھ دے رہے ہیں، ایک ہی حمام میں اکٹھا ہوگئے، کیا آپ کل یہ نہیں کہہ رہے تھے کہ سعودی حکومت اور بالخصوص سعودی وزارت داخلہ کے اندر دین برائے نام رہ گیا ہے، تاکہ اس سے کبار علماء کمیٹی اور اسکے پیچھے پوری قوم دھوکے میں پڑی رہے؟! اب آج آپ اپنی باتوں سے کیسے انکار کر سکتے ہیں اور جھوٹ بول سکتے ہیں، کیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ ساری باتیں آپ کے نامہ اعمال میں نہیں لکھی جائیں گی؟ ہم آپ کے ان سارے اقوال کو نکالیں گے جن کا آج آپ اپنے زبان حال سے انکار کر رہے ہیں"۔

(الخونہ لابی بکر ناجی، ص ۵۳)

بعض داعیوں نے ان پروپیگنڈوں سے بھی متاثر ہو کر خوب پرچار کیا جو پہلی خلیج جنگ کے موقع پر خلیجی ممالک کے قبضے کو لیکر پھیلایا گیا کہ جو فوجیں باہر سے منگائی گئی ہیں ان کا مقصد ہمارے ملکوں پر قبضہ دلانا ہے اور نوجوانوں کے اندر اس پروپیگنڈے کو اس شدت سے پھیلایا گیا کہ انہوں نے اسے صحیح تسلیم کرلیا جبکہ خوارج عصر کے یہاں یہ مسلمات میں سے ہوگیا؛ چنانچہ ان خوارج نے بلاد حرمین میں جب بھی کسی جرم کا ارتکاب کیا اور کسی المناک حادثے کو جنم دیا تو یہی کہا کہ مکہ اور مدینہ پر قبضہ کرلیا گیا ہے جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

چنانچہ اسامہ بن لادن نے کہا: فلاں شیخ نے ستر صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس کے اندر دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا ہے کہ جزیرہ عرب کے اندر جو امریکی فوج موجود ہے اسکا مقصد مسلمانوں پر فوجی قبضہ دلانا ہے، اور اسکے لئے پہلے پلاننگ بنالی گئی ہے، اور یہ دعوی دوسرا دھوکہ ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو محض دھوکے میں رکھنا ہے جس طرح فلسطینی مجاہدین کو پہلی بار دھوکہ دیا گیا تھا اور مسجد اقصی کے چلے جانے کا سبب بنا"۔

(استعدو للجہاد کے نام سے بن لادن کی ایک کیسٹ)

یہ خارجی بندہ جن دلائل و براہین کا دعوی کر رہا ہے وہ سوائے مغربی اور یہودی کفار کے اخبارات کے جھوٹے تراشوں کے سوا کچھ نہیں ہے جن کا مقصد مسلمانوں میں انتشار پھیلانا تھا اور زمینی حقائق نے خوارج کے ان پروپیگنڈوں کو غلط ثابت کر ہی دیا، چنانچہ ان واقعات کے کئی سال بعد شیخ ابن عثیمین کہتے ہیں: "الحمد للہ، امریکی فوجیں جا چکی ہیں، غاصب دشمن بھی شکست کھا کر بھاگ چکا اور علماء کے فتاوے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ درست رہے“۔

(”توجیہات فی مسجد الملک سعود، جدہ“ کے عنوان سے ایک کیسٹ)

فارس زہرانی مزید کہتا ہے: ”یہاں پر صدام کی بعثی فوج کے خلاف کافر فوجوں سے مدد لینے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ یہ ہیکہ جزیرہ عرب کے اندر تیل کے کنوؤں پر کفار کو قبضہ دلانا ہے، اسکے لئے امریکیوں کو ہی لانا ضروری نہیں تھا“۔

(تحریض المجاہدین علی إحیاء سنن الاغتیال لفارس الزہرانی ص ۹۳)

سوال یہ ہیکہ یہ رسالہ اس خارجی نے ۱۴۲۳ھ میں لکھا ہے یعنی پہلی خلیجی واقعات کے ۱۳/ سالوں کے بعد، جبکہ امریکی فوج بہت پہلے جا چکی ہے، لیکن اب بھی یہ یہاں پر بم دھماکے کیوں کر رہے ہیں، اب یہ حکمرانوں کی تکفیر کیوں کر رہے ہیں؟ اب یہ کن مشرکین کو نکالنے کی بات کر رہے ہیں؟!!

(حقیقت یہ ہیکہ یہ خود اعدائے اسلام کے ایجنٹ ہیں جن کا مقصد مسلم ممالک کی تباہی ہے۔ مترجم)

اس پروپیگنڈہ کے پھیلانے میں زیادہ ساتھ وہ ناصحانہ میمورنڈم نے بھی دیا ہے جسے پہلی خلیجی جنگ کے بعد سعودی حکمران اعلی کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اور اس کے اندر مذکورہ حدیث لکھ کر اس وقت کے مشہور داعیوں نے اس پر دستخط بھی کئے تھے۔

چنانچہ آج کے خوارج جو حروری خارجی تکفیری تفجیری فکر کے حامل ہیں وہ اپنے تفکیری نظریات کو ثابت کرنے کیلئے اسی میمورنڈم سے دلیل پکڑتے ہیں۔

چنانچہ اسامہ بن لادن اپنے رسالے میں کہتا ہے: ”اور جہاں تک عدالتوں کا تعلق ہے تو اس میمورنڈم کے اندر یہ وضاحت کی گئی ہے کہ اب بھی بہت سارے شرعی احکام کو معطل کر کے ان کی جگہ وضعی قوانین کا استعمال کیا جا رہا ہے، اور یہ چیز کسی پر مخفی نہیں ہے کہ وضعی قوانین کے مطابق حکومت کرنا اور ایک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کے خلاف کافر کی مدد کرنا نواقض اسلام میں سے ہے، جیسا کہ اہل علم نے ثابت کیا ہے، اور جسے اس ناصحانہ میمورنڈم کے اندر واضح کیا گیا ہے جسے علماء اور اصلاح پسند داعیوں کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، اور اس کے اندر جو چیز سب سے خطرناک ہے وہ شرک باللہ ہے جو وضعی قانون سازی کے اندر پائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے محرمات کو جائز کیا گیا ہے، اور جس میں سب سے بھیانک ملک کے اندر سودی کاروبار کا تعامل ہے، اور یہ کام حکومت کی اجازت سے ہو رہا ہے، جس کے بینک حرمین کے محرابوں کے قریب واقع ہیں"۔

(رسالۃ إعلان الجہاد علی الامریکان المحتلین ،ص ۷)

بعض داعیوں نے الجزائر کے خوارج کی تائید کی ہے؛ حالانکہ وہاں پر معصوم مسلمانوں کے خون خوارج کے ہاتھوں بہائے جارہے ہیں، حاملہ خواتین کے پیٹ چاک کئے جارہے ہیں اس کے باوجود ہمارے ملک کے اندر بعض دعاۃ امت مسلمہ کو الجزائر کے اندر انہیں قاتل خوارج کے ہاتھوں اسلامی حکومت کے قیام کی خوشخبری دے رہے، عنقریب ہم جزائری واقعات کے مسئلے میں واضح کریں گے کہ آج کے خوارج کس طرح اپنے اسلاف کی تاریخ دہرا رہے ہیں۔

(کونوا ربانیین) کتاب کا مصنف ۱۴۲۱ھ کے اندر الجزائر کے واقعات کے تعلق سے کہتا ہے:
"میں نے الجزائر کی ایک فلم دیکھی جس کے اندر الانقاذ محاذ (اخوانی سیاسی پارٹی) کی طرف سے ایک مظاہرے کا بندوبست کیا گیا، ایسا لگتا تھا وہ کوئی موج دریا ہو، ایک سیلاب ہو، اس کے اندر سات لاکھ پابردہ خواتین شامل تھیں جو صلاۃ جمعہ کے بعد نکلی تھیں اور حجاب کا مطالبہ کر رہی تھیں"۔

یہی وہ داعی ہے جو اپنے ایک خطبہ جمعہ کے اندر اپنے قصیدہ "لحن الخلود" کے چند ابیات پیش کرتا ہے جو کچھ اس طرح ہیں:

وعبيد الأرض لا حول لهم　　　　وزوال الملك عنهم في وشك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أيها المؤمن لا تحفل بمن ... يرفع السوط ومن يلقي الشبك

فارفع الذل ولا ترض الخضوع ... لرئيس مستبد أو ملك

أنت كالبركان لا يدرى به ... فإذا ثار تلظى واحترك

دمك الطهري لا تبخل به ... وابذل النفس بساح المعترك

ترجمہ: زمین کے غلاموں کے پاس کوئی طاقت نہیں ہوتی، انکی بادشاہت جلد ہی مٹ جائے گی۔ اے مومن بندے! اسکی طرف کوئی توجہ نہ دو جو کوڑے کو اٹھاتا ہے اور وہ جال ڈالتا ہے۔ ذلت کو ہٹاؤ اور کسی بھی ظالم حاکم یا بادشاہ کی اطاعت کو چھوڑ دو۔ تم جوالا مکھی ہو کبھی بھی پھٹ سکتے ہو۔ تم اپنے پاک خون میں بخیلی نہ کرو، اپنی جان کو میدان کارزار میں نچھاور کر دو۔

اس داعی نے ایک جمعہ کے خطاب میں اس قصیدے کو پڑھا تھا جس مسجد کے اندر نوجوانوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔

اسی داعیہ سے جب مشہور اور اہم کتاب پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو کیا جواب دیا اسے ہم ذیل میں دیکھتے ہیں:

سوال: کیا آپ چند اہم کتابوں کے بارے میں رہنمائی فرمائیں گے جن نوجوان پڑھ کر موجودہ حالات کے بارے میں اچھی جانکاری حاصل کر سکیں؟

جواب: کتاب اللہ کے بعد میں سید قطب کی (فی ظلال القرآن) اور استاذ مفکر محمد قطب کی کتاب (واقعنا المعاصر) نیز ابوالاعلی مودودی کی (مبادئ الاسلام) اور سید قطب کی (معالم فی الطریق) پڑھنے کا مشورہ دوں گا۔

("العلمانیون فی کتاب اللہ" کے عنوان پر ایک لیکچر جو کیسٹ کی شکل میں موجود ہے)

اس داعیہ نے جن کتابوں کے پڑھنے کا مشورہ نوجوانوں کو دیا ہے دراصل موجودہ تکفیری سوچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں کتابوں میں بھری ہوئی ہے بلکہ یہی کتابیں اسکا محور ہیں، جس طرح سے معاصر خوارج اور اخوانی خود اس کی صراحت کرتے ہیں، اسلئے اس میں کسی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ان کی طرف سے بلاد توحید کے اندر بم دھماکے کئے جارہے ہیں۔

شیخ الاسلام نے اہل بدعت کا تزکیہ کرنے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا:

''ہر اس شخص کو سزا دینا واجب ہے جو اہل بدعت کی طرف خود کو منسوب کرے یا ان کا دفاع کرے، یا ان کی تعریف کرے، یا انکی کتابوں کی تعظیم کرے یا جو انکی امداد اور تعاون کرنے میں معروف ہو، یا جو ان پر کلام کرنے کو ناپسند کرے اور انکی طرف سے عذر تلاش کرنا شروع کردے اور اس پر ایسے ایسے اعذار پیش کرے جنہیں کوئی جاہل یا کوئی منافق ہی کہہ سکتا ہو، بلکہ ایسے شخص کو بھی سزا دینا واجب ہے جو اہل بدعت کی حالت کو جانتا ہو مگر انہیں سزا دلانے میں تعاون نہ کرے، کیونکہ ان کے خلاف تعاون کرنا عظیم واجبات میں سے ہے؛ اسلئے کہ یہ لوگ انسانی عقلوں اور ادیان کو بگاڑتے ہیں، ان کی وجہ سے علماء ومشائخ اور امراء وملوک تک بھٹک جاتے ہیں پھر یہی لوگ زمین کے اندر فساد مچاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں''۔

(مجموع الفتاوی: ۲/ ۱۳۲)

اسی طرح اس داعیہ نے جن کتابوں کا ذکر کیا ہے انہیں کتابوں سے ہم نے تکفیری منہج کے اصولوں کو نقل کیا ہے اور یہی کتابیں ان کے یہاں مقدس ہیں۔

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مسئلہ:

اس مرحلے میں پائے جانے والے خارجی فکر کے سرغنہ افراد:

ا- امام بن عبدالعزیز الشریف: یہی اسکا حقیقی نام ہے، مگر یہ دوسرے جھوٹے مستعار ناموں سے مشہور رہے، ان میں سب سے زیادہ مشہور نام عبدالقادر بن عبدالعزیز ہے، انہیں میں دکتور فضل یا سید فضل ہے اور اسی نام سے لکھتا ہے۔

مذکورہ خارجی شخص کی کتابوں اور مقالوں کے اختیار کرنے کے اسباب:

ا- دراصل اس شخص نے تکفیر اور جان و مال کے حلال کرنے میں سب سے زیادہ غلو اور اسراف سے کام لیا ہے۔

چنانچہ اس نے حکام اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر کی ہے اور جو ان کی تکفیر نہ کرے اسکی بھی تکفیر کی ہے اور کہا ہے کہ ان کی تکفیر معین کرنا جائز ہے۔

اسی طرح اس نے دیار اسلام سے اسلام کی صفت کو ختم کر دیا ہے اور انہیں یہ دیار ارتداد و حرب اور دار الکفر کہتا ہے؛ قاری ان دونوں ناموں کو یاد رکھیں؛ کیونکہ بلاد اسلام کے اندر یہ داعشی جتنے بھی بم دھماکے کرتے ہیں انہیں دونوں ناموں پر کرتے ہیں۔

پھر اس مذکورہ خارجی سرغنہ نے پارلیمنٹ کے ممبران کی تکفیر کی ہے ساتھ ہی ان لوگوں کی بھی تکفیر کی ہے جو عالم اسلام کے اندر ایسے لوگوں کو چنتے ہیں۔

اسکے بعد جو اسکی تکفیر سے باقی رہ جاتے ہیں ان کی اس نے تین قسمیں کر ڈالی ہیں، چنانچہ اس کے نزدیک جو حکام پر نکیر کرتا ہے اور جو اسی کی طرح حکام کی تکفیر کرتا ہے وہ اسکے نزدیک اہل ایمان میں سے ہے، لیکن جو حکام سے راضی ہو اور ان پر اس کی طرح نکیر نہ کرے بلکہ سرکاری محکمے کے اندر کام کرے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی کافر ہے!

اور جہاں تک خونوں کا تعلق ہے تو اس خارجی سرغنہ نے دیار اسلام کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، تین حصوں میں یہ مسلمانوں کے خون کو حلال سمجھتا ہے اور چوتھے کے بارے میں کہتا ہے کہ بوقت ضرورت ان کا قتل کرنا جائز ہے، اسکی تکفیر میں غلو کی انتہاء یہ ہیکہ اس نے اپنے بعض ساتھیوں کی بھی تکفیر کر ڈالی ہے؛ بلکہ اس نے خود اپنی بھی تکفیر کر ڈالی ہے گرچہ اسے اسکا احساس نہ ہو، جیسا کہ خود اسی کے اصولوں کی روشنی میں بات آگے آئے گی۔

۲- اسکی کتابوں کی طباعت اور تقسیم کی ذمیداری مصری تکفیری گروپ جماعۃ الجہاد نے لے رکھی ہے جس کا سرغنہ ظواہری مانا جاتا ہے۔

ظواہری نے اسکی کتابوں کے تقدیم میں کہا: مجاہد عالم دین، مفتی شیخ عبدالقادر بن عبدالعزیز کے سلفی انسائیکلوپیڈیا کے جلد صادر ہونے کا انتظار کریں۔

۳- اسکی ساری کتابیں ان نوجوانوں کے اندر مفت تقسیم کی جاتی ہیں جو افغانستان میں جہاد کیلئے بھیجے جاتے ہیں۔

یہ اپنی کتاب ''العمدہ'' کے اسباب تالیف میں لکھتا ہے: ''دراصل مجھ سے ان بعض فاضل دوستوں نے طلب کیا جو فوجی ٹریننگ کر رہے ہیں کہ ان نوجوانوں کیلئے سیاست شرعیہ پر کوئی کتاب لکھوں جو ٹریننگ لے رہے ہیں''۔

(کتاب العمدہ، سید فضل)

مزید یہ اپنی کتاب ''الجامع'' کے اسباب تالیف میں لکھتا ہے: ''کمیونزم کے خلاف افغانی جہاد کے دوران میں ساتھیوں کے ساتھ دس سالوں (۱۹۸۳-۱۹۹۳) تک رہا، میں نے پایا کہ عرب نوجوان مجاہدین زیادہ تر فوجی امور سے متعلق دلچسپی لیتے ہیں مگر ان کے یہاں شرعی امور میں بہت زیادہ کوتاہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائی جاتی ہے، اسلئے میں نے (الجامع فی طلب العلم الشریف) نامی کتاب لکھی ہے"۔

(مصدر سابق)

۴- اسکی کتابیں جن میں سب سے زیادہ خبیث یہی دونوں کتابیں ہیں: (۱) الجامع فی طلب العلم الشریف۔ (۲) العمدۃ فی إعداد العدۃ۔

وہاں پر موجود نوجوانوں کی تربیتی منہج کے بارے میں انہیں دونوں کتابوں پر بھروسہ کیا گیا ہے، چنانچہ انہیں دونوں کتابوں کی روشنی میں نوجوانوں کو جسمانی اور فکری طور پر تیار کیا جاتا تھا۔

خوارج عصر کے یہاں اس کتاب کی کس قدر اہمیت ہے اس کے لئے قارئین کرام ذیل کی گواہی پڑھیں جسے خود ایک خارجی نے لکھا ہے:

ابومصعب سوری کہتا ہے: "مصری گروپ جماعۃ الجہاد نے چند اہم مقالات شائع کیا ہے، ان میں زیادہ اہم شیخ مصر عبدالقادر بن عبدالعزیز کی کتاب (العمدہ فی اعداد العدہ) ہے، اور شاید یہ کتاب عرب افغان کیلئے بہت ہی اہم کتاب ہو، چنانچہ اس کتاب نے اس وقت عرب ٹریننگ کیمپوں میں تربیتی پیمانے پر بہت حد تک بھرپائی کردی تھی، اور یہ کتاب جہادی گروپوں کیلئے ایک اہم کتاب کے طور پر ہمیشہ جانا گیا"۔

(مختصر مسار الصحوہ، ص ۸۶)

ابومصعب سوری مزید کہتا ہے: "افغان جہادی مرحلے میں جہادی تنظیموں کیلئے کچھ کتابیں جہادی تربیت کے ساتھ ساتھ ادبی پیمانے پر بھی اہم رہی ہیں ان میں سب سے اہم کتاب یہی (العمدۃ فی اعداد العدہ) ہے ساتھ ہی شیخ عبدالقادر کی دوسری کتاب (الجامع فی طلب العلم الشریف) بھی ہے۔

۵- جیسا کہ بتایا گیا کہ مذکورہ خارجی سرغنہ نے تکفیر کے باب میں اس حد تک غلو کیا ہے کہ اس نے اپنے بعض ساتھیوں تک کی تکفیر کر ڈالی ہے جیسا کہ اس نے اپنے ایک ساتھی طلعت قاسم کی تکفیر کی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ آگے آئے گا۔ اور اسکے غلو ہی کی وجہ سے اسکے بعض ساتھیوں نے اس کا استدراک کیا ہے:

چنانچہ ابویحی اللیبی کہتا ہے: ”کتاب الجامع کے اندر گرچہ بہت سارے فوائد اور دقیق تحقیقات موجود ہیں مگر مبتدی نوجوانوں کے اندر اسکی وجہ سے بہت غلط اثر پڑ رہا ہے، اسکی وجہ سے فکری اضطراب، غلو اور افراد و جماعات پر احکام صادر کرنے میں عجلت سے کام لینا جیسے اثرات دیکھنے کو مل رہے ہیں، اسکی سب سے بڑی وجہ وہ احکام ہیں جنہیں بہت ہی وثوق کے ساتھ قطعی طور پر صادر کیئے گئے ہیں، جنہیں استغلا ل کر کے بہت سے گمراہ اور منحرف افکار کے بندے اپنے افکار پھیلاتے ہیں“۔

(التبدید لآباطیل وثیقۃ الترشید، القسم الاول، لآبی یحی اللیبی ص ۸۱)

چنانچہ طویلعی سے جب مسلم فوج اور پولیس کے خون کے حلال سمجھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے جواب دینے کے بعد کہا: ”میں اختصار کے ساتھ بتلایا ہے اور اس مسئلے میں تفصیل کیلئے دیکھیں شیخ عبدالقادر بن عبدالعزیز کی کتاب [الجامع فی طلب العلم الشریف]، اس کتاب کے اندر دو مقام پر ضرور دیکھیں: ایک ”الرسالۃ الیمانیۃ“ پر رد، اور دوسرا ”القول القاطع“ کتاب پر نقد، اس کتاب کے علاوہ ابومحمد مقدسی کی کتاب (الثلاثینیۃ فی التحذیر من الغلو فی التکفیر) دیکھیں بطور اس مسئلے کو جس میں مولف نے طاغوتوں کی فوج اور انکی تائید کرنے والوں کے تعلق سے ایک قاعدہ بتلایا ہے“۔

(عبدالعزیز طویلعی، فتاوی عامہ، ص ۳۱)

۷- اسکی کتابوں کے اندر معاصر خارجی منہج کے قواعد اور اصولوں کی بھرمار ہے، اور انہیں نوجوانوں کے سامنے اس طور پر پیش کیا گیا ہے کہ یہ اہل سنت والجماعہ کے اصول ہیں، اسکے سوا کی دوسری کتاب میں اسقدر خارجی اصولوں کو میں نے نہیں دیکھا، بطور خاص تکفیر اور خون کو حلال کرنے کے اصول، اور اس نے جو بھی اصول بیان کیا ہے اس پر کتاب اللہ اور سنت نیز اقوال اہل سنت سے ضرور کچھ نہ کچھ بطور دلیل کے پیش کیا ہے، مجھے جو چیز سب سے زیادہ عجیب لگی وہ یہ کہ حکام کا ساتھ دینے والوں کی تکفیر پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس نے اللہ کے اس قول سے استدلال کیا ہے جس میں ارشاد باری ہے: {مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ} ترجمہ: (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے) جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔

استدلال صحیح اور اہل علم کے کلام ایک طرف اور اس خارجی کا کلام ایک طرف ہے، چنانچہ جس طرح شراب کو ام الخبائث کہا گیا ہے اسی طرح اسکی کتابیں بھی معاصر خارجی فکر میں ام الخبائث کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۸- معاصر خوارج کی کتابوں اور انکے رسالوں کا ایک جائزہ لینے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہ مذکورہ خارجی اپنے منہج کو ثابت کرنے میں اور دلیلوں سے استدلال کرنے میں اپنے اسلاف خوارج سے زیادہ قریب ہے، بلکہ اسکے بعض اصول تو متقدمین خوارج کے اصولوں سے حرف بحرف موافق ہیں۔

چنانچہ اس نے مسلمانوں اور دیار مسلمین کے بارے میں کہا کہ یہ دار مخلوط ہے یعنی وہ علاقہ جہاں مسلمان اور مرتدین دونوں رہتے ہوں، اور ان کے درمیان تمیز کرنا ممکن نہ ہو!۔

اس طرح ضحاکیہ متقدمین خوارج کا ایک فرقہ ہے جس کا دار الاسلام کے بارے میں کہنا ہے کہ "وہ دار مخلوط ہے، ہم صرف اسی کی ذمیداری لیتے ہیں جسکے اسلام کا ہمیں پتہ چلے گا اور جسکے اسلام کا ہمیں پتہ نہیں چلے گا اس کے تعلق سے ہم توقف اختیار کریں گے"۔

(مقالات الاسلامیین ص ۱۱۲)

چنانچہ جب ہم دقت نظری سے دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ متقدمین ضحاکیہ اور معاصر ضحاکیہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۹- مذکورہ خارجی نے اپنے تراجعات پر ایک رسالہ لکھ کر لوگوں کو وہم دیا ہے، اس نے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالے کا نام (ترشید العمل الجہادی) رکھا ہے، اس کتاب کو دیکھ کر بہت سے لوگ خوش ہوگئے، مگر جب کوئی اس رسالے کو دقت سے پڑھے گا تو واضح ہوگا کہ اس نے رجوع نہیں کیا ہے، بلکہ یہ پکا اصولی سخت خارجی ہے یہاں تک کہ اس نے اپنے تراجعات کے اندر بھی یہی واضح کیا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے اندر وصف اسلام نہیں پایا جاتا ہے بلکہ یہ مجہول الحال ہیں۔

میں نے اسکی اس کتاب کو کئی بار پڑھا جس سے مجھے یہی لگا کہ یہ تراجعات نہیں ہے، بلکہ جیل میں جانے کے بعد اس نے اپنے پیروکاروں کیلئے جدید خارجی فقہ کی تشکیل دی ہے جو اس کمزور مرحلے کے مطابق ہو جس سے اس وقت خارجی فکر گزر رہی ہے، کیونکہ اس وقت انہیں ایسا کوئی علاقہ نہیں میسر ہے جو ان کی سرپرستی کرے، اسی لئے ان میں سے اکثر یا تو مار دیئے گئے یا پھر وہ جیلوں میں مقید ہیں یا پھر وہ کافر ملکوں میں بھٹک رہے ہیں اور جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں جن کے مستقبل کا کوئی پتہ نہیں ہے۔

چنانچہ معاصر خوارج کی نظر میں وہ اس وقت مکی مرحلے سے گزر رہے ہیں، چنانچہ مذکورہ خارجی نے بعض مسائل میں محض شکلی رجوع کیا ہے البتہ اس کی کتابوں کے اندر جو بنیادی خارجی اصول ہیں ان کو بالکل نہیں چھیڑا ہے، اور نہ ہی اس ان اصولوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس نے کوئی غلطی کی ہے، اور نہ ہی اپنے کسی بنیادی خارجی اصول سے رجوع کیا ہے۔

اسی لئے اخیر میں میں نے اس کے موہوم تراجعات کی حقیقت کو ایکسپوز کیا ہے۔

اسکے تراجعات میں سب سے پہلا جھوٹ یہی ہے کہ وہ شروع رسالے میں کہتا ہے کہ "اسکی کتابیں کسی پر بھڑکانے اور اسکے خلاف ابھارنے سے خالی ہیں"۔

سبحان اللہ! یہ تکفیری خارجی ایک طرف امت محمدیہ کی تکفیر کرتا ہے اور پھر حکام کو مرتد کہہ کر انکے خلاف جہاد کا علم بلند کرتا ہے، پھر آ کر کہتا ہے کہ اسکی کتابیں تحریض اور بھڑکاؤ تحریر سے خالی ہیں!!

اب آتے ہیں اس مذکورہ خارجی یعنی سید فضل کے خارجی افکار کی طرف کہ کس قدر گھناؤنے خارجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افکار اس کے یہاں پائے جاتے ہیں:

سید فضل کہتا ہے:

”جن مما لک کے اندر وضعی قوانین لاگو ہیں جیسا کہ بہت سے مسلم مما لک کے اندر ہو رہا ہے ان کے لئے بہت ہی سنگین احکام ہیں جنہیں جاننا ہر مسلمان کیلئے واجب ہے تا کہ ہر کوئی حق اور یقین کے ساتھ مرے اور جیئے، ان احکام میں سے چند کا ذکر درج ذیل ہے:

* - ان مما لک کے حکام کافر ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

* - ان مما لک کے قاضی بھی کافر ہیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ ان مما لک میں ایسے عہدوں کو قبول کرنا کفر ہے، ان حکام اور قاضیوں کے کفر کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: {وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} ترجمہ: جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ کافر ہیں۔

* - ان مما لک کے اندر قانون ساز مجلسوں کے ممبران کفار ہیں جیسے پارلیمنٹ اور مجلس الامہ کے ممبران۔ ان کے کفر کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: {اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ} ترجمہ: انھوں نے اپنے عالموں اور اپنے درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا۔

* - ان مما لک کے دفاع کرنے والے فوجی سب کفار ہیں۔ کیونکہ یہ سب طاغوت کیلئے لڑ رہے ہیں جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا} ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو! یقین مانو کہ شیطانی حیلہ (بالکل بودا اور) سخت کمزور ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اوراس حکم کے اندر وہ سارے لوگ شامل ہوں گے جو ان کافر نظاموں کا دفاع کرتے ہیں خواہ وہ دفاع فوجیوں کی طرح مسلح دفاع ہو یا قولی دفاع ہو جیسے کہ بعض علماء، صحافی اور میڈیا والے کرتے ہیں۔

(الجامع، ص ۵۳۹)۔

اس کا جواب درج ذیل صورتوں میں دیا جاسکتا ہے:

۱- ان اصولوں کے بارے میں یکلخت یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ سب خارجی اصول ہیں جو سب ایک ہی اصول کی طرف لوٹ کر آتے ہیں اور وہ ہے ایک مسلمان حاکم کی تکفیر کرنا، اسی طرح جس طرح معاصر خوارج کے متقدمین اسلاف نے کیا ہے، چنانچہ سب سے پہلے جس خارجی کلمے کا استعمال کیا گیا اور جس سے کوفہ کی مسجد گونج اٹھی تھی اور اس وقت خلیفہ راشد سیدنا علی منبر پر خطبہ دے رہے تھے، وہ انکا یہ خارجی کلمہ تھا: (لاحکم الا اللہ)، اور وہ اسی سے مشہور ہو گئے، بعد میں انہیں اسی کلمے کی طرف منسوب کر کے محکمہ کا لقب دیا گیا کیونکہ وہ اسی بات کا تکرار بہت کرتے ہیں۔

۲- آپ دیکھیں گے کہ اس خارجی نے بغیر شریعت کے فیصلہ کرنے کے مسئلے میں اہل سنت کی تفصیلات کا ذکر بالکل نہیں کیا ہے نہ ہی متقدمین اہل سنت اور نہ ہی متاخرین اہل سنت، ساتھ ہی اس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی بھی کی ہے چنانچہ یہ اسی مسئلے میں کہتا ہے کہ اگر ابن عباس کا قول (کفر دون کفر) صحیح بھی ہو اور صحابہ میں سے کوئی ان کا مخالف بھی نہ ہو تو بھی انکا یہ قول حجت نہیں ہوگا؛ کیونکہ یہ بات چودھویں مقدمہ کے اندر ثابت ہو چکا ہے کہ اگر صحابی کا قول کتاب وسنت کے خلاف ہو تو وہ حجت نہیں ہوگا، اور یہاں سورہ مائدہ آیت کے تعلق سے عرب زبان اور عرف شارع سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ یہاں کفر اکبر مراد ہے اسلئے یہاں پر کسی صحابی کا قول حجت نہیں ہوگا"۔

(الجامع، ص ۹۷۱)

اسی طرح اسی باب کے اندر اکابرین اہل علم کی شان میں بھی گستاخی کی ہے چنانچہ شیخ الاسلام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلق سے کہتا ہے: ”میں یہاں پر یہ تنبیہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ شیخ ابن تیمیہ کے کلام کے اندر اس مسئلے میں تناقض پایا جاتا ہے“۔

(مصدر سابق)

اور اسی طرح ابن القیم رحمہ اللہ کے تعلق سے کہتا ہے: ”اب طالب علم کو یہ جاننا باقی رہ گیا ہے کہ ابن القیم کے نزدیک بغیر شریعت کے حکومت کرنے کے تعلق سے کئی صورتیں ہیں مگر ان میں سے کسی پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے!! اور اسی قول اور تقسیم پر بہت سارے معاصر اہل علم بھی اپنی رائے رکھتے ہیں“۔

(مصدر سابق ص ٦٠٢)

اسی طرح امام العصر شیخ ابن باز کے حق میں کہا: ”یہ شیخ یعنی ابن باز بھی انہیں لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اور جن کے فتاوے گڈ مڈ ہیں، تا کہ وہ سیاست کے ساتھ چلتے رہیں جہاں بھی وہ سیاست چلے“۔

(مصدر سابق ص ٦٩٣)

اس مجہول الحال خارجی کی حالت پر غور کریں، جو اپنا نام تک مجہول رکھتا ہے، تا کہ وہ گرفتار نہ ہو سکے، لیکن جیسے ہی اسکے اصلی نام کا پتہ چلا اسے گرفتار کرلیا گیا، وہ جھوٹے ناموں سے خارجی تحریریں لکھتا تھا، اسکے باوجود یہ بدقماش اکابر اہل علم پر اپنی زبان اور قلم دراز کرتا ہے، چنانچہ سب سے پہلے اس نے صحابی رسول ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف گستاخی کی، اسکے بعد دو علم کے پہاڑ ابن تیمیہ اور انکے شاگرد رشید ابن القیم رحمہما اللہ کے خلاف زبان درازی کی اور آخر میں امام العصر ابن باز رحمہ اللہ کے خلاف زبان درازی کی۔

بغیر شریعت کے فیصلہ کرنے کے مسئلے میں دائمہ کمیٹی برائے علمی بحوث و افتاء، مملکت سعودی عرب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے کہا ہے:

”الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ، وبعد:

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ}

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ کافر ہیں۔

چنانچہ جب وہ اسے حلال اور جائز سمجھے گا تو پھر وہ کفر اکبر، ظلم اکبر اور فسق اکبر ہوگا جو دائرہ اسلام سے خارج کر دے گا، لیکن اگر وہ اسے حرام سمجھتے ہوئے رشوت یا کسی دوسرے مقصد سے کرے گا تو یہ کفر اکبر نہیں ہوگا بلکہ گناہ کبیرہ ہوگا، جیسا کہ اہل علم نے ان آیتوں کی تفسیر میں وضاحت کی ہے، وباللہ التوفیق، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم“۔

اللجنہ الدائمہ للبحوث العلمیہ والافتاء، فتاوی اللجنہ

اس مسئلے پر تفصیلی گفتگو دوسرے فصل میں آئے گی۔

۳- یہ اصول جسے سید فضل نے ذکر کیا ہے معاصر خوارج کے یہاں متفق علیہ ہے؛ چنانچہ یہ بلاد اسلام کے حکام کیلئے طواغیت کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اور تمام مسلم حکام کی تکفیر کرتے ہیں، البتہ سید فضل دوسرے خوارج سے اس طور پر ممتاز ہے کہ اس نے اس اصول پر دوسرے خارجی اصول اور سنگین وتباہ کن نتائج بھی مرتب کئے ہیں، چنانچہ جتنے بھی خونی احکام اس نے اپنے پیروکاروں کے لئے مسلمانوں کے خلاف جائز قرار دیئے ہیں وہ سب اسی اصول پر اعتماد کر کے مرتب کئے ہیں۔

۴- اور جہاں تک فوج اور پولیس کی اس نے تکفیر کی ہے تو یہ بھی متقدمین خوارج کے اصول سے لیا ہے، اور وہ یہ اصول ہے کہ اگر حاکم کافر ہوا تو اسکے پیروکار رعایا بھی کافر ہو جائیں گے، گرچہ معاصر خوارج نے اسے حرف بحرف نہیں لیا ہے، بلکہ قریب قریب انہیں الفاظ کا استعمال کیا ہے، البتہ دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۵- اور جہاں تک پارلیمنٹ اور مجالس کے ممبران کی تکفیر کا تعلق ہے تو یہ بہت ہی سنگین ہے، کیونکہ اکابر علمائے امت کی طرف سے ان میں حصہ لینے کے جواز کا فتوی موجود ہے۔

۶- اسی طرح اس آیت سے منتخب ممبران کی تکفیر پر استدلال کرنا جمہور علمائے اسلام کی صریح مخالفت ہے؛ کیونکہ علماء کے نزدیک اس آیت کی تفصیل ہے کہ تحلیل وتحریم کی صورت میں کفر ہوگا بصورت دیگر معصیت ہوگا۔

ابن العربی نے کہا: ''ایک مومن مشرک کی اطاعت کر کے مشرک اس وقت ہوگا جب وہ اس اطاعت کا اعتقاد بھی رکھے: البتہ اگر وہ صرف عمل کرے گا اور عقیدہ اسکا سالم ہوگا تو اسکی توحید وتصدیق باقی رہے گی، صرف وہ گنہگار ہوگا، اسے اچھی طرح سمجھ لیں''۔

۷- جو لوگ انتخابات میں حصہ لیتے ہیں ان کے تعلق سے سید فضل کہتا ہے: ''جو لوگ پارلیمنٹ کے ممبران کا انتخاب کرتے ہیں وہ بھی کافر ہیں، اسلئے کہ وہ اس انتخاب کے ذریعے انہیں اپنا رب بناتے ہیں جو پارلیمنٹ میں جا کر شریعت سازی کرتے ہیں اور انکے علاوہ ہر وہ شخص کافر ہے جو ان انتخابات کا داعی ہو یا لوگوں کو اس میں حصہ لینے پر ابھارتا ہو''۔

(الجامع ص ۴۷۰)

تکفیری خارجیت کی یہ بہت ہی خطرناک پہلو ہے جس کے اندر اس نے مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑا، بطور خاص موجودہ دور میں کہ اس وقت انتخابات کا عموم بلوی ہے جسکے جواز کا فتوی علمائے امت نے دیا ہے کہ اس سے خیر کی امید زیادہ اور شر وفساد میں کمی ہوتی ہے۔

مگر اس خارجی سرغنہ نے دور حاضر کے اس فتنے کو بہانہ بنا کر کروڑوں مسلمانوں کی تکفیر کر ڈالی ہے اور ان پر مخلد فی النار کا فتوی دیا ہے، اس کا یہ فتوی اس کے پہلے اصول کا نتیجہ ہے کہ وہ سارے حکام کافر ہیں جو شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے حالانکہ اہل علم کے نزدیک اس بارے میں تفصیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اس خارجی سرغنہ نے کہا: ’’ان کافر حکام سے جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے، اور اگر کوئی اس فریضہ سے پیچھے ہٹے گا تو وہ فاسق اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا‘‘۔

(کتاب العمدہ، ص ۳۲۰)

اس کی ان گمراہیوں پر درج ذیل وجوہات سے رد:

* - اس میں امت کے تمام افراد کو بغیر کسی استثناء کے گنہگار بتایا ہے، اور یہ ایسا فتوی ہے جس میں کسی مجہول شخص کو نہیں بولنا چاہئے بلکہ کبار ائمہ مجتہدین ہی بول سکتے ہیں، مگر جس کی حالت سید الخوارج مجہول الحال والعین کی طرح ہو اور ساتھ ہی مجہول العلم بھی ہو اسکے کسی شیخ کا نام بھی پتہ نہ ہو بلکہ وہ پیشے سے طبیب ہو ایسے شخص کو کبھی بھی اس طرح کے سنگین فتاوؤں میں نہیں بولنا چاہئے۔

* - اس نے اسی باطل اصول کو بنیاد بنا کر جہاد کو واجب کر دیا ہے اور علمائے امت کے فتاوؤں پر دھیان نہیں دیا جس کی وجہ سے کروڑوں مسلمان کی تکفیر ہوگئی۔

* - اس کے فتوی کے مطابق جو سب سے پہلے اس کی زد میں آ کر فاسق اور گنہگار ہوگا وہ خود سید فضل ہوگا، کیونکہ دس سال سے جماعۃ الجہاد سے الگ ہو کر قید ہونے سے پہلے یمن میں رہنے لگا تھا، اور اپنے پرانے پیشے طبابت سے جڑ گیا تھا، اور اسکے بعد اپنے گمان کے اعتبار سے یہ مرتد حکام کے خلاف جہاد نہیں کر رہا تھا حالانکہ اس کے نزدیک فرض عین ہے، یہاں تک کہ اسے گرفتار کیا گیا اور اسکے ملک مصر بھیج دیا گیا، اسکے اصول اور فتوی کے مطابق یہ خود گنہگار اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور فاسق ہے، یہ اس پر زیادتی نہیں بلکہ خود اسکے فتوے کے مطابق ہے۔

* - یہاں سید فضل سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وجوب یا استحباب کا حکم لگانے سے قبل اس بات کی دلیل پیش کرے کہ مسلم حکام کو مرتد ثابت کرے تاکہ اس کے کہنے کے مطابق اسے جہاد شرعی کہا جائے۔

۸- ایک جگہ معاصر خوارج کا سرغنہ کہتا ہے: ’’وہ ممالک جہاں وضعی قوانین لاگو ہیں انہیں دار کفر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور دار الحرب کہا جائے گا''۔

(الجامع،ص ۶۷۰)

اور اس نے ایک دوسری جگہ کہا: ''بلاد المسلمین اس وقت دار الکفر اور دیار ارتداد ہیں''۔

(مصدر سابق،ص ۶۵۳)

اس اصول کو اس نے متقدمین خوارج سے لیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہیکہ اگر حاکم کافر ہو جائے تو رعایا بھی کافر ہو جاتی ہے، اسی لئے اہل سنت والجماعہ اپنے عقیدے میں یہ صراحت کرتے ہیں کہ دیار مسلمین دار الاسلام ہیں، اور عقائد کی کتابوں میں اس حکم کے ذکر کرنے کا واحد مقصد کلاب النار خوارج کی مخالفت کرنا ہے۔

امام ابو بکر اسماعیلی نے کہا: ''اہل حدیث دیار مسلمین کو دار الاسلام مانتے ہیں نہ کہ دار الکفر، جیسا کہ معتزلہ کا خیال ہے، جب تک کہ وہاں پر نماز کیلئے اذان اور اقامت کی آواز بلند ہوتی رہے اور وہاں کے باشندے پر امن ہوں''۔

(اعتقاد ائمۃ الحدیث لأبی بکر الاسماعیلی،ص ۷٦)

جبکہ معاصر خوارج کا سرغنہ کہتا ہے: ''بلاد المسلمین کو ہم دار الکفر اور دیار ارتداد سمجھتے ہیں''۔

(کتاب الجامع،ص ۶۷۱)

۹- معاصر خوارج کا سرغنہ کہتا ہے: ''جو لوگ طواغیت (حکام) کے مددگار وانصار ہیں ہمارے نزدیک ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو:

*- اقوال کے ذریعے ان کی مدد کرتے ہیں: اور اس میں سرفہرست علمائے سوء اور وہ متعالمین ہیں جو کافر حکمرانوں کو شرعی جواز عطا کرتے ہیں، اور ان سے کفر کی تہمت کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں، اور وہ ان حکام کے خلاف نکلنے والے مجاہدین کو بیوقوف ثابت کرتے ہیں، ان پر گمراہی اور دائرہ اسلام

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

سے خروج کا فتوی لگاتے ہیں، اسی طرح اقوال کے ذریعے ان کی مدد کرنے والوں میں اخبارات اور میڈیا میں لکھنے والے اور بولنے صحافی اور میڈیا پرسن بھی شامل ہیں جو بالکل وہی عمل کرتے ہیں۔

* -افعال کے ذریعے ان حکام کی مدد کرنے والوں میں سرفہرست ان مرتد حکام کی فوج ہے خواہ وہ سیکورٹی فورسیز ہوں یا پولیس ہو"۔

(کتاب الجامع ص ۶۷۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید فضل کے نزدیک طاغوتوں کے معاونین کے جرائم کا بیان

خارجی سرغنہ سید فضل کہتا ہے:

”جان لو کہ کسی کافر کیلئے زمین میں فساد پھیلانا اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب کچھ لوگ اسکے ظلم وفساد پر اسکا ساتھ دے رہے ہوتے ہیں، سو کسی کافر اور اسکے فساد کو بقا اسی وقت تک رہتی ہے جب تک اس کے اعوان ومددگار ہوتے ہیں، خواہ یہ مددگار اقوال کے ذریعے ہوں یا افعال کے ذریعے، اور یہ دونوں طرح کے لوگ ان حکام کی حمایت کرتے ہیں، اور حقیقت میں طاغوتی حکام کے خلاف مسلمانوں کی جو جنگ ہے یہ دراصل انہیں انصار ومعاونین کے خلاف جنگ ہے خواہ وہ ان کی فوج ہو یا دوسرے لوگ، تاکہ ان مرتد حکام کو معزول کر کے مسلمان حاکم کو لایا جائے، اسی لئے طاغوتوں کے انصار ومعاونین کا حکم جاننا بھی ضروری ہے، اور ہماری بحث کا یہ موضوع بھی ہے، اور جہاں تک علمائے سو، صحافیوں اور فوجیوں کا تعلق ہے تو کتاب وسنت اور اجماع کی روشنی میں ان پر کفر معین کا حکم لگایا جائے گا! اسلئے کہ ان کفار کی حکومت کی بقا کیلئے یہی حقیقی سبب ہیں جو وضعی قوانین کے مطابق حکومت کر رہے ہیں“۔

(الجامع ص ۱۱۱۴)

آگے یہ خارجی سرغنہ کہتا ہے کہ طاغوتوں کے انصار ومعاونین کے کفر پر جہاں تک دلیلوں کا تعلق ہے تو:

۱- صحابہ کا اس بات پر اتفاق تھا کہ مرتدین کے سرغنوں کے انصار ومعاونین بھی کافر ہیں جیسے کہ مسیلمہ کذاب کے انصار ومعاونین اور طلیحہ اسدی کے انصار ومعاونین، اسی لئے ان کے خلاف لڑائی میں ان کے اموال کو مال غنیمت سمجھا گیا، اور ان کی عورتوں کو قیدی بنایا گیا، اور انکے مقتولین پر دوزخی ہونے کی گواہی دی گئی، اس سے ان کے تکفیر معین کا پتہ چلتا ہے، اور اسکی دلیل یہ ہیکہ انکے اس حکم پر کسی نے اختلاف نہیں کیا جس سے ان کے اجماع کا پتہ چلتا ہے، اور ایسے اجماع کی مخالفت کرنے والا کافر ہے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اب جو اس حکم کی مخالفت کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ پر چلا جائے گا اور جماعت کو چھوڑ بیٹھے گا۔

۲- اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا} ترجمہ: جولوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو! یقین مانو کہ شیطانی حیلہ (بالکل بودا اور) سخت کمزور ہے۔

چنانچہ جو بھی کسی کافر حاکم کی یا کسی وضعی دستور کی یا کسی کافرانہ قانون کی خاطر اسکے دفاع میں لڑائی کرے گا جیسا کہ مرتد حکام کے انصار و معاونین کرتے ہیں، تو وہ طاغوت کی راہ میں لڑائی کرنے والا ہوگا، اور جو بھی طاغوت کی راہ میں لڑائی کرے گا وہ کافر ہوگا۔

۳- اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ} ترجمہ: (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے) جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔

۴- مزید اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ} ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تھے ہی خطا کار۔

مذکورہ آیتوں سے ثابت ہوا کہ حکام کے پیروکار اور فوج کا وہی حکم ہے جو ان کے متبوعین اور آقاؤں کا حکم ہے، تابع اور متبوع میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ان خارجی اصولوں کا جواب کئی وجوہات میں درج ذیل ہے:

۱- شارع نے تکفیر کے مسائل میں بہت زیادہ سختی سے کام لیا ہے گویا کسی کی تکفیر کرنا کوئی آسان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام نہیں ہے، اسکے لئے بہت سارے شرائط ہیں، صحیحین میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا".

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کہتا ہے کہ اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہوگیا۔

اسی لئے علماء نے اس تعلق سے زیادہ بحث کرنے سے آگاہ کیا ہے۔

علامہ شوکانی نے اپنی کتاب السیل الجرار میں کہا: "جان لو کہ کسی مسلمان کو اسکے دین سے نکال کر اسے کفر میں داخل کرنے کی کوئی مسلمان جراءت نہ کرے مگر اسی وقت جب اسکے پاس روز روشن کی طرح واضح دلیل ہو، اور ان احادیث کے اندر تکفیر کے مسئلے میں عجلت کرنے والوں کیلئے بڑی نصیحت اور عظیم پھٹکار ہے"۔ (السیل الجرار: ۴/ ۵۷۸)

خوارج عصر کو کوئی بھی نصیحت کام نہیں کرے گی اور انکے تکفیری سوچ کو کوئی بھی نہیں پھیر سکتا، یہ وعید والے نصوص ان لوگوں کے حق میں ہے جو کسی ایک مسلمان کی تکفیر کر رہا ہو، پھر آخر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو امت مسلمہ کے کروڑوں لوگوں کی تکفیر کرتے ہیں؟!

چنانچہ خوارج کا سرغنہ سید فضل پوری تاکید کے ساتھ کہتا ہے کہ یہ سب متعین طور پر کفار ہیں، اور یہاں پر ہمیں اسکے ان الفاظ (متعین طور پر) کو یاد رکھنا ہوگا کیونکہ یہ اپنے مفروضہ تراجعات کے اندر کہتا ہے کہ میری کتابوں کے اندر حکم مطلق ہے حکم معین نہیں ہے۔

۲- حکام کے معاونین وانصار کی اس نے جو تکفیر کی ہے یہ دراصل اس کے اس اصول کا نتیجہ ہے جس میں یہ کہتا ہے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے، چنانچہ یہ خوارج جس مسلمان کو بھی ناحق کافر سمجھ لیں اسے اگر کوئی کافر نہ کہے تو وہ بھی انکے نزدیک کافر ہوگا، اور یہی انکے اسلاف کے یہاں بھی پایا جاتا تھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورانکے اسی خارجی اصول کی بنیاد پر اسلام کے اندر سب سے پہلے شہید ان خوارج کے ہاتھوں ایک صحابی جلیل کے فرزند عبداللہ بن خباب ہوئے تھے، چنانچہ ان کا قصہ طبری نے نقل کیا ہے کہ خوارج نے ان سے پوچھا کہ تم ابوبکر اور عمر کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو انھوں نے ان دونوں کی تعریف کی، پھر ان خوارج نے پوچھا کہ تحکیم سے قبل تم علی کے بارے میں اور شہادت سے قبل عثمان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے دونوں کی تعریف کی پھر خوارج نے پوچھا: حکومت اور فیصلے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ توانہوں نے کہا: علی رضی اللہ عنہ تم لوگوں کے مقابلے میں زیادہ علم والے اور دین میں زیادہ متقی ہیں، تو ان خوارج نے کہا: تم ہدایت پر نہیں ہو۔

اس کے بعد ان خوارج نے انہیں پکڑ کر نہر کے کنارے لے گئے اور ذبح کر کے ان کا خون پانی میں بہادیا اسکے بعد انکی باندی کو بھی قتل کر دیا"۔

(تاریخ طبری: ۴/ ۶۰)

اس قصے کے اندر ان خوارج کے اسلاف کے تین اصول ہیں جنہیں انکی موجودہ نسل پکڑے ہوئے ہے اور وہ تینوں درج ذیل ہیں:

* - مسلمانوں کے اسلام اور حکومتی جھنڈے کے درمیان رابطہ پیدا کرنا، چنانچہ انکے مخالفین میں اصل کفر ہے یہاں تک کہ اسکے برعکس ثابت نہ ہو جائے، اور اسکا ان لوگوں نے دوسرے نام بھی دیئے ہیں، جیسے کہ جھنڈے کے اعتبار سے دیار کی شرعی حیثیت،، اسی لئے خوارج اسکے اسلام کے بارے میں توقف اختیار کرتے ہیں جو مخالفین کی طرف سے ہوتا ہے یہاں تک کہ اسکا معاملہ واضح نہ ہو جائے۔

* - خوارج اپنے مخالفین میں سے کسی ایسے فرد کو قتل نہیں کرتے جو کہیں اکیلا ملے، وہ اسکا پہلے امتحان لیتے ہیں، اگر وہ انکے منہج کی موافقت کرتا ہے تو وہ اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اگر مخالفت کرتا ہے تو اسے قتل کر دیتے ہیں، چنانچہ بعض تاریخی کتابوں میں منقول ہے کہ ان کے امتحان کا ایک طریقہ یہ ہیکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مسلمانوں میں سے اپنے مخالفین میں سے کسی کو پکڑ کر اسکے حوالے کرتے ہیں اور پھر اسے قتل کرنے کیلئے کہتے ہیں، اگر وہ انکار یا تردد کرتا ہے تو اسے یہ قتل کر دیتے ہیں، اور کبھی امتحان کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ آدمی سے سوال کرتے ہیں، اور سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ کے ساتھ انہوں نے یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔

*۔اس قصے میں ایک اہم خارجی اصول یہ بھی ہے کہ جو کافر (انکے مخالف مسلمان) کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے، چنانچہ یہاں پر انہوں نے عبداللہ بن خباب کا امتحان لیا سیدنا عثمان اور علی کی تکفیر کرنے میں؛ لیکن جب انہوں نے ان کی تکفیر نہیں کی بلکہ الٹا انکی تعریف کی تو ان خوارج نے انہیں قتل کر دیا اور بری طرح قتل کیا اور اگر وہ انکی تکفیر کر کے ان خوارج کی موافقت کر دیتے تو یہ ان کا ایک بال بھی نہیں چھوتے۔

۳۔اور جہاں تک اسکا قرآنی آیات سے استدلال کرنا ہے تو اس استدلال کے باطل ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ یہ آیتیں کافر امتوں کیلئے ہیں، اب ایسی صورت میں کس عقل اور دین سے ایک آدمی ان آیتوں سے استدلال کرے گا جو فرعون اور نمرود کے پیروکاروں کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور پھر انہیں مسلمان حکمرانوں کے پیروکاروں اور رعایا پر چسپاں کر دے گا؟ اس پر مزید تفصیل آگے آئے گی۔

۴۔اس اصول سے واضح ہوتا ہے کہ تکفیری فکر کے بانی مودودی سے یہ خوارج کس قدر متاثر ہیں جنہوں نے مسلم حکمرانوں کو فرعون اور نمرود سے تشبیہ دی ہے اور ان کے رعایا کو انکے رعایا سے، اور جہاں تک موہوم اجماع کے دعوی کا تعلق ہے تو اس پر تفصیلی کلام عنقریب آئے گا۔

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید فضل اور وضعی قوانین کے ذریعے فیصلہ کرنے کے آثار و نتائج:

قبل اس کے کہ اس تعلق سے سید فضل کے اقوال نقل کیئے جائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین خوارج کے اصول بیان کر دییئے جائیں؛ کیونکہ ان کے بیان کرنے سے جدید خوارج اور انکے اسلاف کے درمیان مطابقت اور موافقت واضح ہو جائے گی، اور اس سے قبل میں نے اسکی کتابوں کے اختیار کرنے کی وجہ یہ بتائی تھی کہ خوارج کے اصول و قواعد میں اسکی کتابیں زیادہ واضح ہیں۔

متقدمین خوارج کے اصول و قواعد

ان کے یہاں سب سے اہم اصول اس مسلمان حاکم کی تکفیر کرنا ہے جو شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرتا ہو، اور یہ اصول انکے یہاں دوسرے خارجی اصولوں کیلئے رکن کی حیثیت رکھتا ہے، اس اصول کے نتیجے میں تمام اسلامی سماج دار الکفر اور دیار ارتداد ہو جاتے ہیں، اس کفریہ جھنڈے کی وجہ سے جو اس علاقے میں لہرا رہے ہیں، اور بعض خارجی فرقوں کے نزدیک سماج کے تعلق سے توقف پایا جاتا ہے، اور بعض خوارج مسلمانوں کو مجہول الحال کے حکم میں رکھتے ہیں، اور بعض دوسرے انہیں دار مخلوط میں شمار کرتے ہیں، ان سب پر تفصیلی گفتگو آئے گی۔

اور انکے اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے۔ یہ متقدمین خوارج کا اصول ہے جسے من وعن معاصر خوارج مانتے ہیں کیونکہ معاصر خوارج کی دو ہزار سے زائد کتابیں اور رسالے ہوں گے جن کے اندر یہی اصول کثرت سے مذکور ہے۔

ان میں مشہور خارجی سرغنہ سید فضل نے اس اصول کو زیادہ مشہور کیا اور اس نے مسلمانوں سے وصف اسلام کو چھین کر ان پر کفر کا لیبل لگایا اور انکی تکفیر کر ڈالی، باقی کو مجہول الحال بنا دیا اور دیار اسلام کو دار الکفر اور دار الحرب بنا دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خارجی مفکرین میں سے کسی نے اس مسئلے کی مخالفت نہیں کی ہے، اور جو بھی ان کے اصول کی مخالفت کرے اسے یہ مرجئۃ العصر کہتے ہیں۔

چنانچہ فارس زہرانی نے کہا: ''اللہ کی برکت سے آگے بڑھو، پیچھے مڑ کر نہ دیکھو، اور جان لو کہ یہ بم دھماکے اور دھوکے سے قتل کرنا مشروع اعمال میں سے ہے! خواہ یہ اصلی دار الکفر میں ہو یا ارتداد والے دار الکفر میں ہو جیسے سعودی عرب، مراکش اور پاکستان! اور اگر کوئی اس میں فرق کرتا ہے تو وہ یا تو جاہل ہے یا پھر درباری مولوی ہے''۔

(نصوص الفقہاء فی أحکام الاغارۃ والتترس لفارس الزہرانی ص ۳)

سید فضل نے کہا: ''کافر حاکم کے بارے میں موقف کے تعلق سے مسلمانوں کے تین فرقے ہیں:

* – جو ان حکام پر نکیر کرے: تو اسکا اسلام ظاہر ہوگا الا یہ کہ کسی دوسری وجہ سے اسکا اسلام ٹوٹ جائے۔

* – جو ان حکام سے اپنی رضامندی ظاہر کرے اور انکے افعال کی موافقت کرے، تو اسکا کفر ظاہر ہے۔

* – خاموش رہنے والے''۔

اس خارجی کے قول سے معلوم ہوا کہ اس نے دار الاسلام کو پہلے دار الحرب اور دار ارتداد کہا پھر وہاں رہنے والے مسلمانوں کی تین قسمیں کر دی ہیں: ایک وہ جو باغی خارجی ہو، حکام اور رعایا کی تکفیر کرتا ہو تو وہ ان کے نزدیک اللہ کے نیک بندوں میں شمار ہوگا، بلکہ یہی اصلی مومن ہوں گے جیسا کہ ان کے اول سرغنہ بن لادن نے کہا ہے۔

دوسرے وہ جو رضامندی کا اظہار کرے وہ انکے نزدیک کافر اور مرتد ہوگا، حتی کہ وہ مسکین مسجد میں جھاڑو لگانے والا اور مسجد کا امام بھی مرتد ہوگا جیسا کہ مقدسی نے کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرے وہ جو خاموش رہتے ہیں وہ نہ حکام پر نکیر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے یہاں کام کرتے ہیں۔

اسی طرح یہ دائرہ کفر کو بڑھا کر ان لوگوں کو بھی شامل کرتے ہیں جو قول سے ان حکام کا دفاع کرتے ہیں جیسے علماء اور صحافی وغیرہ، یا جو فعل سے ان کا دفاع کرتے ہیں جیسے فوج، چنانچہ ان کے یہاں یہ سب مرتد کافر ہیں۔

ان کے علاوہ یہ اپنے دائرہ تکفیر کو بڑھاتے ہوئے ان لوگوں کی بھی تکفیر کرتے ہیں جو حکام کی تکفیر نہیں کرتے، انہیں میں پارلیمنٹ اور مجلسوں کے ممبران بھی شامل ہیں، حتی کہ وہ لوگ بھی شامل ہیں جو انہیں منتخب کرتے ہیں، یہ سب لوگ ان خوارج کے نزدیک مرتد ہیں۔

اسکے بعد ایمان وکفر کے اعتبار سے اس نے باشندوں کی تین قسمیں کی ہیں:

''ان ممالک میں خاموش رہنے والا تین حال سے خالی نہیں ہوگا: یا تو اسکا ظاہر کفر ہوگا یا اسلام ہوگا یا پھر اس سے کسی چیز کا اظہار نہیں ہوگا۔

* پس جس کا ظاہری کفر ہوگا خواہ وہ اصلی کفر ہو یا مرتد ہو تو ایسی صورت میں وہ کافر ہوگا۔

* جس کا ظاہر اسلام ہو، تو وہ حکماً مسلمان ہوگا، یعنی ظاہری طور پر اس کے اندر اسلام کی نشانیاں پائی جائیں اور نواقض اسلام میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو، تو ایسی صورت میں اس پر اسلام کا حکم لگایا جائے گا''۔

(الجامع ص ۶۲۴)

اور جس سے کچھ بھی ظاہر نہ ہو نہ ہی اسلام اور نہ ہی کفر تو ایسی صورت میں وہ مجہول الحال ہوگا۔

ان خارجی بکواس اور تکفیری اصولوں پر رد کرنے کیلئے چند وقفات ہیں:

۱- اسکا یہ کہنا کہ اکثر باشندے خاموش رہنے والے ہوتے ہیں، صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ اکثریت کی انہوں نے تکفیر کر ڈالی ہے، حکام کی تکفیر، انکے معاونین کی تکفیر خواہ وہ قول کے ذریعے ہو یا فعل کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعے، منتخب شدہ افراد کی تکفیر اور جو منتخب کرنے والے ہیں ان کی تکفیر، اس کے بعد مسلمانوں میں سے وہی بچتے ہیں تو خارجی ذہن کے ہوتے ہیں!

۲- اگر ہم مان بھی لیں کہ اکثر لوگ خاموش رہنے والوں کی ہے تو جس طرح مسلمانوں کی تقسیم اس خارجی نے کی ہے اس اعتبار سے خاموش رہنے والے مجہول الحال ہوں گے اور ایسے لوگوں کیلئے دو شرط لگائی ہے، اگر وہ دونوں شرطیں پائی جائیں گی تو انہیں مسلمان کہا جائے گا:

پہلی شرط: اسلام کے شعائر کا اظہار کرتا ہو، اور اسکی علامتیں یہ ہیں کہ وہ:

* شہادتین کا اظہار کرے نماز پڑھ کر خواہ جماعت کے ساتھ پڑھے یا اکیلے میں پڑھے۔

* دوسرے یہ کہ وہ اذان دے جس کے اندر شہادتین کا اظہار ہوتا ہے۔

* اور تیسرے یہ کہ کوئی مسلمان اسکے حق میں گواہی دیدے۔

ان کے علاوہ بھی کچھ ظاہری علامتیں ہیں مگر وہ قرینہ ہیں جیسے داڑھی رکھنا اور سلام کرنا وغیرہ، مگر یہ کافی نہیں ہیں۔

دوسری شرط: حاکم کیلئے کسی طرح کی رضامندی یا موافقت ظاہر نہ ہو؛ اگر ایسا ہوا تو پھر کافر ہو جائے گا، اسی لئے یہ شرط لگائی ہے کہ نواقض اسلام میں سے کوئی ناقض نہ پایا جائے۔

اس خارجی حروری قاعدے کے مطابق دیار مسلمین میں رہنے والے کے پاس اگر ان چاروں خارجی علامتوں میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے تو اسے یہ مجہول الحال کہیں گے گرچہ وہ دارالاسلام کے قلب میں رہتا ہو خواہ وہ حرم مکی یا حرم مدنی کے اندر رہتا ہو، اسکا ازار نصف پنڈلی تک ہو اور لمبی چوڑی داڑھی ہو لیکن اگر اسے سید فضل نماز پڑھتے نہ دیکھا ہو یا اسی طرح کلمہ پڑھتے یا اذان دیتے نہ سنا ہو یا کوئی آکر اسکے حق میں گواہی نہ دے تو اس کے نزدیک وہ مجہول الحال ہوگا اور اس پر اسلام کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

امام طحاوی نے ایک اہل سنت والجماعہ کو خوارج سے ممتاز کرتے ہوئے کہا: ''ہم اہل قبلہ کو مسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن کہیں گے"۔

(العقیدہ الطحاویہ، ص ۳۸)

جبکہ معاصر خوارج کا سرغنہ کہتا ہے: "ہم اہل قبلہ کو مجہول الحال کہیں گے"۔

یہ تکفیر کا شوق اور خون کی شدید پیاس ہے جس کی وجہ سے سید الخوارج نے جمہور امت کی تکفیر کر ڈالی ہے اور باقی کو مجہول الحال بنادیا ہے۔

سید فضل کی کتابوں جو پڑھے گا اسے اندازہ ہوگا کہ اہل علم کی کتابوں سے یہ بہت ہی واقف تھا اسی لئے اس نے اہل علم کے مشتبہ کلام کو لیکر اپنے خارجی مقصد میں استعمال خوب کیا ہے۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ اس خارجی پر یہ بات مخفی نہیں ہوگی کہ جمہور اہل علم اکثر پر اسلام اور عصمت کا حکم لگاتے ہیں۔

چنانچہ جصاص نے کہا: "کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جو دارالاسلام اور دارالحرب میں رہتا ہے اس پر اکثریت کی وجہ سے عموم کا حکم لگتا ہے نہ کہ اقلیت کی وجہ سے خصوص کا، اسی لئے جو دارالاسلام میں رہتا ہے اسے قتل کرنا منع ہے حالانکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جن کا قتل کرنا جائز ہے جیسے مرتد، ملحد اور حربی کافر۔

اور جو دارالحرب میں رہتا ہے اسکا قتل کرنا جائز ہے، جبکہ وہاں مسلمان تاجر، قیدی اور دوسرے قسم کے مسلمان بھی ہوسکتے ہیں جنہیں قتل کرنا اصلاً جائز نہیں ہے مگر سب پر یہی اصول لاگو ہوگا"۔

(أحکام القرآن للجصاص: ۱/ ۷۹)

اسی طرح اس خارجی قاعدے کو درج ذیل یہ حدیث بھی منہدم کرتی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: " تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعْرِفُ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(یہ کہ تو بھوکے اور مہمان کو) کھانا کھلا دے اور ہر شخص سے سلام کرے خواہ تو اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔"

اسی طرح یہ حدیث بھی:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ ".

ترجمہ: سیدنا ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص تم میں سے کسی منکر (خلاف شرع) کام کو دیکھے تو اس کو مٹا دے اپنے ہاتھ سے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی (دل میں اس کو برا جانے اور اس سے بیزار رہو) یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔"

چنانچہ نکیر کے درجات ہوتے ہیں اور اسکا آخری درجہ قلبی نکیر ہے، تو کیا سید فضل نے ہر ایک کا دل پھاڑ کر دیکھا ہے کہ کس نے حکام پر دل سے نکیر نہیں کی ہے اور وہ اسکی وجہ سے کافر ہو گیا ہے؟

ایک طرف شریعت ہے کہ نکیر کے آخری درجے پر بھی راضی ہے اور وہ قلبی نکیر ہے، ایسے شخص کیلئے ایمان کو باقی مانتی ہے، اور قلبی نکیر کرنے والا طبعی طور پر خاموش ہی رہتا ہے۔

مگر سید الخوارج نے خاموش رہنے والے کو مجہول الحال مرتد کے خانے میں شمار کر لیا ہے اور اپنے پیروکاروں کو آگاہ کر دیا ہے کہ یہ مجہول الحال بھی مسلمان نہیں ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سید الخوارج نے یہ سارے خارجی حروری تقسیم کیوں کئے ہیں؟ ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوسکتا کہ اس تقسیم کے پیچھے کوئی مقاصد نہ ہوں، کچھ ہوں گے جنہیں اس نے اپنے دل میں چھپا رکھا ہے اور کہیں کہیں اپنی کتابوں میں صراحت بھی کر دی ہے۔

چنانچہ اس نے ایک جگہ کہا: ”اور جہاں تک قتال کے احکام کا تعلق ہے تو ایک مسلمان اپنے اسلام کی وجہ سے معصوم ہوتا ہے خواہ وہ کہیں بھی رہے، دارالاسلام میں ہو یا دارالحرب میں، کفار سے قتال کرتے وقت اسکا قتل کرنا جائز نہیں ہے، اگر وہ ان کے ساتھ مخلوط ہے اور اسکی تمیز ممکن نہیں، سوائے ضرورت کے وقت، اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب کفار مسلمانوں کو ڈھال بناتے ہیں، اور اگر وہ انکے ساتھ مخلوط ہوں اور کسی بھی علامت کی وجہ سے انکی تمیز نہ ہوسکے تو ان کے قتل کرنے میں کوئی مواخذہ نہیں ہے“۔

(الجامع ص ۶۳۷)

اس خارجی کے اس کلام میں کچھ وقفات ہیں:

* - اس نے کہا: (ایک مسلمان اپنے اسلام کی وجہ سے معصوم ہوتا ہے)، یہ بہت ہی خوبصورت عبارت ہے، مگر سوال یہ ہیکہ اسکے نزدیک یہ مسلمان کون ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو اسی کی طرح خارجی تکفیری فکر کا حامل ہو، جو حکام کی تکفیر کرتا ہو۔

یہ وہی سید فضل خارجی ہے جس نے اکثر مسلمانوں کی تکفیر کرنے کے بعد بہت ہی تنگ دائرے میں اسلام کو ثابت کرتا ہے اور ان کی بھی دو قسمیں بتاتا ہے:

۱- ایک وہ جو کفار سے مخلوط ہوں، اور یہاں کفار سے مراد مسلم حکام اور اسکے معاونین ہیں، مگر ان کی تمیز ممکن ہو تو ایسی صورت میں انہیں صرف بوقت ضرورت ہی قتل کرنا جائز ہوگا جیسے انہیں اگر ڈھال بنایا جاتا ہو۔

۲- اگر وہ کفار کے ساتھ اس طرح مخلوط ہوں کہ ان کی تمیز کسی بھی علامت سے ممکن نہ ہو تو ایسی صورت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں ان کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے!

اس طرح اس خارجی کے قول کے مطابق عالم اسلام کے اندر لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

۱-کفار مرتد جن سے قتال کرنا یہود ونصاری سے بھی زیادہ واجب ہے۔

۲-ذمی کافر: کیونکہ حاکم کے مرتد ہونے کی وجہ سے اسکا عہدو پیمان باقی نہ رہا، اور یہ بھی حربی ہوگیا، اس پر کلام آگے آئے گا۔

۳-مجہول الحال، اور یہی لوگ اسکے نزدیک اکثریت ہے، ان کا قتل کرنا جائز ہے اس کے نزدیک خواہ ضرورت کے تحت ہو یا بلا ضرورت؛ کیونکہ انہیں صرف اسلام بچا سکتا تھا اور ان کیلئے کوئی علامت نہیں ہے کیونکہ یہ مجہول الحال ہیں۔

۴-مسلمان: انکے قتل کرنے کے اعتبار سے ان کی دو قسمیں بتلائی ہیں:

*-اگر وہ کفار سے ممتاز ہیں تو ایسی صورت میں انکا قتل کرنا جائز نہیں ہے سوائے اس وقت جب انہیں ڈھال بنایا جائے۔

*-اگر ان کی تمیز ممکن نہ ہو، ایسی صورت میں ان کا قتل کرنا جائز ہوگا خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو۔

ان تقسیمات سے واضح ہوا کہ سید الخوارج کے نزدیک روئے زمین پر کوئی معصوم الدم بچا ہی نہیں، سب قتل کے مستحق ہیں خواہ انہیں ضرورت کی وجہ سے قتل کیا جائے یا بلا ضرورت۔

اس خارجی وضاحت سے یہ تعجب اور غرابت دور ہو جاتی ہے کہ نوجوان خوارج کیسے معصوم مسلمانوں اور ذمیوں کو قتل کر کے تقرب الہی حاصل کرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک مقتول یا تو کفار مرتد ہیں یا وہ کفار ہیں جن کا کوئی عہدو پیمان نہیں یا پھر وہ مومن ہیں جنہیں بوقت ضرورت قتل کرنا جائز ہے، یا پھر مجہول الحال ہیں جنہیں قتل کرنا بلا ضرورت بھی جائز ہے!!

اکثر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ بم دھماکے اور خونریزی حدیثوں کے نہ سمجھنے اور ولاء و براء کی حقیقت نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاننے کی وجہ سے ہے، لیکن یہ سوچنا صحیح نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہیکہ یہ سب خارجی قدیم عقائد ہیں جنہیں جدید لباس پہنا دیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہاں سید الخوارج نے کفار سے قتال کرنے سے مراد اصلی کفار کو لیا ہے کیونکہ اس سے مذکورہ دونوں اصول مانع ہیں:

ا- سابقہ احکام: یعنی حکام کو مرتد کہہ کر ان سے قتال کرنا، بلکہ ان سے قتال کرنے کو یہود ونصاری سے قتال کرنے سے بھی افضل ماننا، اسلئے اسکا سارا کلام دیار مسلمین اور اہل اسلام سے ہے۔

۲- اس نے اپنی دوسری کتاب [العمدہ] کے اندر اس بات کا انکار کیا ہے کہ وہ اپنے خارجی کمیوں اور حروری اصولوں کو چھپائے چنانچہ اس نے کہا: "اور دوسرے لوگ یہ شرط لگاتے ہیں کہ کافر گروہ مسلمانوں سے ممتاز ہوں، اور ایسا ہی ہوتا ہے چنانچہ وہ گروہ جو کافر حاکم کا تعاون کرتا ہے وہ عام طور پر متعین لباس کے ساتھ ممتاز ہوتا ہے، انکے خاص کیمپ ہوتے ہیں، متعین جگہیں ہوتی ہیں، اور یہ کسی سے مخفی نہیں رہتا، اور جب ان سے مسلمان مخلوط ہو جاتے ہیں تو وہ یا تو اصلی کافر گروہ میں سے نہیں ہوتے، وہ صرف قتال کے وقت مخلوط ہوتے ہیں، یا وہ اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں، ایسی صورت میں یہ دو حال سے خالی نہیں ہوں گے:

*- بظاہر وہ کفار سے ممتاز نہیں ہوں گے، ایسے لوگوں سے قتال کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوگی۔

*- یہ کہ مسلمان دشمنوں کی صف میں ہوں اور بظاہر ممتاز ہوں تو اسے ڈھال بنانا کہیں گے"۔

(العمدہ، ص ۳۲۵)

اس سے واضح ہوا کہ سید فضل کے نزدیک تمام مسلمانوں کا خون حلال ہے۔

اس سے ابو مصعب سوری کا مراد بھی واضح ہو گیا کہ سید فضل کی کتابوں نے فوجی کیمپوں کے اندر تربیتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمی کو پورا کر دیا ہے۔

اگر اس نے انصاف سے کام لیا ہوتا تو یہ کہتا کہ سید قطب کی کتابوں نے نوجوانان امت کے نزدیک مسلمانوں کے خون کو گرمی کے دنوں میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ میٹھا بنا دیا ہے۔

یہ ساری تقسیمات اور تفریعات نوجوانوں کیلئے مرہم کا کام کیا ہے چنانچہ یہ جو خون ریزی کرتے ہیں اسے مزعومہ اسلامی حکومت قائم کرنے میں ایک تعاون سمجھتے ہیں، وہ مسلمانوں کو قتل کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اصلی کفار کو قتل کیا ہے یا پھر مرتد کو، یا پھر مجہول الحال کو، اور جہاں تک باقی مسلمانوں کا تعلق ہے تو پھر بوقت ضرورت ان کا قتل کرنا بھی جائز ہے، اللہ ہی ہم سب کا حامی ہے۔

چنانچہ جو بھی اس خارجی کی کتابوں کا مطالعہ کرے گا اسے یہ پتہ چلے گا کہ عالم اسلام کے اندر جو بھی یہ بم دھماکہ کر کے تباہی مچا رہے ہیں وہ انہیں دو خارجی ارکان پر اعتماد کرتے ہیں:

* - یہ اسے دار حرب اور دار ارتداد مانتے ہیں۔

* - انکے نزدیک یہاں کے اکثر لوگ یا تو مرتد ہیں یا اصلی کفار یا پھر مجہول الحال کہ جن کا قتل کرنا ان کے یہاں جائز ہے کیونکہ عصمت اسلام انکے لئے ثابت نہیں ہے۔

یہی وہ اصول ہیں جنہیں نوجوانوں کو تکفیر و تفجیر کے کیمپوں میں سکھایا گیا ہے، اور جب یہ نوجوان واپس اپنے ملکوں میں آئے ہیں تو انہوں نے اپنے جسموں پر خودکش بم باندھنے سے قبل اپنی عقلوں پر خودکش بم باندھ لیا ہے اور اپنے اذہان میں خارجی اصولوں کو بھر لیا ہے پھر اسکے بعد یہ خود کو خودکش بموں سے اڑاتے ہیں۔

یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ان مذکوہ خارجی اصولوں کی روشنی میں کیا مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہوگا جس کا خون حرام ہو؟

قاری کو عجیب لگے گا جب سید الخوارج کا یہ کلام پڑھے گا کہ ان خونی اصولوں کی نسبت اس نے امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شافعی کی طرف کرڈالی ہے جبکہ امام اہل سنت امام شافعی نے اس اصول کو دارالحرب اور اصلی کفار کیلئے بنائے ہیں مگر معاصر خوارج نے اسے بلاد اسلام پر لاگو کردیا۔

امام شافعی نے کہا: ''دشمن اگر کسی پہاڑ، قلعہ، خندق یا کسی محفوظ جگہ میں قلعہ بند ہو جائے تو اسے توپ اور آگ (گولی) وغیرہ سے مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر ممکن ہو تو ان پر پانی بھی پھینک سکتے ہیں تاکہ اسی میں غرق ہو جائیں، یا اسکے کیچڑ میں پھنس جائیں، خواہ ان کے ساتھ انکے بیوی بچے ہوں، راہب ہوں یا نہ ہوں، اور اسکے جواز کی وجہ یہی ہے کہ وہ دارالاسلام نہیں ہے''۔

(کتاب الام: ۴/ ۲۵۷)

امام فقیہ کے کلام سے ہم یہ نتائج حاصل کرتے ہیں:

* - امام شافعی نے قتل کی شکلوں پر کلام کیا ہے کہ قدیم زمانے کیسے قتل کیا جاتا تھا جیسے پانی میں ڈبونا، جلانا، سانپ بچھو چھوڑنا، توپ سے مارنا مگر آج کے خوارج قتل کی شکلوں پر بحث کرتے ہیں تو خود کش بم اور خودکش کار کے سوا کچھ نہیں پاتے ہیں۔

* - امام شافعی نے قتل کے جواز کو اصلی دارالکفر میں قرار دیا ہے۔

* - امام شافعی نے دارالحرب کے اندر ایسے لوگوں پر تنبیہ کی ہے کہ وہاں پر کچھ مسلمان معصوم الدم ہوتے ہیں جن کا قتل کرنا جائز نہیں، جیسے بچے، عورتیں، بوڑھے، گرچہ وہ دارالحرب ہوں۔

* - امام شافعی نے دارالحرب میں عام قتال کی بات کی ہے گرچہ وہاں کچھ معصوم الدم رہتے ہیں اور وہ بھی قتل ہو سکتے ہیں؛ اسلئے وہ دارالکفر ہے۔

اور سید الخوارج کا بھی عین یہی کلام ہے مگر یہ اسے دارالاسلام پر لاگو کر رہا ہے، چنانچہ اس نے اپنے پیروکاروں کیلئے یہ جائز قرار دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کا خون بہا سکتے ہیں کہ انکے نزدیک دیار مسلمین دار الکفر اور دارالحرب ہیں، اس طرح یہاں پر رہنے والے غیر معصوم الدم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح آپ دیکھیں گے تو امام شافعی اور سید الخوارج کے کلام میں فرق بالکل واضح ہے، امام شافعی نے اپنے کلام سے مراد اصلی دارالکفر اور دارالحرب کو لیا جبکہ آج کے سید الخوارج نے دیار اسلام کو مراد لیا ہے جہاں پانچوں اوقات میں اذان کی صدائیں گونجتی رہتی ہیں۔

سید فضل کہتا ہے: ”مجہول الحال کا حکم یہ ہیکہ اس کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے گا، اور اس پر معین حکم نہیں لگایا جائے گا اور نہ ہی اسکی حالت کے بارے میں جاننے کی کوشش کی جائے گی، الا یہ کہ اس پر حکم لگانے کی ضرورت کے وقت اسکی معرفت لینی پڑے“۔

یہ سید فضل ایک چالباز لومڑی کی طرح بڑا ہی مکار خارجی ہے، اسی لئے یہ اسلامی سماج کے ساتھ اسلام کے وصف کو استمرار کا قائل نہیں ہے۔

اسکے یہاں اسلامی سماج دارکفر، دارالحرب اور دار ارتداد ہے، اور اسکے اسی فکر اور عقیدے نے اسے دو چیزوں کے سامنے لا کھڑا کیا ہے اور دونوں اسکے لئے کڑوا گھونٹ ثابت ہوا ہے:

* - اگر یہ کہتا ہے کہ ان کے اندر اصل اسلام ہے اور وہ مومن ہیں، تو یہ اسکے اس اصول کے خلاف ہوگا جو اس نے بنایا ہے، آخر جسے یہ دارالکفر مانتا ہے وہاں کے لوگ کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں؟!

* - اور اگر اسے اسی خارجی اصول پر چھوڑ دیں، تو ایسی صورت میں وہ دار الحرب ہوگا اور وہاں کے لوگ کفار اور مرتد ہوں گے، جب تک کہ اسکے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔

اگر یہ پہلا قول اپناتا ہے تو اسکے خارجی اصولوں کے خلاف ہوگا اور اگر دوسرا قول مانتا ہے تو اسکا حروری اور بھیانک خارجی چہرہ سامنے آتا ہے، اور وہ یہ کہ یہ تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے خواہ وہ اللہ کے گھروں میں سجدہ کرنے والے ہی کیوں نہ ہوں۔

اسکے بعد دیکھتے ہیں کہ سید فضل دیار اسلام کے اندر رہنے والے مسلمانوں کو مخلوط کہتا ہے، بالکل ویسے ہی جس طرح اسکے خارجی اسلاف فرقہ ضحاکیہ نے کہا تھا جو اہل اسلام اور دیار اسلام کو دار خلیط کہتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اب ہم دونوں کے قول پر ذرا غور کرتے ہیں، چنانچہ ایک طرف ضحاکیہ اسلامی سماج کو دارمخلوط کہتے ہیں، چنانچہ کہتے ہیں کہ ہم اسی کی ذمیداری لیں گے جس کے اسلام کو جان لیں گے اور توقف کریں گے اس شخص کے بارے میں جس کے اسلام کو ہم نہیں جانیں گے۔

(مقالات الاسلامیین، ص ۱۱۱)

اسی طرح بالکل آج کے ضحاکیہ بھی مسلم سماج کو دارمخلوط کہتے ہیں۔

پھر آخر آج کے ضحاکیہ اور متقدمین ضحاکیہ کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب: کوئی فرق نہیں ہے، سوائے اس کے کہ آج کے ضحاک کے اندر غلو میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

آگے یہ خارجی ہذیان بکتے ہوئے یہ وضاحت پیش کر رہا ہے کہ مخلوط مسلمین سے وصف اسلام کو کیوں چھینا گیا چنانچہ کہتا ہے: ان کے اختلاط اور عدم تمیز کے دو اسباب ہیں:

پہلا سبب: اہل کتاب کو مسلمانوں سے ممیز رکھنے کیلئے لباس میں کوئی تعین نہیں کیا گیا، بلکہ وضعی قوانین کے اندر حقوق و واجبات میں وطنیت کی بنیاد پر سب کو برابر کر دیا گیا اور دینی تشخص کا خیال نہیں کیا گیا۔

دوسرا سبب: مرتدین وضعی قوانین کو حرام نہ مان کر اپنے ارتداد کا اقرار کرتے ہیں، اسی لئے وہ دارالاسلام میں رہتے ہوئے بھی مجہول الحال ہوتا ہے، اسی لئے اس پر کسی چیز کا حکم نہیں لگتا ہے نہ ہی اسلام کا اور نہ ہی کفر کا۔

(الجامع، ص ۶۲۴)

یہاں یہ مسلمان یا کافر کا حکم نہ لگانے سے مراد یہ لے رہا ہے کہ اس نے اسے نماز پڑھتے یا کلمہ پڑھتے یا اسکے حق میں کسی کو اسلام کی گواہی دیتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ جیسا کہ پہلے گزرا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکے بعد اسباب اختلاط کا ذکر کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا ہے:

* - اہل کتاب کو مسلمانوں سے ممیز رکھنے کیلئے لباس میں کوئی تعین نہیں کیا گیا۔

* - مرتدین وضعی قوانین کو حرام نہ مان کر اپنے ارتداد کا اقرار کرتے ہیں۔

اسکے کلام کا خلاصہ یہ ہیکہ مسلمانوں کو اسلام سے مخلوط کہہ کر مجھول الحال بنادیا ہے اسکا سبب یہ ہیکہ وہ وہاں پر اہل کتاب کیلئے کوئی خاص لباس متعین نہیں کیا گیا جس سے مسلمانوں کی تمیز ہو سکے جس طرح پہلے زمانے میں ہوتا تھا۔

دوسرا اسبب یہ بتلایا کہ اسلامی سماج میں مرتدین کا وجود ہوسکتا ہے مگر چونکہ وضعی قوانین کے نفاذ کی وجہ سے ان پر حد نافذ نہیں ہوسکتا اس لئے معاملہ مشکوک ہو جاتا ہے۔

اس خارجی ہذیان اور بکواس کا جواب کئی وجوہ سے درج ذیل ہے:

ا- یہ ساری تقسیمات، حیرت واضطراب کے اسباب، مرتدین کے اقسام، مجھول الحال اور مخلوط یہ سب نہ تو لباس کی تمیز کی وجہ سے ہے اور نہ ہی وضعی قوانین کی وجہ سے ہے بلکہ سارا اسبب اور بیماری صرف ایک ہے، اور وہ یہ کہ متقدمین خوارج کے تکفیری علم کو نئے سرے سے بلند کرنا ہے اور وہ مسلمان حکمرانوں کے خلاف حاکمیت کے شعار کو بلند کرنا ہے؛ چنانچہ اسی تکفیری اصول کی بنیاد پر پہلے انہوں نے حکام کی تکفیر کی اسکے بعد ان کے معاونین کی تکفیر کی، جس کے اندر امت محمدیہ کے بہت سے لوگ شامل ہوتے ہیں، اسکے بعد تیسرے نمبر پر ان لوگوں کی تکفیر کی جو حکام اور انکے معاونین کی تکفیر نہیں کرتے ہیں، اس طرح نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ساری امت محمدیہ خارجی سرغنہ کے نزدیک یا تو مرتد کفار ہے یا مجھول الحال ہے اور سب کا خون مٹی سے بھی زیادہ سستا ہے۔

اور یہی وہ اصول ہے جس پر متقدمین خوارج چلے ہیں اور آج کے خوارج کی کتابوں اور انکی کارستانیوں پر نظر ڈالنے سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ یہی بھی حاکمیت ہی کے ارد گرد گھوم رہے ہیں اور اسی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنیاد بنا کر مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔

اگر سید فضل تکفیر حکام کے اصول کو چھوڑ دے تو اس کے سارے خارجی تکفیری خواب ٹوٹ جائیں گے، پھر ممکن ہے اسکی عقل ٹھکانے آجائے اور اسے سکون کی نیند آجائے۔

اس وقت ممکن ہے خوارج عصر کی طرف سے وہ سارے غصب شدہ حقوق واپس آجائیں اور دیار مسلمین کو دارالاسلام کہا جائے، وہاں کے لوگوں کو مسلمان اور مومن کہا جائے، پھر دارالخلیط اور مجہول الحال اور ساکتون جیسے اسکے تکفیری اصول ختم ہو جائیں۔

لیکن اگر وہ انکار کرتا ہے تو ایسی صورت میں اسکے دوسرے سارے اصول ختم ہو جائیں گے یعنی پھر دیار مسلمین دارالکفر ہوگا، تکفیر حاکم کی وجہ سے تکفیر رعایا لازم آئے گا، پھر فوج اور پولیس کی تکفیر ہوگی یہاں تک یہ تکفیر خود اس کی ذات پر آئے گی اور اس تسلسل تکفیر سے امت محمدیہ کا کوئی آدمی نہیں بچ سکے گا۔

۲-مخلوط اور اختلاط والے خارجی شبہے کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ امت محمدیہ ایک زمانے تک اس حال میں رہی ہے کہ کسی لباس یا شعار کی کوئی تمیز نہیں رہی ہے، چنانچہ یہ چیز ہمیں عصر نبوت، خلافت صدیقی اور خلافت فاروقی کے کچھ سالوں دکھائی دیتی ہے، کیونکہ تمیز والا اصول آپ ہی نے لاگو کیا تھا۔

سوال یہ ہیکہ اس مدت میں اسلامی سماج پر سید فضل کیا حکم لگائے گا؟

اسی طرح سے بعد کے ادوار میں بھی ایسے مشکل اوقات آئے ہیں کہ خلفاء کی کمزوری کی وجہ سے اس تمیز پر عمل نہیں ہوا ہے کہ ذمیوں کو کسی خاص شعار کا پابند بنایا جاسکا ہو۔

اب اس مدت میں اسلامی سماج پر سید فضل کیا حکم لگائے گا؟

۳-اس خارجی کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ ہم اس سے مطالبہ کریں گے کہ تم نے اہل کتاب کے ساتھ جس لباس کو خاص کرنے کی بات کی ہے کہ اگر وہ نہ ہو تو پھر اسلام کا وصف ختم ہو جائے گا اور تمام لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجہول الحال ہو جائیں گے اس پر کسی معتبر عالم کا قول پیش کرے؟

کیونکہ اہل اسلام سے وصف اسلام کو چھین کر انہیں مجہول الحال بنانا ایک سنگین امر ہے؛ کیونکہ اس کی وجہ سے خون حلال ہوتا ہے۔

اور بطور خاص یہ بات ایسا شخص کہہ رہا ہے جو خود مجہول الحال ہے، اپنا حقیقی نام ظاہر نہیں کیا یہاں تک کہ جب وہ جیل میں پہونچ گیا، اس کی ساری کتابیں جھوٹے ناموں سے لکھی گئی ہیں، ساتھ ہی اسکا کوئی شیخ اور استاذ بھی نہیں ہے، بلکہ یہ ایک طبیب ہے اور آ کر فتوے دے رہا ہے کسی کو مرتد تو کسی کو کافر بتلا رہا ہے۔

۴- محض مرتدین کے ہونے کے شبہے کی وجہ سے مسلمانوں کو حلال الدم قرار دینا گمان اور ظن وتخمین کے سوا کچھ نہیں ہے۔

زمانہ نبوت میں منافقین پائے گئے ہیں، اور شریعت اسلامیہ کے اندر منافقین کفر میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں، ان کے بارے میں رسول اکرم ﷺ اور آپ کے راز دار سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اچھی معلومات تھیں، اسی طرح اکثر صحابہ کے نزدیک یہ اپنی باتوں سے پہچان لئے جاتے تھے، پھر بھی آپ ﷺ نے ان پر قتل کا حد نافذ نہیں کیا اور کسی مسلمان نے یہ جراءت نہیں کی کہ اس سماج کو دار مخلوط کہے۔

۵- اس خارجی کیلئے مناسب یہ تھا کہ نصوص شرعیہ کی روشنی میں اسلام کے وصف کو ثابت کرتا، چنانچہ نصوص سے واضح ہوتا ہے کہ معمولی قرینہ کی وجہ سے اسلام کو ثابت مان لیا جاتا ہے اگر آدمی اسلام کا دعوی کر دے گرچہ کفر کیلئے اسباب زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

اور اس کے لئے سب سے بہتر مثال سیدنا اسامہ بن زید کا وہ واقعہ ہے جس کے اندر آپ نے کلمہ توحید کے اقرار کے باوجود ایک شخص کو قتل کر دیا تھا شبہے کی بنیاد پر اور اسلئے کہ اس نے مسلمانوں کو خوب قتل اور زخمی کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کو شبہہ ہوا کہ اس نے تلوار دیکھ کر خوف کی وجہ سے کلمہ پڑھا ہے، کیونکہ اس کی تلوار گر چکی تھی، چنانچہ وہاں پر واضح قرینہ موجود تھا کہ وہ کفر پر ہے اور کلمہ ڈر کی وجہ سے پڑھ رہا ہے اور اسی لئے آپ نے اسے قتل کیا تھا، مگر شریعت نے کفر کے ان سارے قرینوں اور اشاروں کو ختم کر دیا اور اسلام کیلئے معمولی قرینے کا اعتبار کیا، وجہ صرف یہی ہے تاکہ مسلمانوں کے جان ومال اور آبرو کی ہر طرح سے حفاظت ہو سکے۔

لیکن چونکہ سید فضل ایک خارجی تکفیری ذہن کا قلبی مریض ہے، اور ایسے لوگ مثبت سوچ نہیں رکھتے چنانچہ اس کا کام مسلمانوں کو کافر بنانا ہے نہ کہ کافروں کو مسلمان بنانا جس طرح اسکے خارجی اور تکفیری اجداد کرتے تھے، ان خوارج کے یہاں خون کی پیاس بہت ہوتی ہے اور یہ اپنی یہ پیاس اسی تکفیر کے راستے سے بجھاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ معاصر خوارج بھی اپنے متقدمین اسلاف کی طرح مسلمانوں کی تکفیر کر کے ان کے دیار میں قتل وخونریزی مچاتے ہیں۔

سید فضل نے کہا: ''اب یہ مخفی نہیں رہا کہ وہ حکام جو شریعت کے مطابق حکومت نہیں کرتے وہ کافر ہیں، اور یہی چیز حجت کیلئے کافی ہے، گرچہ کچھ لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جو اس قول کی مخالفت کرتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اس قول کے ماننے والوں کو بیوقوف اور گمراہ کہتے ہیں، اور ایسا تو انبیاء کے ساتھ بھی ہوا ہے کہ انہیں بیوقوف اور گمراہ سمجھا گیا مگر حجت کے قیام میں یہ چیز مانع نہ رہی۔

یہیں سے یہ بھی پتہ چلا کہ بعض ملکوں میں جو حکام کی تکفیر کرتے ہیں انہیں خوارج اور گمراہ کہا جاتا ہے مگر یہ چیز مرتدین کے معاونین کی تکفیر میں مانع نہیں ہے کیونکہ ان تک اب حجت پہونچ چکی ہے، اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا} ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گناہ گاروں کو بنا دیا ہے اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جس قدر حق ظاہر ہوگا اسی قدر مخالفین اور گمراہ کہنے والے ظاہر ہوتے رہیں گے، اور یہ چیز قیام حجت میں مانع نہیں ہے جس طرح کہ ایسے لوگوں کے باوجود انبیاء نے حجت قائم کر دی تھی“۔

(الجامع ص ۶۹۷)

چونکہ سید فضل ایک پکا تکفیری خارجی ہے؛ اسلئے وہ اپنے من گھڑت اصولوں کو محفوظ رکھنے کیلئے ہر ممکن شبہات کو وارد کر کے ان کا جواب دیتا ہے تاکہ اسکے پیروکار اندھ بھکت ان خارجی حروری اصولوں کو صحیح مانتے رہیں اور ان کے دل میں تکفیر حکام کے تعلق سے کوئی شبہہ باقی نہ رہے۔

اس شبہے کا خلاصہ یہ ہیکہ امت کے اندر ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو حکام کی تکفیر کے قائل نہیں ہیں، اس سے یہ لازم آتا ہے کہ تکفیر کے شروط اور انتفاء موانع پورے نہیں ہیں، اسی لئے یہ اس شبہے کو لا کر اسکی تردید کر رہا ہے اور اسکے رد میں ایسا کلام پیش کر رہا ہے جسے کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا چہ جائے کہ ایسا شخص کہے جسے خوارج بہت بڑا عالم اور امام وقت سمجھتے ہوں۔

اس شبہے پر اسکے جواب کا خلاصہ یہ ہیکہ جو علماء حکا کی تکفیر نہیں کرتے ہیں اور جو انکی تکفیر کرتے ہیں انہیں اور انکے پیروکاروں کو یہ خوارج کہتے ہیں، یہ ان حکام کی یا انکے معاونین کی عدم تکفیر پر حجت نہیں ہے، رسولوں کے زمانے میں بھی ایسی مخالفتیں کی گئیں پھر بھی ان پر حجت قائم ہوئی اور اللہ تعالی نے انہیں معذور نہیں سمجھا باوجود یکہ رسولوں کو گمراہ کہا گیا۔

اس خارجی بکواس سے واضح ہوا کہ:

* - سید الخوارج نے منکرین وحدانیت کفار اور وضعی قوانین کے ذریعے حکومت کرنے والوں کے درمیان کفر کو برابر کر دیا، یعنی دونوں کو ایک ہی درجے میں رکھ دیا۔

* - وحدانیت اور رسالت میں انبیاء کے حجت کو اپنے اور حاکمیت کے باب میں اپنے خارجی تکفیری ساتھیوں کی حجت کو برابر کر دیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

*۔ رسولوں کی بعثت سے حجت قائم ہوئی ہے گرچہ ان کے مخالفین پائے گئے، اسی طرح سید فضل اور اسکے دیگر تکفیری ساتھیوں کے کلام سے حجت قائم ہوئی ہے گرچہ ان کے مخالف علماء موجود ہیں! کس قدر تعجب کی بات ہے۔

گویا اس خارجی نے وحدانیت اور رسالت میں انبیاء کے واضح کلام کو وضعی قوانین پر عمل کرنے کی وجہ سے تکفیر کے باب میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے مشتبہ کلام کے برابر کر دیا ہے، اسی طرح آج کے کبار علماء کے کلام کو جو سید فضل جیسے تکفیریوں کی مخالفت کرتے ہیں، رسولوں کے جھٹلانے والے کفار کے کلام کے برابر کر دیا ہے۔

مسائل وحدانیت اور رسالت کو مسائل حاکمیت کے برابر قرار دینا بہت بڑا ظلم ہے اور ساتھ ہی یہ ایک بڑا افریب اور دھوکہ ہے۔

جہالت کے عذر ہونے پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے بطور خاص ان مسائل میں جو عام طور پر ایک مجتہد عالم پر مخفی ہو جاتے ہیں چہ جائے کہ کوئی عام آدمی ہو، چنانچہ اللہ کی قدرت میں شک کرنے والے شخص والی حدیث کے تعلق سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں: ''اس آدمی نے اللہ کی قدرت میں شک کیا اور اس بات میں شک کیا کہ اگر اسے جلا کر اڑا دیا گیا تو اسے دوبارہ نہیں لوٹایا جائے گا، بلکہ اس نے یہ اعتقاد کر لیا کہ اسے دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا، اور یہ بالاتفاق کفر ہے، لیکن چونکہ وہ جاہل تھا، اسے حقیقت کا علم نہیں تھا، وہ مومن تھا، اسکے اندر اللہ کا خوف تھا اس بات کا کہ اللہ اسے سزا دے گا، اسی لئے اللہ نے اسے معاف کر دیا''۔

(مجموع الفتاوی: ۳/ ۲۳۱)

یہاں پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ اگر کوئی دوبارہ اٹھائے جانے پر اللہ کی قدرت میں شک کرے تو وہ کافر ہے، اسکے باوجود جہالت کو عذر مانا ہے؛ اسلئے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحدانیت، بیوی بچوں اور شرک کی نفی، رسالتوں کا اثبات یہ سب ایسے مسائل ہیں جو یقینی طور پر سب کو معلوم ہیں، اور ان پر تمام شریعتیں متفق ہیں، پھر ان کے درمیان اور مسائل حاکمیت کے درمیان برابری کیسے ہو سکتی ہے۔

ایک دوسری جگہ سید فضل نے اپنے ساتھی طلعت فؤاد قاسم کا قول نقل کیا ہے کہ ''یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ہم شریعت بدلنے والے حکام اور انکے معاونین کے درمیان فرق کرتے ہیں''۔

(الجامع ص ۶۳۷)

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سید فضل کہتا ہے: ''اس تفریق پر بھی کوئی دلیل نہیں ہے؛ کیونکہ احکام میں اس گروہ کے درمیان برابری کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے''۔

پھر آگے کہتا ہے: ''چنانچہ مرتد حکام کے معاونین کے کفر پر دلیل صحابہ کا اجماع ہے جنہوں نے مرتدین کے انصار و معاونین کی تکفیر پر اجماع کیا تھا، چنانچہ ان کے مال کو غنیمت سمجھا، انکی عورتوں کو قیدی بنایا اور انکے مقتولین کو مخلد فی النار ثابت کیا، انکے درمیان تابع اور متبوع کی کوئی تفریق نہیں کی، اور یہ نقل اور دلالت کی حیثیت سے صحیح اور قطعی اجماع ہے کیونکہ اس اجماع کی مخالفت کسی صحابی نے نہیں کی ہے''۔

اور اس اجماع کی مخالفت کرنے والا کافر ہے، اور مولف یعنی طلعت قاسم کے اس اجماع کے چھوڑنے کی وجہ سے وہی لازم آتا ہے جس کا ذکر میں نے کر دیا، خواہ وہ اس اجماع کے ترک کرنے میں علم اسکا علم رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ اس مسئلے میں سلف کے اقوال کو لیکر اجتہاد کرے تاکہ سنت اور جماعت کی مخالفت نہ ہو''۔

(مصدر سابق ص ۶۳۵)

اس کا جواب درج ذیل وجوہات سے دیا جاسکتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱- سید فضل نے سابقین اور لاحقین تمام لوگوں کو یا تو جاہل قرار دے رہا ہے یا پھر ان کی تکفیر کر رہا ہے، اور صرف تنہا خوارج کیلئے مرجع ومصدر کی حیثیت بننے کی کوشش کر رہا ہے، اسی لئے اس نے اپنے ساتھی کی بھی تکفیر کر دی ہے، حالانکہ اسے بھی خوارج کے یہاں علمی مرجع کی حیثیت حاصل ہے، وہ بھی مصر کے اندر اسلامی جماعت کا قائدرہ چکا ہے، وہ جماعت جو خوارج کا فکر رکھتی ہے، جیسا کہ ہم نے دوسرے مرحلے میں نقل کیا ہے۔

۲- پیش آمدہ مسائل کبھی بھی فتوی کی بنیاد نہیں رہے ہیں کہ ان پر قیاس کیا جائے، کیونکہ ہر واقعے کی الگ الگ خصوصیات اور کنڈیشن ہوتے ہیں جن پر دوسرے واقعے کو قیاس کرنا محال ہوتا ہے، الا یہ کہ گمان اور تخمین کیا جائے اور اٹکل پچو باتیں ماری جائیں، پھر آخر اس کا کیا ہوگا جو ایسے مسائل کو بنیاد بنا کر امت کے معصوم جانوں سے کھلواڑ کرتا ہو؟

ہاں، ایسے واقعات سے ایسے لوگ استدلال اور استنباط کر سکتے ہیں جو اجتہاد کے مقام پر فائز ہوں، مگر اس استنباط کیلئے تفصیلی یا اجمالی دلیلوں کی ضرورت ہوتی ہے، نہ کہ اسی واقعے کو فتوی میں بنیاد بنالیا جائے، بلکہ اس سے استغناء ممکن ہونا چاہئے۔

یہ تو مجتہد کی بات ہے، مگر جو نام اور علم دونوں میں مجہول ہو کیا ایسے لوگ اجتہادی مسائل میں ذرا بھی اجتہاد کرنے کے لائق ہیں؟!

۳- کسی پیش آمدہ مسئلے یا واقعے کی کچھ خصوصیات ہوتے ہیں، اور کسی فتوے کے اندر اس واقعے پر قیاس کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس کے اندر بھی وہی خصوصیات پائی جائیں، ورنہ غلط نتائج نکلیں گے اور باتیں اٹکل پچو ہوں گی۔

اس لئے کہ ہر واقعے اور پیش آمدہ مسائل کے الگ الگ افراد، خصوصیات اور تفاصیل ہوتی ہیں، چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنے زمانے کے تاتاریوں کے بارے میں جو فتوی دیا تھا اس پر قیاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے اگر کسی واقعے کے تعلق سے فتوی دیا جائے تو ضروری ہوگا کہ یہ واقعہ بھی پوری طرح تاتاریوں کے واقعے سے مشابہ ہو، اور موجودہ دور میں جو مسائل ہمارے سامنے ہیں انہیں تاتاریوں پر کبھی بھی قیاس نہیں کیا جاسکتا، پھر آخر اسکا کیا حال ہوگا جو تاتاریوں کے واقعے پر مسلمانوں کو قیاس کر کے ان کے خون کو حلال کر رہا ہے؟!

اور فتاوؤں کے اندر پیش آمدہ مسائل اور نوازل پر قیاس کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی کے پاس فکری افلاس اور علم کی تہی دامنی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

۴- مرتدین کے پیروکاروں کے کفر پر صحابہ کا اجماع ہدایت کے مناروں کا اجماع ہے، بہتر اور مقدس ہستیوں کا اجماع ہے، جبکہ مسلمان حکمرانوں کے پیروکاروں کے کفر پر اجماع حروری چمگادڑوں اور تکفیری سرپھروں کا اجماع ہے، اور مزید یہ کہ ارتداد کا اپنا الگ شرعی حکم ہے، جس کے اندر مرتد کا پیروکار مطلق طور پر مرتد ہی ہو کوئی ضروری نہیں ہے، ممکن ہے وہ مجبور ہو، البتہ مرتدین سے قتال کرنا شرعی واجب ہے جسے صحابہ کرام نے پورا کیا، اور صحابہ نے مرتدین اور مانعین زکاۃ سے قتال کیا تھا مگر حاکم وقت صدیق اکبر کے حکم سے، کیونکہ اگر کوئی جماعت سے الگ ہو اور اطاعت سے نکل جائے تو حاکم وقت کیلئے جائز ہے کہ اسے مسلمانوں کی صف میں واپس لائے خواہ اس جماعت سے قتال ہی کیوں نہ کرنا پڑے، مگر خوارج عصر نے ایسی چیز کی بنیاد پر تکفیر کی ہے جو باعث تکفیر ہی نہیں ہے، اور ان خوارج نے خود کو الٹا حاکم وقت سمجھ لیا ہے، اور حاکم وقت سے قتال کر کے اپنی خارجی تکفیری جماعت میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

دراصل ان سرپھرے خوارج نے حکام اور انکے معاونین کی تکفیر دو طرح کی دلیلوں پر اعتماد کر کے کی ہے:

* - وہ قرآنی آیتیں جو بڑے بڑے مشرکین وملحدین کفار کے حق میں اتری ہیں، انہیں نماز وروزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کی پابندی کرنے والے اللہ کے بندوں پرفٹ کر دیا ہے۔

چنانچہ ان خوارج نے مسلمانوں سے قتال کرنے کیلئے اللہ تعالی کے اس قول سے استدلال کیا ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ} ترجمہ: اے ایمان والو! ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں اوران کو تمہارے اندر سختی پانا چاہیئے۔اور یقین رکھو کہ اللہ تعالی متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

*۔ پیش آمدہ مسائل اور نوازل کے احکام سے معاصر مسائل پر استدلال کیا ہے، ان نوازل اور واقعات میں مشہور واقعہ صحابہ کرام کا مرتدین سے قتال کرنا، تاتاریوں کا واقعہ اور علمائے مالکیہ کا عبیدی حکومت کے خطباء کی تکفیر کرنا ہے۔

اور یہ معلوم ہے کہ تاتاریوں اور عبیدیوں کی تکفیر انکے زندقہ اور الحاد کی وجہ سے کی گئی تھی، لہذا ان کے واقعات کو آج کے مسلمانوں پر کسی طور بھی قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''یہ دین اسلام کو دین یہود اور دین نصاری کی طرح سمجھتے ہیں، اور یہ سب کو اللہ کی طرف جانے والا راستہ سمجھتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے مسلمان مذاہب اربعہ کو سمجھتے ہیں، پھر ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو دین یہود یا دین نصاری کو ترجیح دیتے ہیں، اور کچھ ایسے ہیں جو دین اسلام کو ترجیح دیتے ہیں''۔

(مجموع الفتاوی: ۲۸/ ۵۲۳)

امام سیوطی نے کہا: ''چنگیز خان نے مستقل حکومت بنالی، تاتاریوں نے اسکی اطاعت قبول کرلی بلکہ اسے اپنا معبود بنالیا''۔

(تاریخ الخلفاء: ۱/ ۴۲۷)

یہ تاتاریوں کا حال وہ لوگ بیان کر رہے ہیں جنہوں نے ان کا زمانہ پایا ہے اور انہیں اچھی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں، اسی لئے حافظ ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ انکے کفر پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

اور رسالہ لیمانیہ کے مولف طلعت قاسم کے تعلق سے سید فضل نے جو بات کہی ہے کہ اس نے حکام کی تکفیر کی ہے مگر ان کے پیروکاروں کی تکفیر کرنے میں توقف اختیار کیا ہے اس سے خود اسکی تکفیر لازم آتی ہے، تو اس قول پر درج ذیل مواخذے ہیں:

* -اس نے دعوی نبوت اور مسئلہ تحکیم کو ایک ہی درجے میں کر دیا ہے، چنانچہ جس طرح مسیلمہ کذاب کے پیروکار کافر تھے اسے نبی مان کر اسی طرح یہ آج کے حکام کے رعایا کو کافر مانتا ہے ان کی پیروی کرنے کی وجہ سے! اور چونکہ رسالہ لیمانیہ کے مولف نے اجماع قطعی کی مخالفت کی ہے اور اجماع کا مخالف کافر ہے اس کے یہاں، نتیجتاً سید فضل نے اپنے ساتھی کی تکفیر کر دی ہے۔

* -اس تکفیر سے خود سید فضل کی تکفیر لازم آتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہیکہ سید فضل نے طلعت قاسم کی تکفیر کی ہے اور جہالت کو عذر نہیں مانا ہے: اسلئے کہ اس نے اجماع صحابہ کی مخالفت کی ہے۔

اور اسی قاعدے کی رو سے کہ جو بھی صحابہ کے اجماع کا مخالف ہوگا وہ کافر ہے-سید فضل کے نزدیک-، اور چونکہ سید فضل نے خود جہالت کو عذر ماننے پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے؛ اور یہاں پر خود یہ اپنے ساتھی کیلئے جہالت کو عذر نہیں مان رہا، جس سے اجماع صحابہ کی مخالفت لازم آتی ہے۔ اور اس طرح نتیجہ ظاہر ہے کہ سید فضل اپنے ہی فتوے سے کافر ہو گیا۔

اس طرح شکل یوں بنتی ہے: سید فضل نے جہالت کو عذر ماننے کے مسئلے میں اجماع صحابہ کی مخالفت کی ہے، اور طلعت قاسم نے مرتدین کی عدم تکفیر میں اجماع صحابہ کی مخالفت کی ہے؛ چنانچہ انکے قواعد کے مطابق خود دونوں کفر میں واقع ہو گئے ہیں۔

چنانچہ سید فضل سے بھی وہی بات کہی جا سکتی ہے جو اس نے اپنے ساتھی سے کہی ہے کہ (اور مولف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی طلعت قاسم کے اس اجماع کے چھوڑنے کی وجہ سے وہی لازم آتا ہے جس کا ذکر میں نے کر دیا، خواہ وہ اس اجماع کے ترک کرنے میں علم اسکا علم رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو)۔

اور ہم یہ یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ سید فضل کو جہالت کو عذر ماننے کے مسئلے میں اجماع صحابہ کا علم ہے اسلئے کہ اس نے خود اس مسئلے کو کتاب کے اندر نقل کیا ہے، اور جہاں تک اس کے ساتھی کا تعلق ہے تو ممکن ہے اسے مرتدین کے پیروکاروں کے کفر پر اجماع صحابہ کا علم نہ رہا ہو۔

اب سید فضل پر یہ حکم لگتا ہے کہ وہ ان لوگوں کے بقول غسل کرے جو دخول اسلام کے وقت غسل کو واجب مانتے ہیں، یا مرتد ہونے کے بعد اب دوبارہ اسلام کی طرف کلمہ پڑھ کر واپس آجائے، اپنے قواعد کے اعتبار سے، البتہ دوسرے مسلمانوں کے عقیدے کے اعتبار سے سید الخوارج کو چاہئے کہ وہ سکون وچین سے رہے کیونکہ کوئی بھی مسلمان اسی تکفیری قاعدے کو نہیں مانتا، یہاں پر ایسی بات صرف حروری ہٹ دھرم تکفیریوں کے منہ پر لگام لگانے کیلئے کہی گئی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کی تکفیر کرے گرچہ وہ خطا اور غلطی کرے یہاں تک کہ اس پر حجت قائم ہو جائے اور دلیل واضح ہو جائے، چنانچہ جس کا اسلام یقینی طور پر ثابت ہو وہ شک کی بنیاد پر ختم نہیں ہوسکتا بلکہ حجت کے قیام اور شبہات کے ازالے کے بعد ہی ختم ہوسکتا ہے''۔

(مجموع الفتاوی: ۲۲/ ۴۶۶)

*۔ وہ اجماع جس کی مخالفت کرنے سے آدمی کافر ہوتا ہے اسے علمائے راسخین نے چند امور میں محصور کیا ہے، ایسا بالکل نہیں ہے کہ جو بھی کوئی اجماع نقل کر دے پھر اسکی مخالفت کرنے والے کی تکفیر کرنے لگے۔

ابن دقیق العید کہتے ہیں: اجماعی مسائل بعض مرتبہ ایسے ہوتے ہیں جسے کبھی شارع کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تواتر حاصل ہوتا ہے جیسے وجوب صلاۃ، اور کبھی تواتر حاصل نہیں ہوتا ہے، پہلی قسم کے منکر کی تکفیر کی جائے گی کیونکہ اس نے تواتر کی مخالفت کی ہے نا کہ اجماع کی، اور دوسری قسم کے منکر کی تکفیر نہیں کی جائے گی"۔

(إحکام الأحکام شرح عمدۃ الأحکام: ۴/ ۸۴)

آپ یہاں اس قول پر غور کریں: (کیونکہ اس نے تواتر کی مخالفت کی ہے نا کہ اجماع کی)۔

حافظ عراقی نے کہا: "منکر اجماع کی تکفیر میں صحیح بات یہ ہیکہ ایسے اجماع کا منکر کافر ہوگا جو بدیہی طور دین کے اندر معلوم ہو جیسے پانچوں نمازوں پر اجماع"۔

(فتح الباری: ۱۲/ ۲۰۲)

وہ اجماع جسکی مخالفت سے تکفیر کی جاتی ہے اس پر علمائے راسخین کے یہ اقوال ہیں، اور غور سے دیکھیں کیسے ان دونوں علمائے ربانیین نے پانچوں فرض نمازوں پر اجماع کی مثال دی ہے، مگر جو خوارج کی گندگی میں ڈوبا ہوا سکے یہاں تکفیر کی جانے والے اجماع میں بہت کچھ گنجائش ہے۔

چنانچہ سید فضل نے کہا: "فرد پر گروہ کا حکم لگایا جائے گا، اسی طرح گروہ پر اسکے سردار کا حکم لگایا جائے گا، چنانچہ اگر گروہ کا سردار مرتد ہوگا جیسے مسیلمہ اور طلیحہ تو پھر گروہ پر بھی مرتد ہوں گے، اور اس طرح سارے افراد پر مرتد ہونے کا حکم لگایا جائے گا، اور اگر گروہ کا سردار باغی ہوگا تو اس گروہ کا نام باغی گروہ ہوگا"۔

(الجامع ص ۶۸۷)

یہ الم گلم قسم کا صحافی اہل علم کے کلام کو اپنے مطلب کیلئے کاٹ کر لیتا ہے اور اسے اپنی تکفیر کے مقصد میں استعمال کرتا ہے خواہ ان کا مطلب سمجھے یا نہ سمجھے، چنانچہ ائمہ دین نے جو یہ کہا ہے کہ فرد کا حکم گروہ کا حکم ہوگا تو اس کا مقصود یہ ہیکہ قتل میں اور مال لینے میں یہ حکم لگایا جائے گا نہ کہ اسکی تکفیر کرنے میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ شیخ عبدالرحمن بن حسن کہتے ہیں: ''یہ نہیں کہہ سکتے کہ مجرد مشرکین کے بیچ میں رہنے سے آدمی کافر ہوجائے گا، بلکہ مراد یہ ہیکہ اگر کوئی مشرکین کے بیچ سے نکلنے سے عاجز ہو اور ان لوگوں نے اسے مجبور کرکے اپنے ساتھ نکالا ہو تو اسکا بھی حکم قتل اور مال سلب کرنے میں انہیں کی طرح ہوگا نہ کہ کفر میں''۔

(الدرر السنیہ: ۸/ ۴۵۵)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً) ترجمہ: جو شخص مر جائے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

اس حدیث کے بارے میں سید فضل کہتا ہے: ''میں کہتا ہوں: نہیں، بلکہ یہ حدیث میرے نزدیک سب سے بڑی دلیل ہے اس بات پر کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنا خلیفہ نصب کرنے کیلئے کوشش کریں، اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ جہاد کریں گے، اسلئے میں سمجھتا ہوں - اور حق اللہ جانتا ہے- کہ اس وقت چونکہ مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہیں ہے اسلئے ہر مسلمان گنہگار ہو کر مر رہا ہے، اور ابن عمر کی اس حدیث میں وارد مذمت ہر کسی کو لاحق ہوگی کہ وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ الا یہ کہ وہ اس بارے میں کوشش کرنے والوں میں شامل ہو جائے گرچہ وہ مقصد پورا نہ ہو، یعنی اسلامی حکومت کا قیام اور خلیفہ کا نصب کرنا''۔

(العمدہ، ص ۱۲۵)

یہ بدبخت خارجی جب تکفیر اور خون حلال کرنے کی شہوت سے آسودہ نہیں ہوا تو پھر گناہ بانٹنے کے دائرہ میں منتقل ہوگیا، اور تمام مسلمانوں کو گنہگار بتلا دیا، سوائے ان بدقماش تکفیری قاتل خارجیوں کے جو غاروں اور جنگلوں میں چھپے ہوتے ہیں؛ کیونکہ اس وقت مسلمان نہ تو خلافت راشدہ قائم کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور نہ ہی وہ حکام سے جہاد کررہے ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس خارجی نے صرف معاصر زمانے ہی کے مسلمانوں کو گنہگار نہیں ٹھہرایا ہے بلکہ قرون اولی کے ان مسلمانوں کو بھی گنہگار ٹھہرایا ہے جنہوں نے امت کو مختلف ملکوں میں بٹتے ہوئے دیکھا اور ایک خلافت کے قیام کی کوشش نہیں کی۔

اس خارجی حروری کا یہ فتوی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ فکر وفہم اور رائے میں شذوذ کا، گنہگار ٹھہرانے میں وحشیت کا اور نفسیاتی اعتبار سے نرگسیت کا شکار ہے۔

اس کے قول پر رد اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ وہ تمام اہل علم جنہوں نے امت اسلامیہ کے انقسام کا دور پایا جن میں امام احمد، ابن قدامہ، ابن عبدالبر اور شارحین حدیث جیسے حافظ ابن حجر، اور ائمہ مجتہدین جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن القیم وغیرہ شامل ہیں، ان سب پر یہ فہم مخفی رہا جسے آج کے سیدالخوارج نے ایجاد کیا ہے۔

اسی طرح اس حدیث کے اندر اس کمزور فہم پر کہیں کوئی دلالت نہیں دکھ رہی ہے نہ ہی اسکے منطوق سے اور نہ ہی اسکے مفہوم سے، نہ ہی قریب سے اور نہ ہی بعید سے؛ حدیث کا موضوع جماعت کو لازم نہ پکڑنے سے ترہیب ہے، جیسا کہ یہ اور اسکا گروہ کر رہا ہے، اور یہ کہ مسلمان پر واجب ہے کہ اسکی گردن میں اپنے حکمران کی بیعت ہو، جسکی مخالفت اہل جاہلیت کرتے تھے، جو بیعت اور خلافت کو نہیں مانتے تھے، بلکہ وہ صرف قبائلی سسٹم چاہتے تھے، یہی وجہ تھی کہ انکے یہاں معمولی بات پر سب اسلحہ لیکر نکل پڑتے تھے، جیسا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت حجر اسود کے رکھنے کیلئے قریش کے درمیان اختلاف ہوا اور سب اسلحہ لیکر نکل پڑے۔

علمائے امت کی تکفیر کرتے ہوئے سید فضل کہتا ہے:

”اور جہاں تک حکام کے معاونین کا تعلق ہے جیسے علمائے سوء، صحافی اور میڈیا پرسن، نیز فوج وغیرہ تو یہ متعین طور پر کفار ہیں! اور اس وقت ہم بہت سارے ملکوں کے اندر مرتد حکام کو دیکھ رہے ہیں، ہر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک حاکم نے علماء ومشائخ کا ایک گروہ اپنے پاس رکھتا ہے، وہی ان علمائے سوء کو بڑے بڑے القاب دیتا ہے، جیسے کہ اصحاب الفضیلہ، سماحۃ الشیخ وغیرہ، اس طرح یہ اپنے باطل کی ترویج کیلئے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں، اور ساتھ ہی یہ علماء ان مرتد حکام کو ایمان اور شرعی قانون کی سرٹیفکٹ دیتے ہیں، ایسے مشائخ کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے! کیونکہ یہ کفر سے راضی ہیں، اور ان کافر و مرتد حکام کی تکفیر نہیں کرتے ہیں جن کے کفر پر دلیل اور حجت قائم ہو چکی ہے"۔

(الجامع ص ۶۷۳)

یہاں یہ ملاحظہ کریں کہ یہ علمائے عصر کو بالتعین کافر کہہ رہا ہے جبکہ اپنے مزعومہ تراجعات میں کہتا ہے کہ میری کتابیں حکم مطلق کے باب سے ہیں۔

اس نے مزید کہا:

"بعض حکومتیں جو یہ دعوی کرتی ہیں کہ وہ اسلامی ہیں، کتاب وسنت کے مطابق حکومت کرتی ہیں، حدود شرعیہ کا نفاذ کرتی ہیں، وہی حکومتیں سودی بینکوں کو لائسنس دیتی ہیں تاکہ وہ ان حکومتوں کے اندر اپنا سودی کاروبار جاری رکھ سکیں، اور یہ کافی ہے ان ملکوں کی تکفیر کیلئے: اسلئے کہ یہ لائسنس اجازت، اباحت اور سود کو حلال ٹھہراتا ہے، جسکی حرمت پر اجماع ہے"۔

(مصدر سابق ص ۹۴۲)

یہ خارجی بلاد توحید کو مراد لے رہا ہے، اور استحلال یعنی حلال سمجھنا کہتے ہیں کہ ایک مسلمان کسی گناہ کو حلال سمجھ کر انجام دے۔

علامہ شیخ ابن عثیمین سے استحلال کے تعلق سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی گناہ کو اصرار کے ساتھ کرتا ہے خواہ وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ تو کیا اس کے اصرار کی وجہ سے اس پر یہ حکم لگا سکتے ہیں کہ وہ اس گناہ کو حلال سمجھ رہا ہے؟ یا استحلال قلبی عمل ہے یہ اسی وقت ظاہر ہوگا جب وہ شخص اس کا زبان سے اقرار اور اسکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار کرے؟

جواب:

جی ہاں، وہ قلبی عمل ہے؛ کیونکہ بہت سے لوگ گناہوں پر اصرار کرتے ہیں اور ساتھ ہی اسکے حرام ہونے کا اعتقاد بھی رکھتے ہیں، اسی لئے آپ دیکھتے ہیں کہ جب وہ کوئی گناہ کرتے ہیں تو اللہ سے استغفار بھی کرتے ہیں، بلکہ بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو اس گناہ سے چھٹکارا پانے کیلئے نذر بھی مانتے ہیں، مگر چھوڑ نہیں پاتے، اسلئے استحلال کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان سے اسکا اظہار کرے"۔

(شرح صحیح مسلم/کتاب الجہاد والسیر والامارہ، کیسٹ نمبر ۹)

سید الخوارج نے کہا:

"اگر صحابہ آج موجود ہوتے تو وہ سب سے افضل کام مرتد حکام سے جہاد کرنا سمجھتے تاکہ مسلمانوں کی پونجی کی حفاظت ہو سکے"۔

(العمدہ، ص ۴۴۸)

اس کا جواب یہ ہیکہ اس سے کہا جائے کہ نص اور عقل دونوں سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تم جیسے خوارج سے قتال کرنا یہود و نصاری سے قتال کرنے سے بھی زیادہ محبوب عمل ہے، اور اسکے لئے درج ذیل دلیلیں ہیں:

* - ان خوارج کے قتال کی فضیلت میں بہت ساری حدیثیں وارد ہوئی ہیں انہیں میں یہ حدیث بھی ہے:

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ.

ترجمہ: زید بن وہب جہنی سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں تھے جو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج پر گیا تھا انہوں نے کہا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا پڑھنا ان کے آگے کچھ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ ان کے روزوں کے آگے کچھ ہوگا قرآن پڑھ کو وہ سمجھیں گے کہ ہمارا اس میں فائدہ ہے اور وہ ان کا ضرر ہوگا نماز ان کے گلوں سے نہ اترے گی، نکل جائیں گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے۔ اگر وہ لشکر جو انہیں قتل کرے گا جان لے اس بشارت کو جس کا بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب ان کے قتل میں ہے)۔

* - اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ اگر ان سے ملاقات ہو جائے تو انہیں کاٹ کر رکھ دیں چنانچہ فرمایا کہ اگر میں انہیں پاجاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر کے تباہ کردوں۔

* - آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دوزخی کتا کہا ہے، اور یہ گندا وصف اور کسی فرقے کیلئے استعمال نہیں کیا گیا ہے۔

* - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حق میں کہا کہ وہ دین اسلام سے نکل جائیں گے۔ اسی لئے بعض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل علم نے ان کے کفر کا فتوی دیا ہے، جبکہ یہ اختلافی مسئلہ ہے۔

انہیں نصوص کی وجہ سے سلف صالح نے خوارج کے قتال کو یہود و نصاری کے قتال سے افضل بتایا ہے۔

چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں وارد ہوا ہے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ خوارج کے قتال کے تعلق سے فرماتے تھے: (خوارج سے قتال کرنا میرے نزدیک دیلم سے قتال کرنے سے زیادہ محبوب ہے)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/ ۱۰۶۴)

اور جہاں تک عقلی دلیل کی بات ہے تو ان آثار میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ان خوارج سے قتال کرنے کو کفار سے قتال کرنے پر مقدم کیا گیا ہے؛ کیونکہ یہاں پر مسلمانوں کی اصل پونجی کی حفاظت مقصود ہے اور کفار سے قتال کرنا فائدہ اور منافع سے تعلق رکھتا ہے، اور یہ معلوم ہے کہ اصل پونجی کی حفاظت کرنا منافع سے اولی ہے۔

اور سید فضل نے آگے وضعی قوانین کے تعلق سے کہا:

"اگر ایک مسلمان ان وضعی قوانین سے راضی ہے تو وہ کافر ہو جائے گا؛ اسلئے کہ کفر سے راضی ہونا کفر ہے، اور اگر کوئی مسلمان مجبوراً اسے مانتا ہے تو کیا وہ کافر ہوگا؟ اس بارے میں میرے نزدیک توقف بہتر ہے، اس تعلق سے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کرسکتا"۔

(الجامع ص ۱۱۱۵)

اس مسئلے کو یہاں پر اٹھانے کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی تکفیر کی جائے، گرچہ اس خارجی سرغنہ سے تھوڑا سا تقوی ظاہر کر دیا ہے۔

سید فضل نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ان حکمرانوں کی طرف سے جاری شدہ ویزا امان کے طور پر نہیں مانا جائے گا کہ جس سے جان ومال محفوظ ہوسکیں، کیونکہ یہ ویزا کافر مرتد حاکم کی طرف سے جاری ہوا ہے، اور یہ حکومت مرتد ہے جسکی ولایت مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہے، اور یہ معلوم ہے کہ کافر کا امان کافر کیلئے ایک مسلمان پر لازم نہیں ہوتا“۔

(الجامع: ۲/ ۶۵۳)

سید الخوارج مزید کہتا ہے:

”اہل کتاب سے جزیہ کو ساقط کر کے انہیں مسلمانوں کے برابر کر دینے سے شروط عمریہ کی مخالفت ہے، اس سے وہ حربی کافر شمار ہوں گے، امام شوکانی نے کہا: (ذمی اسی وقت تک کہے جائیں گے جب وہ جزیہ ادا کریں گے، اور مسلمانوں کے شروط کو پورا کریں گے، اگر انہوں نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا تو وہ حربی کافر کی طرح واپس ہو جائیں گے اور ان کے جان و مال حلال ہوں گے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے)، خواہ یہ بدعہدی ذمیوں کی طرف سے ہو یا کافر حکام کی طرف سے ہو، چنانچہ ایک کافر کا جان و مال مسلمانوں کے درمیان اسی وقت محفوظ ہوگا جب اس کے پاس معتبر امان ہو، اگر وہ امان نہیں ہے تو اسکی کوئی عصمت نہیں ہوگی، اور یہ اس وقت تمام مسلم ممالک میں ہو رہا ہے“۔

(مصدر سابق ص ۱۰۵۷)

سید الخوارج نے جب امت محمدیہ کی اکثریت کی تکفیر کر دی اور اسے یاد آیا کہ یہاں کچھ اہل ذمہ بھی رہتے ہیں جن کے خون محفوظ ہیں، تو اسکی خارجی طبیعت جوش مارنے لگی اور اپنے تکفیری تیر کو ان پر چھوڑ دیا۔

اس کا جواب درج ذیل وجوہات سے دے سکتے ہیں:

۱- بہت ساری ایسی حدیثیں وارد ہوئی ہیں جن کے اندر عہد و پیمان کی تعظیم کرنا بتایا گیا ہے اور اہل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذمہ کے تعلق سے ترہیب آیا ہے خواہ ان کا تعلق مسلم ممالک سے ہو یا وہ امان کے ساتھ مسلم ممالک میں داخل ہوئے ہوں، مگر سید فضل نے ان نصوص کی طرف توجہ نہیں دیا، انہیں نصوص میں یہ حدیث بھی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی راہ سے سونگھی جاسکتی ہے۔"

۲- عہد وامان اور ذمہ میں اعتبار اسی چیز کا ہوتا ہے جسے ذمی سمجھ رہا ہو، یہی اکثر اہل علم کا قول ہے۔

چنانچہ ابن عبدالبر نے کہا: "ایک حربی جسے امان سمجھ لے خواہ وہ کلام کے ذریعے ہو، یا اشارہ کے ذریعے ہو یا اجازت کے ذریعے ہو تو اسے امان کہا جائے گا، تمام مسلمانوں پر واجب ہوگا کہ اسے پورا کریں"۔

(الاستذکار فی شرح مذاہب علماء الامصار)

۳- یہاں پر اس خارجی نے اہل ذمہ سے امان کو ساقط کیا ہے جس سے اسکا مقصد مسلم حاکم کی تکفیر کرنا ہے جو کہ وضعی قوانین پر حکومت کرتا ہے، اور اس نے اسکی صراحت بھی کی ہے۔

۴- اگر ہم بفرض محال یہ تسلیم بھی کرلیں کہ جس نے اسے امان دیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے، تو یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر علمائے کرام نے بہت پہلے ہی تفصیلی کلام کیا ہے کہ اسکا خون فوراً حلال نہیں کیا جائے گا۔

چنانچہ امام اوزاعی کہتے ہیں: "اگر کوئی ذمی مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرے اور وہ کسی کو امان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دیدے تو اب حاکم وقت کے اوپر ہے، وہ چاہے تو اس امان کو جاری رکھے بصورت دیگر اسے اس کے ملک بھیج دے"۔

(فتح الباری:۹/ ۴۴۴)

جس نے بھی کہا ہے سچ کہا ہے کہ مسلمانوں کی تلوار میں بھی اخلاق ہے۔

سیدالخوارج کے اسی اصول پر تقریبا سارے خارجی مفکرین نے اس باب میں اپنے رسائل اور مقالات لکھے ہیں۔

انہیں میں یہ دو معروف کتابیں بھی ہیں:

*- (إرشاد الحیاری إلی إباحۃ دماء النصاری فی جزیرۃ العرب)۔

*- (براءۃ الموحدین من عھود الطواغیت وأمان المرتدین)۔

۵- اس خارجی نے اہل علم کے کلام میں تحریف کیا ہے اور اسے بے محل استعمال کیا ہے؛ کیونکہ اس باب میں تمام اہل علم کے کلام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ ذمی حربی کافر اس وقت ہوگا جب خود اسکی طرف سے عہد و پیمان کی بدعہدی ہو، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے کلام کا یہی تقاضہ ہے، اور یہ سزا کے باب سے ہے، جیسے کہ وہ جزیہ دینے سے انکار کرے، یا اسلامی حکومت کے ساتھ خیانت کرے جیسا کہ بنی قریظہ کے ساتھ پیش آیا۔

اور سید فضل اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ اسکا کلام اہل علم کے کلام سے متناقض ہے مگر اس سے اسکی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا ہے، اور اسکی معرفت کی دلیل اسکا یہ قول ہے: (خواہ یہ بدعہدی ذمیوں کی طرف سے ہو یا کافر حکام کی طرف سے ہو)۔

اور امام شوکانی کے کلام سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ کسی ذمی کا امان اسی وقت ختم ہوگا جب اسکی بدعہدی خود ذمی کی طرف سے ہو، اور اس پر ان کا خود یہ کلام دلالت کرتا ہے جسے انہوں نے اس عبارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے فوراً بعد کہی ہے کہ اگر یہ بدعہدی ان سب کی طرف سے ہو تو معاملہ واضح ہے، لیکن اگر کسی کی طرف سے ہو تو اسے دوسروں پر لاگو نہیں کریں گے۔

آگے سید فضل نے کہا:

''اس وقت روئے زمین پر کہیں بھی کوئی دارالاسلام نہیں ہے، اور یہ کوئی ضروری بھی نہیں کہ دنیا کے اندر دونوں دار (دارالاسلام اور دارالکفر) ایک ساتھ پائے جائیں، اور نہ ہی دارالکفر کی صحت کیلئے ضروری ہے کہ دارالاسلام ہو، بلکہ یہ زمین کچھ مدت کیلئے دارالاسلام سے خالی ہو سکتی ہے کہ وہاں صرف دار الکفر ہی ہو جیسا کہ صدر اسلام کے وقت ہجرت سے قبل تھا اور جیسا کہ ہمارے زمانے میں اس وقت کا حال ہے''۔

(الجامع ص ۶۳۹)

دیار مسلمین سے وصف اسلام کو چھین کر اس پر کفر کا لیبل لگانا تاریخ اسلام کے اندر صرف خوارج کے یہاں پایا گیا ہے، وہ بھی سارے خوارج کے نزدیک نہیں بلکہ صرف غالی خوارج کے یہاں۔

اسلام نے تو اذان اور مساجد کو نشانی بتایا ہے دارالاسلام کے پہچاننے کیلئے کہ جہاں پر اذان ہوتی ہو وہ دارالاسلام ہے، جیسا کہ اس حدیث میں وارد ہوا ہے:

عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ عِصَامٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ السَّرِيَّةَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُنَادِيًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا۔

ترجمہ: سیدنا عصام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی لشکر کے کسی دستے کو روانہ فرماتے تو اسے یہ تلقین کرتے کہ اگر تم اس علاقے میں کوئی مسجد دیکھو یا کسی مؤذن کی آواز سنو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ علامت خوارج عصر نزدیک کوئی قیمت نہیں رکھتی ہے۔

سید فضل کہتا ہے:

''اور سارے لوگوں کی تکفیر سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ قتال عملی طور پر ہی کرے بلکہ اگر وہ حکام کی طرف سے تیار کیئے گئے ہوں کہ وہ ان کا دفاع کریں گے جو کہ کفریہ نظام ہے اور یہ طاغوت کی راہ میں لڑنا ہوگا، تو اسے کافر کہہ سکتے ہیں، اور جب اللہ نے طاغوت سے فیصلہ کروانے پر تکفیر کی ہے تو پھر اسکی تکفیر کیوں نہیں ہوگی جو طاغوت کیلئے لڑتا ہو؟''۔

(الجامع ص ٦٧٧)

یہاں پر یہ خارجی ان تمام لوگوں کو مراد لے رہا ہے جن کا تعلق حکومتی محکموں سے ہے گرچہ وہ فوج یا پولیس محکمہ سے نہ جڑے ہوں، اسکی تکفیر ان تمام لوگوں کو شامل ہے!

سید فضل نے کہا:

''اس مسئلے (مرتد حکام کے معاونین کی تکفیر کا مسئلہ) کو مسلمانوں کے درمیان پھیلانا واجب ہے اور اس میں بڑی بھلائی ہے، ابلکہ اس کے پھیلانے سے مرتد حکام کی حکومت کا زوال جلدی ممکن ہے، اس سے انکی طاقت کمزور ہوگی اور انکی ہوا اکھڑے گی، کیونکہ بہت سے مرتد فوجی اپنے بارے میں نہیں جانتے کہ وہ مرتد ہیں، اور نہ ہی اپنے حکام کے بارے میں کچھ جانتے ہیں کہ وہ بھی کفار ہیں، اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے تو ممکن ہے. بہت سے فوجی اپنے حکام ہی کے خلاف انقلاب برپا کردیں یا اس میں وہ ساتھ دیں''۔

(الجامع ص ٧١٢)

اس خارجی کے اس کلام کو محفوظ کرنا مناسب ہے کیونکہ یہ خارجی اپنے ترشیدی مذکرے کے اندر کہتا ہے کہ اسکی کتابیں حکومتوں کے خلاف عوام کو بھڑکانے سے خالی ہے، جبکہ یہاں پر حکام کے خلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروپیگنڈہ پھیلانے کا مطالبہ کر رہا ہے تاکہ ان کے خلاف عوام اور فوج بھڑکے۔

جبکہ حدیثوں کے اندر صبر کرنے اور خروج نہ کرنے کا حکم ہے، حکام کے خلاف تکفیری پروپیگنڈہ پھیلانے کا حکم نہیں آیا ہے۔

صحیح بخاری کے اندر یہ حدیث وارد ہوئی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ، يَقُولُ: " هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں پر ہوگی۔ مروان نے پوچھا: نوجوان لڑکوں کے ہاتھ پر؟ اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں ان کے نام بھی لے دوں کہ وہ بنی فلاں اور بنی فلاں ہوں گے۔

یہاں پر اللہ کے رسول ﷺ جانتے تھے مگر ان کے معاملے کو نہیں پھیلایا، اور صرف ابو ہریرہ کو ان کے بارے میں خبر دی، اور ابو ہریرہ نے ان کے ناموں کو چھپا لیا، آپ صرف اشارہ کرتے تھے، مگر یہ خارجی ایک سفید جھوٹ کو تفصیلی طور پر پروپیگنڈا کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔

آگے سید فضل نے کہا:

"وہ مرتدین جو اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کرتے ہیں، دین اسلام اور مسلمانوں سے کھلم کھلا دشمنی کرتے ہیں جیسے طاغوتی حکام جو شریعت اسلام کے مطابق حکومت نہیں کرتے ہیں، اور ان کی فوج، اور انکے معاونین جیسے مصنفین اور صحافی وغیرہ، جیسا کہ اس وقت اکثر مسلم ممالک میں پائے جاتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے دیار دیار حرب ہیں، کیونکہ وہاں پر کفریہ شریعت کی روشنی میں حکومت ہو رہی ہے، اور یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سارے لوگ مرتد کے حکم میں ہوں گے، ان کے یہاں ارتداد پر کوئی مواخذہ نہیں ہے کیونکہ وضعی قوانین میں اسے جرم نہیں کہا جاتا، بلکہ ان قوانین کے ذریعے مرتدین کی حفاظت ہوتی ہے، اور وہاں کے فوجی ان قوانین کی حفاظت اور اسکا دفاع کرتے ہیں، اس طرح یہ یقینی طور پر دار الحرب ہیں ہر مسلمان کیلئے یہاں کے لوگوں کو قتل کرنا جائز ہے"۔

(الجامع ص ۵۷۲)

میں کہتا ہوں: اس اصول کے اندر متقدمین خوارج کی سنت کا احیاء ہے، آج کے خوارج اسی اصول پر چلتے ہیں اور اس کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں، اس پر انہیں کوئی ندامت نہیں ہے، اور انہوں نے شرعی مجلس کے اندر اپنے جرائم کا اعتراف کیا ہے اور کہا کہ "ہم نے قتل کیا ہے، اور اگر ہم تم لوگوں کو قتل کرنے کا موقع پا جائیں تو سر کو تن سے جدا کر دیں"۔ اس طرح یہ خوارج تینوں قاضی کو مخاطب کر رہے تھے، اور جب ان کے قتل کا فیصلہ سنایا گیا تو یہ خوارج تکبیر و تہلیل بلند کرنے لگے اس گمان میں کہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے جا رہے ہیں!!

سید فضل گوشت اور مرغیوں کے ذبیحوں کے بارے میں کہتا ہے:

"مرتد ممالک جہاں پر وضعی قوانین کے ساتھ حکومت ہوتی ہے وہاں کے ذبیحوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

اس تعلق سے ضروری ہے کہ ایک مسلمان گوشت خریدتے وقت یہ جاننے کی کوشش کرے کہ وہ جس سے گوشت خرید رہا ہے وہ قابل اعتبار مسلمان ہے یا نہیں، اگر جاننا مشکل ہو تو ذبح کرنے والے کے بارے میں اور اسکے دین کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور اگر یہ بھی مشکل ہو پھر ایسی صورت میں حرام و حلال کے اختلاط والے قاعدے پر عمل کرے"۔

(الجامع ص ۶۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر سید فضل اپنے خارجی قاعدے کا استعمال کر رہا ہے جہاں پر ایک آدمی ایک کلو گوشت خرید کر اپنے گھر والوں کو کھلانا چاہتا ہے کہ وہ گوشت فروش سے یہ سوال کرے کہ آیا وہ مرتد حاکم کے تعلق سے کیا موقف رکھتا ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وہ مرتد حاکم کی تابعداری کرتا ہو، اسلئے اس کے نزدیک اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ بھی اسکی طرح خارجی تکفیری ہے اور حاکم وقت کو کافر سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں اسکا گوشت خریدنا جائز ہوگا، اور اگر وہ گوشت فروش اس حاکم کا تابعدار ہوگا تو وہ بھی مرتد ہوگا؛ اس لئے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے! اور جب حقیقت کا پتہ لگانا مشکل ہو جائے تو پھر اس خارجی کے نزدیک اختلاط والے قاعدے پر عمل کیا جائے گا، کہتے ہیں کہ جنون میں فنون ہے۔

گویا اس خارجی نے اس مسئلے کو بھی مجهول الحال سے جوڑ دیا ہے جبکہ حدیث میں وارد ہوا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا. فَقَالَ: " سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ"، قَالَتْ: وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ.

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (گاؤں کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت (بیچنے) لاتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام بھی (ذبح کرتے وقت) لیا تھا یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم ان پر کھاتے وقت اللہ کا نام لیا کرو اور کھالیا کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ ابھی اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔ اس کی متابعت علی نے دراوردی سے کی اور اس کی متابعت ابو خالد اور طفاوی نے کی۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا:

"اس حدیث سے پتہ چلا کہ مسلمانوں کی مارکٹ میں جو بھی بیچنے کیلئے لایا جاتا ہے اسکی صحت باقی رہے گی یعنی اسے جائز مانا جائے گا، اسی طرح وہ ذبیحہ بھی جسے دیہاتی کرتے ہیں، کیونکہ انہیں تسمیہ کا علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے، اسی کو ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ ایک مسلمان کا ذبیحہ جائز ہے بشرطیکہ اس نے بسم اللہ کہا ہو، اسلئے کہ ایک مسلمان کے بارے میں خیر ہی کی توقع کی جائے گی یہاں تک کہ اس کے برعکس ظاہر ہو جائے''۔

(فتح الباری:۹/ ۶۳۵)

سوال یہ ہیکہ کیا یہ خوارج ایک ہی طریقے پر باقی رہتے ہیں اور وہ ان اصولوں پر بیک وقت قائم رہتے ہیں؟

جواب: یہ ضروری نہیں ہے، بس انکے لئے یہی کافی ہے کہ یہ عام اصولوں میں اور خاص کر تکفیر اور استحلال خون کے مسائل میں متفق ہوں۔

چنانچہ تکفیری خارجی علی المعبدی الحربی سے بم دھماکے سے قبل جب ایک انٹرویو میں پوچھا گیا کہ اس ملک کے اندر تم لوگ بم دھما کہ کیوں کرتے ہو جبکہ یہ ملک اسلامی ہونے کا دعوی کرتا ہے؟

تو اس نے جواب دیا: یہ ملک اسلامی نہیں ہے، یہاں جزیرہ عرب سے مشرکوں کو بھگا کر اسلامی حکومت کا قائم کرنا ضروری ہے۔

(یہ بھی ریاض بم دھماکے میں ملوث تھا)

مقدسی نے سید فضل کی کتاب الجامع پر نقد کے طور پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام (ملحوظات علی الجامع) ہے، اس رسالے کے اندر کتاب کی خوب تعریف کی ہے اور اس کے پڑھنے کی وصیت بھی کی ہے۔

چنانچہ اس رسالے کے اندر مقدسی کہتا ہے:

''فاضل دوست شیخ عبدالقادر بن عبدالعزیز کی کتاب (الجامع فی طلب العلم الشریف) عمدہ منہجی کتابوں میں سے ہے، میں اپنے طلبہ ساتھیوں کو نصیحت کروں گا کہ وہ اپنے منہجی نصاب میں اس کتاب پر اعتماد کریں بالخصوص موجود دور میں کہ اب باعمل علمائے ربانیین کی شدت سے کمی ہوگئی ہے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ملحوظات علی الجامع للمقدسی، المقدمہ)

اس رسالے کے اندر اس نے چند مسائل پر نقد ضرور کیا ہے مگر وہ جوہری مسائل نہیں ہیں اور نہ ہی انکا تعلق تکفیر کے بنیادی مسائل سے ہے، جہاں تک تکفیری مسائل کا تعلق ہے تو ان میں ایک ناحیے سے مخالفت کی ہے اور دوسرے ناحیے سے موافقت کی ہے، اور وہ درج ذیل ہیں:

قاسم طلعت کی تکفیر پر مقدسی نے کہا: ''میں کہتا ہوں: یہ بہت بڑی زیادتی ہے، اس کا خلاصہ یہی ہے کہ مولف نے اجماع کی مخالفت کرنے کی وجہ سے صاحب الرسالۃ اللیمانیہ کی تکفیر کر ڈالی ہے؛ حالانکہ اسکا تعلق فروعات سے ہے، جو ایک انسان سے مخفی ہوسکتا ہے اور ایک مجتہد اس سے غافل ہوسکتا ہے یہ گمان کرتے ہوئے کہ اس طرح کا واقعہ پیش نہیں آیا ہوگا، اور ساتھ ہی مصنف پر واجب تھا کہ وہ اسکی وضاحت طلب کرتے اور تکفیر سے قبل حجت قائم کرتے''۔

(مصدر سابق ص ۳۸)

اور یہاں پر وجہ موافقت یہ ہیکہ جو حکام کی تکفیر نہ کرے وہ کافر ہے، الا یہ کہ اس پر اجماع مخفی ہوجائے تو اسے معذور سمجھا جائے گا، یہی وجہ مخالفت ہے۔

۲- اور ووٹ دینے والوں کی تکفیر کے تعلق سے مقدسی نے کہا: میں ووٹ دینے والوں کے تعلق سے کہوں گا کہ اس بارے میں تفصیل ہے، اور وہ یہ کہ ووٹ دینے والا بلاواسطہ قانون سازی میں ملوث نہیں ہوتا ہے، اور نہ ہی وہ متعدد تکفیری اسباب کا ارتکاب کرتا ہے، جن کے اندر پارلیمنٹ کے ممبران ملوث ہوتے ہیں، جو دستور کے احترام اور اس سے اور اسکے بنانے والوں سے وفاداری کا حلف اٹھاتے ہیں، چنانچہ اگر وہ انہیں منتخب اس نیت سے کرتا ہے کہ وہ ان کفریہ اعمال کے ارتکاب میں اس کی نیابت کرے گا تو ایسی صورت میں وہ کافر ہوجائے گا''۔

(ملحوظات علی الجامع للمقدسی ص:۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی اس نے سید فضل کی ایک ناحیے سے مخالفت کی ہے اور ایک ناحیے سے موافقت کی ہے، چنانچہ اگر ووٹ دینے والے ممبران کو کفریہ اعمال کے ارتکاب میں اپنا نائب سمجھتے ہیں تو وہ کافر ہوں اور اگر وہ ایسا نہیں سمجھتے ہیں تو کافر نہیں ہوں گے۔

اور یہ معلوم ہے کہ ہر جگہ کا جمہوری دستور اسکے تحفظ کیلئے حلف اٹھانے اور اسکے احترام کرنے سے خالی نہیں ہوتا ہے، اسلئے اس نے جس صورت کو پیدا کیا ہے وہ ایک خیالی شکل ہے زمینی حقائق سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے۔

سید فضل کے فکری انحراف کا علمی مناقشہ کرنے کیلئے میں اختصار کی کوشش کی تھی اور اسکے لئے اسکی دونوں کتابوں (الجامع اور العمدہ) سے تقریباً ۱۶۰۰/صفحات کا مطالعہ بھی کیا، جن کے اندر میں پایا کہ تکفیر اور معصوم جان ومال کو صرف حلال کیا ہے، اگر کوئی طالب علم اسکی کتابوں کو پڑھ کر اسکا علمی مناقشہ کرے تو اس میں بہت بڑا علمی فائدہ ہوگا؛ کیونکہ اس کی کتابیں نوجوانوں کیلئے بہت بڑے فساد کا ذریعہ ہیں، اور ایک عام تحقیق اور جائزے کی روشنی میں یقین سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ دورحاضر کے خوارج اپنی کتابوں اور رسالوں میں اسی کی کتابوں اور رسالوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور انہیں کا حوالہ دیتے ہیں اور انہیں کی طرف دوسروں کو احالہ بھی کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید فضل کے تراجعات کی حقیقت

سید الخوارج سید فضل کو جب جیل کی کال کوٹھری تک پہونچا دیا گیا تو اس نے (ترشید العمل الجہادی) کے نام سے ایک وثیقہ جاری کیا۔

چنانچہ اس نے اپنے اس رسالے کے اندر جھوٹ بولتے ہوئے کہا:

''میں نے اس کتاب کا نام (وثیقۃ ترشید العمل الجہادی) رکھا ہے، انہوں نے اس رسالے سے نفرت دلانے کی کوشش کی ہے۔یعنی ایمن ظواہری نے، اس سے پتہ چلا کہ اس نے رجوع نہیں کیا ہے بلکہ یہ ایک ترشید ہے اور دونوں میں بہت بڑا فرق ہے، چنانچہ آگے اس نے کہا: - میں تمام جہادی تحریکوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ شرعی ضوابط کی روشنی میں اپنے جہادی اعمال کی ترشید کرلیں یعنی انہیں معقول اور منطقی بنالیں، بالخصوص جہاد کے نام پر جو قتل وخونریزی مچائی جارہی ہے''۔

(وثیقۃ ترشید العمل الجہادی ص ۱)

اس کے کلام کا صاف مفہوم یہی ہے کہ جہادی تحریکوں کو یہ نصیحت کررہا ہے کہ اب وہ حالات نہیں رہے اس لئے قتل وخونریزی کے لئے نام میں کچھ تبدیلی کرلیں نہ کہ بند کردیں، کیونکہ اس نے ان تخریبی اعمال کے بند کرنے کا مطالبہ نہیں کیا ہے بلکہ عیاری کے ساتھ انکے نام بدلنے کا مشورہ دیا ہے۔

اور آگے ان فسادیوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

''ہم اپنے مجاہدین بھائیوں کا بڑا احترام کرتے ہیں خواہ کہیں بھی ہوں، وہ ایک بڑے اور اعلیٰ مقصد کیلئے جہاد کررہے ہیں، چنانچہ یہ بالکل درست نہیں ہے کہ وہ دنیاوی مقاصد کے طالب ہیں، بلکہ ان میں سے بہتوں نے اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کیلئے اپنی جان تک قربان کردی ہے''۔

(مصدر سابق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا کوئی ایسا ہو گا جو اپنے پرانے موقف سے رجوع بھی کرے اور اسکی تعریف بھی کرے؟! اسلئے ہم سید فضل سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بتائے کہ اسکے ساتھی آخر کون سا شرعی جہاد کر رہے ہیں جس کے ترشید کی ضرورت ہے؟ ہاں تبدیلی ہم دیکھ رہے ہیں جیسے کہ انہوں نے ریاض بم دھماکے کا نما (بدر الریاض) رکھا تھا، خبر بم دھماکے کا نام (سریۃ القدس فی الخبر) رکھا تھا، اسی طرح ریاض میں دوسرے بم دھماکے کا نام (العملیات المبارکۃ فی شرق الریاض) رکھا اور مراکش کے قتل عام کا نام (غزوہ بدر الرباط) رکھا تھا، مسلمانوں کو قتل کرنے کے خونی تفجیری کارناموں کے ناموں میں تبدیلی کر لی ہے، کیا ان کا یہی شرعی جہاد ہے؟ کیا یہی لوگ ایک اعلی مقصد کیلئے کام کر رہے ہیں؟

سید فضل اپنے ترشیدی وثیقے میں مزید کہتا ہے:

''مسلم ممالک اور غیر مسلم ممالک کے اندر جتنے سارے ٹکراؤ ہوئے ان کیلئے فقہ الجہاد پر مشتمل میری کتابوں (العمدہ والجامع) پر اعتماد کیا گیا، حالانکہ یہ کتابیں بھڑکاؤ جملوں سے خالی ہیں''۔

(وثیقۃ ترشید العمل الجہادی ص ۱)

۞۞۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج کا عقیدہ اور جھوٹ

کیا اس کی کتابوں سے جو عبارتیں میں نے نقل کی ہیں وہ تحریض اور بھڑکاؤ بیانات میں شمار نہیں ہوں گی؟!

چنانچہ یہ فوج اور پولیس محکمہ کے بارے میں کہتا ہے:

”اور دوسرے لوگ یہ شرط لگاتے ہیں کہ کافر گروہ مسلمانوں سے ممتاز ہوں، اور ایسا ہی ہوتا ہے چنانچہ وہ گروہ جو کافر حاکم کا تعاون کرتا ہے وہ عام طور پر متعین لباس کے ساتھ ممتاز ہوتا ہے، انکے خاص کیمپ ہوتے ہیں، متعین جگہیں ہوتی ہیں، اور یہ کسی سے مخفی نہیں رہتا“

(العمدہ، ص ۳۲۵)

مزید اس نے کہا:

”اگر اس وقت صحابہ زندہ ہوتے تو وہ بھی ان مجاہدین (خارجی درندوں) کے ساتھ جہاد کرتے اور اسی کو اپنا سب سے افضل عمل شمار کرتے“۔

مزید کہتا ہے:

”حکام کے کفر کا پروپیگنڈہ کرنا اور انہیں پھیلانا واجب ہے“۔

میں کہتا ہوں: کیا جو پوری امت کو گنہگار ٹھہرا رہا ہے محض اس لئے کہ وہ حکام کے خلاف خروج نہیں کرتے اور اسکے مزعومہ خلاف کو قائم نہیں کرتے کیا اسے بھڑکانے والا نہیں کہا جائے گا؟!

اسکے جھوٹ میں اسکا یہ قول بھی ہے:

”میری کتابوں میں جو بھی شرعی احکام ہیں ان کا تعلق حکم مطلق سے ہے نہ حکم معین سے“

(وثیقۃ الترشید، ص ۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اس نے تعین کے ساتھ حکام کی تکفیر کی ہے، حکام کے انصار ومعاونین کی تکفیر کی ہے اور اسکی بھی تکفیر کی ہے جوان لوگوں کی تکفیر نہ کرے۔

اہل ذمہ کے قتل کی حرمت کے تعلق سے اپنے تراجعات میں کہتا ہے:

''یہ چھ موانع اور رکاوٹیں ہیں جواجانب اور سیاح کو قتل کرنے یا کسی طرح سے تکلیف پہونچانے سے روکتی ہیں، بلکہ ان میں کوئی ایک سبب ہی اسکے لئے کافی ہے، پھر اگر ان کے حق میں سارے موانع اکٹھا ہوجائیں تو کیا حال ہوگا؟ اور میں نے ان موانع کے ضمن میں مسلم حکمرانوں کی جانب سے صادر ہونے والے ویزوں کا ذکر نہیں کیا ہے، کیونکہ بعض لوگ اسے مانع نہیں سمجھتے ہیں''۔

(وثیقۃ الترشید،ص ۱)

ایک طرف موانع کا ذکر کررہا ہے دوسری ویزا کو مانع نہ مان کر خوارج ساتھیوں کو قتل کرنے کے جواز کی سرٹیفکٹ بھی دے رہا ہے، کیونکہ اس کے نزدیک اس وقت بھی ایک مسلم حاکم مرتد ہے، کیونکہ اگر وہ اسے بھی مانع مان لیتا پھر مسلم حاکم کو اسے بھی مسلمان ماننا پڑتا تو ایسی صورت اسکی خارجیت کی بنیاد ہی ہل جاتی کیونکہ تکفیر وخارجیت کی پوری بنیاد ہی تکفیر حکام پر ہے، اسی کے بعد دیگر مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اور مسلمانوں کے دیار کو دارالکفر کہتے ہیں۔

اور اسکے عدم تراجع پر اسکا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ اس نے مسلمانوں سے وصف اسلام کو چھینا اور انکے دیار کو دارالکفر کہا ہے یہاں تک اپنے تراجعات والی کتاب میں بھی یہی کہا ہے، چنانچہ کہتا ہے:

''دارالاسلام اور دارالحرب: پہلے لوگ الگ الگ رہتے تھے: مسلمان دارالاسلام میں اور کفار دارالکفر میں، اور اگر وہاں کوئی مسلمان ہوتا تو وہ دارالاسلام کی طرف ہجرت کرلیتا، اور دارالاسلام کے اندر جو اہل ذمہ ہوتے تھے وہ لباس میں مسلمانوں سے ممیز ہوتے تھے، جبکہ آج کے دور یہ سب نہیں پایا جاتا ہے، اور اکثر جہالت پائی جاتی ہے یعنی کسی کے بارے میں ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہے، کیونکہ آج کے دور میں کافروں کو کوئی خاص لباس نہیں پہنا سکتے اسلئے کہ ہمارے پاس خود اسلامی حکومت نہیں ہے، اور اسی لئے مسلمان مختلف مما لک میں بکھرے ہوئے ہیں اور دوسروں سے ممتاز نہیں ہیں''۔

(وثیقۃ الترشید، ص ۱)

اسی طرح اسکے عدم تراجع پر اسکا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے کہ اس نے اپنے ساتھی پر سخت نکیر کی ہے جس نے دور کے دشمن امریکہ (عدو بعید) سے آغاز کیا جبکہ اسکے نزدیک قریب کے دشمن سے آغاز کرنا چاہیئے۔

اسکے نزدیک قریب کے دشمنوں سے مراد بلاد اسلام ہیں، اور عجیب بات ہے کہ لوگ اسکے تراجعات پر خوش ہو رہے ہیں جبکہ وہ اب بھی مسلمانوں سے وصف اسلام کو چھین رہا ہے اور اپنے ساتھی پر سخت نکیر کر رہا ہے جس نے دور کے دشمن سے اپنی تکفیر کی ابتداء کی ہے، اور اگر یہ بات صحیح ہے کہ از ہر کی کسی کمیٹی نے اسکے تراجعات کا مراجعہ اور نظر ثانی کی ہے اور پھر اسکی اشاعت کی اجازت دی ہے تو پھر یہ اور بھی بڑی مصیبت ہے۔

یہ مزید اپنے تراجعات میں کہتا ہے:

''اسی لئے ہم مانتے ہیں کہ بلاد مسلمین کے اندر حکومتوں کے ساتھ ہمارا جو ٹکراؤ ہوا ہے جیسے مصر کے اندر یہ ٹکراؤ شریعت کے نفاذ کی خاطر تھا، خواہ وہ جہاد کے نام پر ہوا ہو یا ہاتھ کے ذریعے منکرات کی تبدیلی کے نام پر ہوا ہو، یہ سب موجود حالات وظروف کے پیش نظر جائز نہیں ہے، اور نہ ہی اس وقت موجود حکومتوں کے فوج اور پولیس سے ٹکرانا اور انہیں تکلیف پہونچانا جائز ہے، کیونکہ اس سے بڑے مفاسد کا خطرہ ہے''۔

(وثیقۃ الترشید، ص ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی اسکا سب سے خطرناک تراجع ہے، کہ حقیقت میں اس نے رجوع نہیں کیا ہے کیونکہ اس نے فوج سے لڑنے سے منع تو کیا مگر حکام کے خلاف خروج کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں پیش کی اور نہ ہی فوج و پولیس کے قتل کی حرمت پر کوئی دلیل پیش کی، بلکہ ممانعت کی علت مفاسد کو بتایا۔

دراصل سید فضل اپنے پیروکاروں کیلئے نئی فقہ کی بنیاد رکھی ہے ایسی فقہ جو کمزوری کے مرحلے کے مطابق ہو جس کمزوری کے دور سے آج کے خوارج ازارقہ عصر گزر رہے ہیں، کیونکہ اس وقت کوئی ایسی حکومت نہیں ہے جو انکے چھتر چھایہ بن سکے اور ان میں سے اکثر یا تو قتل کر دیئے گئے یا قید کر لئے گئے یا پھر ادھر ادھر جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

چنانچہ سید فضل کے تراجعات کی جو تعریف کر رہے ہیں جس کا نام اسے ترشید رکھا ہے وہ لوگ دو حال سے خالی نہیں ہیں:

* -انہیں متقدمین خوارج کے اصولوں کی حقیقت کا علم نہیں ہے۔
* -یا وہ سید فضل کی تمام کتابوں اور اسکے سابقہ اصولوں سے مطلع نہیں ہیں۔

ان کے علاوہ کوئی تیسری حالت نہیں ہے۔

اور اخیر میں:

اسی سید فضل جیسے خارجی مفکرین کے تکفیری تفجیری اصولوں اور قواعد کی روشنی میں آج کے نوجوان تربیت حاصل کرتے ہیں پھر جنت کی لالچ میں دھماکہ خیز مواد لیکر مسلم حکمرانوں اور مسلمانوں کو کفار اور مرتدین یا اہل ذمہ سمجھ کر قتل کرتے ہیں۔

ایسی صورت میں سید الخوارج اور دوسرے تکفیری مفکرین سے کہا جائے کہ تم جیسے لوگ قیامت کے دن ان تمام معصوم جانوں کے مسؤول ہوگے کیونکہ تمہاری کتابوں کی وجہ سے یہ خون بہہ رہے ہیں، آبرو لٹ رہی ہے، مال لوٹے جا رہے ہیں، گھر اجڑ رہے ہیں، بچے یتیم اور خواتین بیوہ ہو رہی ہیں، یہی تمہاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکفیری کتابیں ہیں جنہیں سارے تکفیری تنظیمیں اپنے کیمپوں کے ادر پڑھاتی ہیں اور انہیں کتابوں کے اندر موجود تکفیری اصولوں اور قواعد کی روشنی میں انکی تربیت ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ابو محمد المقدسی

معاصر خوارج کی کتابوں اور رسالوں کے پڑھنے اور انکا جائزہ لینے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ تکفیر اور خون حلال کرنے کے باب میں یہ خارجیوں میں دوسرا بڑا تکفیری مفکر اور مصنف ہے۔

اس باب میں اسے میں نے درج ذیل چند اسباب کی بنیاد پر اختیار کیا ہے:

* -اسکی تمام کتابیں صریح تکفیر پر مشتمل ہیں۔ان کتابوں میں کچھ اہم یہ ہیں:

(**الکواشف الجلیه فی کفر الدولة السعودیه**)

(**ملة ابراهیم**-یہ اسکی سب سے پہلی کتاب ہے-)

(**إمتاع النظر فی کشف شبهات مرجئة العصر**)

(**حوار بین عساکر التوحید وعساکر الشرک والتندید**)

(**کشف شبهات المجادلین عن عساکر الشرک وأنصار الطواغیت**)

(**الرسالة الثلاثینیة فی التحذیر من الغلو فی التکفیر**)!

ایک مسلمان تعجب کر سکتا ہے کہ ایک تکفیری اس عنوان (تکفیر میں غلو سے آگاہ کرنے) پر کتاب کیسے لکھ سکتا ہے،اسکے باوجود یہ کتاب تکفیری کتابوں میں شمار کی جاتی ہے؟

جواب:

دراصل جب کوئی اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو اسکا یہ شک اور تعجب دور ہو جائے گا کیونکہ اس کتاب کے اندر بھی وہ تکفیر اور تشدد کے اندر ایسا غلو پائے گا جسے ایک مسلمان کبھی سوچ نہیں سکتا۔

اسی طرح اس کتاب کے اندر مولف نے اپنے غالی خارجی ساتھیوں کا جان توڑ دفاع کیا ہے اور انکے تکفیری وتفجیری کارستانیوں کی ستائش کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٭-اس خارجی نے دراصل ہمارے ہی ملک کو خصوصی طور پر نشانہ بنایا ہے، یہاں کے علماء اور حکمرانوں کی تکفیر کی ہے، چنانچہ اسکی قلم ہمارے ملک کیلئے ایک تکفیری زہر ہلاہل ہے۔

اسی لئے ہمارے ملک میں تکفیری خارجی سوچ بونے کیلئے نوجوانوں میں سب سے پہلے جس کتاب کی تقسیم کی گئی ہے وہ اسی خارجی کی کتاب (الکواشف الجلیہ) ہے، جس کے پڑھنے کی یہاں کے نوجوانوں کو رغبت دلائی گئی ہے۔

چنانچہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد خارجی فکر متاثر ہونے اور پھر اس سے توبہ کرنے کے بعد ایک نوجوان نے اعتراف کیا جس نام صالح بن حمدان ہے، کہتا ہے: ان لوگوں نے ہمیں حکومت کے خلاف خروج کرنے پر ابھارا اور سماج کے خلاف بغاوت کرنے کیلئے اکسایا تھا۔

صالح آگے کہتا ہے:

”میں ایک مدت کے بعد وہاں سے واپس آگیا، پھر دوبارہ ان کے پاس گیا، ہمیں مختلف پروگرام دکھائے گئے اور یہ لوگ ان پروگراموں میں (الکواشف الجلیہ فی کفر الدولہ السعودیہ) نامی کتاب تقسیم کرتے تھے، اور اسکے پڑھنے کی تلقین کرتے، ہم اسی کتاب کو پڑھتے تھے اور اپنے ذہن میں اسے بٹھاتے تھے“۔

(اخبار الریاض: منگل وار، ۱۹/ رجب، ۱۴۲۹ھ- جولائی ۲۰۰۸ء، شمارہ نمبر ۱۴۶۳۸)

رشود جو کہ القاعدہ، جزیرہ عرب کے شرعی کمیٹی کا ممبر ہے، یہ اپنے ایک دوست کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اپنی خارجی فکر میں اپنے تجربات نقل کرتے ہوئے کہتا ہے:

”میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا: کیا تمہیں مسجون شیخ ابو محمد المقدسی کی کتابوں کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟ اس نے کہا: میں نے سنا ہے مگر اب تک کوئی کتاب پڑھی نہیں ہے۔ میں نے کہا: میں مطالبہ کروں گا کہ تم شیخ کی (**الکواشف الجلیہ فی کفر الدولہ السعودیہ**) نامی ایک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نفیس کتاب ضرور پڑھو، پڑھنے کے بعد اسکے مضمون پر ہم دونوں مناقشہ کریں گے، اسکی جو بات کتاب وسنت کے مطابق ہوگی اسے قبول کریں گے اور جو خلاف ہوگی اسے رد کریں گے، اس پرنکیر کریں گے اورلوگوں کو اس سے آگاہ کریں گے، مگر میرا ساتھی کاہلی دکھانے لگا اور اسکے لئے تیار نہیں ہوا، اس وقت مجھے احساس ہوا کہ اس وقت کے جو گمراہ علماء ہیں وہ علمائے ملت سے لوگوں کو دور کرنے میں اور حق سے نفرت دلانے میں پوری کوشش صرف کررہے ہیں، حسبنا اللہ ونعم الوکیل"۔

(التتارللرشود، ص ۱۸)

* - ہمارے ملک کے اندر پائے جانے والے حروری تکفیری فکر کےلوگوں کے یہاں اس کا بڑا مقام ومرتبہ ہے۔

چنانچہ ناصر الفہد کہتا ہے:

"ابو محمد مقدسی حق للکارنے والوں میں سے ہیں، توحید کا اہتمام کرتے ہیں، عملی اور قولی ہر اعتبار سے طواغیت سے براءت کا اظہار کرتے ہیں، ان کے اوپر اور انکے جیسے دوسرے لوگوں پر بھی بہت سے الزامات لگائے گئے ہیں کہ یہ لوگ غالی خوارج میں سے ہیں، اور بزدلوں کا یہی ایک ہتھیار ہے! اس سے پہلے بھی ائمہ دعوت پر اسی طرح کے الزامات لگائے گئے تھے، اللہ ہی ہم سب کا حساب لے گا"۔

(فتوی منبر الحسبہ)

طویلعی سے پوچھا گیا کہ ایسے عالم کا نام بتائیں جس سے آپ نے سب سے زیادہ استفادہ کیا ہو اور اس وقت اس عالم کو آپ اپنا قدوہ سمجھتے ہوں؟

تو اس نے جواب دیا:

"حقیقت میں بہت سارے ایسے علماء ہیں جن سے میں نے استفادہ کیا ہے یا تو علمی دروس کے ذریعے یا پھر علمی مناقشہ کے ذریعے، مگر جس عالم سے میں نے اسکی کتابوں، رسالوں اور انٹرنٹ کے ذریعے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتصال کر کے سب سے زیادہ استفادہ کیا اور وہ اس دور میں میرے قدوہ اور نمونہ بھی ہیں وہ امام ربانی شیخ ابو محمد مقدسی عاصم برقاوی ہیں !! ۔ اللہ انہیں اسیری سے نجات دے ۔ اس شخص نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا ہے، انکی حق گوئی، انکی اسیری اور ان کے کارناموں نے میرے اوپر بہت اثر ڈالا، اللہ سے دعاء کرتا ہوں کہ وہ ہمیں آپ کے ساتھ فردوس اعلی میں اکٹھا کرے"۔

(صوت الجہاد، شمارہ نمبر ۵، ص ۲۴)

* ۔ اس ملک میں رہنے والوں میں سے کچھ ایسے لوگ جو علم کی طرف اپنی نسبت کرتے ہیں ان کی طرف سے اس شخص نے خوف داد اور تعریفیں حاصل کی ہیں ۔ اور یہ تزکیہ اور تعریف کرنے ایک زمانے میں نوجوانوں کے یہاں بڑا مقام رکھتے تھے ۔

چنانچہ علی الخضیر نے مقدسی، ابو قتادہ اور ابو بصیر طرطوسی کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

"ان لوگوں کا شمار علمائے اہل سنت میں سے ہوتا ہے، توحید وعقیدہ اور جہاد کے علمبردار ہیں، تالیف وتصنیف اور تعلیم انکا میدان ہے، ان کے بارے میں سوائے خیر کے ہم کچھ نہیں جانتے، انکی ہم نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں، مسائل تکفیر کو لیکر ان پر جو بہتان تراشی کی جاتی ہے وہ محض افترا پردازی اور الزام ہے، بلکہ دور حاضر کے مرجئہ کا جھوٹ ہے"۔

(تزکیہ علی الخضیر ، ویب سائٹ)

* ۔ اس شخص نے افغانستان کا سفر ابتدائی ایام ہی میں کیا تھا یعنی وہ ۱۴۰۹ھ میں افغانستان گیا، وہاں کے ان مدارس میں اس نے تعلیم حاصل کی جہاں پر خارجی فکر کو اس وقت پھیلایا جا رہا تھا، اور اسکا ابتداء ہی میں اسکا وہاں جانا اسکے لئے خارجی فکر میں مہارت حاصل کرنے کا سبب ہوا ۔

وہ اس تعلق سے خود کہتا ہے:

"افغانستان کے اندر میں القاعدہ کے ان فوجی کیمپوں میں شریک رہا جہاں مجاہدین کو تعلیم دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی تھی، جیسا کہ میں نے ابتدائی دور ہی میں پشاور میں وہاں کے المعهد العلمی میں تعلیم حاصل کی ہے“

(حوارمع مجلة العصر ص ٦)

* -ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس ملک کے خارجی فکر کے حاملین تکفیر وتفجیر کے مسائل میں اسکی کتابوں سے استدلال کرتے ہیں۔

چنانچہ جب طویلعی نے یہاں کے سیکوریٹی فورسیز کے قتل کا فتوی دیا تو کہا:

”انکے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو جاسوسوں کے ساتھ اور مرتدین کے خلاف کیا جاتا ہے، جیسے کہ عراقی پولیس، افغانستان کی شمالی اتحاد، سعودی خفیہ ایجنسی وغیرہ، ان پر کفر کا فتوی لگایا جائے گا، اور اسی پر عمل بھی کیا جائے گا، جیسا کہ کتاب وسنت اور اجماع صحابہ دلالت کرتے ہیں، یہاں پر تکفیر کے شرائط اور انتفاء موانع کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے“۔

(فتاوی الطویلعی ص ٢٩)

اس کے تعلق سے مزید جانکاری کیلئے اسکی کتاب (الثلاثینیه فی التحذیر من الغلو فی التکفیر لأبی محمد المقدسی) کا مطالعہ کریں بالخصوص اس قاعدے کے تحت: (طواغیت اور انکے انصار ومعاونین میں اصل کفر ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے)۔

(فتاوی الطویلعی ص ٣٠)

* -تکفیر کے باب میں اسکا کوئی ثانی نہیں ہے سوائے سید فضل اور ابوقتادہ کے، اس نے ایسی ایسی چیزوں پر تکفیر کر ڈالی ہے جسے سن کر عمر دراز بوڑھی عورتیں بھی ہنس پڑیں، جیسے کہ اس نے ملکی جھنڈوں کے بلند کرنے کی وجہ سے تکفیر کی ہے، چنانچہ یہ کہتا ہے:

”ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ان شعارات اور جھنڈوں کو لٹکانا بغیر کسی مجبوری کے صرف معصیت ہی نہیں بلکہ کفر جس کی وجہ انسان دین اسلام سے نکل جاتا ہے، اور اسکا شمار کفار ومشرکین میں ہوتا ہے، اسلئے کہ اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے واضح طور پر فاسق طاغوت اوراسکی حکومت کے ساتھ اظہار محبت کیا ہے جس سے وہ اس طاغوتی حکومت کے دین میں داخل ہوگیا ہے“۔

(کشف النقاب، ص ۱۱۲)

اسی طرح (بنون العظمۃ) کے اندر یہ فتوی وارد ہوا ہے کہ جو اپنے ملک کا علم اٹھائے گا وہ کافر اور مرتد ہوجائے گا، وہ ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ دوزخ میں ہوگا؛ اس لئے کہ اس نے ایسے نواقض اسلام کا ارتکاب کیا ہے جس کی بخشش کی کوئی گنجائش نہیں ہے (حروریوں کے یہاں)، پھر اسکے بعد ایسے لوگوں کا خون حلال ہے، حالانکہ قدیم زمانے سے لوگ اپنے ممالک کے جھنڈوں کو بلند کرتے آرہے ہیں اور تاریخ میں کسی بھی عالم سے یہ فتوی منقول نہیں ہے کہ اس جھنڈے کو بلند کرنے کی وجہ سے وہ کافر ہوجائے گا۔

اسی طرح اس نے فوج کی تکفیر کی ہے حلف برداری کی وجہ سے، چنانچہ یہ اسباب تکفیر کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

”یہاں پر وعدہ اور عہد و پیمان کیا جاتا ہے، حلف لیا جاتا ہے فوج جسکا پابند ہوتی ہے، بلکہ یہ ایک عام معاہدہ ہے جس میں مشرکین اور دستور کے غلاموں کی نصرت و مدد کا اظہار ہوتا ہے ہر اس شخص کے خلاف جو ان سے دشمنی کرے، گرچہ یہ دشمنی کرنے والے خالص موحدین ہی کیوں نہ ہوں؛ اور یہی ایک سبب کافی ہے ایسے شخص پر کفر کا فتوی لگانے کیلئے“۔

(الاشراقۃ، ص ٦)

* - یہ سید قطب کی فکر سے حد درجہ متاثر ہے بلکہ قطبی فکر اسکے رگ و ریشے میں پیوست ہے، اور اس نے اسکی صراحت بھی کی ہے چنانچہ کہتا ہے:

”اور یہ اخوان ہیں جنہوں نے مجھے ظلال، معالم اور سید قطب، انکے بھائی محمد قطب اور مودودی کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کتابوں کو دوران تربیت اچھی طرح میرے ذہن میں بٹھایا ہے، اور یہی میرے لئے ہدایت کا آغاز تھا''۔

(میزان الاعتدال لأبی محمد المقدسی ص ۵)

یہی چند اسباب تھے جن کی بنیاد پر میں نے اس شخص کو خوارج عصر کے مفکرین میں دوسرے نمبر پر رکھا ہے۔

اس کے اقوال میں سے یہ بھی ہے:

''اس وقت پوری دنیا دار الکفر ہے، میں اس سے کسی جگہ کو مستثنی نہیں کرتا حتی کہ مکہ اور مدینہ کو بھی مستثنی نہیں کرتا''۔

(ثمرات الجہاد للمقدسی ص ۱۴)

اور اسکے اصولوں میں یہ بھی ایک مشہور اصول ہے کہ وہ تمام علماء کافر ہیں جو حکام کی تکفیر نہیں کرتے، چنانچہ یہ اپنی کتاب [ھذہ عقیدتنا] کے اندر کہتا ہے:

''اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جب کوئی عالم کسی دستور ساز طاغوت یا کافر حاکم سے بیعت کر لیتا ہے تو اسکی اطاعت قبول کر لیتا ہے، یا اسکی مدد کرتا ہے، اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور اسکی تائید میں فتوے دیتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ مرتد کافر ہو جاتا ہے''۔

(ھذہ عقیدتنا ص ۳۲)

اسکا یہ بیان عقیدے کی وضاحت کے پیرائے میں ہے جس کے اندر کسی تاویل یا لغزش کی گنجائش نہیں ہے۔

اسکے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ مسلمانوں سے قتال کرنا مقدم ہے۔

چنانچہ میگزین نداء الاسلام کے ساتھ ایک انٹرویو میں جب اس سے سوال کیا گیا کہ تم لوگوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسرائیلی اہداف پر حملے کئے جسکی وجہ سے تم لوگوں پر الزام لگایا گیا اور تمہاری دعوت کی وجہ سے تمہیں جیلوں میں ڈالا گیا اس پر تمہارا کیا تبصرہ ہے تو اس پر اس نے کہا:

''میرا اعتقاد ہے کہ وہ مرتدین جو اللہ کے احکام کو بدل رہے ہیں، اللہ کے دین اور اسکے اولیاء سے جنگ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے ملکوں پر قابض ہیں یہود کے مقابلے میں ان سے جنگ کرنا زیادہ اولی ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ} ترجمہ: اے ایمان والو! ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں اور ان کو تمہارے اندر سختی پانا چاہیئے۔ اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

چنانچہ ہم سے زیادہ قریب یہی مرتدین رہتے ہیں''۔

(انٹرویو نداء الاسلام، ص ۱۰)

معصیت کی بنیاد پر اس نے تکفیر کی ہے چنانچہ جب اس سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی مسلمان عورت کسی کافر سے یا کوئی مسلمان کسی مرتدہ سے شادی کر لیتا ہے تو کیا عمل ارتداد اور کفر ہوگا؛ اسلئے کہ اس نے ایک حرام شرمگاہ کو حلال کیا ہے؟

تو اس پر اس نے جواب دیا: ہاں، شادی کرنے سے عورت آدمی کی بیوی بن جاتی ہے، چنانچہ اگر کوئی ایسی عورت سے شادی کرتا ہے جو اس کے لئے حلال نہیں تو گویا اس نے حرام چیز کو حلال کیا ہے جس کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے گا اگر شروط تکفیر اس کے حق میں پورے ہو جائیں اور کوئی مانع بھی نہ ہو''۔

(أجوبة أسئلة اللقاء المفتوح لأعضاء شبكة شموخ الاسلام، ۲۱)

جبکہ حقیقت یہ ہیکہ عملی استحلال سے آدمی کافر نہیں ہوتا جیسے کہ کوئی اصرار کے ساتھ کوئی معصیت کا ارتکاب کرے الا یہ کہ وہ عمل بذات خود کفر اکبر ہو جیسے کہ اللہ کو گالی دینا اور بت کو سجدہ کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن عثیمین نے کہا:

''استحلال یہ ہے کہ آدمی کسی ایسی چیز کی حلت کا اعتقاد کرے جسے اللہ نے حرام کیا ہو، اور جہاں تک استحلال کا تعلق ہے تو اس بارے میں دیکھا جائے گا: اگر یہ استحلال ان امور میں سے ہے جن کی وجہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے تو اسکی تکفیر کی جائے گی، مثال کے طور پر ایک آدمی سودی کاروبار کرتا ہے مگر اسکے حلال کا اعتقاد نہیں رکھتا البتہ وہ اس پر اصرار کرتا ہے تو اسکی وجہ سے وہ کافر نہیں ہوگا؛ اسلئے کہ وہ اسے حلال نہیں سمجھ رہا ہے، لیکن اگر وہ یہ کہے کہ سود حلال ہے اور اس سے وہ اس سود کو مراد لے رہا ہو جسے اللہ نے حرام کیا ہے تو پھر وہ کافر ہو جائے گا؛ اسلئے کہ اس نے اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کی ہے؛ اس طرح استحلال کی کئی صورتیں ہیں: استحلال فعلی ہے اور اسی طرح استحلال عقدی ہے، استحلال فعلی کے اندر دیکھا جائے گا، اس کے بعد ہی اسکی تکفیر کی جائے گی، اور یہ معلوم ہے کہ سود کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ہے، بلکہ یہ گناہ کبیرہ ہے، البتہ اگر کوئی کسی بت کا سجدہ کرتا ہے تو کافر ہو جائے گا، کیوں؟ اسلئے کہ یہ عمل ہی کفریہ ہے: یہی اسکا ضابطہ ہے، اس کے ساتھ ایک اور شرط کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہیکہ وہ اس سے جاہل اور ناواقف نہ ہو اگر ایسا ہوگا تو پھر وہ معذور ہوگا اور اسکی وجہ سے اسکی تکفیر نہیں کی جائے گی''۔

(فی لقاء الباب المفتوح، سوال نمبر ۱۲۰۰)

حکام کی تکفیر:

اس خارجی نے حکام کی تکفیر کرتے ہوئے کہا:

''ان حکومتوں کا کفر برابر ہے خواہ وہ کفر اصلی ہو یا کفر ارتداد ہو، ان کا کفر یہود و نصاری سے بھی بڑا کفر ہے''۔

(رسالۃ ''سیذکر من یخشیٰ''، ص ۳)

یہ وہ غلو ہے جس سے اللہ اور اسکے رسول نے روکا ہے، چنانچہ اگر ہم بفرض محال مان لیں کہ بعض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکام کافر ہیں تو ان کا کفر اس حد کو نہیں پہونچے گا کہ وہ یہود ونصاری سے بھی برے ہو جائیں، بطور خاص اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنی نسبت اسلام کی طرف کرتے ہیں، اور یہ تکفیر حکام کا اصول جسے مقدسی نے ذکر کیا ہے ایسا خارجی اصول ہے جس پر خوارج عصر کا اتفاق ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو یہود ونصاری کو روافض پر فضیلت دیتا تھا تو آپ نے کہا:

"الحمدللہ، ہر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لاتا ہو وہ ہر اس شخص سے بہتر ہے جو اسکا کفر کرے، اور اگر کسی مومن کے اندر بدعت پائی جاتی ہو خواہ اس کا تعلق خوارج اور شیعہ کی بدعت سے یا مرجئہ اور قدریہ وغیرہ کی بدعت ہو؛ یہود ونصاری کفار ہیں انکا کفر یقینی اور بدیہی طور پر معلوم ہے، اور ایک بدعتی اگر وہ یہ سمجھتا ہو اور عقیدہ رکھتا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے آپ کی لائی ہوئی شریعت کا مخالف نہیں ہے تو وہ کافر نہیں ہوگا، اور اگر مان لیا جائے کہ وہ کافر ہو گیا تو اسکا کفر اس شخص کے کفر کی طرح نہیں ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرتا ہے"۔

(مجموع الفتاوی: ۳۵ / ۱۲۲)

اس تکفیری خارجی کا غلو یہ بھی ہے کہ اس نے ہمارے علماء بطور خاص علامہ ابن باز اور ابن عثیمین رحمہما اللہ کی تکفیر کر ڈالی ہے۔

چنانچہ جب اس سے سوال کیا گیا کہ کیا تم ابن باز اور ابن عثیمین کی تکفیر کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا:

"میں ایسے لوگوں کے بارے میں وہی کہوں گا جس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تھا: (دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ) ترجمہ: جانے دے اے عمر! لوگ یہ نہ کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ اس وقت طواغیت اورانکی فوج کی تکفیر میں مشغول ہیں، ابھی ہم اس مرحلے میں ان مشائخ پر توجہ نہیں دے رہے ہیں، بس ہم نوجوانوں کو صرف آگاہ کریں گے کہ وہ ان کی کتابیں اور سیاست، بیعت، امارت، طواغیت اورانکی فوج ومعاونین کے باب میں انکے گمراہ کن فتاویٰ سے دور رہیں، ہم ان کے لئے اللہ سے ہدایت کی دعاء مانگتے ہیں، لیکن اگر یہ اپنی گمراہی پر اصرار کرتے ہیں تو پھر یہ بھی ساقط الاعتبار ہوں گے"۔

(لقاء خاص مع أبي محمد المقدسی، مجلة العصر الالکترونیه، ص ۱۷)

اس کے جواب سے واضح ہے کہ یہ دونوں مشائخ کرام کی تکفیر کررہا ہے؛ البتہ مصلحت کے پیش نظر وہ اس وقت انکی تکفیر کرنے پر گفتگو نہیں کرنا چاہتا؛ اسلئے کہ لوگ اس کے خارجی منہج سے متنفر ہوجائیں گے! اوراس نے اسی علت کی طرف صراحت کے ساتھ اشارہ کیا بھی ہے چنانچہ اس نے کہا: "لوگ اس وقت طواغیت اورانکی فوج کی تکفیر میں مشغول ہیں"۔

یہاں پر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ امام عصر شیخ ابن باز کا وہ رسالہ پیش کروں جسے آپ نے اس خارجی بدبخت کی طرروانہ کیا تھا جسے میں نے مقدسی کے ویب سائٹ پر حاصل کیا ہے۔

اس خارجی نے تیس سال قبل ہی شیخ ابن باز سے سوال کیا تھا کہ کیا ایسی یونیورسٹی میں پڑھنا جائز ہے جہاں مخلوط تعلیم ہوتی ہو، شاید یہ سوال اس نے اس وقت کی ہے جب یہ خارجی فکر میں ملوث نہیں ہوا تھا، تو اس وقت شیخ نے اسے جواب دیا تھا اس رسالے کی شکل میں:

"پیارے بیٹے عصام بن طاہر برقاوی وفقہ اللہ۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ وبعد:

تمہارا مکتوب نامہ مجھے ۲۵/ جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ کو موصول ہوا، اسکے مضمون کو میں نے سمجھا جس کا جواب درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لئے ایسی یونیورسٹی میں پڑھنا جائز نہیں ہے جہاں مخلوط تعلیم ہو، تا کہ تمہارا دین اور آبرو محفوظ رہے، ہم تمہارے لئے مملکہ کے اندر موجود ایسی یونیورسٹی کی سفارش کر دیں گے جہاں مخلوط تعلیم نہیں ہے، ہم تمہارے اور اہل خانہ کیلئے ہر خیر و بھلائی کی اللہ سے دعاء کرتے ہیں۔

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

چیرمین ادارہ برائے علمی بحوث، افتاء اور دعوہ وارشاد

اس رسالے پر جو غور کرے گا وہ پائے گا کہ شیخ نے اس خارجی کے ساتھ کمال شفقت اور نرمی کا مظاہرہ کیا ہے، چنانچہ اس کی پریشانی دور کرنے کیلئے خود سے سفارش کرنے کا اظہار کیا ہے تا کہ وہ اپنی پڑھائی کو مملکہ ہی کے اندر پورا کرلے، پھر بھی اس خارجی نے شیخ کے اس احسان کو نہیں مانا اور احسان فراموشی کر ڈالی، یہاں تک کہ شیخ کیلئے برے برے القاب کا استعمال کیا اور تکفیر تک کر ڈالا۔

ہم تو یہی کہیں گے کہ ہمارے علماء اس وقت سلف امت صحابہ کو نمونہ سمجھتے ہیں، اور معلوم ہے کہ وہ صحابہ بھی متقدمین خوارج کی تکفیر سے نہیں بچ سکے، قیامت کے دن یہ سارے خوارج اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے اور سلف امت سے لیکر آج تک کے علمائے ربانیین کا حساب دیں گے۔

کیا ہی اچھی بات کہی ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ یہ خباثت قلبی میں سے ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کیلئے آدمی بغض وحسد رکھے۔

(منہاج السنہ:۱/ ۲۲)

اس خارجی کی حماقت اور فتوے بازی یہ بھی ہے کہ اس نے علمائے امت پر خارجیت کا الزام لگایا ہے کیونکہ علمائے امت نے اس کے گمان کے اعتبار سے حکام میں قرشیت کی شرط نہیں لگائی ہے، چنانچہ یہ کہتا ہے:

"یہاں ایک اہم فائدہ بتلانا چاہتا ہوں کہ درباری علماء تلبیس کرتے ہوئے مشائخ اور سلفی کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس زمانے کے طاغی حکام کو امیر المومنین اور امام المسلمین جیسے القاب سے نوازتے ہیں، انکا یہ طریقہ بالکل خوارج اور معتزلہ کا طریقہ ہے جو حاکم کیلئے قرشیت کی شرط نہیں لگاتے ہیں، اور یہ بہت ہی معروف ہے جس کے سمجھنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی"۔

(ملۃ ابراھیم، ص ۳۳)

اس حماقت کا جواب. بہت ہی واضح ہے کہ قرشیت کی شرط اختیاری حالت میں ہے نہ کہ اضطراری حالت میں، چنانچہ اگر کوئی خلیفہ یا حاکم وقت غالب ہوکر مسلط ہو جائے تو وہ اس علاقے کا حاکم مانا جائے گا، یہی تمام علمائے امت آج تک سمجھتے آئے ہیں، اور اس پر نصوص بھی دلالت کرتے ہیں چنانچہ اسی فہم پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: " إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ ".

ترجمہ: سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگر چہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

اور یہ معلوم ہے کہ حبشی غلام قرشی نہیں ہوتا ہے، اسکے باوجود شریعت نے اسکی اطاعت کا حکم دیا ہے، اور اسی پر امت عمل کرتے چلی آرہی ہے، چنانچہ اس امت کی باگ ڈور بہت سے غیر قرشی بھی سنبھالتے آئے ہیں، بلکہ وہ غیر قرشی ہی نہیں غیر عربی بھی ہوتے تھے جیسے کہ کرد، سلاجق اور اتراک وغیرہ، اور انکی حکومتوں پر کسی ایک عالم نے بھی نکیر نہیں کی ہے اس بات کو لیکر کہ وہ قرشی نہیں ہے، مگر جو حروری گندگی میں مبتلا ہو جائے تو پھر اسکے لئے کوئی نقل اور عقل کام نہیں آتی ہے۔

اسکے خارجی اصولوں میں سے یہ بھی ہے:

کہتا ہے: 'زبان، قلم اور دعاء سے نصرت و مدد کا معاملہ وہی ہے جو قتال کے ذریعے ہوتی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بنیاد پر مسئلہ صرف فوج ،سیکورٹی فورسیز وغیرہ پر منحصر نہیں ہے، بلکہ اس مد میں ہر وہ شخص شامل ہوگا جو کسی بھی طرح معاون بن رہا ہو خواہ وہ مدرس ہو، یا مسجد کے اندر جھاڑو لگانے والا اور امامت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو، جب تک وہ ان حکام کے ساتھ ہیں انکی مدد کرتے ہیں اور موحدین کے خلاف ان کا ساتھ دیتے ہیں تو وہ بھی انہیں میں شمار ہوں گے اور ان کا حکم بھی انہیں کا ہوگا“۔

(رسالہ مناصحہ وتذکیر للمقدسی ص ۳)

دراصل یہ اصول انکے خوارج اسلاف کے اصول پر مبنی ہے کہ اگر حاکم کافر ہے تو رعایا بھی کافر ہوگی، مگر معاصر خوارج نے الفاظ کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے البتہ جوہری معنی وہی ہے، چنانچہ یہ کہتے ہیں کہ اگر حاکم کافر ہوگا تو اسکے پیروکار بھی کافر ہوں گے، اور یہ پیروکا کی لسٹ بھی بہت بڑی ہے، اس تکفیری لسٹ سے مشکل کے ساتھ چند افراد باہر نکلیں گے اور باقی امت کافر ہوگی۔

اس خارجی کی اہم تکفیری کتابیں:

***-(ملة ابراهيم):**

اس کتاب کے اندر اس خارجی نے ملت ابراہیمی کی تفسیر کی ہے جس کی اتباع مسلمانوں پر واجب ہے، مگر آپ غور کریں گے تو پائیں گے کہ مقدسی نے کتاب وسنت کی روشنی ایسی کوئی بات نقل نہیں کی ہے جس سے معلوم ہو کہ یہی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعوت تھی جسکے اتباع کا حکم نبی اکرم ﷺ نے دیا ہے، یعنی توحید کی طرف دعوت اور شرک سے ڈرانا۔

اسے اہم انبیائی مشن کو چھوڑ کر مقدسی نے یہ دکھایا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کیسے حکام کے خلاف لڑتے تھے، انکی تکفیر کرتے تھے اور انہیں بیوقوف ثابت کرتے تھے، یہی اس کتاب کا خلاصہ ہے، چنانچہ یہ تکفیری کہتا ہے:

”ملت ابراہیمی کی سب سے بڑی خصوصیت جس سے ہمارے زمانے کے اکثر دعاۃ کوتاہی برت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں بلکہ اکثر نے اسے چھوڑ ہی دیا ہے وہ یہ ہیکہ آپ مشرکین اوران کے معبودان باطلہ سے اظہار براءت کرتے تھے، انکی تکفیر اور انکے معبودوں کی تکفیر کا اعلان کرتے تھے، انکے منہج، قوانین اور شرکیہ شریعتوں سے براءت کا اعلان کرتے تھے، ان سے اپنی عداوت اور بغض کا اظہار کرتے تھے، ان کے کفریہ حالات وظروف سے اپنی براءت کا اظہار کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف لوٹ جائیں اور اپنے کفر کو ترک کر دیں اس سے براءت کا اظہار کریں"۔

آگے مزید کہتا ہے:

"اس وقت ہم ایسے زمانے سے گزر رہے ہیں جہاں وضعی قوانین اور دستور کا شرک پایا جاتا ہے، ایسے وقت میں ہمارے لئے ابراہیمی ملت ایک نمونہ ہے جنہوں نے ایسے ہی دستوروں اور قانونوں سے براءت کا اظہار کیا تھا، لوگوں سے ان کے نقائص بیان کئے تھے، ان کے کفر کا اظہار کیا تھا، ان سے دشمنی کا اعلان کیا تھا، اور لوگوں کو بھی اسی کی دعوت دی تھی، اور اس وقت کی حکومتوں کی تلبیس واضح کی تھی، اگر ایسا نہ ہوتو پھر حق کیسے سامنے آئے گا"۔

(مصدر سابق ص ۲۳)

آگے کہتا ہے:

"اس دعوت کا پہلا مرحلہ یہی ہے کہ لوگوں کے سامنے کھل کر حق بیان کرو، حاکم وقت کی حماقت لوگوں کے سامنے واضح کرو، اسکے باطل کو ایکسپوز کرو، اس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ڈراؤ اور انہیں اسکی تکفیر کرنے اور اسکے دوستوں سے براءت کا اظہار کرنے کی دعوت دو یہ دین توحید ہے! اور یہی ابنیاء کی دعوت ہے! دستوری قانون کے غلاموں سے کھل کر کہہ دکہ ہم تم سے اور تمہارے طاغوت اور تمہارے قانون سے براءت کا اظہار کرتے ہیں اور ان سب کا کفر کرتے ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی رہے گی یہاں تک کہ تم سب اللہ کے دین کی طرف رجوع کرلو اور اسکی شریعت کے پیرو بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاؤ، ابراہیم علیہ السلام اوران کے ساتھیوں نے یہی بات اپنی قوم سے کہی تھی"۔

(ملۃ ابراھیم،ص ۱۰۶)

اس طرح اس خارجی نے گویا ہراس شخص پر واجب کر دیا ہے جوملت ابراہیمی کی اتباع کرتا ہے کہ وہ حکام کی تکفیر کرے اورکھل کران کی تکفیر کااظہار کرے۔

اسی طرح آگے مقدسی نے کہا:

"سوملت ابراہیمی ہی صحیح دعوت کاطریقہ ہے جس کے اندر دوستوں سے جدائی اورسر کی کٹائی ہے"۔

(مصدرسابق،ص ۳۳)

مگر عجیب بات یہ ہیکہ اس نے خود نہ تو اپنے احباب سے جدائی اختیار کی اور نہ ہی اس کے سر کو کاٹا گیا،گویایہ ملت ابراہیمی پر نہیں ہے؛اسلئے کہ اب بھی یہ زندہ ہے۔

اس کے مذکورہ کلام پر ہم آپ کے سامنے کچھ ملاحظات رکھتے ہیں:

۱- دینی طور پر یہ ایک بدیہی اور واضح امر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ہوں یا آپ سے قبل یا بعد کے انبیاء ہوں ان سب کی ملت اوردعوت دو چیزوں پر منحصر تھی:

الف-:صرف ایک اللہ کی عبادت کاحکم دینا۔

ب-:شرک اوراہل شرک سے براءت کااظہار کرنا۔

مگر یہاں پر اس خارجی نے پہلے رکن کوترک کردیااورصرف براءت پر اپنی توجہ مرکوز کردی تاکہ سب یہی سمجھ لیں کہ انسان صرف اسی لئے پیدا ہوا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ شرک اوراہل شرک سے براءت ملت ابراہیمی کاایک رکن ہے؛مگر یہاں اشکال یہ ہیکہ اس براءت کی تفسیر خارجی خواہش کے موافق کی گئی ہے؛ کیوں کہ اس براءت کو حکام سے براءت کرنے اوران سے دشمنی کرنے اورانکی تکفیر کرنے کیلئے تمام وسائل کے اپنانے میں محصور کر دیا گیا ہے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب (ملت ابراھیم) کے اندر جو اصول بیان کئے گئے ہیں وہ سارے مودودی کی کتابوں اور رسائل سے حاصل کئے گئے ہیں اور مودودی کی خارجی فکر سے استدلال کی گئی ہے۔

اور یہی منحرف فکر اور ملت ابراہیمی کی یہی منحرف تفسیر ہمارے ملک کے بعض داعیوں نے بھی اخذ کرلیا ہے، چنانچہ جربوع نے کہا:

”اس طرح دین کا اظہار اور غلبہ اسی وقت ہوگا جب ان نظاموں کے کفر کا اعلان کیا جائے اور ان سے دشمنی کا اعلان کیا جائے، یہاں تک کہ یہ مرتد کافر جان لیں کہ ہم نے انہیں کافر جانا ہے، اور ہم ان سے دشمنی کرتے ہیں، اور اگر ہم ان پر غالب آگئے تو کبھی نہیں چھوڑیں گے جیسا کہ سیدنا عمر نے بدر کے قیدیوں کے تعلق سے کہا تھا“۔

(إعلان بوجوب الھجرۃ من دار الکفر إلی دار الاسلام للجربوع ص ۳۰)

جو اس رسالے کو پڑھے گا وہ یقینی طور پر سمجھ لے گا کہ وہ ہمارے ہی ملک کو اور یہاں کے حکام کو مراد لے رہا ہے۔

اور مقدسی کا پورا کا پورا کلام حکام ہی کے اوپر ہے، اسکی دلیل یہی ہے کہ مقدسی نے اپنی کتاب کا پہلا ہی صفحہ اس جملے سے آغاز کیا ہے:

”ہر زمان و مکان میں طواغیت سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے خواہ وہ حکام ہوں یا امراء، قیصر وکسری ہوں یا فراعنہ وملوک، انکے گمراہ علماء ہوں یا اولیاء وانصار، انکی فوج ہو یا پولیس محکمہ، انکی سیکوریٹی فورسیز ہو یا خفیہ ایجنسیز سب سے ہم وہی کہتے ہیں جسے اللہ نے نقل کیا ہے: {إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ} ترجمہ: ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں یعنی براءت کا اظہار کرتے ہیں تمہارے قوانین ومناہج سے، تمہارے دستور اور گندے مبادی سے، تمہاری حکومت اور محاکم وعدالتوں سے، تمہارے گندے شعاروں اور جھنڈوں سے {كَفَرْنَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ} ترجمہ: ہم تمھیں نہیں مانتے اور ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا، یہاں تک کہ تم اس اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ"۔

(ملۃ ابراھیم، مقدمہ)

چنانچہ اس نے آغاز کتاب ہی میں یہ واضح کر دیا کہ اس ملت سے مقصود حکام، انکے معاونین، انکی فوج و پولیس سے ٹکرانا اور انکی تکفیر کرنا ہے، پھر انکے خلاف خروج کرنا ہے اسکی وجہ سے خواہ کتنے ہی معصوم خون نہ بہہ جائیں اور بڑے سے بڑے مفاسد پیدا ہوں۔

۲- اسکی اس مزعومہ ملت کے تعلق سے ہم نے کتاب اللہ اور سنت رسول کے اندر ایک حرف بھی نہیں پایا، اس ملت کو میں نے تاریخ کی کتابوں میں پایا جو ازارقہ اور خوارج کے یہاں مشہور رہا ہے، چنانچہ ان کا جد امجد ذوالخویصرہ ہے جس نے خیر البشر نبی اکرم ﷺ پر اعتراض کیا تھا، اور اسکے بعد دیگر خوارج نے خلفائے راشدین پر طعن و تشنیع کیا اور انکی تکفیر کی اور صحابہ تک کو قتل کیا، یہی انکی ملت ہے جو خوارج کے یہاں مشہور ہے جسکے لئے اس نے ملت ابراہیمی سے استدلال کرنے کی تکفیری کوشش کی ہے۔

۳- انبیاء ورسل اپنی قوموں کی طرف بھیجے گئے جہاں حکام وسلاطین بھی رہتے تھے، جو وضعی قوانین ہی کے مطابق حکومت کرتے تھے، اور بعض تو الوہیت اور ربوبیت تک کا دعوی کرتے تھے، انکی قوم بتوں اور پتھروں کی پوجا کرتی تھی، پھر بھی انبیاء کی دعوت اللہ کی توحید کی طرف رہی ہے، اور اس راستے میں انہیں کفار کی طرف سے سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑا ہے، بعض تو قتل تک کر دیئے گئے، مگر سب نے اپنے رب کے حکم پر صبر کیا یہاں تک کہ اللہ نے دونوں فریق کے درمیان فیصلہ کر دیا، اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی انصار صحابہ کو حکام کے ظلم پر صبر کرنے کی تلقین کی تھی جیسا کہ اس حدیث کے اندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وارد ہوا ہے:

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا، قَالَ: " سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ".

ترجمہ: سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں شخص کی طرح مجھے بھی آپ حاکم بنا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے بعد (دنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس لیے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔"

اور مکہ کے اندر سیدنا خباب رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ سے طواغیت قریش کی شکایت کرنے آئے، اس وقت آپ ﷺ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ نے انہیں چیخنے چلانے، مظاہرہ کرنے، خروج کرنے، دوست واحباب سے جدائی کرنے اور سر کی کٹائی کرنے کی طرف رہنمائی نہیں کی تھی بلکہ صبر کی تلقین کی تھی جو کہ شرعی حکم ہے۔

۴- جو اللہ کی سنت کا جائزہ لے گا اسے پتہ چلے گا کہ اللہ تعالی اپنے نیک بندوں اور اپنے دشمنوں کے درمیان فوری طور پر فیصلہ نافذ نہیں کر دیتا ہے کہ نیک بندوں کا کامیاب کر کے اپنے دشمنوں کو فوراً ہلاک کر دے، مگر اس وقت جب نیک بندوں کی طرف سے صبر وتقوی اور اسکے دشمنوں کی طرف سے ہٹ دھرمی اور ظلم وتعدی کا اظہار ہو جائے۔

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ} ترجمہ: اور ہم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کو جوکہ بالکل کمزور شمار کئے جاتے تھے۔ اس سرزمین کے پورب پچھم کا مالک بنا دیا، جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے رب کا نیک وعدہ، بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا اور ہم نے فرعون کے اور اس کی قوم کے ساختہ پرداختہ کارخانوں کو اور جو کچھ وہ اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے، سب کو درہم برہم کر دیا۔

اور اسی لئے اللہ تعالی نے اپنے محمد ﷺ کو بھی صبر کا حکم دیا ہے کہ وہ بھی اپنے انبیاء ساتھیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صبر کریں، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: {فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ} ترجمہ: پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا اور ان کے لئے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کرو، یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک گھڑی ہی (دنیا میں) ٹھہرے تھے، یہ ہے پیغام پہنچا دینا، پس بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔

میں کہتا ہوں: اسکی یہ مزعومہ کتاب (ملۃ ابراھیم) ان ربانی اصولوں اور شرعی نصوص سے خالی کیوں ہے اور اسکی کتاب کا آخر ابراہیم علیہ السلام کی ملت حنیفیہ سے کیا تعلق ہے؟!

۵- ابراہیم علیہ السلام کے واقعے میں غور وفکر کرنے والے کیلئے یہ واضح ہوگا کہ ملت ابراہیمی کے اندر اللہ کے بندوں پر اس بات کا خوف کھایا گیا ہے کہ کہیں انہیں عذاب الہی نہ پکڑ لے، چنانچہ آپ نے اپنے والد سے یہ نہیں کہا کہ تم دوزخ میں ہمیشہ رہو گے بلکہ یہ کہا جسے قرآن نے نقل کیا ہے: {يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا} ترجمہ: ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الہی نہ آ پڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔

ابن القیم نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ابراہیم علیہ السلام نے خوف کو اپنے والد کو چھوڑ کر اپنی طرف منسوب کیا ویسے ہی جیسے ایک مشفق آدمی اس شخص کیلئے کرتا ہے جس پر وہ شفقت اور رحم کر رہا ہوتا ہے، اسی طرح آپ نے لفظ (المس) یعنی عذاب کے چھونے کا ذکر کیا ہے جو کہ عذاب میں گرفتار ہونے والے الفاظ میں سب سے زیادہ نرم لفظ ہے، اسی طرح آپ نے عذاب کا ذکر کرنے کے بعد صفت (الرحمن) کا ذکر کیا، (الجبار) اور (القہار) جیسی صفتوں کا ذکر نہیں کیا، اب اس سے زیادہ نرم اور لطیف خطاب اور کیا ہو سکتا ہے“۔

(بدائع الفوائد: ۳/ ۶۵۳)

یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں جو مصر سے چھپ کر اور خوف کی حالت میں نکلے تھے وہی واپس آ کر زمین کے سب سے بڑے کافر فرعون کو نرم الفاظ میں دعوت پیش کرتے ہیں جیسا کہ اللہ نے انہیں حکم دیا تھا، اب آخر دونوں فریقوں میں سے ملت ابراہیمی کا حقدار کون ہے؟

دراصل ملت ابراہیمی کو بھیانک خونی بنا کر جس طرح مقدسی نے پیش کیا ہے اسی نے نوجوانوں کو مجبور کیا کہ وہ دھماکہ خیز مواد اور خودکش بموں کو اپنے جسموں میں باندھ کر نکل پڑیں، پھر وہ اپنے بدن کو دھماکہ کر کے سب سے پہلے اپنے بدن کے چیتھڑے بنالیں، خطے میں معصوموں کے خون کی ہولی کھیلیں، بچوں کو یتیم اور خواتین کو بیوہ کریں۔

۶- یہ واضح نشانی اور قطعی دلیل ہے کہ اسی کتاب نے موجودہ سماج کے اندر خون ریزی کو پھیلایا ہے اور معاہدوں کا پاس نہیں کیا ہے۔

چنانچہ ناصر المعتشم - جو کہ مملکہ کے اندر ۱۴۱۵ھ میں جب پہلی مرتبہ بم دھماکہ ہوا تھا جن میں چار تکفیری خوارج ملوث تھے ان میں ایک یہ بھی تھا، اپنے اعترافات میں کہتا ہے:

”جب میں نے (ملۃ ابراھیم) نامی کتاب پڑھی تو اسکے مصنف ابومحمد عصام مقدسی کی زیارت کرنے کا شوق ہوا، اور حقیقت میں کئی بار میں اردن میں انکی زیارت بھی کی، اور انکے افکار سے میں بہت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

متاثر بھی ہوا بطور خاص عرب ممالک کے حکام کی تکفیر اور خاص طور سے اس ملک کے حکمرانوں کی تکفیر اور کبار علماء کیٹی کی تکفیر، نیز اس تعلق سے کتابیں، رسالے اور پمفلٹوں کی تقسیم کرنا"۔

(اعترافات المعتقلین: منقول از اخبار الشرق الاوسط، ۲۵ / ۱۲ / ۱۴۱۶ھ، شمارہ نمبر ۶۲۷)

حقیقت یہ ہیکہ ملت ابراہیمی کو غلط سمجھنے اور اسے اپنے خارجی تکفیری مقصد کیلئے استعمال کرنے ہی وجہ سے مصنف نے مسلمانوں کے ممالک سے اسلام کے وصف کو چھینا کرانہیں دار الکفر، دار الحرب اور دار ارتداد قرار دیا ہے، اور ایک سانس میں سارے مسلمانوں کو کہہ دیا کہ یہ یا تو کفار مرتدین یا پھر مجہول الحال ہیں۔یعنی اکثر کفار مرتدین اور کچھ مجہول الحال ہیں۔

۷-اس خارجی نے اپنے خارجی تکفیری ملت کو جس طرح جھوٹ اور بہتان تراشی کرتے ہوئے ملت ابراہیمی سے جوڑ کر دکھایا ہے اس کے پڑھنے کے بعد قاری کو لگے گا کہ خوارج کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے جو اوصاف بتلائے ہیں وہ سب ان پر ثابت ہوتے ہیں، جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

(يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ)

ترجمہ: قرآن کی تلاوت تو کریں گے، لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہے تو میں ان کو اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کا (عذاب الہی سے) قتل ہوا تھا کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔

مقدسی نے اپنے گمان اور فکر کے اعتبار سے اس ملت پر قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے جو کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج کے یہاں اسکے نبی ہونے پر دلالت کرتا ہے، اور یہ اس حدیث کو سمجھ نہیں سکا ہے بلکہ اس کے حلق سے نیچے نہیں اترا ہے، اسی لئے اس حدیث کی تفسیر میں اہل علم نے کہا ہے کہ اس کا مقصود یہ ہیکہ یہ لوگ کم فہم اور معانی سمجھنے سے عاری ہوں گے۔

اسکی تکفیری کتابوں میں سے اسکی مشہور کتاب: (**الکواشف الجلیه فی کفر الدولة السعودیة**) بھی ہے، یہ کتاب ابتداء سے لیکر آخر تک بلاد توحید کی تکفیر پر مشتمل ہے، یہ بلاد توحید جس کے بارے میں ہمارا گمان ہے کہ اس وقت روئے زمین پر یہ سب سے بہتر حکومت ہے، اور کمال تو صرف اللہ کیلئے ہے، ہم یہاں کے حکمرانوں کیلئے کسی عصمت کا دعوی نہیں کرتے، اور یہ بات میں پورے یقین سے کہتا ہوں خواہ خارجی کتنا ہی حسد اور جلن کیوں نہ کریں۔

افغان جہاد کے آغاز میں یہ کتاب اس ملک کے اندر بھی چپکے چپکے نوجوانوں کے اندر تقسیم کی جاتی تھی، اور جب افغانستان سے ملحد روسی نکل گئے اور خوارج کا دبدبہ پھیلنے لگا تو اس کتاب کو کھلے عام تقسیم کیا جانے لگا اور اسکی باقاعدہ پڑھائی کی جاتی تھی۔

مسلم نوجوانوں پر عمومی پیمانے پر اور اس ملک کے نوجوانوں پر خصوصی طور پر اس کتاب کے بہت برے اور بھیانک اثرات پڑے ہیں، اسی لئے تکفیری خوارج کے نزدیک اس کتاب کی بڑی اہمیت ہے، چنانچہ معجب دوسری جو کہ اس کتاب سے بہت زیادہ متاثر تھا اور جو اسی ملک کے اندر بم دھماکہ کرتے وقت ہلاک ہو چکا ہے اس نے اس کتاب کی تلخیص کی تھی جس کا نام (**تهذیب الکواشف الجلیه**) رکھا ہے۔

خوارج کے یہاں اس کتاب کی اہمیت اور اسکے تباہ کن اثرات کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس ملک کے اندر ۱۴۱۷ھ میں جب العلیہ نامی بم دھماکے ہوئے تھے، اس وقت ان بم دھماکوں کے چاروں مجرموں نے یہ اعتراف کیا تھا کہ وہ اس کتاب سے متاثر تھے اور اس کتاب کے مولف سے ملاقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے وہ اردن گئے تھے۔

مصلح شمرانی کہتا ہے:

"ہم ایک دوسرے کی زیارت کرتے تھے، ہمارے پاس ایسی کتابیں اور رسالے آتے تھے جن کے اندر حکام اور علماء کی تکفیر ہوتی تھی، جیسے کہ ابو محمد مقدسی کی کتابیں، جن کی کتابوں میں مملکت سعودی عرب کے داخلی احوال پر گفتگو ہوتی تھی، چنانچہ ان کے اندر یہاں کے حکمرانوں کی تکفیر کی گئی ہے اس وجہ سے کہ یہاں شرعی قوانین نافذ نہیں کرتے، وضعی دستور نافذ کرتے ہیں، یہ حکومت اقوام متحدہ میں شامل ہے، اسی طرح یہاں کے کبار علماء کی تکفیر کی گئی ہے جیسے ابن باز اور عثیمین وغیرہ؛ اس لئے کہ علماء حکومت کی چاپلوسی کرتے تھے"۔

(اعترافات المعتقلین: منقول از اخبار الشرق الاوسط، ۲۵/ ۱۲/ ۱۴۱۶ھ، شمارہ نمبر ۶۲۷)

یہ تکفیری کتاب درج ذیل محوروں کے ارد گرد گھومتی ہے:

پہلا محور: اس ملک کی تکفیر کرنا یہ کہہ کر کہ یہاں شریعت نافذ نہیں ہے۔

اس نے دراصل بعض ان قوانین اور ملکی ضابطوں کو بھی دین کا حصہ سمجھ لیا ہے جن کا تعلق مصالح مرسلہ سے ہے اور جن کا قریب یا دور کسی بھی طرح نفاذ شریعت سے تعلق نہیں ہے۔

اسی طرح بعض عالمی تنظیموں میں شمولیت کی وجہ سے اس ملک کی تکفیر کی ہے، جیسے اقوام متحدہ، خلیجی تعاون کونسل اور عرب لیگ وغیرہ۔

چنانچہ یہ خارجی کہتا ہے:

"سعودی اور وضعی قوانین: پہلی چیز: سعودی قوانین: سعودی حکومت اسلامی شریعت کا دعوی کرتی ہے اور کمزور لوگوں پر بعض شرعی حدود کو نافذ کرکے لوگوں کو دھوکہ دیتی ہے کہ وہ اسلامی حدود کو نافذ کررہی ہے، جبکہ یہ واضح جھوٹ ہے اس سے واقف وہی ہوسکتا ہے جو سعودی کے احوال سے اچھی طرح خبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہو"۔

(الکواشف الجلیہ ص ۱۶)

اسکے بعد اس نے اپنے گمان سے بعض ایسے امور کو شمار کیا ہے جو شریعت کے مطابق نہیں ہیں، چنانچہ کہتا ہے:

"سعودی میں نظام احتساب: جیسے مطبوعات اور اشاعت کا نظام، مقامی صحافتی بورڈوں کا نظام، غیر سعودی عورتوں سے شادی کرنے کا نظام اور اسی طرح لیبروں کا نظام"۔

(مصدر سابق ص ۱۹)

ان حروری خارجی اعتراضات پر رد:

۱- اس نے نقل میں جس پر اعتماد کیا ہے وہ مفتی عام شیخ محمد بن ابراہیم کے فتاوے ہیں، اور یہ اس ملک کیلئے منقبت ہے نہ کہ اسکی برائی، چنانچہ جو بھی نظام اور ضابطہ بنایا جاتا تھا اسے تنفیذ سے قبل شیخ پر پیش کیا جاتا تھا اگر وہ شریعت کے مخالف نہیں ہوتا تو اسے لاگو کرنے کی اجازت دیدیتے تھے۔

۲- اور آج بھی وہی ہوتا ہے، چنانچہ جو بھی نظام اور ضوابط بنائے گئے انہیں شرعی کمیٹیوں پر جانچنے کیلئے پیش کیا گیا پھر اجازت کے بعد ہی انہیں لاگو کیا گیا۔

شیخ صالح لحیدان جو کہ "المجلس الاعلی للقضاء" کے چیرمین رہ چکے ہیں، جب آپ سے لیبر نظام اور اسکے اندر اصلاح کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا:

"یہ نظام سب سے پہلے جب صادر ہوا تھا اس وقت اس پر اعتراض کیا گیا تھا، پھر اس کے اندر اصلاح کر کے شیخ عبداللہ بن حمید اور شیخ عبدالعزیز بن باز پر پیش کیا گیا، دونوں حضرات نے اسے اجازت دیدی، اب اسکے بعد اس نظام کے اندر اگر کچھ غلطیاں نظر آتی ہیں تو وہ اصل نظام کے اندر نہیں ہیں بلکہ وہ غلطیاں طریقہ عمل میں ہوتی ہیں، کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لیبر نظام کو صحیح ڈھنگ سے نافذ نہیں کیا جاتا، بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نظام کے ذمیداروں کی خواہشات یا پھر اصل نظام سے عدم واقفیت کی بنیاد پر فیصلے کردیئے جاتے ہیں، اس طرح اس نظام میں خامی نہیں بلکہ اسکے نفاذ میں خامی ہوتی ہے“۔

(مفہوم تحکیم الشریعہ نامی کیسٹ کا پہلا رخ)

۳- یہاں پر بعض نظام اور قوانین ایسے ہیں جن کا تعلق مصالح مرسلہ سے ہے، نفاذ شریعت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، جیسے کہ غیر سعودی سے شادی کرنے کا قانون، اسی طرح مرور کا نظام یعنی ٹرافک قانون، مطبوعات یعنی نشر واشاعت کا قانون۔

۴- مفتی محمد بن ابراہیم جنکے رسالوں سے اس خارجی نے استدلال کیا ہے انہوں نے اسی رسالے کے اندر جگہ جگہ اس ملک کی تعریف کی ہے اور یہ واضح کیا ہے یہاں پر غیر شرعی طریقے سے حکومت نہیں ہوتی ہے، پھر سوال یہ ہیکہ اس خارجی نے کتاب کا اصل مفہوم اور محتوی پیش کیوں نہیں کیا صرف انہیں مبہم عبارتوں کو لیکر کیوں استدلال کیا جو اسکی خارجی خواہش کے مطابق تھیں؟

۵- اسی طرح اس خارجی نے سعودی حکومت کی تکفیر کیلئے یہاں پر لاگو تعزیری سزاؤں کو بھی بنیاد بنایا ہے، چنانچہ انہیں تعزیزی سزاؤں میں ایک یہ بھی ہے کہ جو ملکی جھنڈے یا یہاں کے کسی دوسرے شعار کی بے حرمتی کرے گا اس پر قید اور جرمانہ کی سزا ہوگی، اس ضابطے کو نقل کرنے کے بعد اس خارجی نے کہا: ”اس کفر او زندقہ پر غور کریں“۔

یہ جہالت ہی نہیں بلکہ دین کے ساتھ مذاق بھی ہے، کیونکہ شارع نے حاکم کو یہ حق دیا ہے کہ وہ ایسے امور میں تعزیری سزائیں متعین کرسکتا ہے جن کا تعلق دینی امور سے نہ ہو، البتہ وہ قواعد کلیہ سے باہر نہ ہو، اور شریعت کے اندر تعزیرات کا باب بہت وسیع ہے، جو کہ ڈانٹنے سے شروع ہوتا ہے اور قتل تک جاتا ہے اور یہ مصلحت پر مبنی ہے۔

دوسرے یہ کہ اس نے اقوام متحدہ جیسی عالمی تنظیموں میں شامل ہونے کی وجہ سے جو تکفیر کی ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسکا جواب درج ذیل ہے:

ا- اس حکومت نے عالمی تنظیموں میں شمولیت کے وقت یہ شرط لگائی ہے کہ ان تنظیموں کی تعلیمات اور نظام اسلامی شریعت کی تعلیمات کے خلاف نہ ہوں، اسی لئے مملکت سعودی عرب نے کئی مرتبہ اقوام متحدہ کی ذیلی تنظیموں پر اعتراض کیا جب ان کے اندر ایسی چیزیں پاس کی گئیں جو اسلامی شریعت کے مخالف تھیں اور ان پر موافقت نہیں کی، ان میں چند یہ ہیں:

* - اقوام متحدہ کے اندر جب یہ پاس ہوا کہ عورت کے خلاف تمام امتیازی امور کی شکلوں کو ختم کیا جائے، تو اس پر مملکت سعودی عرب نے اعتراض کیا اور اس پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا اور علی الاعلان کہا کہ ہم اس کے پابند نہیں ہیں بلکہ ہمارے یہاں کی عورتیں ایسی کسی چیز کی پابند نہیں ہیں جو شرعی احکام کے خلاف ہوں گی۔

(المملکۃ العربیہ السعودیہ والمنظمات الدولیہ ص ۱۸۱)

* - مملکت سعودی عرب نے اس وقت بھی اعتراض کیا اور موافقت نہیں کی جب حقوق انسان کے تعلق سے جب سولھواں آرٹیکل پاس ہوا جس میں یہ صراحت ہے کہ مرد اور عورت جب بالغ ہو جائیں تو انہیں شادی کرنے کا حق ہے وہ کسی دین کے ساتھ مقید نہیں ہو سکتے: اس وقت بھی بلاد توحید نے کہا تھا: ہمارے دین اسلام کے اندر ایک مسلمان مرد کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی بت پرست عورت سے یا غیر مومنہ سے شادی کرے، یہ اسلام کے اندر حرام ہے، ہاں اسلام نے یہودی اور عیسائی عورت سے شادی کی اجازت دی ہے البتہ کسی مسلمان عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی بھی غیر مسلم مرد سے شادی کرے۔

(موقف المملکۃ العربیہ السعودیہ من القضایا العالمیہ فی ھیئۃ الامم المتحدۃ ص ۹۸)

* - اسی طرح مملکت سعودی عرب نے حقوق انسانی کے اس دسویں آرٹیکل پر بھی اعتراض کیا اور اسکی موافقت نہیں کی تھی جس کے اندر یہ صراحت ہے کہ ہر شخص کو یہ آزادی ہے کہ وہ اپنا دین بدل سکے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صاف صاف کہا تھا کہ اگر کوئی مسلمان ہمارے ملک میں اپنا دین بدلے گا تو اسکے لئے صرف تلوار ہے۔

* ۔مملکت سعودی عرب نے اس آرٹیکل پر بھی اعتراض کیا تھا جس کے اندر یہ صراحت ہے کہ دینی امور وشعائر کے قیام کی ہر کسی کو آزادی ہے وہ کہیں بھی کرسکتا ہے، اس پر ہماری حکومت نے موافقت نہیں کی، اسی لئے آج تک ہماری حکومت نے اپنے ملک کے اندر غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو بنانے کی اجازت نہیں دی ہے، جب کہ یہ حکومت اپنے خرچ پر سینکڑوں مساجد غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کیلئے بنا رہی ہے۔

(ھیئۃ الامم المتحدہ منذ نشاۃ حتی الیوم لصلال عطار ص ۴۳)

۲۔ان عالمی تنظیموں میں شریک ہونا عہد و پیمان کے باب سے ہے، چنانچہ جس طرح کافر طاقتوں کے ساتھ معاہدہ اور صلح کی جاتی ہے جو کہ کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی جائز ہوتا ہے، چنانچہ کمزوری کے وقت اور مسلمانوں پر خوف کے وقت کفار کے ساتھ معاہدہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

امام سرخسی رحمہ اللہ نے اس بارے میں بہت عمدہ بات کہی ہے:

"چونکہ جہاد کا مقصد سب سے پہلے مسلمانوں کی قوت کی حفاظت کرنا اور اسکے بعد مشرکین کی قوت کو توڑنا ہے اسی لئے اگر وہ انکی طاقت کو توڑنے سے عاجز ہوں تو ایسی صورت میں جائز ہے کہ وہ معاہدہ کرکے اپنی قوت کی حفاظت کریں یہاں تک کہ وہ طاقت آجائے کہ انکی طاقت کو توڑ سکیں"۔

(شرح السیر الکبیر للسرخسی: ۱/ ۱۹۰)

شیخ کے کلام سے واضح ہوا کہ طاقت کے احکام کچھ ہیں اور کمزوری کے کچھ، چنانچہ کمزوری کی حالت میں معاہدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۔سنت سے پتہ چلتا ہے کہ کافر طاقتوں کے ساتھ معاہدہ کرنا جائز ہے جب تک کہ یہ معاہدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت کے اصولوں کے خلاف نہ ہو جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَقَدْ شَهِدْتُ فِي دَارِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِ حُمْرَ النَّعَمِ، وَلَوْ أُدْعَى بِهِ فِي الْإِسْلَامِ لَأَجَبْتُ.

ترجمہ: طلحہ بن عبید اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عبد اللہ بن جدعان کے گھر میں معاہدے کیلئے حاضر ہوا تھا، میں نہیں چاہتا کہ مجھے سرخ اونٹ ملے اگر میں اسلام میں بھی ایسے معاہدے کیلئے بلایا جاؤں تو ضرور حاضر ہوں گا۔

(سنن بیہقی الکبری: ۱۳۴۶۱، شیخ البانی نے فقہ السیرہ کی تخریج میں اسے صحیح کہا ہے، ص ۶۷)

یہ معاہدہ دور جاہلیت کا ہے، نبی اکرم ﷺ نے واضح طور پر کہا ہے کہ اگر ایسے کسی معاہدے میں اسلام کے اندر بھی بلایا جائے تو ضرور شرکت کریں گے، مسلمانوں کا دوسری قوموں کے ساتھ معاہدہ اور عہد و پیمان کرنے کیلئے یہ اصل اور بنیاد ہے کہ وہ معاہدہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔

اسی طرح اسلام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے پاس قریش مکہ سے معاہدہ کیا تھا، اور صلح نامے میں ایسے شرائط لکھے ہوئے تھے جو مسلمانوں کیلئے بہت سخت تھے مگر پھر بھی اللہ تعالی نے اسے فتح کا نام دیا۔

۴۔ سعودی حکومت نے ان عالمی تنظیموں میں شرکت اس وقت کی ہے جب یہاں پر کبار علماء موجود تھے اور ان میں سے کسی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جیسے کہ شیخ محمد بن ابراہیم سابق مفتی عام مملکت سعودی عرب۔

شیخ ابن عثیمین سے اس تعلق سے پوچھا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اقوام متحدہ میں شمولیت اللہ کی شریعت کے علاوہ فیصلہ کرانے جیسا ہے یعنی طاغوت کے پاس جانا ہے، تو کیا یہ صحیح ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب:

ایسا کہنا صحیح نہیں ہے، ہر کوئی اپنے ملک میں وہی فیصلہ کرتا ہے جو اسکے نظام کے مطابق ہو، جو مسلمان ہیں وہ کتاب وسنت کی روشنی میں فیصلہ کرتے ہی اور جو دوسرے ہیں وہ اپنے اپنے قوانین کے مطابق فیصلے کرتے ہیں، اقوام متحدہ کسی کو مجبور نہیں کرسکتی کہ وہ ایسا فیصلہ کرے جو اسکے ملک کے نظام کے خلاف ہو، اور اس کے اندر شامل ہونا ان معاہدات کے باب سے ہے جو مسلمانوں اور کفار کے درمیان ہوتے ہیں۔

(الدعوة میگزین، شمارہ نمبر ۱۶۰۸، بتاریخ: ۱۰/ جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ)

۵-اس خارجی نے بلاد حرمین کی تکفیر اپنی دینداری یا دینی غیرت کی بنیاد پر نہیں کی ہے بلکہ اسے اس ملک سے حقد وحسد ہے اور اسکی خارجی حروری خونی شہوت نے اسے مملکت سعودی عرب کی تکفیر پر مجبور کیا ہے، چنانچہ اس سے جب طالبان کی حکومت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ لوگ اقوام متحدہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو اس نے اسکی تاویل کی اور جرم کران کا دفاع کیا چنانچہ اس نے کہا:

”دراصل میں نے وہاں پر موجود عرب مجاہدین سے اور بعض طالبان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہم ان تنظیموں میں شریک ہونا چاہتے ہیں اس مطالبے کے ساتھ کہ ہماری تحریک ایسے کی بند کا پابند نہیں ہوگی جو شریعت کے مخالف ہو، اور وہ لوگ اس شرط کے ساتھ شریک ہونے کو جائز سمجھتے ہیں، اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس میں شریک نہیں کیا گیا کیونکہ ان تنظیموں نے ہماری شرط کو قبول نہیں کیا“۔

مقدسی خارجی نے جواز کی اس صورت کو طالبان کی طرف سے قبول کرلیا مگر یہی جواز جب مملکت سعودی عرب کی طرف سے آئی تو اس نے اسے ذکر نہیں کیا جبکہ اس نے طلال العطار کی کتاب سے دوجگہوں سے اقتباس نقل کئے ہیں اور اسی کتاب میں یہ شرائط بھی موجود ہیں جو سعودی کی طرف سے پیش کئے گئے تھے، اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس خارجی نے ان شرائط کو نہیں دیکھا ہوگا جس میں یہ صراحت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ہے کہ مملکت سعودی عرب اپنے کسی آرٹیکل کا پابند نہیں ہوگا جو شریعت کے مخالف ہوگا۔

مقدسی کے یہاں اس طرح کفر کا سبب ایک ہی ہے مگر طالبان کی بات آئی تو اسکی تاویل کردی اور ہمارے ملک کی بات آئی تو سیدھا اسکی تکفیر کردی، جبکہ شریعت کے اندر دو مماثل چیزوں کے اندر تفریق اور دو متناقض چیزوں کے درمیان جمع نہیں کیا جاتا۔

اور اس نے ہمارے ملک کی تکفیر کسی دینداری کی خاطر نہیں کی ہے اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس نے شیخ محمد بن ابراہیم کے فتاوؤں سے استدلال کیا ہے جس میں وضعی دستور کی بنیاد پر تکفیر کی گئی ہے مگر انہیں فتاوؤں میں یہ بھی صراحت ہے کہ مملکت سعودی عرب کسی وضعی دستور یا قانون کی بنیاد پر حکومت نہیں کرتی، مگر مقدسی نے شیخ کی کتاب سے صرف اسی چیز کو لیا جو اسکی خارجیت کے موافق تھی اور اسے ترک کردیا جو اسکے خواہشات نفس اور خارجی فکر کے خلاف تھا۔

چنانچہ شیخ محمد بن ابراہیم نے کہا:

”مملکت سعودی عرب کا دستور جس کے ذریعے وہ حکومت کرتی ہے کتاب اللہ اور سنت رسول ہے، اور اسی کی خاطر یہاں پر شرعی عدالتوں کا قیام عمل میں آیا ہے اللہ تعالی کے اس قول کے مطابق: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا} ترجمہ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔

اسکے سوا جو کچھ بھی ہے اسکا تعلق جاہلیت کے فیصلوں سے ہے جس کے بارے میں اللہ تبارک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وتعالی نے فرمایا: {أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ}
ترجمہ: کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟

اس کتاب کے ساتھ اس خارجی کی بدسلوکی اور فسق وفجور دیکھیں کہ اس نے اسی کتاب سے اپنے من موافق چیزوں کو نقل کیا ہے اور اسی کتاب کے مولف کے بارے میں کیا کہہ رہا ہے، چنانچہ جب شیخ کے پاس کچھ مراسلے یا کچھ حکومتی امور آتے آپ کی رائے جاننے کیلئے اور آپ بعض تنظیموں میں شمولیت اختیار کرنے پر اعتراض بھی کرتے، دیکھیں یہ خبیث خارجی کیا کہہ رہا ہے اور کیا مراد لے رہا ہے:

''یہ معلوم ہے کہ شیخ آخری عمر میں بیمار پڑ گئے تھے اور کئی سالوں تک آپ کا بدن شل ہوگیا تھا، آپ اپنا کام نہیں کر پا رہے تھے، کیونکہ باہر آپ کا علاج چل رہا تھا، اور آپ بستر پر تھے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ کیسے بیمار ہوئے اور آپ کی وفات کس وجہ سے ہوئی، کیا یہ وفات فطری تھی یا آپ کے مخالف مواقف رکھنے کی وجہ سے کوئی دوسری وجہ تھی؟!''۔

(الکواشف، ص ۶۵)

پھر اپنی کتاب کے آخر میں اس خارجی نے اس حکومت کے ساتھ ساتھ اس کی ماتحتی میں کام کرنے والوں کی بھی تکفیر کر ڈالی اور ان کی بھی تکفیر کر ڈالی جو اس ملک کی عدالتوں میں اپنا فیصلہ لے جاتا ہے، چنانچہ اس نے کہا:

''علمائے اسلام! ان سب کے بعد اب آپ کیا کہیں گے؟ کیا ایسے شخص کا جان ومال محفوظ ہے جو عالمی قوانین پر ایمان لاتا ہے اور اسکی تنظیموں میں شریک ہوتا ہے اور انکی متابعت کرتا ہے، بلکہ ان کی تصدیق کرتا ہے اور انکی تکفیر نہیں کرتا، اور نہ ہی ان سے اور انکے ذمیداروں سے براءت کا اظہار کرتا ہے، اور نہ ہی ان سے اجتناب کرتا ہے؟ بلکہ ان کے ذمیداروں کے ساتھ جا کر بیٹھک کرتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انکی مدد کرتا ہے اور انکی عدالتوں میں اپنے فیصلے لے جاتا ہے چنانچہ ان کے قاضیوں سے اپنا فیصلہ کرواتا ہے تاکہ وہ اپنے باطل قوانین کے مطابق فیصلہ کریں۔

کیا اس کا جان ومال محفوظ رہے گا جو خلیجی تعاون کونسل کے قوانین پر ایمان لاتا ہے اور خلیج کے طاغوتوں کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے ایسے معاہدے جو امن وامان اور اقتصاد کے نام پر ہوتے ہیں محبت اور بھائی چارہ کے نام پر ہوتے ہیں، اور ان نظاموں اور ان کے قوانین سے براءت کا اظہار نہیں کرتا ہے اور نہ ہی انکی تکفیر کرتا ہے؟

کیا اس کا جان ومال محفوظ اور حرام ہوگا جو عرب لیگ کے معاہدے میں شریک ہوتا ہے، اسکے طاغوتوں اور نظاموں وقانونوں کا دفاع کرتا ہے اور جان ومال سے ان کا تعاون کرتا ہے؟

کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس حکومت کا ساتھ دے یا اس طرح کی دیگر مرتد کافر حکومتیں، چنانچہ ان مرتد حکومتوں کے ساتھ کام کرنا بالکل جائز نہیں ہے نہ ہی ان کے فوجیوں میں اور نہ ہی سیکوریٹی فورسز میں اور نہ ہی پولیس محکموں میں، نہ ہی خفیہ ایجنسیوں میں، یہ سب مدد ونصرت میں شامل ہوگا جو مومنین موحدین کے خلاف ہوگا ایسے موحدین جو مرتدین اور کافرین سے براءت کا اظہار کرتے ہیں، اور یہ معلوم رہے کہ ان مرتد حکومتوں کا ساتھ دینا صرف معصیت ہی نہیں بلکہ کفر اور ارتداد ہے"۔

اسی طرح مزید اس خارجی نے کہا:

"یہ چند اوراق تھے جنہیں میں نے عجلت میں لکھا ہے کیونکہ وقت کی تنگی، مراجع ومصادر کی کمی ہے اور حالات وظروف ساتھ نہیں دے رہے ہیں جس کی وجہ سے میں مجبور ہوا کہ اسے جلد از جلد تیار کر کے منظر عام پر لایا جائے کیونکہ دعوت دین اور علم کے میدان میں بلکہ جہاد کے میدان میں سعودی عرب کے بہت سے لوگ جڑے ہوئے ہیں اور وہ اب تک اس ملک کے نظام کا دفاع کر رہے ہیں"

(مصدر سابق ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ! اس قدر سنگین معاملہ کہ جس کے بارے میں ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ڈرایا ہے اور وعید سنائی ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کی تکفیر نہ کرے، مگر اس خارجی نے کوئی ایک دو یا دس لوگوں کی نہیں بلکہ پورے ملک کی تکفیر کر ڈالی اور تکفیر کے ساتھ ان کے خون کو بھی حلال کر ڈالا، اور ایسے سنگین مسئلے کے بعد کہتا ہے کہ ہم نے اس کتاب کو عجلت میں لکھی ہے ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔

(اللہ اکبر! یہی تکفیری خوارج کی پہچان ہے کہ وہ مسلمانوں کی تکفیر حماقت اور جہالت کی بنیاد پر کرتے ہیں ان کے سر میں ذرا بھی دماغ نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ مترجم)

اس کتاب کے آخر میں (آخری اپیل) کے عنوان سے کہتا ہے:

"ان درباری مولویوں کی طرف جو مغضوب علیھم کے راستے پر چل رہے ہیں، آل سعود کی گود میں پل رہے ہیں، اور ان گمراہ داعیوں اور منحرف جماعتوں کی طرف جو ریال، ڈالر اور صلیب کے طاغوتوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں، اور ان لوگوں کی طرف جو جہاد اور مجاہدین سے اپنا نام جوڑتے ہیں مگر وہ طاغوتوں کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہیں ان سے جا کر عزت اور مدد کی درخواست کرتے ہیں، آخر یہ گمراہی اور ضلالت کب تک چلے گی؟ کب تک ہم غفلت کی گہری نیند میں سوئے رہیں گے؟"

(الکواشف، ص ۲۴۷)

اس خارجی کا موقف یہ ہیکہ جو بھی تکفیری سوچ میں اسکا ساتھ نہ دے وہ مغضوب علیھم میں سے ہے جبکہ یہ خارجی اس وصف کا زیادہ مستحق ہے۔

الرسالة الثلاثينيه فى التحذير من الغلو فى التكفير:

ایک مسلمان کو تعجب ہوگا کہ آخر ایک رسالہ جو تکفیر سے آگاہ کرتا ہے اسے تکفیری کتابوں میں شمار کیا جارہا ہے؟

جواب:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب یہ ہیکہ اس خارجی نے اپنے اس رسالے کے اندر غالی تکفیریوں پر رد کیا ہے مگر بہت سارے تکفیری اصولوں میں موافقت بھی کی ہے، بلکہ ان کا جم کر دفاع بھی کیا ہے، نیچے کچھ اقتباسات نقل کر رہا ہوں جن سے اندازہ ہوگا کہ تکفیری اصولوں کا کس طرح اس نے دفاع کیا ہے جس سے خود مقدسی کا غلو واضح ہو جائے گا:

* -ان کا تکفیر کرنا مجرد کفار کی تعریف کرنے سے یا ان کے اخلاق کی تعریف کرنے سے۔
* -اس شخص کی تکفیر کرنا جو کسی متعین امام سے بیعت نہ کرے۔
* -فرقہ ناجیہ کو کسی جماعت، حزب یا کسی خاص طائفے میں محصور کر دینا۔
* -شبہہ اور ظن کی بنیاد پر تکفیر کرنا اور اسکی تحقیق نہ کرنا۔
* -ایسے شخص کی تکفیر کرنا جو کسی گناہ پر مر جائے اور اس سے توبہ نہ کرے۔

یہ اس جماعت کے اوصاف ہیں جن پر اس نے نکیر کی ہے، اس غلو کے باوجود اس نے اس جماعت کا جم کر دفاع کیا ہے چنانچہ کہتا ہے:

''میں ان اوراق کے اندر بیان کیا ہے کہ وہ نوجوان تو خود کو دعوت توحید کی اپنی نسبت کرتے ہیں گرچہ ان کے اندر کچھ غلطیاں پائی جاتی ہیں مگر توحید کی وجہ سے اور شرک سے براءت کی وجہ سے ان کے یہاں بہت سے خیر موجود ہیں''۔

(الرسالہ الثلاثینیہ، ص ۷)

اس طرح آگے ان کا دفاع کرتے ہوئے کہتا ہے:

''یہ بہت بڑا ظلم ہوگا کہ دنیا پرست اور سلاطین کے درباریوں کے جرائم کو ان نوجوانوں کی معمولی غلطیوں کے برابر کر دیا جو دین پر غیرت اور اسکی نصرت کے نام پر کر جاتے ہیں''۔

(مصدر سابق ص ۸)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اپنے تکفیری ساتھیوں کے دفاع میں مزید کہا:

''ان نوجوانوں کی غلطیاں ان کے اس توحید کے پہلو میں ڈوب جائیں گی جسکے یہ حامل ہیں''۔

(مصدر سابق ص ۸)

اس خارجی مقدسی کے نزدیک غالی خوارج کی غلطیاں اور انکے معاصی ان کی نیکیوں کے سامنے اڑ جائیں گی، حالانکہ یہ شریعت کی صریح مخالفت اور اسکے ساتھ دشمنی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ یہ دوزخی کتے ہیں، اور دوسری جگہ فرمایا کہ اگر میں انہیں پاجاؤں تو قوم عاد کی طرح انہیں مار کے تباہ کردوں۔

غالی تکفیریوں سے آگاہ کرتے ہوئے اس نے ہمارے علمائے کرام جیسے ابن عثیمین اور البانی وغیرہ پر خیانت کا الزام لگایا اور کہا کہ یہ سب جاہلوں کے سردار ہیں، چنانچہ کہتا ہے:

''یہ بہت بڑی خیانت ہے جو بعض جاہل سرداروں کی طرف سے دیکھی جارہی ہے جنہیں بہت سے نوجوانوں اپنا قدوہ اور نمونہ بنا رکھا ہے، اور جو خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کر رہے ہیں، یہ لوگ مطلق طور پر تکفیر سے منع کر کے امانت میں خیانت کر رہے ہیں اور نوجوانوں کو اس باب میں جانے سے اور اسے سیکھنے سے روکتے ہیں اور اسے مطلق طور پر فتنہ کہتے ہیں۔ یہ لوگ مرتد حکام کے بارے میں سوال کرنے پر بولتے ہیں کہ ایسے سوالات کا کیا فائدہ، ان حکام کے بارے میں پروپیگنڈہ کر کے سوائے فتنوں کے کیا حاصل ہوسکتا ہے''۔

(الثلاثینیہ ص ۱۶)

اس نے حاشیے میں تعلیق چڑھاتے ہوئے لکھا ہے کہ ان مشائخ سے میری مراد البانی اور ابن عثیمین ہیں جو تکفیر کو فتنہ کہہ کر نوجوانوں کو اس کے سیکھنے سے روکتے ہیں۔

مزید مقدسی نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر ہم اس سے صرف یہی سیکھ لیں کہ اس سے ہمیں اللہ کے دشمنوں اور مجرمین کی پہچان ہو جاتی ہے جس سے تم لوگ محروم ہو تو یہی علم کافی ہے''۔

(مصدر سابق ص ۱۶)

آگے غالی تکفیریوں پر کلام کرتے ہوئے کہتا ہے:

''بلاشبہ یہ نوجوان جب تک دین کے مددگار ہیں معذور سمجھے جائیں گے''۔

(الثلاثینیہ ص ۸۳)

اس کے کہنے کی بنیاد پر غالی خوارج مسلمانوں کی تکفیر کرنے کے باوجود بھی معذور ہیں جبکہ دسیوں احادیث کے اندر نبی اکرم ﷺ نے انہیں معذور نہیں سمجھا ہے بلکہ ان کے حق میں جو فرامین نبویہ موجود ہیں اگر دوسرے نصوص کی طرف نہ دیکھیں تو ہم ان پر یہ حکم لگا سکتے ہیں کہ ناحق مسلمان کی تکفیر کرنے والا کافر ہے۔

یہ خارجی اپنے اوباش مجرم خارجی ساتھیوں کے تکفیری جرائم کو بعض صحابہ کی معمولی غلطیوں پر قیاس کر رہا ہے چنانچہ کہتا ہے:

''یہ نوجوان معذور ہیں اسی طرح جس طرح نبی اکرم ﷺ نے عمر کو معذور سمجھا تھا جب انہوں نے حاطب کے بارے میں منافق کہہ دیا تھا اور انہیں قتل کرنے کی اجازت مانگ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے انہیں کافر نہیں کہا اس بنیاد پر کہ تم نے اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کی ہے؛ اسلئے کہ حاطب اصل میں تکفیری عمل کے شبہے میں واقع ہو گئے تھے جس کی بنیاد پر عمر نے انہیں منافق کہا تھا''۔

(مصدر سابق ص ۸۳)

اس خارجی کے تکفیری عجائب بہت ہیں جو ختم نہیں ہونے والے، چنانچہ اس نے عالم اسلام کے اندر حکومتی سلامتی محکموں میں کام کرنے والے تمام مسلمانوں کی تکفیر کی ہے، اور میں یقین کے ساتھ کہہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہوں کہ مسلم ممالک میں ایسے کام کرنے والے کروڑوں میں ہوں گے، چنانچہ یہ مسلم ممالک کے فوجیوں اور پولیس محکموں کے بارے میں کہتا ہے:

''ان کے بارے میں ہمارے یہاں قاعدہ یہ ہیکہ یہ کفر ہے، یہاں تک کہ اسکے خلاف ظاہر ہوجائے، کیونکہ اس پر نص قائم ہے اور اسکا ظاہر اسی پر دلالت کرتا ہے، یہ صرف دار الکفر کی وجہ سے نہیں بلکہ طواغیت کے فوج، پولیس اور خفیہ ایجنسیوں کے بارے میں ظاہری نص دلالت کرتے ہیں کہ یہ سب اولیاء الشرک اور مشرکین میں سے ہیں، کیونکہ یہ سب کفریہ وضعی قوانین کے رکھوالے اور محافظ ہیں اور سارے طاغوتی نظام انہیں کی وجہ سے محفوظ ہے اور یہی کفریہ قوانین کے نفاذ میں طاغوتوں کی مدد کرتے ہیں''۔

(الرسالۃ الثلاثینیہ ص ۱۰۷)

آگے مقدسی نے فوج کی تکفیر کے اسباب واضح کرتے ہوئے کہتا ہے:

''ان کے تکفیر کے دو واضح اسباب ہیں:

* -شرک کی نصرت ومدد؛ کیونکہ یہ طاغوتی کفریہ قانون کی مدد کرتے ہیں۔
* -موحدین کے خلاف مشرکین کی مدد اور ان سے محبت۔

ان کے کفر پر اللہ کا یہ قول دلیل ہے: {الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا} ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو! یقین مانو کہ شیطانی حیلہ (بالکل بودا اور) سخت کمزور ہے۔

اسی طرح ان کے کفر پر اللہ کا یہ قول بھی دلیل ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ} ترجمہ: اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔تم میں سے جو بھی ان میں کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے،ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔

چنانچہ کفار کی مدد اور دوستی کا جو بھی مظاہرہ کرے گا یا طاغوت کی راہ میں قتال کرے گا اور اپنی زبان یا تلوار سے انکی مدد کا اعلان کرے گا وہ منجملہ کافرین میں شمار ہوگا"۔

(الرسالۃ الثلاثینیہ،ص ۱۰۸)

اسکا جواب یہ ہیکہ اس نے تمام مسلمانوں پر مشرک ہونے کا حکم لگایا ہے؛ کیونکہ اس کے اندر تکفیر مطلق کا شبہہ موجود ہے جو کہ غالی تکفیریوں کا اصول ہے کہ جو غیر شرعی اصولوں کی بنیاد پر حکومت کرتے ہیں وہ مشرک ہیں اور جو انکی ماتحتی قبول کرتے ہیں وہ بھی مشرک ہیں۔

پھر اس کے بعد تمام فوج کے خون کو حلال کرتے ہوئے کہتا ہے:

"ابوبکر کی خلافت میں مسیلمہ کذاب اور طلیحہ اسدی کے انصار ومعاونین کے تعلق سے صحابہ کی سیرت دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے ان سب کی تکفیر کی ہے اور سب کے ساتھ ایک ہی پیمانہ استعمال کیا ہے،اس میں کسی صحابی کی طرف سے مخالفت نہیں پائی جاتی؛ اسی لئے محققین علماء حربی کفار اور انکے معاونین کے جان ومال کو حلال قرار دیتے ہیں اور ان پر بلا واسطہ مرتد ہونے کا حکم لگاتے ہیں"۔

(الرسالۃ الثلاثینیہ،ص ۱۰۹۸)

ایک جگہ امت محمدیہ سے ایک بڑی جماعت کی تکفیر کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اس وقت سب سے زیادہ مرتدوہ لوگ ہیں جن کا تعلق طواغیت،قانون سازی کرنے والوں اور انکے معاونین ومددگار لوگوں کی ہے جو اللہ کے دین سے جنگ کرتے ہیں،اور وہ گمان کرتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مسلمان ہیں، جب کہ ان کا یہ گمان انہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا؛ اسلئے کہ وہ اپنے ارتداد کے اسباب پر قائم ہیں، نہ اس سے نکلے ہیں اور نہ ہی اس سے براءت کا اظہار کیا ہے"۔

(الرسالۃ الثلاثینیہ، ص ۱۱۵)

اسی رسالے کے اندر تمام ائمہ مساجد کی تکفیر کر ڈالی ہے کیونکہ وہ اسکی تکفیر فکر کی موافقت نہیں کرتے ہیں، اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام کہا ہے، چنانچہ کہتا ہے:

"جو کفر صریح کے اسباب میں سے کسی سبب کا اظہار کرے یا ارتداد ظاہر کے اقسام میں سے کسی قسم کا اظہار کرے جیسے دستور ساز حکومت میں شرکت کی دعوت دینا، یا جو وضعی قوانین کی نصرت اور تائید کرے، یا جو اسکے اندر قانون سازی میں شریک ہو یا جو اسکے ذریعے فیصلہ کرے، یا جو اسکی تعریف کرے، یا جو اسکے احترام کرنے کی حلف برداری کرے اور طواغیت کی محبت اور ان کے ساتھ وفاداری کا اظہار کرے تو ایسے شخص کیلئے کوئی عزت نہیں ہے، اسکے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی اسلئے کہ وہ موحدین میں سے نہیں ہے بلکہ وہ جملہ مشرکین مرتدین میں سے ہے"۔

(الرسالۃ الثلاثینیہ، ص ۱۲۱)

سوال یہ ہیکہ یہ تکفیری اقوال اور افکار اس خارجی کی طرف سے ایسی کتاب کے اندر موجود ہیں جسے اس نے تکفیر سے ڈرانے اور آگاہ کرنے کیلئے لکھی ہے، ان کتابوں اور رسالوں میں اس کا کیا حال ہوگا جنہیں اس نے مسلمانوں کی تکفیر ہی پر لکھی ہے؟!!

فیصل سعید کویت کا ہے جو ابو محمد مقدسی کا ساتھی رہ چکا ہے، دونوں کے درمیان اچھے تعلقات رہے ہیں، وہ مقدسی کے بارے میں کہتا ہے:

"اس کے بعد کویت کے اندر جہیمان کی جماعت کے باقی افراد کے ساتھ ہوگیا، اور ان میں نمایاں رہا یہاں تک کہ یہ غالی تکفیریوں میں شمار ہونے لگا، چنانچہ یہ لوگ مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں پڑھتے تھے بلکہ جمعہ کسی صحراء میں جا کر ادا کرتے تھے"۔

آگے فیصل سعید کہتا ہے:

"ایک بار دیکھا کہ مقدسی اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا تھا، ان دونوں نے ایک سیکورٹی کو دیکھا جس کے ظاہری شکل سے لگ رہا تھا کہ اس نے شراب پی رکھی ہے، جو بیہوشی کے عالم میں اپنی گاڑی میں پڑا ہوا تھا، مقدسی نے اپنے دونوں ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس کی پاکٹ سے پیسہ اور اسکا اسلحہ چوری کرلیں۔ بعد میں مقدسی سے میں نے اس قصے کا ذکر کیا تو اس نے ابتداء میں اسکا انکار کیا پھر اعتراف کرتے ہوئے کہا: میں نے اسکی پہلے تکفیر کی تھی اسلئے کہ وہ طاغوت کافر ہے۔ میں نے کہا: کیا تم نے کچھ ایام قبل مجھ سے یہ نہیں کہا تھا کہ اب تم سیکورٹی فورسیز اور فوجیوں کی تکفیر نہیں کرتے ہو؟ تو اس نے کہا: میں نے اس کی تکفیر ایک دوسری وجہ سے کی ہے۔ میں نے کہا: وہ تو بیہوش پڑا ہوا تھا، تم نے دوسرے کون سے سبب کا پتہ لگا لیا؟ تو مقدسی نے کہا: جی ہاں، میں اسکے فوجی لباس اور نشہ کرنے کی وجہ سے اسکی تکفیر کی تھی۔ میں نے کہا: نشہ کرنا کب سے تکفیر کا سبب ہوگیا؟ اور پھر میں نے ان صحابی کا قصہ بتلایا جنہوں نے شراب پی تھی، اور نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں یہ گواہی دی تھی کہ یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتے ہیں، تو یہ سن کر وہ چیخنے لگا اور آواز بلند کرنے لگا"۔

فیصل سعید نے مزید کہا:

"ایک بار میں نے اردن میں مقدسی سے ملاقات کی، میں نے اس سے پوچھا: یہاں تم کیا کر رہے ہو؟ تو اس نے کہا: مال لوٹ رہا ہوں (وہ سکھوں اور عیسائیوں کے مال لوٹنے کی بات کر رہا تھا)، اور مجھ سے کہا: تم مت ڈرو، تمہارے علاقے سے ہم کچھ نہیں لیں گے، (وہ میرے علاقے سے مراد اردنی مسلمانوں کے علاقے کو لے رہا تھا)"۔

(فیصل سعید کی یہ باتیں "تبدید کواشف العنید لعبد العزیز الریس، ص ۲۷" سے ماخوذ ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ مقدسی جو معاصر خوارج کے یہاں ایک معتبر عالم مفکر مانا جاتا ہے اور جس کے بارے میں ایمن ظواہری نے کہا ہے کہ "یہ علم اور تصنیف میں بحر زخار اور دعوت کے میدان میں پہاڑ ہیں"۔

(مصدر سابق، ص ۶۳)

جبکہ یہ خود اعتراف کر رہا ہے کہ یہ ایک چور لٹیرا اور ڈاکو ہے جو چوری کے مال پر گزارا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو قتادہ فلسطینی:

معاصر خوارج میں یہ بھی اہم ستونوں میں مانا جاتا ہے جنہوں نے خارجی مناہج کی تاصیل میں اہم کردار ادا کیا ہے، مگر اس نے تین ایسے فتاوے دیئے ہیں جن کی وجہ سے اپنے دوسرے تکفیری ساتھیوں سے ممتاز بلکہ منفرد ہے، اس کے یہ تینوں ملعون فتاوے ایک سے بڑھ کر ایک ہیں:

ا- بچوں اور خواتین قتل کرنے کا فتوی جو کہ بہت ہی سنگین ہے:

اس کا سبب اس تکفیری خارجی نے یہ بتایا ہے کہ تاکہ اپنے مجاہدین کو عصمت دری کرنے سے محفوظ رکھا جائے، اور اس فتوے کے اسباب پر لکھتے ہوئے کہتا ہے:

"اس فتوی کے وجہ: مجاہدین (اپنے خارجی ساتھیوں کو مراد لے رہا ہے) نے الجزائر میں کچھ عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا تھا جس کی وجہ سے بعض نا سمجھوں نے یہ پروپیگنڈہ پھیلانا شروع کر دیا کہ مجاہدین شرعی جواز کے عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے ہیں! یہ دین اسلام کے مخالف ہے، اس لئے میں نے چاہا کہ اس کے وجوہات بتا دیئے جائیں تاکہ ہر شخص اس سے واقف ہو کر مطمئن ہو جائے خواہ وہ مخالف ہو یا معاون، کہ مجاہدین نے جو بھی کیا ہے وہ شرعی عمل ہے اسکے لئے دلیل ہے، اس پر کوئی نکیر نہیں ہو سکتی"۔

(میگزین: الانصار، شمارہ نمبر ۹۰)

اسکے بعد اس خارجی نے اس پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس کے اندر آپ ﷺ نے کفار کے بچوں کے بارے میں پوچھے جانے پر فرمایا تھا کہ وہ بھی انہیں کا حصہ ہیں۔

گویا اس خارجی نے کفار و مشرکین اور الجزائر کے مسلمانوں کو ایک درجے میں کر دیا ہے۔

بلکہ اس خارجی کا غلو اس حد تک پہونچ گیا کہ اس نے عورتوں کے قتل کے صرف جواز ہی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اسے واجب کہا ہے چنانچہ کہتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”حقیقت یہ ہیکہ ہم اپنے مسلمان قیدیوں کو مرتدین کے جیلوں سے اسی طرح آزاد کرا سکتے ہیں کہ انہیں ہم دھمکی دیں اور انکی عورتوں کو قتل کریں، اور ایسا کرنا اگر واجب نہ بھی مانیں تو شرعاً جائز ہے“۔

(مصدر سابق)

اس فتوی پر رد:

* - یہ خارجی تکفیری فتوی شریعت کے قطعی اصولوں سے متصادم ہے، اور ان شرعی اصولوں سے ہر کوئی واقف ہے سوائے اس کے جس کی بصیرت کو اللہ نے ختم کر دیا ہو اور وہ ذوالخویصرہ کی خارجی نسل سے جا ملا ہو، یہ فتوی مسلمانوں کے معصوم خونوں کے خلاف ہے جو قرآن سے ثابت ہے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: {وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا} ترجمہ: اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔

* - اور اگر ہم بفرض محال اس خارجی کی بات مان لیں کہ وہ لوگ مرتد ہیں تو ان کی عورتوں کا آخر کیا قصور ہے؟

* - جہاں تک ان کا یہ دعوی کہ یہ بھی ان مرتدین کی زوجیت میں رہنے پر راضی تھیں، تو ان کے بارے میں یہ کہنا آسان ہے کہ وہ مجبور اور کمزور ہیں، اور مجبوری کی حالت میں کفار کی عصمت میں رہنا جائز ہے یہاں تک کہ کوئی صورت نکل آئے، جیسے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی زینب ایک مشرک شخص کی زوجیت میں تھیں اور غزوہ بدر کے بعد واپس آئیں، اور اس سے ان کے اسلام میں کوئی فرق نہیں پڑا، اور یہ فرعون کی بیوی آسیہ ہیں جو اس سرزمین کے سب سے بڑے کافر کی زوجیت میں تھیں اسکے باوجود اللہ تعالی نے ان کی تعریف کی اور یہ واضح طور پر بتلایا ہے کہ وہ جنتی خواتین میں سے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ تعجب کریں گے کہ الجزائر کے خوارج نے اس فتوی کو فرحت ومسرت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، اورکمزورنازک خواتین کو آکر قتل کرنے لگے، یہاں تک کہ ان کے پیٹ چیر دیئے، بچوں کو ذبح کردیا، اوراس طرح اپنے متقدمین خوارج کی سیرت کی یادتازہ کردی۔

چنانچہ صحیح بخاری میں وارد ہوا ہے کہ سیدنا خبیب کو جب قیدی بنا کر مکہ میں بیچ دیا گیااور آپ حارث بن عامر کے پاس تھے، ایک دن اسکی بیٹی سے موئے زیرناف مونڈنے کے لیے استرا مانگا۔اس نے استرا دے دیا، اس کے بعد اس نے بیان کیا: (فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي، فَقَالَ: تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ) ترجمہ: پھرانہوں نے میرے ایک بچےکو اپنے پاس بلالیا' جب وہ ان کے پاس گیا تو میں غافل تھی' زینب نے بیان کیا کہ پھر جب میں نے اپنے بچےکو ان کی ران پر بیٹھا ہوا دیکھا اوراستراان کے ہاتھ میں تھا' تو میں اس بری طرح گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ بھی میرے چہرے سے سمجھ گئے انہوں نے کہا،تمہیں اس کا خوف ہوگا کہ میں اسے قتل کرڈالوں گا' یقین کرو میں کبھی ایسا نہیں کرسکتا۔

صحابی رسول کو معلوم تھا کہ انہیں سولی دینے کیلئے لے جایا جارہا ہے، اوروہ مشرکین کے ایک کے قتل پر قادر تھے، ہتھیار بھی ساتھ میں تھا، بچے کی ماں چیخ بھی رہی تھی اورصحابی رسول اسکی چیخ کے اسباب کو سمجھ بھی رہے تھے، اسکے باوجود سیدنا خبیب نے اس کافرہ خاتون سے کہا: تمہیں اس کا خوف ہوگا کہ میں اسے قتل کرڈالوں گا' یقین کرو میں کبھی ایسا نہیں کرسکتا۔

حافظ ابن حجر نے کیا ہی خوبصورت بات کہی ہے اس حدیث پر: ''مشرکین کے ساتھ بھی بے وفائی نہیں کرنا چاہئے اوران کے بچوں کے قتل سے بچنا چاہئے''۔

(فتح الباری: ۶/ ۱۹۲)

یہ ہمارے سلف کی فقہ حدیث ہے جو کافروں کے بچوں اورعورتوں کو قتل کرنے سے بچتے تھے، گرچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں قتل گاہ کی طرف لے جایا جائے، کیونکہ وہ کتاب وسنت پر عمل کرتے تھے، جبکہ کافر ملک میں رہ کر رنڈی خانوں کے قریب سے ایک تکفیری خارجی آج مسلمانوں کی عورتوں کو قتل کرنے کا فتوی جاری کر رہا ہے اور اسے جائز ہی نہیں بلکہ واجب بتا رہا ہے۔

الجزائر کے اندر اس تکفیری فتوی کے بھیانک اثرات کیسے مرتب ہوئے اور وہاں کے مسلمانوں کا ان تکفیری خارجیوں نے کیسے قتل عام کیا سن کر آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، ان تکفیریوں نے اس قتل عام کو خود شائع کیا ہے چنانچہ (الی أخی فی الجماعة المسلحه) کے عنوان سے ایک رسالہ انہیں خارجیوں نے لکھا ہے۔

دراصل تاجہ علاقے میں خارجی دستہ کتیبة النصر نے قتل عام مچایا جس کے اندر پچاس مسلمان جاں بحق ہوئے تھے، ان میں اکثر بچے اور عورتیں تھیں، اسی قتل عام کے بعد یہ رسالہ منظر عام پر آیا ہے جس کے اندر لکھا ہے:

”ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگوں نے بچوں کو ذبح کر دیا ہے، حاملہ عورتوں کے پیٹ کو چاک کر دیا ہے اور انکے بدن کا مثلہ کر دیا ہے، میرے بھائی الیاس! تم اپنے رب کو کیا جواب دوگے جب اسکے سامنے بروز قیامت کھڑے کئے جاؤ گے اور تمہارے سامنے وہ بچہ آئے گا، وہ بوڑھا آئے گا اور وہ خاتون آئے گی، اور سب مل کر تمہارا گریبان پکڑیں گے؟ تمہارا بھائی عبدالمجید“۔

(خبر کتیبة جند الرحمن، شمارہ ۱۱)

عنقریب ایسے دستاویزی خبریں پیش کروں گا جن سے واضح ہوگا کہ اس فتوی کی وجہ سے الجزائر کے خوارج بالکل وحشی ہو گئے، اور مسلمانوں کے جان ومال اور انکی عزت وآبرو کے ساتھ کھل کر درندگی مچائی۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ حروری فتوی کوئی غلطی اور زبانی لغزش ہے بلکہ یہ انکا راسخ عقیدہ ہے جسے سارے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

معاصر خوارج مانتے ہیں بلکہ ان کے معاصر خارجی چاروں تکفیری مفکرین نے اس فتوی کی موافقت کی ہے۔

ان میں ایک فارس زہرانی ہے، جو کہتا ہے: ”مسلمانوں کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ ہر وہ کام کریں جو ان کے ساتھ کیا گیا، اگر وہ ہمارے مجاہدین کو اغوا کر کے قتل کریں گے تو ہم بھی انہیں قتل کریں گے، اگر وہ مسلمانوں کا مثلہ کریں گے تو ہم بھی ان کا مثلہ کریں گے، اگر وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کا ارادہ کریں گے تو انہیں بھی اسی طرح کے قتل سے دو چار ہونا پڑے گا، جیسا کہ آیتوں کا عموم اس پر دلالت کرتا ہے“۔

(تحریض المجاھدین الابطال علی اِحیاء سنۃ الاغتیال ص ٦٤)

یہ مسلمانوں سے مراد خود کو اور اپنے جیسے تکفیری خوارج کو لے رہا ہے، اس نے خود (الباحث فی حکم قتل رجال المباحث) کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے۔جس کے اندر مسلمانوں کے قتل پر ابھارا گیا ہے۔

اس عقیدہ میں تیسرا تکفیری ابو بکر ناجی ہے: یہ اپنے رسالے میں کہتا ہے:

”جہاد ہر ایک پر واجب ہے، میرے اوپر، تمہارے اوپر، میرے باپ اور تمہارے باپ، ہر عاقل بالغ مسلمان پر واجب ہے، ان سب پر واجب ہے کہ نصاری کے خلاف حملے کریں، اور اسی طرح ہر اس شخص کے خلاف حملہ کریں جو اللہ کی شریعت نافذ نہ کرتا ہو؛ اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو ان پہاڑوں اور صحراؤں میں چلے جائیں جہاں مجاہدین رہتے یں؛ اور اگر اس سے بھی عاجز ہوں تو کم از کم دشمنوں سے دور رہیں اور انکا بائیکاٹ کریں، اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں، اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو صرف اپنے ہی نفس کی ملامت کریں گے، اور اگر کوئی معذور ہے جہالت کی وجہ سے یا کسی ضرورت کی وجہ سے، اور اسے کوئی تکلیف پہونچ جاتی ہے تو وہ اجر کا مستحق ہوگا، اور اسی طرح اگر کوئی مجاہدین کی خاطر تکلیف میں پڑے گا تو وہ بھی اس پر اجر کا مستحق ہوگا“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الحرب المجلیہ ، ۲۲)

اس کے تکفیری کلام کا خلاصہ یہ ہیکہ وہ معصوم مسلمان جوان خوارج کی وجہ سے مارے جاتے ہیں وہ گنہگار ہیں اور یہ قاتل مجرمین اجر کے مستحق ہوں گے، کیا کسی نے اس سے بھی بڑا بدبودار تکفیری دیکھا ہوگا؟ اسکے نزدیک کسی بھی مسلمان کا خون رائیگاں ہے صرف دو اسباب کی وجہ سے: ان خوارج کے ساتھ وہ قتل میں شریک نہ ہوا اور نہ ہی وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے، جبکہ یہ قائل حروری مسلمانوں کے معصوم خون بہا کر بھی اجر کے مستحق ہوں گے۔

ان کا چوتھی تکفیری سرغنہ مقدسی ہے، مگر اس نے بڑی مکاری اور خباثت کے ساتھ موافقت کی ہے چنانچہ ہم اس کے کلام کو حرف بحرف نقل کر رہے ہیں:

''اگر ان لوگوں نے اپنے نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا ہوتا اور اس مرحلے کا جسے مومن گروہ گزر رہا ہے اور بعض مراحل میں آپ ﷺ کے اس قول پر غور کیا ہوتا جب آپ ﷺ نے کہا تھا کہ انہیں چھوڑ دو، ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے، تو ان لوگوں کو معلوم ہوتا کہ کس طرح اہم چیزوں کی رعایت کی جاتی ہے، اور انہیں سمجھ میں آتا کہ کیسے مصلحت کی خاطر بہت سی چیزوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے، اور جس قدر سمجھدار تھے حسن بصری جس انہوں نے حجاج سے عرنیین والی حدیث بیان کرنے پر نکیر کی تھی؛ کیونکہ حجاج اس حدیث کو قتل وخونریزی کیلئے وسیلہ بنا سکتا تھا۔

اور اسی قبیل سے میرے دوست ابوقتادہ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ اللہ آپ کو قید اسیری سے جلد رہا کرے۔ کیونکہ آپ نے الجزائر کے فوجی جنرلوں کی بیوی بچوں کو قتل کرنے کا فتوی دیا تھا، وہ جنرل جنہوں نے مجاہدین کے بیوی بچوں سے بدسلوکیاں کی تھیں، اور جو جزائیوں کی فطرت سے واقف ہوگا اسے پتہ چلے گا کہ ہمارے ساتھی کو اس فتوی میں توفیق نہیں مل سکی کیونکہ حالات اس فتوی کیلئے سازگار نہیں تھے، پھر آپ اس میں مجتہد ہونے کی وجہ سے علی الاقل ایک اجر کے مستحق ہوں گے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(وقفات مع ثمرات الجہاد للمقدسی، ص ۷۲)

مقدسی کے ظاہری کلام سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ فتوی صحیح ہے مگر اسکے لئے حالات سازگار نہیں تھے، اسی لئے اس نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ کس طرح اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے بعض ساتھیوں کو فساد کے خوف سے قتل کرنے سے منع کر دیا تھا۔

دوسرا فتوی:

اس فتوے کا عنوان (ھکذا فلیکن الجھاد) ہے، اس فتوے کے اندر کہتا ہے:

"اسلامی جماعت کے افراد الحمدللہ اس حد تک باشعور ہو چکے ہیں کہ اب وہ مرتدین اور ان کے معاونین سے کھل کر براءت کا اظہار کر رہے ہیں خواہ وہ انکے آباء ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ یہ اب عقیدہ سلف اور سیرت صحابہ کو سمجھنے لگے ہیں، چنانچہ [بوقرہ] نامی علاقے میں اسلامی جماعت کے ایک نوجوان نے اپنے والدین پر اللہ کا حکم نافذ کر دیا ہے، کیونکہ وہ اللہ کے فیصلے کا انکار کر رہے تھے، اسلئے کہ وہ اسکی بہن کی شادی ایک فوجی سے کرنے پر راضی ہو گئے تھے"۔

(میگزین الانصار، شمارہ نمبر ۷ ۱۴، ص ۴)

اس فتوے کا جواب:

* - بفرض محال اگر ہم اس لندن کے قصاب کی بات مان بھی لیں کہ وہ شخص مرتد ہو گیا، تو کیا اسکا کسی مسلمان عورت سے شادی کرنا ارتداد اور ایسا کفر ہے کہ جس سے اسکے والدین بھی مرتد ہو جائیں گے جنہوں نے اس شادی کی صرف موافقت کی تھی؟ یا یہ گناہ کبیرہ ہوگا؟ کیونکہ وہ شخص تو بظاہر مسلمان ہی ہے؟

* - آخر اس نوجوان کو یہ کس نے شرعی حق دیا تھا کہ وہ اپنے والدین کو ذبح کر دے؟ کیا اسے حروری انارکی اور خارجی فتنہ نہیں کہیں گے؟ اس طرح کی درندگی اور حیوانیت کا کام وہی کر سکتا ہے یا اس طرح کا فتوی وہی دے سکتا ہے جسکے رگ وریشے میں تکفیری خارجی خونی درندگی پیوست ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

*-شریعت کے اندر معصوم جانوں کے مسائل میں بہت ہی احتیاط برتا گیا ہے، پھر آخر ان جانوں کے بارے میں کیا کہیں گے جو مجرم کا بالکل قریبی ہو؟ بلا شبہ یہاں پر احتیاط مزید بڑھ جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معصوم خونوں کے تعلق سے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔"

تیسرا فتوی:

ابوقتادہ کا تیسرا فتوی بلاد اسلام کے اندر ائمہ مساجد اور وہاں کے علماء کی تکفیر کرنا ہے:

اس خارجی نے اس فتوے کے اندر ذکر کیا ہے کہ عبیدی حکومت کی تکفیر اس لئے کی گئی تھی کیونکہ اس حکومت نے شریعت کو معطل کر دیا تھا اور وہاں کے خطباء کی گئی تھی کیونکہ وہ لوگ حکام کیلئے دعاء کرتے تھے اور اس سے لوگوں کو دھوکہ دیتے تھے تاکہ وہ انہیں شرعی حکمران سمجھیں۔

اس وضاحت کے بعد کہتا ہے:

"یہی حال معاصر حکمرانوں کا ہے کہ انہوں نے بھی شریعت کو معطل کر دیا ہے اور آج کے خطباء اور ائمہ مساجد نیز علماء ان کے لئے دعاء کرتے ہیں اور یہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ مسلم حکمران ہیں"۔

اس طرح معاصر خطباء، ائمہ اور علماء کی تکفیر کے بعد کہتا ہے کہ عبیدی حکومت کے خطباء معاصر خطباء سے زیادہ برے نہیں تھے۔

پہلے حکمرانوں کی تکفیر کی، اسکے بعد ائمہ مساجد اور علمائے کرام کی تکفیر کی، پھر ان سب کی تکفیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد ان کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز کو بھی باطل قرار دے رہا ہے، چنانچہ کہتا ہے:

"طواغیت کے خطباء اور ائمہ کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے"۔

(میگزین الانصار، شمارہ نمبر ۹۲ ص ۱۱)

اس فتوے کا جواب:

* - یہ ایک پیش آمدہ مسائل میں اجتہادی فتوی ہے جس کے لئے علم میں رسوخ رکھنے والے مجتہد عالم کی ضرورت ہے جو تفصیلی اور اجمالی دلیلوں کی روشنی میں فتوی دیتے ہیں۔

اور جہاں تک ان وحشی خوارج کا تعلق ہے تو یہ تو ایک معمولی طالب علم بھی نہیں ہیں چہ جائے کہ عالم یا مجتہد کے مقام تک پہونچ سکیں۔ ان تمام خارجی مفکرین میں سے کسی نے بھی کسی معروف عالم دین سے علم حاصل نہیں کیا ہے!۔ اور اس میں راز کی بات یہی ہے کہ شیطان نے انہیں علمائے کرام سے کاٹ رکھا ہے جس طرح سے ان کے اسلاف خوارج کو علمائے کرام سے کاٹ کے رکھا تھا۔

* - عبیدی حکومت زندقہ اور الحاد میں معروف تھی، چنانچہ امام شاطبی نے کہا ہے: "عبیدی سلاطین جنہوں نے مصر اور افریقہ پر حکومت کی ہے ان کا گمان تھا کہ شرعی احکام صرف عوام کیلئے ہے اور جہاں تک خواص کا تعلق ہے تو وہ اس سے مستثنی ہیں! چنانچہ عورتیں ان کے لئے مطلق طور پر حلال ہیں! اسی طرح کائنات کی ساری چیزیں ان کے لئے حلال ہیں! اس کیلئے یہ کچھ خرافات سے استدلال کرتے تھے جنہیں ایک عقلمند کبھی نہیں مانے گا"۔

(الاعتصام: ۲/ ۴۴)

اس سے واضح ہوا کہ ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں تھا، اسی لئے اس زمانے کے علماء نے اجتہاد کر کے عبیدی حکمرانوں کی تکفیر کی تھی، اس لئے انہیں آج کے حکمرانوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے، جبکہ یہ معاملہ صرف حکام ہی نہیں بلکہ خطبائے مساجد، ائمہ اور علماء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک پر قیاس کر کے انکی تکفیر کر دی گئی، اس طرح یہاں معاملہ مسلمان کی تکفیر سے ہے۔

*۔اس قدر سنگین فتوے پر جس کے اندر تکفیر اور جان ومال کو حلال کیا گیا ہے، اس نے کتاب وسنت سے کوئی ایک بھی دلیل پیش نہیں کیا۔

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض وہ اصول جنہیں ابو قتادہ نے اپنے رسائل اور مقالوں میں ثابت کیا ہے:

۱- جن علماء سے فتوے لئے جائیں گے ان کے لئے اس نے چند شرطیں لگائی ہیں ایسے شرائط کہ اس سے پہلے کسی نے نہیں لگائی ہوگی چنانچہ یہ کہتا ہے:

''ہمارے یہاں کوئی بھی عالم اور فقیہ اس وقت تک عالم اور فقیہ نہیں مانا جائے گا جب تک کہ وہ مکمل سیاست دان بھی نہ ہو، اگر وہ سیاست دان نہیں ہوگا تو وہ فقیہ نہیں بلکہ شیخ جاہل ہوگا''۔

(مقالہ بین منہجین، مقالہ نمبر ۱۸)

۲- اس کے اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے نوجوانوں کو علماء سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ کہتا ہے:

''اب یہ زمانہ اوراق اور کتابوں کی طرف پلٹ کر جانے کا ہے کیونکہ آج کے علماء اپنا اعتبار کھو چکے ہیں، اور سنت کے اندر اشخاص کی بجائے ورق اور کتاب کی طرف جانے کی تعریف کی گئی ہے، جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَن أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِيمَانًا؟ قَالُوا: الْمَلَائِكَةُ، قَالَ: الْمَلَائِكَةُ كَيفَ لَا يُؤْمِنُونَ؟ قَالَ: النَّبِيُّونَ، قَالَ: النَّبِيُّونَ يُوحَى إِلَيْهِمْ فَكَيْفَ لَا يُؤْمِنُونَ؟ قَالُوا: الصَّحَابَةُ، قَالَ: الصَّحَابَةُ يَكُونُونَ مَعَ الأَنْبِيَاءِ، فَكَيْفَ لا يُؤْمِنُونَ، وَلكن أَعْجَبَ النَّاسِ إِيمَانًا: قَوْمٌ يجيؤون مِنْ بَعْدِكُمْ، فَيَجِدُونَ كِتَابًا مِنَ الْوَحْيِ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ، وَيَتَّبِعُونَهُ، فَهُمْ أَعْجَبُ النَّاسِ، أَوِ الْخَلْقِ، إِيمَانًا. وفى رواية: يَجِدُونَ الْوَرَقَ الْمُعَلَّقَ فَيَعْمَلُونَ بِمَا فِيهِ، فَهَؤُلَاءِ أَفْضَلُ أَهْلِ الْإِيمَانِ إِيمَانًا.

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان میں سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعجب والے کون ہیں؟ کہا: فرشتے، فرمایا: فرشتے کیسے نہیں ایمان لائیں گے؟ عرض کیا: انبیاء، فرمایا: ان پر تو وحی اترتی ہے وہ کیسے ایمان نہیں لائیں گے؟ عرض کیا: صحابہ، فرمایا: یہ تو انبیاء کے ساتھ ہوتے ہیں پھر یہ کیسے ایمان نہیں لائیں گے؟ ایمان لانے میں سب سے زیادہ تعجب ان پر ہے جو تمہارے بعد آئیں گے، وہ وحی کی کتاب پائیں گے اور اسی کی بنیاد پر ایمان لائیں گے اور اسکی اتباع کریں گے، یہی لوگوں میں سب سے زیادہ تعجب والے ہیں، اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ معلق ورق پائیں گے جس کے مطابق عمل کریں گے، یہی ایمان میں سب سے افضل ہوں گے۔

اس حدیث کے اندر واضح طور پر ان لوگوں کی تعریف کی گئی ہے جو علم کو ورق معلق سے حاصل کریں گے، بلکہ ان لوگوں کو سب سے زیادہ اجر والا بتایا گیا ہے، اور سب سے افضل ایمان والا کہا گیا ہے، یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب زمانہ ایسا آجائے جب علماء اپنا اعتبار کھو دیں اور صرف نام کے رہ جائیں تو ایسے وقت میں علم کو ورق معلق سے حاصل کیا جائے کہ یہی شرعی طریقہ ہے"۔

(مقالہ بین منہجین، مقالہ نمبر ۱۹)

معاصر خوارج کا یہ اصول بعینہ ان کے اسلاف خوارج کا بھی اصول رہا ہے جنہوں نے اپنے لوگوں کو علماء سے کاٹ کر رکھا تھا۔ کیونکہ انہوں نے بھی یہی سمجھ رکھا تھا کہ شریعت کو نقل کرنے والے فساد اور کافر ہو چکے ہیں، یعنی صحابہ، جس کی وجہ سے یہ معرفت حق سے محروم ہو گئے اور پھر نصوص شرعیہ کو اپنی کج فہمی سے سمجھنے کی کوشش کرنے لگے، سو گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا، اسی اصول پر معاصر خوارج بھی چل رہے ہیں۔

تعجب ہے کہ اس حدیث سے کفر کی راجدھانی میں بیٹھ کر اس خارجی نے جو سمجھا ہے آج تک کسی عالم نے نہیں سمجھا۔

بہر حال اکابر علمائے کرام نے اس حدیث سے جو سمجھا ہے وہ یہ کہ یہ حدیث ایمان بالغیب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضیلت پر دلالت کرتی ہے، علماء کو چھوڑ کر کتابوں سے علم حاصل کرنے پر یہ حدیث بالکل دلالت نہیں کرتی، اور یہی وجہ ہے کہ محدثین اور فقہاء نے اس حدیث کو ایمان بالغیب کے ابواب میں ذکر کیا ہے، چنانچہ امام بیہقی نے اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے: (باب ماجاء بقوم لم یروه فیؤمنون به، فكان كما أخبر)۔

(منقول از کتاب "تحذير العباد من وحشية أبي القتاد" لعبد المالک الرمضانی)

۳- اس کے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت موجود نہیں ہے، چنانچہ یہ کہتا ہے:

"الجماعہ کی تفسیر کے بارے میں جب ہم ائمہ کے اقوال کو دیکھتے ہیں تو سمجھ میں آتا ہے کہ اس کے دو مفہوم ہیں، صرف ایک ہی مفہوم نہیں ہے، اور وہ دونوں مفہوم درج ذیل ہیں:

*- پہلا مفہوم: وہ مسلمان جو کسی قادر حاکم کے جھنڈے کے ماتحت ہوں خواہ حاکم عام ہو یا کوئی دوسرا۔

*- دوسرا مفہوم: اہل حق: اس مفہوم کا دائرہ پہلے مفہوم کے دائرے سے بہت تنگ ہے، اس مفہوم کے تحت ایک بڑی جماعت کے اندر ایک چھوٹی جماعت آتی ہے"۔

(الجہاد والاجتہاد، ص ۲۶)

اس تقسیم پر اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں ہے۔ چنانچہ کہتا ہے:

"دیار مرتدین کے اندر جہاد کا مقصد بکھرے ہوئے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرونا ہے یعنی کھوئی ہوئی خلافت کو قائم کرنا؛ کیونکہ اس وقت امت اسلامیہ کا وجود نہیں ہے، اسلئے کہ امت کے وجود کیلئے جو سب سے بڑا سبب ہے وہ نہیں پایا جاتا یعنی مسلمانوں کی کوئی حکومت نہیں ہے اور نہ ہی انکی کوئی طاقت ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مقالات بین منہجین، مقالہ نمبر ۴۳)

۴- اسکے عجیب وغریب اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے تکفیری ساتھیوں کیلئے یہ فتوی دیا ہے کہ وہ اسلامی سماج کے اندر ہوں یا کافروں کے اندر لوگوں کے مال کو لوٹ سکتے ہیں اور چوری کرسکتے ہیں، چنانچہ کہتا ہے:

''افسوس کی بات ہے کہ اسلامی جماعتوں یہاں تک کہ جہادی تنظیموں کے افراد جب مالیات پر غور کرتے ہیں تو یہ اہل باطل یا دنیا پرستوں کی طرح سوچنے لگتے ہیں کہ انہیں کوئی چندہ دینے والا محسن مل جائے یا پھر یہ اپنے بعض افراد کو تجارت اور کمائی کیلئے فارغ کردیں، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ ایسے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں رہنمائی کریں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائفہ منصورہ کے تعلق سے کہا ہے کہ تم لوگ جس حق کو جانتے ہو اس کے لئے کبھی بھی شرم نہیں کرنا! لوگوں کے پروپیگنڈہ کے سامنے تم کبھی بھی کمزور نہیں پڑنا، وہ تمہیں چور اور ڈاکو کہیں گے جس طرح تمہارے جہاد کو قتل اور تخریب کہتے ہیں، اگر تم ان کی باتوں میں آجاؤ گے تو کافر تم پر قابو پالیں گے۔

اسلئے مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس حق سے شرم نہ کھائے جو اس کے پاس ہے، میرے مجاہد بھائیو! بعض جاہلوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ مال غنیمت اور فیء کے پیمانے موجودہ دور میں بدل گئے ہیں، یہ جھوٹے ہیں، قانون غنیمت اب بھی وہی ہے، سب کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ طائفہ منصورہ کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ان لوگوں کے مال سے کھائیں گے جنہیں اللہ نے گمراہ کر رکھا ہے، کوئی اسے مانے یا نہ مانے''۔

(مقالہ بین منہجین، مقالہ نمبر ۲۶)

اس طرح اس نے مسلمانوں کے مال کے چوری کرنے کا فتوی دیا ہے چنانچہ یہ مسلمانوں کو مرتد کہہ کر ان کی دولت لوٹتے ہیں اور چوری کرتے ہیں، اسی طرح کافر ملکوں میں جہاں یہ رہتے ہیں وہاں بھی یہ چوری کرتے ہیں، اور ہر دو جگہ انکا دعوی یہی ہے کہ ہم مال غنیمت کھا رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سمجھتا ہوں کہ اس نے خود اپنے اس فتوی کو رد کر دیا ہے یہ کہہ کر لوگ تمہیں چور کہیں گے، کیونکہ یہ جانتا ہے کہ یہ چور ہیں۔

۵- اس کے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ اپنے خارجی ساتھیوں کو یہ یقین دلاتا ہے کہ تم لوگ کفار، مرتدین اور مشرکین سے لڑ رہے ہو، حالانکہ یہ ساری خونریزی مسلمانوں کے خلاف مچاتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہتا ہے:

"اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ وہ پکا مسلمان ہے اور اسکے مدمقابل شخص مسلمان ہے مگر تام الایمان نہیں ہے تو ایسی صورت میں وہ اس سے مل سکتا ہے اور مصالحت بھی کرسکتا ہے کیونکہ اسے وہ اپنا مسلمان بھائی مان سکتا ہے، لیکن اگر ایک مسلمان سامنے والے کو کافر اور مرتد سمجھے تو ایسی صورت میں مقابلہ جم کر ہوگا اور سخت ہوگا، ایسی ہی صورت میں لڑائی کا نتیجہ سامنے آئے گا۔

اسلئے اسلامی جماعتیں اور جہادی تنظیموں جب تک اس بنیاد اور اصول کو نہیں سمجھیں گی تب تک مشرک اور مرتد حکومتوں کے سامنے جم کر نہیں لڑ پائیں گی، چنانچہ وہ جماعت جو اپنے افراد کو اسلحہ دیتی ہے لڑنے کیلئے مگر انہیں قانع نہیں کر پا رہی ہے اور یہ ثابت نہیں کر پا رہی ہے کہ جن سے تمہارا مقابلہ ہوگا وہ کافر مرتد ہے، ایسی جماعت بالآخر کمزور ہو کر بیٹھ جائے گی اور شکست کھا کر مذاکرے کے ٹیبل پر آسکتی ہے"۔

(مقالہ بین منہجین، مقالہ نمبر ۳۳)

اس مجرم نے اسکے بعد اسلامی معاشرے کو مرتد معاشرہ بتلاتے ہوئے کہتا ہے:

"آج جن علاقوں میں مسلمان رہتے ہیں یہ پہلے دارالاسلام اور دارالامن تھا، مگر اب یہ دارالکفر اور دارارتداد میں بدل گیا ہے: کیونکہ یہاں کے حکمران مرتد ہیں، اور اسلئے کہ کفر نے اپنے فیصلوں اور دستوروں کے ذریعے اپنی سلطنت کو اس علاقے پر پھیلا رکھی ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مقالہ بین منہجین،مقالہ نمبر ۳۶)

۶- اسکے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ارتداد کی علت یہ ہیکہ لوگوں نے حق الوہیت اور حاکمیت کو غیر اللہ کے حوالے کر دیا ہے۔

یہاں آپ ملاحظہ کرسکتے ہیں کہ اس اصول کے اندر یہ خارجی تکفیری پہلے مرحلے کے تکفیری مفکرین مودودی اور سید قطب سے متاثر ہے، اور انہیں کے افکار کو اس نے حرف بحرف نقل کیا ہے۔

چنانچہ یہ خارجی کہتا ہے: ’’جب یہ واضح ہو گیا کہ رعایا اپنے مرتد حکام کی پیروی کرنے کی وجہ سے مرتد ہو چکی ہے تو ایسی صورت میں تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ان سب سے جہاد کریں یہاں تک یہ ختم ہو جائیں یا یہ اسلام کی طرف واپس آجائیں، اور ان لوگوں سے قتال کرنا فرض عین ہے‘‘۔

(الجہاد والاجتہاد،ص ۴۹)

یہ تکفیری خارجی کفر کی راجدھانی لندن میں بیٹھ کر عالم اسلام کے مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہے اور دوسری طرف خود اسکا حال یہ ہیکہ:

الجزیرہ چینل پر اس خارجی کے تعلق سے یہ خبر شائع ہوئی ہے: (ابو قتادہ نے برطانوی حکومت کے خلاف دعوی کیا تھا جسے خارج کر دیا گیا) بتاریخ: ۱۴/ ۹ / ۱۴۲۲ھ موافق: ۲۹ / ۱۱ / ۲۰۰۱ء

دراصل ابو قتادہ برطانوی حکومت سے وظیفہ لیتا تھا مگر کسی وجہ سے اسکا وظیفہ کاٹ دیا گیا اسی کو بحال کروانے کیلئے اس نے دعوی کیا تھا مگر ناکام رہا۔

سوال یہ ہیکہ کیا برطانوی عدالتوں میں اسلامی شریعت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں جہاں اس خارجی نے اپنا فیصلہ لیکر گیا تھا، کیا وہ طاغوت نہیں ہیں اس کی نظر میں؟ کیا اسکی نظر میں صرف مسلمان حاکم ہی طاغوت ہیں؟

ابو قتادہ سے ایک سادہ سا سوال یہی کرنا ہے کہ کفریہ عدالتوں میں فیصلہ لے جانے والے کا کیا حکم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے؟

اور ہم مطالبہ کریں گے کہ دوسروں کی تکفیر کرنے سے خود اپنی تکفیر کرے کیونکہ وہ کافر حکومت میں رہ کر اسکا وظیفہ کھا رہا ہے اور اس باطل نظام کو فالو کرتا ہے یہاں تک اپنا ذاتی فیصلہ بھی کافر ججوں سے کرواتا ہے، وہ بھی معمولی چیزوں میں، یعنی وظیفہ بڑھوانے کیلئے۔

۷-اس نے اپنے خارجی ساتھیوں کیلئے خونی اصول بناتے ہوئے کہا:

''ہم اس وقت جہاد کے مرحلے میں ہیں، ہم خوب جانتے ہیں کہ ہمیں ان بدعقلوں کی کھوپڑیوں پر سوار ہو کر راستے کو کیسے ہموار کرنا ہے، اس وقت دنیا ہمیں وحشی اور بربریت زدہ کہے گی''۔

(الجہاد والاجتہاد ص ۶۷)

یہاں پر کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ جن کے خون کا پیاسا ہے وہ کفار ہیں بلکہ اس نے خود صراحت کی ہے کہ ہم امریکہ سے قتال نہیں کریں گے مگر اس وقت جب وہ ہم پر حملہ کرے، ہم ان مرتد نظاموں کے خلاف جہاد کرتے ہیں جن کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان کیلئے فرض عین ہے۔

(اخبار الحیاۃ شمارہ نمبر ۱۳۹۰ ص ۶، بتاریخ: ۱۵/صفر ۱۴۲۰ھ)

۸-اسی طرح اپنے خارجی ساتھیوں کیلئے ایک خطرناک اصول طے کرتے ہوئے کہا کہ الجزائر اور دوسرے ممالک کے اندر جہالت کا عذر ساقط ہو چکا ہے، اور اس نے الجزائر کے لوگوں کو دو قسموں میں بانٹ رکھا ہے: خوارج جنہیں وہ مجاہدین کہتا ہے، اور دوسری قسم وہ لوگ جو حکومت کے ساتھ ہیں، چنانچہ ان کے تعلق سے کہتا ہے:

''آج الجزائر کا ہر انسان یہ سمجھ چکا ہے کہ یہ حکومت اسلامی نہیں ہے، اور جزائری فوج کیلئے جہالت کا عذر ختم ہو چکا ہے، چنانچہ اس وقت الجزائر کے اندر جتنے بھی فوجی ہیں وہ سب حکومت کے ساتھ کافر مشرک مخلد فی النار ہیں، ان کا جان ومال اور آبرو سب حلال ہے، ہاں مرتدین کے قیدیوں کے بارے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ابھی باقی ہے"۔

(مقالہ بین منہجین، مقالہ نمبر ۴۷)

آخر میں اس کے قریبی ساتھی ابو مصعب کا قول نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں جس نے اس کے خارجی منہج اور فکر میں اسکا بھرپور ساتھ دیا ہے اور بالخصوص الجزائر کے مسلمانوں کو قتل کرنے میں اس نے اس خونی وحشی درندے کی بھرپور تائید کی ہے، چنانچہ ابو مصعب سوری اپنے ساتھی ابو قتادہ کے تخریبی اور خونی کردار کو واضح کرتے ہوئے کہتا ہے:

"ابو قتادہ نے اسکے بعد مسلح جماعت کے سیاسی امور کی ذمیداری سنبھال لی، اسکے بعد فتوے کا مرحلہ آیا جس کے اندر بعد کے سلسلہ وار پیش آنے والے حملوں کو جائز ٹھہرایا گیا"۔

(مختصر شھادتی علی الاوضاع فی الجزائر ص ۳۱)

اس کے بعد ابو قتادہ کے فتاووں کی بنیاد پر تکفیری حملوں میں اضافہ ہوا جس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

"یہ قتال کا سلسلہ دراز ہوتا رہا، قتل کی دھمکیاں ملتی رہیں، میڈیا اور اسکے وزیر سے شروع ہوا تو سڑکوں پر بیچنے والے اخبارات تک پہونچ گیا، یہاں تک کہ مدارس کے طلبہ اور اساتذہ تک یہ سلسلہ پہونچ گیا اور اس سے بھی آگے ان مزدوروں تک پہونچ گیا جو گیرجوں میں کام کرتے ہیں"۔

(مصدر سابق ص ۱۷)

اور ابو قتادہ نے الجزائر کے تکفیری گروہ "اسلامی جماعت" کا تزکیہ کرتے ہوئے کہا کہ اسکا منہج اور فہم دونوں سلفی ہے۔

(مقالہ بین منہجین، مقالہ نمبر ۸۵)

جبکہ ابو مصعب سوری نے اسی کتاب کے اندر کہا ہے کہ یہ جہل وتکفیر، قواعد جرائم اور معصوموں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل میں بڑے فنون کا حامل ہے جنہیں صرف اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(مختصر شہادتی علی الاوضاع فی الجزائر ص ۱۷)

ابو قتادہ اس وقت زہر پینے کے جواز کیلئے دلیل ڈھونڈ رہا ہے:

ابو مصعب سوری اسکے زہر پینے کی کوشش کرنے کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

"ساتھیوں نے ابو قتادہ کے سامنے الجزائر میں جماعت کی طرف کئے جانے والے حملوں کے تعلق سے دلائل وشواہد اور قرائن پیش کئے، اور مجھ سے بیان کیا گیا کہ وہ ابو عبدالرحمن امین اور جماعت کی حرکتوں پر رونے لگے اور ساتھیوں سے کہا کہ اگر وہ زہر پینے کے جواز پر کوئی دلیل پا جاتے تو زہر پی لیتے"۔

(مصدر سابق، ۵۳)

ظواہری نے اسے تو بہت بڑا تجربہ کار عالم کہا تھا، اس سے بتایا جائے کہ زہر پینے پر دلیل موجود ہے مگر اسکے جواز پر نہیں بلکہ اس کے وعید پر:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ، فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ، فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے تئیں آپ لوہے کے ہتھیار سے مارلے تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا، مارتا رہے گا اس کو اپنے پیٹ میں، جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اس میں، اور جو شخص زہر پی کر اپنی جان لے تو وہ چوسا کرے گا، اسی زہر کو جہنم کی آگ میں، ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور جو شخص پہاڑ سے گرا کر اپنے تئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مار ڈالے تو وہ ہمیشہ گرا کرے گا جہنم کی آگ میں، سدا اس کا یہی حال رہے گا۔" (کہ اونچے مقام سے نیچے گرے گا)۔

یہ القاعدہ کے علماء میں شمار کیا جاتا ہے جو زہر سے مقابلہ کر رہا ہے جبکہ اس سے پہلے اس نے اپنے خارجی زہر کے ساتھ امت محمدیہ کے خون پینے میں زندگی کاٹ دی، اور اسکے آنسو مگر مچھ کے آنسو ہیں، کیونکہ میں نے اسکی ساری تحریریں پڑھ ڈالی ہیں کہیں بھی حقیقی معنوں میں اس نے اپنے خارجی اور تکفیری افکار سے ایک حرف بھی رجوع نہیں کیا ہے۔

چنانچہ خود اسکا ساتھی ابو مصعب سوری کہتا ہے:

جہاں تک تراجعات کی بات ہے تو ابو قتادہ نے دو دنوں کے بعد سات صفحات میں ایک رسالہ لکھا جس کے اندر کتاب پر نقد کیا اور اسے لندن کے اندر اپنے کچھ خاص ساتھیوں کے درمیان تقسیم کر دیا، اور اسی کو جزائر کے قصاب کے پاس بھیج دیا، اور اس نے نقد کو الانصار میگزین کے اندر چھپی اپنی تحریروں اور مقالوں کیلئے عام نہیں کیا اسی طرح اس نے جماعت کی جو تعریفیں کی تھیں"۔

(مختصر شہادتی علی الاوضاع فی الجزائر، ص ۳۶)

آخر میں کہوں گا کہ میں نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں بیان کیا ہے جو کچھ لکھا ہے اسی خارجی کی فکر کو اسی کی کتابوں اور اسکے ساتھیوں کی کتابوں اور اقوال کے حوالے قلمبند کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اسامہ بن لادن:

یہ شخص سب سے پہلے افغانی مسلمانوں کی مدد کیلئے افغانستان گیا، اور شروع ایام میں جہاد اور مجاہدین پر اس نے بہت سارا پیسہ خرچ کیا کیونکہ یہ دولت مند گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔

منہج وفکر میں یہ بھی اپنے دیگر تکفیری خارجی ساتھیوں ہی کی طرح ہے، اس نے بھی کسی شرعی علم میں تخصص نہیں کیا ہے اور نہ ہی اسکا کوئی معروف استاذ رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ حروری افکار کے حاملین جو اس کے ارد گرد رہتے تھے اپنے تکفیری افکار و نظریات کی طرف لانے میں کامیاب رہے جبکہ ابتداء میں وہ افغان مسلمانوں کی صرف مدد کیلئے گیا تھا مگر جب وہاں جاکر تکفیری ہوا تو مسلمانوں بالخصوص بلاد توحید کیلئے بہت سیاہ دھبہ بن گیا۔

افغانستان کے فوجی کیمپوں میں سید قطب اور مودودی کی کتابوں کو پڑھ کر انکے تکفیری افکار و نظریات سے صرف متاثر ہی نہیں بلکہ انہیں اپنے رگ وریشے میں پیوست کرلیا، منتصر الزیات جو ابن لادن کی فکری انقلاب کی تائید کرتا ہے کہتا ہے:

"١٩٨٨ء میں افغانستان جانے کے بعد ایمن الظواہری نے اسامہ بن لادن کی فکر میں بنیادی اور اسٹریٹجک تبدیلی لانے میں کامیابی حاصل کی ہے"۔

(اخبار الشرق الاوسط، شمارہ نمبر: ٩٢٠٣)

مملکت سعودی عرب کے اندر جو پہلا بم دھماکہ ہوا تھا اسکے ماسٹر مائنڈ کے طور اس نے خود اعتراف کیا چنانچہ دھماکہ کرنے والوں کے حق میں کہتا ہے:

"ہم نے بلاد حرمین کے غاصب دشمنوں کو نکالنے کیلئے نوجوانان امت کو ابھارا ہماری اس دعوت پر ہمارے بعض نوجوانوں نے لبیک کہا جن کے نام یہ ہیں: خالد السعید، عبدالعزیز المعثم، ریاض الہاجری اور مصلح الشمرانی۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول کرے گا، کیونکہ انہوں نے امت کا سر فخر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلند کر دیا، ہم انہیں قوم کا بہادر مجاہد سمجھتے ہیں جنہوں نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی! ہم نے ابھارا اور انہوں نے ہماری دعوت پر لبیک کہا"۔

(خطاب، کیسٹ، ۱۴۲۳ھ)

یہی چاروں مجرمین ہیں جنہوں نے مملکت سعودی عرب کے اندر پہلی بار بم دھماکے کئے ہیں، اور خودکشی کر کے کیفر کردار تک پہونچ چکے ہیں۔

یہاں پر مناسب سمجھتا ہوں کہ اس حادثے سے متعلق کبار علماء کمیٹی کے فتوے کو نقل کر دوں:

اس بم دھماکے کے عمل کو حرام کہا پھر اس پر دلیلیں نقل کرنے کے بعد کہا:

"کمیٹی کا فیصلہ ہے کہ یہ عمل ظالمانہ ہے، بہت بڑا گناہ ہے، ایک قبیح جرم ہے، خیانت اور غداری ہے، جان و مال میں تباہی اور امن و امان کو پامال کرنا ہے، ایسی بدبختانہ حرکت وہی کر سکتا ہے جو خائن اور فاجر ہو، اس ملک سے اور یہاں کے لوگوں سے حقد و حسد رکھتا ہو، ظلم و زیادتی اسکی گھٹی میں بیٹھی ہو، زندگی اور خیر سے اسے نفرت ہو، اس مجرمانہ عمل کی حرمت اور اسکی قباحت پر کسی کا اختلاف نہیں ہے، آیات و احادیث اس جرم کی حرمت پر بے شمار اور معروف ہیں، چنانچہ کمیٹی ایسی مجرمانہ اور بدبختانہ حرکتوں کو جہاں حرام ٹھہراتی ہے وہیں پر یہ نصیحت بھی کرتی ہے کہ ایسے فکری اور عقدی فساد و انحراف میں مبتلا لوگوں سے دور رہیں اور انہیں ایکسپوز کریں"۔

(فتاوی الائمہ فی فقہ النوازل المدلھمہ، ص ۱۷)

یہ اکابر علماء ہیں جنہوں نے حق بات کہی ہے کہ جس نے ایسا کیا ہے وہ گنہگار مجرم ہے، خائن اور غدار ہے، جان و مال اور دین اسلام کی حرمتوں کی پامالی ہے، ایسی بدبختانہ حرکت وہی کر سکتا ہے جو خائن اور فاجر ہو، اس ملک سے اور یہاں کے لوگوں سے حقد و حسد رکھتا ہو، ظلم و زیادتی اسکی گھٹی میں بیٹھی ہو، زندگی اور خیر سے اسے نفرت ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ معاشیات اور مینجمنٹ کا فارغ کہہ رہا ہے کہ انہوں نے امت کا سر فخر سے بلند کر دیا یہ شہید ہیں!

اسکے رسالے میں درج ذیل امور پائے جاتے ہیں:

اس نے مملکت سعودی عرب کے اندر تکفیر و تفجیر کے سرغنوں کی تعریفیں کی ہے، چنانچہ کہتا ہے:

"اللہ تعالی ہمارے شہید بھائیوں پر رحم فرمائے خواہ وہ کہیں بھی ہوں، فلسطین اور عراق میں ہوں کہ بلاد حرمین اور مراکش میں ہوں، کشمیر اور افغانستان میں ہوں کہ چیچینیا اور نائجیریا میں ہوں، انڈونیشیا اور فلپین میں ہوں کہ تھالینڈ میں ہوں، اللہ تعالی شیخ یوسف عبیری، ابوعلی حارثی، خالد الحاج، عبدالعزیز المقرن، عیسی العوشن اور ہمارے دیگر تمام بھائیوں پر رحم فرمائے"۔

(توجیھات منھجیۃ، ص ۱۹)

یہ جن تکفیریوں کا نام لیا ہے یہی القاعدہ کے سرغنہ مانے جاتے تھے جو توحید کے سپاہیوں کے سامنے ایک ایک کر کے ڈھیر ہو گئے جیسا کہ حدیث کے اندر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب جب یہ اپنا سر اٹھائیں گے ان کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔

بن لادن نے ہمارے تین حکمرانوں کی تکفیر کی ہے، چنانچہ اس نے ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بارے میں کہا:

"جو لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ دین موجود ہے، حالانکہ حاکم وقت نے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے، اور یہ کفر کا معاملہ ایک صدی سے چل رہا ہے، اس حاکم کو انگریزوں کی طاقت سے کھڑا کیا گیا، جس نے انگریزوں کی وفاداری کی، عثمانی اسلامی حکومت کے سقوط میں یہ بہت بڑا سبب رہا ہے، اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے، یہ مسلمانوں کا حاکم نہیں ہوسکتا، اور دینی حکومت کہاں سے ہوگی جب حاکم ہی کافر ہو؟! یہ فقہ اور فتوی لوگوں کے سامنے آنا چاہئے کہ حاکم جب کافر ہو جائے تو لوگوں کو اٹھ کھڑے ہونا چاہیئے کیوں کہ اسلام موجود نہیں ہے، اور ایسی تحریک اور جماعت کا ہونا ضروری ہے جو ایسا حاکم بنائے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے اندر اللہ کے حدود کو قائم کرے"۔

(توجیھات منھجیۃ، ص ۳۲)

یہ سنگین اور خطرناک کلام ایک بڑے خارجی سرغنے کا ہے جو عملی طور پر سرگرم ہے، اس کا جواب درج ذیل ہے:

* حاکم کے کفر سے رعایا کا دین بھی ختم ہو جاتا ہے، یہ خوارج کا قول ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا کہ" جب حاکم کفر کرتا ہے تو رعایا بھی کافر ہو جاتی ہے، اور اسکے اندر دین کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا"، اور بالکل یہی قول اسامہ بن لادن کا بھی ہے۔

ملک صالح عبدالعزیز بن عبدالرحمن وہ شخص ہیں جن کی خیریت اور عدل وانصاف کی گواہی انکے زمانے کے ائمہ نے دی ہے، اور جن کے ہاتھ پر ج، یہ عرب کے لوگ متحد ہوئے ہیں، جبکہ اس سے پہلے اختلاف وانتشار کا شکار تھے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی کے زمانے کے ائمہ کا فتوی نقل کروں جو آپ کے حق میں دیا گیا ہے، چنانچہ آپ کے تعلق سے ایک فتوے میں یہ الفاظ آئے ہیں:

" پھر جب بہت سارے لوگوں میں خلل واقع ہو گیا اور لوگوں نے اللہ کی نعمتوں پر شکریہ ادا نہیں کیا تو اختلاف وانتشار کا شکار ہو گئے، دشمنوں ان پر مسلط ہو گئے، اور بہت سے لوگ اپنے پچھلے خرافات کی طرف واپس چلے گئے، یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالی نے امام عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل فیصل ایدہ اللہ ووفقہ کے ذریعے ہم پر احسان کیا، اور دوبارہ اس جزیرے کے اندر خیر وبھلائی کا بول بالا ہوا، اور دعوت اسلامی نیز ملت حنیف کی اشاعت ہوئی، دعوت توحید کی جنہوں نے مخالفت کی اللہ نے انکا قلع قمع کیا، اور دیہات وشہر ہر جگہ کے لوگ اس دعوت سے جڑنے لگے اور اپنے عقائد وخرافات کو ترک کرنے لگے، ساتھ ہی آپ کے زمانے میں لوگوں جرائم اور گناہوں سے توبہ کیا، شرعی مخالفات سے باز آئے اور بلاد حرمین میں اللہ کا دین قائم ہوا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الدرر السنیہ: ۷ / ۲۸۴)

اسکے بعد اسامہ بن لادن نے ملک فہد کی تکفیر کی ہے، چنانچہ اس نے شیخ عبد العزیز بن باز کو مخالف کر کے آپ کے حق میں کہا: "اور جب ملک (فہد) نے اپنے سینے پر صلیب لٹکایا اور خوشی و مسرت سے دنیا کے سامنے آیا تو تم لوگوں نے اسکی تاویل کی اور اس قبیح حرکت کو تم لوگوں نے جائز قرار دیا، جبکہ یہ عمل واضح طور پر کفر ہے کیونکہ کرنے والا اس عمل سے بظاہر راضی ہے اور علم و اختیار سے کیا ہے"۔

(رسالۃ الی ابن باز ص ۴)

اس کا جواب درج ذیل ہے:

* دراصل ملک فہد نے برطانیہ کی زیارت کی تھی جہاں انہیں میڈل پہنایا گیا تھا جو کہ ایک پٹی کی شکل میں تھی، اور یہ چیزیں عالمی سطح پر ملک کے روساء و سربراہان کے درمیان عام ہیں، کیونکہ عام طور سے میزبان ملک اپنے مہمان کو اس طرح کے میڈل اور تمغے دیتے رہتے ہیں، ممکن ہے وہ تمغہ صلیب کی شکل میں دکھ رہی ہو جسکی وجہ سے بن لادن نے ملک فہد کی تکفیر ہی کر ڈالی۔

* کافر سے ہدیہ قبول کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے ہدیہ قبول کیا ہے، اور جہاں تک اس ہدیے پر صلیب کی نشانی کا ہونا ہے تو اس کے مجرد پہن لینے سے آدمی کافر نہیں ہو جائے گا، اور اگر یہ کام جان بوجھ کر بھی کرے تو زیادہ سے زیادہ اسے گناہ اور معصیت کہہ سکتے ہیں، مگر ان خوارج کے نزدیک چونکہ سب سے آسان چیز تکفیر ہے اسلئے کسی حقیقت کا پتہ لگائے بغیر تکفیر کر بیٹھتے ہیں۔

کتاب الانتصار میں منقول ہے:

"جو کافروں کی کوئی نشانی اپنائے خواہ وہ کوئی لباس ہو یا گلے کا زنار ہو یا سینے پر صلیب لٹکائے تو یہ حرام ہے، کفر نہیں ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الفروع لابن مفلح :٦/ ١٦١)

اور اس خارجی نے تیسرے حکمران ملک عبداللہ بن عبدالعزیز کی تکفیر کی ہے؛ کیوں کہ آپ نے اسرائیل کیلئے سلامتی کا معاہدہ پیش کیا تھا، اسی لئے ابن لادن نے آپ کے حق میں کہا:

”حکام جو ہمارے مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں، جن میں سب سے اہم فلسطینی مسئلہ ہے، اسے اقوام متحدہ یا امریکہ کے واسطے سے حل کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ امیر عبداللہ بن عبدالعزیز کے پہل کے ذریعے بیروت میں سامنے آیا، اور جسکی سارے عرب نے موافقت بھی کردی، اور جس کے اندر انہوں نے شہداء کے خون اور سرزمین فلسطین کو بیچ دیا، امریکہ اور یہودیوں کو خوش کرنے کیلئے، ان حکام نے اللہ اور اسکے رسول کی خیانت کی ہے، دین اسلام سے خارج ہو چکے ہیں اور امت کے ساتھ خیانت کی ہے“۔

(النفیر کے عنوان سے ایک کیسٹ)

اس تکفیری پر جواب درج ذیل ہے:

١- ابن لادن کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ معنوی اور ایمانی ہر اعتبار سے اس کمزوری کے عالم میں امت مسلمہ کے خلاف کافر ملکوں کو للکارنا اللہ سبحانہ وتعالی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے بڑی خیانت ہے۔

٢- دشمنوں کی کثرت تعداد اور انکی طاقت اور اپنی کمزوری کے وقت مسلمانوں کی جان ومال کی حفاظت کرنا ہی شریعت کا تقاضہ ہے؛ کیونکہ ایسے موقعے پر دشمنوں سے مصالحت کرنا خواہ وہ کچھ دن کر ہی کیوں نہ ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

٣- ابن لادن نے خود مغرب پر صلح نامہ پیش کیا تھا بلکہ اسکی بھیک مانگی ہے ویسے ہی جیسے اسکے ساتھی ظواہری نے کیا ہے، چنانچہ ابن لادن کہتا ہے:

”مصالحت کرنے سے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے بشرطیکہ وہ طویل المدت اور منصفانہ شرائط پر مشتمل ہو؛

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہم اسے ضرور پورا کریں گے؛ ہمارے اوپر اللہ نے غداری اور جھوٹ کو حرام کیا ہے، تاکہ دونوں اطراف کے لوگ اس صلحنامے کے دوران امن وامان اور استقرار کے ساتھ رہیں، اور تاکہ ہم سب ملکر عراق اور افغانستان کی آبادکاری کریں جنہیں جنگ نے تباہ کر دیا ہے"۔

(انٹرویو الجزیرہ چینل، بتاریخ/جمعرات، ۱۹/ ۱۲/ ۱۴۲۶ھ)

سوال یہ ہے کہ خادم حرمین شریفین کی طرف سے امن وسلامتی کا پہل امت کیلئے خیانت اور اسی ارتداد اور کفر کیوں ٹھہرا جبکہ ابن لادن اور ظواہری کی طرف سے وہی چیز فطانت اور عقلمندی؟ حالانکہ شریعت دو مماثل چیزوں کے درمیان تفریق اور دو متناقض چیزوں کے درمیان جمع نہیں کرتی۔

۴- ملک عبداللہ نے جب معاہدہ کیلئے پہل کیا تھا اس وقت وہ ملک کے ایک ذمیدار تھے، اور یہ انکا حق ہے، جبکہ ابن لادن اور ظواہری یہ حق نہیں رکھتے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے کہا:

"جہاد کی ذمیداری حاکم وقت کی ہے، اور رعایا کا اسکی اطاعت کرنا ہے"۔

(المغنی: ۱۰/ ۳۱۰)

ابن لادن نے آگے علماء بطور خاص ائمہ حرمین کے بارے میں قبیح الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے:

یہ لوگ کعبہ مشرفہ کے پاس بیت حرام کے اندر جھوٹی گواہی دیتے ہیں"۔

(بن لادن قاھر الزمان لفارس الزھرانی ص ۳۷۳)

اور مزید ائمہ حرم کو فاسق کہتے ہوئے کہا:

"آپ دیکھیں گے کہ ایک نوجوان کسی امام حرم سے ملکر بہت خوش دکھائی دیتا ہے، حالانکہ اس فاسق کے منہ پر مسکرا بھی نہیں چاہئے، وہ فاسق جو کہ پوری امت کو گمراہ کر رہا ہے اگر دور صحوہ میں بھی یہ فہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل نہ ہوسکا تو ہم کبھی بھی اقامت حق کو لیکر اپنے مقصد تک نہیں پہونچ سکتے؛ اسلئے میں سب سے پوری وضاحت کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ائمہ حرم گمراہ ہیں، اور اسے سمجھنا ہمارے بڑا اہم ہے"۔

(مصدر سابق)

ایک جگہ بن لادن نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں رہنے والے تمام لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ وہاں ہجرت کر کے افغانستان چلے جائیں چنانچہ وہ کہتا ہے:

"اے اہل حل وعقد! اپنی خاطر اور امت کی خاطر اللہ سے ڈرو، اور وہ لوگ ہجرت کر جائیں جو اس کی طاقت رکھتے ہیں، تاکہ وہاں کے نظام کے ذریعے قائم وہمی قید بندیوں اور نفسیاتی دباؤ سے آزادی مل جائے، اور تاکہ آپ امت کی رہنمائی میں اپنا واجب پورا کر سکیں، کیونکہ آپ کی تاخیر سے معاملہ مزید پیچیدہ ہو جائے گا، مشکلات مزید گھرے ہو جائیں گے، اسلئے اپنے واجبات کو پورا کرنے کیلئے حالیہ موقف کی تلافی کی خاطر جتنا جلدی ہو آٹھ کھڑے ہوں"۔

(بلاد حرمین کے مسلمانوں کو ایک عام خطاب، ۱۵/ ۱۲/ ۲۰۰۴ء)

آپ دیکھ رہے ہیں کہ خوارج خواہ متقدمین ہوں یا آج کے معاصر اصول سب کے ایک ہی ہیں، حکام کی تکفیر کرنا، پھر اسکے نتیجے میں اسلامی سماج کی تکفیر کرنا پھر اسکے نتیجے میں وہاں سے لوگوں کو ہجرت کی دعوت دینا، یہاں آپ دیکھ رہے ہیں کہ بن لادن مکہ مدینہ میں رہنے والے بلاد حرمین کے مسلمانوں کو ہجرت کی دعوت دے رہا ہے، میں نے خوارج میں اس سے بڑی تعجب کی بات نہیں دیکھی!۔

کیا اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مشہور حدیث بھی یاد نہ رہی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فتح مکہ کے بعد اب یہاں سے ہجرت نہیں ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں فرمایا کپ مدینہ کی فضیلت میں فرمایا کہ مدینہ انکے لئے بہتر ہے کاش وہ اسے جان لیتے۔

اسی ملک بلاد حرمین کے بارے میں وہ اجنبی قوموں کے قبضے کی بات کرتے ہوئے کہتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس وقت بہت ساری مصیبتوں میں سب سے بڑی ایک مصیبت جو وفات نبوی کے بعد امت نازل ہوئی ہے وہ بلاد حرمین پر قبضہ ہے! جو کہ دار الاسلام کا مرکز، مہبط وحی، منبع رسالت ہے اور جہاں تمام مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے، اور یہ قبضہ عیسائی فوج امریکیوں کا اور انکے حلیفوں کا ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ“۔

(اعلان الجہاد لابن لادن، ص ۲)

بن لادن اپنے خطابات میں بلاد حرمین کے تعلق سے اس طرح کے جھوٹ بولتا رہتا ہے تاکہ نوجوانوں کے جذبات کو بلاد حرمین کے خلاف بھڑکا سکے، اور شاید بن لادن ہی پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے اس جھوٹ کو ایجاد کیا ہے جسے یہاں موجود بعض حزبی دعاۃ بولتے رہتے ہیں، بالخصوص خلیج کے حادثے کے وقت، حالانکہ اس وقت بن لادن سعودی عرب کے اندر موجود تھا اور اسے یہ حقیقت معلوم تھی کہ امریکی فوج کہاں ہے اور وہ کس لئے بلائی گئی ہے، کیا اس سے مکہ اور مدینہ پر قبضہ کرنے کیلئے بلایا گیا ہے یا کویت کو آزاد کرانے نیز مملکہ پر صدام کے حملے کو روکنے میں مدد کیلئے بلایا گیا ہے۔

بلاد حرمین جس نے اسے پناہ دی اور جہاں کی دولت سے یہ مالا مال ہوا اسی ساتھ بے وفائی کرتے ہوئے اس کے حق میں اسکے مجرمانہ حرکتوں کو دیکھیے کہ جب یہاں پر سب سے زیادہ نقصان دہ اور خطرناک بن دھماکہ شہر ابقیق میں تیل فیکٹریوں پر ہوا تو اس مجرمانہ درندگی میں شامل مقرن نامی مجرم نے -جس نے اسکی پلاننگ میں شرکت کی تھی- کہا کہ بن لادن کے فتوے کے بعد یہاں پر یہ دھماکے کئے گئے ہیں۔

معلوم رہے کہ بن لادن کے فتوے کے آٹھ ماہ بعد یہ بم دھماکے ہوئے تھے۔ گویا پلاننگ میں اتنا طویل وقت لگا۔

اور پھر اسکے بعد ان مجرموں کو ریاض سے احساء منتقل کیا گیا اور اس کیلئے ایک سال کا عرصہ لگا جہاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان سفاک داعشیوں نے دوبارہ بم دھماکے کئے"۔

(التحقیق بم دھماکوں کے مجرمین کے اعترافات، ۲۸/ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ)

اور پھر اسی کے بعد مشہور المناک سانحہ پیش آیا جس کے اندر صلیبیوں نے بیس ملکوں کے ساتھ بلاد اسلام افغانستان اور عراق پر حملہ کیا تھا۔

ان خوارج کی عجیب وغریب سمجھ ملاحظہ کریں کہ اس المناک سانحے سے ان کا دو مقصد تھا:

۱- بلاد توحید کو نقصان پہونچانا:

ابو مصعب سوری کہتا ہے:

"اسامہ بن لادن کی سوچ یہ تھی کہ مرتد حکومتوں سے مقابلہ کرنے کیلئے امریکہ کو سامنے لانا پڑے گا تاکہ سعودی عرب اور دیگر مرتد حکومتیں اس کا دفاع کریں جس سے عوام کے سامنے وہ کھل کر آجائیں گے، پھر انکا اور انکا دفاع کرنے والے علماء کا اعتبار عوام کی نگاہ میں ختم ہوجائے گا۔

۲- بن لادن صلیبی کافر دشمنوں کو سرزمین افغانستان پر لاکر تباہ کرنا چاہتا تھا:

چنانچہ ابوحفص موریتانی کہتا ہے:

"یہاں سے ہمارے نیزے امریکہ اور اسکے حلیفوں تک نہیں پہونچ سکتے تھے اسلئے ہم نے اس حملے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ہمارے قریب آجائیں"۔

(کیسٹ ابوحفص موریتانی، القاعدہ ۱۴۲۱ھ)

اسکا جواب درج ذیل ہے:

* یہ بہت ہی عجیب وغریب علت ہے، بن لادن کو شاید اچھی طرح پتہ ہوگا کہ وہ صلیبی طاقتوں کے سامنے کس قدر کمزور اور طالبان کی حکومت کس قدر بے بس ہے، یہ تک کہ حملے کے وقت وہ پورے ملک پر قابض بھی نہیں تھے، بلکہ شمالی حصہ انکے دائرہ اختیار سے باہر تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی صورت میں جہاں کہ بن لادن پناہ لئے ہوئے تھا وہ حکومت پوری طرح اپنے ملک پر قابض نہیں تھی پھر وہ یہ طاقت کیسے رکھ سکتے ہیں کہ ایک طاقتور ظالم فوج کو مقابلے کیلئے للکاریں؟

* دوسرے یہ کہ ابن لادن وہاں پر ماموراور اسکی حیثیت ایک پناہ گزین کی تھی نہ کہ وہ وہاں کا حاکم تھا پھر وہ ایک بڑی کافر فوج کے خلاف جنگ کا اعلان کیسے کرسکتا ہے، جبکہ یہ اسکے دائرہ اختیار سے باہر ہے؟

* یہ معلوم ہیکہ آخری تین دہائیوں میں جنگیں روایتی نہیں رہ گئیں، اس وقت صلیبی کافر تمام براعظموں میں رہنے والوں کو جہاں چاہے مارسکتا ہے، خواہ وہ ہزاروں کلومیٹر کی دوری ہی پر کیوں نہ ہو، بلند آسمانوں پراڑتے ہوئے ایسے جہازوں سے جو نہ دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی روایتی آلات سے انکا انکشاف ہوسکتا ہے، پھر وہ ایسی ظالم طاقتور فوج کو اپنے ملک میں بلانے کی ہمت کیسے کرسکتے ہیں جو ملک کا چپہ چپہ تباہ کرسکتی ہے اور خاص کر مسلم ملک کو خواہ وہ ہزاروں کلومیٹر دور ہی کیوں نہ ہو؟

* ابن لادن نے ستمبر کے مشہور حادثے میں دو ہزار سے زائد کفار کو مارا، پھر کیا ہوا، صلیبی کافر بیس جھنڈوں کے ساتھ دو ماہ سے زائد انتظار کے بعد حملہ آور ہوا، اور سرزمین افغانستان کے کمزور مسلمانوں پر بم برسانا شروع کردیا، جس سے ان کی زندگی عذاب بن کررہ گئی، یہاں تک کہا گیا کہ امریکہ نے اس وقت تباہی والے بم کا تجربہ بھی کیا جس سے ایک کھیل کے میدان کے برابر گڑھا ہوا تھا، دسیوں ہزار مسلمان جاں بحق ہوئے تھے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بن لادن کے سامنے یہ شرعی قاعدہ کہا چلا گیا تھا کہ مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت ربانی سنت ہے؟ مصالح اور مفاسد کے اصول کہاں چلے گئے تھے جو کتاب وسنت کے دسیوں نصوص سے ثابت ہے؟ (خود غاروں میں چھپ کر مسلمانوں پر بم عذاب نازل کروانا کیا معاصر بزدل خوارج کی پہچان بن گئی ہے؟ انکے متقدمین اسلاف تو ایسے نہ تھے! مترجم)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* جہاد کا مقصد مومنوں کے دلوں کو سکون پہونچانا اور دارالاسلام کے مرکز کی حفاظت کرنا ہے، لیکن اگر اسکے برعکس معاملہ ہو بایں طور کہ مسلمان لہولہان ہو رہے ہوں اور دارالاسلام کے مرکز کو روندا جارہا ہو تو ایسی صورت میں اسے شیطانی راہ میں لڑائی کہیں گے نہ کہ اللہ کی راہ میں۔

* دو ماہ کے مسلسل فضائی بمباری کے بعد جب کافر صلیبی فوج سرزمین افغانستان میں اتری ہے تو وہاں پر نہ کوئی مجاہد (خارجی) دکھ رہا تھا اور نہ ہی انکے کھلے ہوئے نیزوں کا نام ونشان تھا، سوال یہ ہیکہ دشمن کے آنے کے بعد یہ خوارج اپنے نیزوں خو پھینک کر کیوں بھاگ گئے اور پہاڑوں کی غاروں میں اور تورا بورا کی چوٹیوں پر چھپ گئے؟

دیکھا یہ گیا کہ اخوانی جہادی مقتیوں کی طرح یہ بن لادن، ظواہری اور دیگر خارجی سرغنے بھی میدان چھوڑ کر غاروں میں چھپ گئے اور دھوکے میں پڑے نوجوانوں کو میدان میں تنہا چھوڑ دیا جنہیں یا تو بموں سے اڑا دیا گیا یا پھر لے جا کر جیلوں میں ٹھونس دیا گیا، بہتوں کے بارے میں تو اب تک کچھ پتہ ہی نہیں چل سکا۔

اسی طرح ہمارے مملکہ پر اس خارجی کا ایک جھوٹ یہ بھی ہے کہ یہ اپنے ایک رسالے میں کہتا ہے:

"سعودی عرب ہی نے لبنان کے مسلمانوں کے خلاف وہاں کے مارونی عیسائیوں کی اور اسی طرح جنوبی سوڈان کے اندر شمالی مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی مدد کی ہے"۔

(رسالہ الی ابی رغال لابن لادن، ص ۹)

جواب:

میں سمجھتا ہوں کہ اس مبارک ملک پر یہ بہت ہی قبیح ترین جھوٹ اور افترا پردازی ہے، میری سمجھ سے کوئی بھی مسلم ملک ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ کسی مسلم ملک کے اندر مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی مدد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے چہ جائے کہ اس وقت کی سب سے بہتر مسلم ملک ایسا کرے؟ اس جھوٹ پر ایک معمولی عقل والا انسان بھی اعتبار نہیں کرسکتا۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم! اگر کوئی اس خبر کو لیکر خانہ کعبہ میں کہے کہ یہ سب سے بڑا اور قبیح ترین جھوٹ ہے تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

اس مردود نے مملکت سعودی عرب کی تکفیر محض اسلئے کردی ہے کہ اس نے اقوام متحدہ کے اندر شمولیت اختیار کی ہے چنانچہ یہ جھوٹا خارجی کہتا ہے:

"یہ جو خود کو عربوں کا لیڈر سمجھتے ہیں اور جا کر اقوام متحدہ کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا ہے، جو اپنے معاملات عالمی عدالتوں میں رکھتے ہیں، انہوں نے کتاب وسنت کی قانون سازی کے ساتھ کفر کیا ہے، یہی اقوام متحدہ جس سے ہمیں کافی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا ہے ان حالات میں اسکی گود میں کوئی بھی مسلمان نہیں بیٹھ سکتا"۔

("اولی حروب القرن" کے عنوان سے الجزیرہ چینل پر بن لادن کا پروگرام، بتاریخ: ۷/ شوال ۱۴۲۱ھ)

جواب:

* علماء نے فتوی دیا ہے کہ اقوام متحدہ کے اندر شمولیت اختیار کرنا غیر شرعی طریقے سے فیصلہ کروانے کے حکم میں نہیں آتا، ان کبار علماء میں شیخ ابن عثیمین بھی شامل ہیں۔

* یہ خبر تواتر سے ثابت ہے کہ طالبان نے بھی اقوام متحدہ کے اندر شمولیت اختیار کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرڈالی ہے مگر ناکام رہا، انہیں کوئی قبول کرنے پر راضی نہیں۔

چنانچہ امارات میں موجود افغانی سفیر عزیز الرحمن عزیز نے کہا: "ہم اقوام متحدہ کے کے رول کو قبول کرتے ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ غیر جانبداری کے ساتھ کام کرے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الجزیرہ چینل پر عزیز الرحمن عزیز کی ایک ملاقات، بتاریخ: ۲۳/شعبان ۱۴۲۲ھ)

اس سے بھی ہم وہی کہیں گے جو بات ہم نے مقدسی سے کہی تھی کہ اقوام متحدہ کے اندر شمولیت کی وجہ سے عرب حکام اسامہ کے نزدیک کافر ہو گئے مگر طالبان کیوں نہیں ہوئے، کیونکہ یہ بھی اقوام متحدہ کے رول کو قبول کرتے ہیں، اور اس میں شامل ہونے کیلئے کوشش بھی کی تھی؟

اس کے مشہور اقوال میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے امریکہ کے مشہور حملے کے بعد مسلمانوں کے دو خانے بنا دیئے تھے: ایک ایمان کا خانہ، اس میں ان لوگوں کو مراد لیا تھا جو اس کے منہج اور عمل کے مطابق تھے، اور دوسرا انفاق کا خانہ جس سے وہ لوگ مراد تھے جو اسکا انکار کرے، چنانچہ کہتا ہے:

"اس سانحے نے دنیا کو دو خیموں میں بانٹ دیا ہے ایک ایمان کا خیمہ جو نفاق سے پاک ہے، دوسرا کفر کا خیمہ، اس وقت مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دین کی مدد و نصرت کیلئے آگے بڑھیں، ایمان کی چل چکی ہے اور بہت جلد جزیرہ عرب سے باطل کا خاتمہ ہونے والا ہے"۔

(ابن لادن قاھر الزمان لفارس زھرانی ص ۴۲۴)

جواب:

*شریعت کے اندر اس طرح کے حوادث کی بنیاد پر لوگوں کو ایمان اور نفاق کے خیمے میں نہیں بانٹا جاتا، خواہ کوئی ایسے حادثے کی مذمت کرے یا موافقت۔

ایمان کے اپنے ارکان اور ضابطے ہیں، اس کے طریقے اور شعبے ہیں، جو سب کو پورا کردے گا اسکا ایمان مکمل ہو جائے گا، اب جو ایمان کے ان تمام شعبوں کو پورا کرے مگر احمق ابن لادن کی کارستانیوں کو پورا نہ کرے تو وہ ابن لادن کے قاعدے کی روشنی میں نفاق کے خیموں میں چلا جائے گا۔

* اہل ایمان کے دلوں میں ایمان کے شعبے متفاوت ہوتے ہیں، اسی طرح خود ایمان بھی متفاوت ہوتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کسی کے یہاں ایمان پہاڑ کی طرح مضبوط ہوتا ہے اور کبھی کسی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں ایمان بہت ہی کمزور ہوتا ہے، البتہ وہ ختم نہیں ہوتا، کیونکہ ایمان کی بنیاد اسکے یہاں باقی ہوتی ہے اسلئے کہ وہ نواقض ایمان میں سے کسی کا مرتکب نہیں ہوتا ہے، اس تعلق سے یہ حدیث مروی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ، بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ ".

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایمان کی ستر پر کئی یا ساٹھ پر کئی شاخیں ہیں ان سب میں افضل لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہنا ہے اور ادنیٰ ان سب میں راہ میں سے موذی چیز کا ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

اور اسکے شریعت مخالف اعمال میں سے اسکا اپنے پیروکاروں کی طرف سے بیعت کا قبول کرنا ہے، چنانچہ ابومصعب زرقاوی نے کھلے عام اسکی بیعت کی تھی، جیسا کہ عراق کے اندر اسکی تنظیم (التوحید والجہاد) کی طرف سے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ جماعت التوحید والجہاد کے امیر ابومصعب زرقاوی بطور امیر تمام فوج کی طرف سے نیابت کرتے ہوئے شیخ المجاہدین اسامہ بن لادن سے ہر خوشی اور تنگی کی حالت میں سمع وطاعت پر بیعت کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے، تاکہ سارے فتنے ختم ہوجائیں اور پورا دین اللہ کیلئے ہوجائے، اے شیخ المجاہدین! اگر آپ ہمیں لیکر دریا بھی پار کریں گے تو ہم وہاں بھی جائیں گے! آپ کا حکم سر آنکھوں پر، کسی چیز سے روکیں گے تو رک جائیں گے، اس وقت آپ کفار کے خلاف اسلامی فوج کے کیا ہی بہتر قائد ہیں"۔

(الجامع لمقالات وخطب ابی مصعب الزرقاوی، ص ۲۰۴)

جواب:

* یہ کھلے عام صریح بیعت ہے، جبکہ ابن لادن نے صراحت کے ساتھ اعتراف کیا ہے کہ اس نے ملا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر سے بیعت کی ہے۔

(میگزین الوسط، شمارہ نمبر ۳۵۹، بتاریخ: ۵/ رجب ۱۴۱۷ھ)

پھر ماموراور رعایا ہوکر اپنے لئے دوسرے کی بیعت کیسے قبول کر رہا ہے وہ کھلے عام؟ جبکہ شریعت کے اندر یہ وضاحت آئی ہے کہ ایک خلیفہ کے ہوتے ہوئے اگر کوئی دوسرے سے بیعت قبول کرتا ہے یا طلب کرتا ہے تو اسکی گردن ماردی جائے گی۔

* حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن سے بیعت کو نکالنا اور اپنے لئے دوسرے کی بیعت لینا یہ متقدمین خوارج کے اصولوں میں سے ہے، ہاں معاصر خوارج تھوڑا ممتاز ہیں اس بات میں کہ وہ یہ خارجی بیعت علی الاعلان کرتے ہیں جبکہ متقدمین خوارج خفیہ طور پر کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمن الظواہری:

یہ ایک طبیب معالج تھا، مگر حروری فکر کے دوسرے مرحلے کے بانیوں میں شمار ہوتا ہے، اس نے خود یہ صراحت کی ہے کہ سید قطب کے مرنے کے بعد انکی موت اور انکے افکار سے یہ بہت متاثر تھا اور اسی لئے اس نے جماعت الجہاد نام کی تنظیم بنائی تھی، لیکن جب اس کی تنظیم کو حکومت کی طرف سے مار پڑنے لگی تو یہ اور جماعت کے کئی لوگ ملک چھوڑ کر دوسرے ممالک چلے گئے یہاں تک آخر میں یہ افغانستان جا کر ٹھہر گئے، اور وہاں سید قطب کے سارے افکار کو پھیلانا شروع کر دیا جو سب سے پہلے مسلمانوں ہی کے قتل کو ترجیح دیتا ہے، اور اس نے خود اسکی صراحت کرتے ہوئے کہا ہے:

"سید قطب اور انکے ساتھیوں کی پھانسی دینے اور اسلامی تحریک کے بہت سے نوجوانوں کو قید کرنے کی وجہ سے بعد میں سید قطب کے افکار اور انکی دعوت کھ آثار بہت تیزی سے ابال کھانے لگے، اور پھر اسی وجہ سے مصر کے اندر پہلی بار معاصر جہادی تحریک کی بیج ڈالی گئی؛ اور یہ وہی تحریک ہے جس سے راقم الحروف بھی منسلک ہوا تھا"۔

(قصۃ جماعۃ الجہاد، ص ۱۴)

اسکے بعد رسائل کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ اسلام کی منحرف سیاسی تفسیر کا عقیدہ رکھتا ہے، اور یہ وہی تفسیر ہے جس سے معاصر خارجی منہج کی بنیاد پڑی ہے، چنانچہ یہ اپنے رسالے میں کہتا ہے:

"حق و باطل کا معرکہ آرائی شروع ہی سے اسلام کے اسی عقیدے پر چلا آرہا ہے کہ فیصلے کا حق کس کو ہے؟ صرف اللہ تعالیٰ کو؟ یا پھر دوسرے شرکاء کو بھی ہے؟ اسی طرح اس وقت بھی اسلام سے معرکہ آرائی جو ہو رہی ہے وہ اسی سنگین مسئلے سے متعلق ہے، چنانچہ اسلام کے ساتھی اور اسکے دشمن ارکان توحید کے اسی مضبوط رکن کے سبب آپس میں معرکہ آرائی کر رہے ہیں"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اعزاز رایۃ الاسلام للظواہری، ص ۱۶)

اس نے جن اصولوں کا اقرار کیا ہے انہیں میں وہ اصول بھی ہے جسے ابو قتادہ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کے تعلق سے بنایا ہے، چنانچہ اس سے جب تقریبا ایک سال قبل اس سے آن لائن اسی تعلق سے سوال کیا گیا تو کہا:

"جہاں تک طواغیت کی عورتوں کے قتل کا مسئلہ ہے تو اسکی حقیقت یہ ہے کہ مسلح جماعت اسلامی نے الجزائر کی حکومت سے مجاہدین کی قیدی عورتوں کو رہا کرنے اور ان پر ظلم نہ کرنے کا مطالبہ کیا تھا، اور یہ کہ مجاہدین پر دباؤ بنانے کی خاطر انہیں ڈھال نہ بنایا جائے، اور انہوں نے یہ واضح کر دیا تھا کہ تمہاری یہ حرکت دین و اخلاق کے بالکل خلاف ہے، انہوں نے عورتوں کی رہائی کا وقت بھی دیا اور یہ دھمکی بھی دی کہ اگر انہیں رہا نہ کیا گیا تو وہ سیکورٹی فورسز اور فوجی کیمپوں پر حملہ کریں گے۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ جہاد کے موقع پر بوقت ضرورت دشمنوں کی بھیڑ پر حملہ کرنا جائز ہے گرچہ وہاں مسلمان بھی ہوں، یا خواہ ایسے لوگ ہوں کفار میں سے جن کا قتل کرنا جائز نہیں ہے جیسے بوڑھے، بچے اور خواتین۔ اس مسئلے کو میں نے اپنے رسالے (شفاء صدور المومنین) کے اندر خبر نمبر ۱۱۱ اسلام آباد آپریشن کے تحت تفصیل سے نقل کیا ہے، چنانچہ اگر مسلح جماعت اسلامی کے نوجوانوں نے یہ اجتہاد کیا کہ عورتوں کی رہائی کیلئے دشمن کی بھیڑ پر حملہ کیا جائے تو یہ جائز ہوگا گرچہ اس میں ایسے لوگ بھی مارے جائیں جن کا قتل کرنا جائز نہیں ہے اور بطور خاص اس وقت جب کہ جماعت نے مہلت اور الٹی میٹم بھی دے دی تھی۔

اور اگر ہم مسلح جماعت اسلامی کے اس عمل کو غلط سمجھتے ہیں تو ہم پر یہ بھی ضروری ہے کہ شمالی اسرائیل پر حزب اللہ کے حملوں کو بھی غلط سمجھیں"۔

(القاعدہ سربراہ ظواہری کے ساتھ ایک انٹرویو، ملاقات نمبر ۱، ۱۴۳۱ھ)

چاروں مشہور معاصر خارجیوں کے سرغنوں میں سے یہ چوتھا ہے جس نے ابو قتادہ کے اس فتوے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موافقت کی ہے جس میں اس نے مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں کے قتل کو جائز ٹھہرایا ہے، جس سے یہ نتیجہ آسانی سے نکالا جا سکتا ہے کہ معاصر خوارج کے نزدیک یہ مسئلہ متفق علیہ ہے، اسے کوئی غلطی یا شاذ و نادر فتوی نہیں کہیں گے۔

در اصل یہ خوارج تترس اور ڈھال بنانے کو لیکر ایسی باتیں کہتے ہیں حالانکہ تترس سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے، عقل و دین کسی بھی اعتبار سے اسے ڈھال بنانا نہیں کہیں گے، کیونکہ ان کے بال بچے گھروں میں رہتے ہیں نہ کہ میدان میں انہیں اپنے سامنے رکھ کر لڑا جاتا ہے کہ جسے اختلاط کہہ کر مارا جائے، اگر بالفرض ہم انہیں کافر مان لیں خوارج کی طرح، ہوتا یہ ہے کہ جزائر کے وحشی درندے داعشی گھروں میں گھس کر بسل بچوں پر حملے کرتے ہیں اور بے دریغ انہیں قتل کرتے ہیں، جبکہ وہ عاجز اور غیر مسلح ہوتے ہیں، وہ کسی طرح اپنا دفاع بھی نہ کر سکتے۔

اب اس وضاحت کے بعد کیا اس میں ادنی بھی شک رہ جاتا ہے کہ یہ وحشی درندے خوارج نہیں ہیں؟!

ظواہری کے اقوال میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے پیروکاروں کو کہہ رکھا ہے کہ عالم اسلام کے اندر چوری اور لوٹ مار کر سکتے ہو، چنانچہ یہ خارجی چوروں کا سرغنہ کہتا ہے:

"جہاں تک معاملہ بینکوں کی دولت کا ہے تو اگر یہ بینک حکومتی ہیں تو یہ مجاہدین کے لئے مال غنیمت ہیں، اور صرف بینک ہی نہیں بلکہ حکومت کی ساری دولت اور ذرائع آمدنی کا یہی حکم ہے، مجاہدین کیلئے سب مال غنیمت ہوں گے؛ اسلئے کہ مال جنگ کیلئے ریڑھ کی ہڈی ہے"۔

(مصدر سابق، حاشیہ نمبر ۲۵۸)

اس کے اصولوں میں سے ہے کہ اصلی کفار کے مقابلے میں مرتد کفار یعنی مسلمانوں سے قتال کرنے کو مقدم کیا جائے گا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہو جائے، اور ظواہری اس کیلئے تین اسباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتلاتا ہے:

* پہلا سبب: یہ واجبی دفاعی قتال ہے، جوکہ قتال طلب یعنی ہجومی جنگ پر مقدم ہے۔

* دوسرا سبب: اصلی کافر کے مقابلے مرتد کی سزا زیادہ بڑی ہے

* تیسرا سبب: اسلئے کہ یہ قریبی دشمن ہیں۔

اس پر ہمارے لئے اصل دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ) ترجمہ: اے ایمان والو! ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں اور ان کو تمہارے اندر سختی پانا چاہیئے۔اور یقین رکھو کہ اللہ تعالی متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

اس کی بری خصلتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے عالم ربانی شیخ عبدالعزیز بن باز پر طعن و تشنیع کیا تھا جب آپ نے ایک بار یہود کے ساتھ صلح کرنے کو جائز قرار دیا تھا، اس امام ربانی کے حق میں اس خارجی کے چند گستاخانہ جملے ملاحظہ فرمائیں:

" یہودیوں کے ساتھ صلح کے فتووں کی وجہ سے ہزاروں نوجوان ان ابن باز اور ابن عثیمین جیسے کھوکھلے ناموں کے اسیر ہو گئے، انکی مخالفت کرنے کی جراءت نہیں کرتے، خواہ انکی غلطیاں کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں، اور انکا انحراف کتنا ہی فحش کیوں نہ ہو، چنانچہ جب یہ علماء نوجوانوں نوجوانوں کے عقائد کو بگاڑنے کا سبب بننے لگے، طاغوتوں کے کفر کو جواز بخشنے لگے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے سے دشمنی کرنے لگے، جزیرہ نما عرب کے اندر امریکی صلیبی فوجوں کے استقرار کو جائز ٹھہرانے لگے اور دیار اسلام کے خلاف یہودی سیاست کے ساتھ نرم گوشہ اپنانے کی دعوت دینے لگے تو ایسی صورت میں نہ رہا کہ خاموش رہا جائے، اب وقت آگیا ہے کہ نوجوان ان کھوکھلے ناموں سے خود کو آزاد کر لیں جو طاغوت کے نفاق میں ڈوبے ہوئے ہیں اور جو اس وقت دوست اور دشمن سب کی طرف سے مذاق اور استہزاء کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدف بنے ہوئے ہیں، اب نوجوانوں کیلئے وقت آگیا ہے کہ وہ ان سچے علماء سے جڑیں جو اللہ کی راہ آزمائے جارہے ہیں، حق واضح ہو چکا اور باطل کمزور ہے، ابن باز اور اسکی جماعت درباری ملا بن چکے ہیں، جو اپنے منصب اور عہدوں کو بچانے کی خاطر دشمنوں کے ہاتھوں ہمیں بیچ رہے ہیں! جو چاہے خوش ہو اور جو چاہے ناخوش ہو جو حقیقت تھی وہ میں نے کہہ دی، اس وقت کفار کا سامنا کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم منافقین امت سے چھٹکارا لیکر اپنی صفوں کو پاک کرلیں"۔

(میگزین المجاھدون، شمارہ نمبر ۱۱، ۳/شعبان ۱۴۱۵ھ)

یہ باتیں اس نے علانیہ طور پر کہی ہیں اور جو باتیں خفیہ طور پر یہ علمائے امت کے تعلق سے کرتے ہیں انکے بارے میں پوچھیں ہی مت، اس بدبودار حروری کی تاریخ (۱۴۱۵ھ) ہے۔

اس تاریخ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ حروری ہمارے ملک اور یہاں کے علمائے ربانیین کے خلاف نوجوانوں کے دلوں میں شروع ہی سے نفرت اور خارجی افکار بھر رہا تھا اسکے باوجود یہاں کے کچھ نوجوان آج بھی اسے امت کا قائد سمجھتے ہیں۔

اس خارجی بدبخت کی افترا پردازیوں کا جواب:

* اسکے اندر امام العصر کی صریح تکفیر موجود ہے؛ کیونکہ یہ امام ربانی کے تعلق سے صراحت کے ساتھ کہتا ہے کہ وہ منافق ہیں، انہوں نے نوجوانوں کی والوں کو تباہ کیا اور اپنے دین کو بیچ دیا!

* شیخ کیلئے یہ تکفیری فتوی اس وقت آیا جب آپ نے یہودیوں کے ساتھ صلح کرنے کو جائز قرار دیا، اگر ہم اس خارجی حروری کی بات مان بھی لیں کہ فتوی غلط ہے تو زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ شیخ نے اجتہادی غلطی کی، اور یہ معلوم ہے کہ اجتہاد میں غلطی کرنے والے بھی ایک اجر کے مستحق ہوتے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیخ بے درست فتوی دیا ہے۔

علمائے ربانیین کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”وہ علماء جو امت کے اندر مقبول ہوتے ہیں، انکی تعریفیں ہوتی ہیں، لوگ ان سے جڑ کر رہتے ہیں، وہی لوگ ہدایت کے امام اور تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، جن کی غلطیاں ان کی درستگیوں کے مقابلے بہت کم ہوتی ہیں، اور وہ بھی اکثر اجتہادی مسائل میں ہوتی ہیں جن میں وہ معذور ہوتے ہیں“۔

(مجموع الفتاوی: ۱۱/ ۴۳)

* دشمنوں کے ساتھ صلح کرنے کے تعلق سے نصوص مطلق طور پر وارد ہوئے ہیں، اب یہ حکمرانوں اور ملک کے ذمہ داروں پر منحصر ہے کہ وہ مسلمانوں اور اسلام کی مصلحت میں جو بہتر سمجھیں وہی قدم اٹھائیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کریں گے تو پائیں گے کہ آپ نے مدنی دور کے اندر یہودیوں کے ساتھ اور دیگر کفار و مشرکین کے ساتھ کبھی معاہدہ اور صلح کیا، کبھی جنگ کی اور کبھی سمجھوتہ کیا، چنانچہ مصلحت کے پیش نظر جو مناسب ہوگا وہی کیا جائے گا۔

* اور جہاں تک درباری مولوی کہنے کی بات ہے تو یہ دین کی بنیاد پر نہیں بلکہ یہ خوارج اور انکے ہمنواؤں کی طرف سے محض نفس پرستی ہے۔

اسکی واضح دلیل یہ ہیکہ اس وقت دور حاضر میں ابن باز اور ابن عثیمین کے علاوہ بھی یہاں پر دو مشہور علماء رہتے ہیں یعنی شیخ محمد ناصر الدین البانی اور شیخ مقبل بن ھادی الوادعی، (ربیع بن ھادی مدخلی اور محمد امان جامی) جنہوں نے کبھی بھی حکومتی سطح پر کام نہیں کیا، بلکہ شیخ البانی کو تو جیل بھی ہوا ہے اور انہیں جلا وطن بھی کیا گیا، مگر پھر بھی ان علمائے اہل سنت کو یہ لوگ درباری مولوی کہتے ہیں، بلکہ اگر دیکھا جائے تو شیخ البانی خوارج کے تئیں دوسروں کے مقابلے زیادہ ہی سخت تھے۔ بلکہ آپ خوارج کے اسلام میں بھی شک کرتے تھے، چنانچہ آپ نے ایک جگہ کہا: ”حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو ان کے اسلام میں شک ہے“۔

(السلسلہ الصحیحہ: ۷/ ۱۲۴۰)

اور یہی شیخ البانی ہی ہیں جنہوں نے دور حاضر کے تکفیریوں کو سب سے پہلے خوارج کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور جہاں تک شیخ مقبل کا تعلق ہے تو آپ نے سب سے پہلے بن لادن سے براءت کا اظہار کیا ہے، اور کہا کہ امت مسلمہ کے لئے اس وقت بہت بڑی مصیبت ہے۔

(کویتی میگزین" الرائ" کے ساتھ شیخ مقبل کی ایک انٹرویو، شمارہ نمبر ۱۱۵۰۳، بتاریخ: ۱۹/ ۱۲/ ۱۹۹۸ء)

ظواہری کے اصولوں میں سے علماء کے خون کو حلال کرنا بھی ہے اس بنیاد پر کہ یہ درباری مولوی ہیں۔

چنانچہ جب اس سے سوال کیا گیا کہ کیا ان درباری مولویوں کو نشانہ بنانا جائز ہے جنہوں نے چند پیسوں کی خاطر خود کو بیچ دیا اور نوجوانوں کو جہاد سے بھٹکا رکھا ہے، وہ مجاہدین کے دشمن ہیں، حکام کی شبیہ لوگوں میں بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں؟

تو ظواہری نے جواب دیا: ابھی انکے قتل کرنے میں کوئی مصلحت نہیں ہے، اس وقت صلیبی اور یہودی مصلحتوں کو نشانہ بنایا جائے اور پوری کوشش ان ساری حکومتوں کو ختم کرنے میں لگانی چاہیئے جو صلیبیوں اور یہودیوں کی ایجنٹ ہیں"۔

(اصدار القسم الاعلامی لتنظیم القاعدہ، ظواہری کے ساتھ ایک انٹرویو ص ۴۵)

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس خارجی نے جواب میں علماء کو قتل کرنے دے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ اس میں ابھی مصلحت نہیں ہے بلکہ اس سے زیادہ اہم جو کام ہے اسے کرنا ہے، گویا مصلحت جب بدلے گی اس وقت انہیں قتل کیا جائے گا۔

اس مبارک حکومت نے چند ماہ قبل ان تکفیری خوارج کے حملوں کا انکشاف کیا تھا جن میں چند اہم شخصیات پر حملہ کرنا تھا جن میں بعض علماء کا بھی نام تھا، یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کی مصلحتیں اب بدل چکی ہیں اور اب حالات وظروف اس بات کا متقاضی ہیں کہ علماء کو قتل کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے خونی اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ معصوم لوگوں کو قتل کرنا جائز ہے، چنانچہ کہتا ہے:

"اس معصوم بچی کے قتل ہوجانے پر مجھے بڑی تکلیف ہے جسے بغیر قصد کے مارا گیا، مگر ہمارے پاس اسکے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا، ہمیں اس حکومت سے جنگ کرنا ناگزیر تھا جو اللہ کی شریعت کی دشمن ہے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرتی ہے، اور ہم نے لوگوں کو پہلے آگاہ بھی کردیا تھا اور خاص طور پر وزیر داخلہ حسن الفی پر حملہ کرنے سے پہلے الٹی میٹم دیا گیا تھا کہ لوگ سرکاری محکموں سے دور رہیں، اس کے باوجود جب لوگ ان سے گھل مل کر رہتے ہیں تو ہمیں ان سب پر حملہ کرنا ناگزیر ہوگیا؛ کیونکہ ہم جہاد کو نہیں روک سکتے"۔

(فرسان تحت رایۃ نبی ص ۷۷)

سبحان اللہ! اللہ کی قسم! یہ تو نافع ازرق کا شبہہ ہے جس نے کہا تھا کہ ہم حالت جہاد میں ہیں اور اس وقت ہر کسی کو قتل کرنا جائز ہے۔

اس کے اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب اس پوچھا گیا کہ بم دھماکوں میں جو معصوم لوگ مارے جاتے ہیں ان کے تعلق سے کیا رائے ہے؟ تو اس کے جواز کا فتوی دیا، بلکہ اس پر ایک رسالہ تالیف کردیا اور اس جواز ہر ایسی دلیلیں پیش کی ہیں جنہیں سن کر ایک بچہ بھی ہنسے گا، اکثر دلیلیں صورت مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتی ہیں نہ ہی قریب سے اور نہ ہی دور سے۔

اس کے عجیب وغریب فتوؤں میں سے ایک یہ بھی ہے:

"حملوں میں جو معصوم لوگ مارے جاتے ہیں تو ایسی صورت میں مجاہدین پر واجب ہے کہ وہ دیکھیں کہ ان کے اختلاط سے کوئی فائدہ تھا یا نہیں، اگر دنیاوی فائدہ تھا جیسے تجارت وغیرہ تو یہی کفارہ ہوجائے گا، البتہ دیت دینا زیادہ احوط ہے، تاکہ اختلاف سے نکل سکیں، لیکن اس دیت کو اس وقت تک موخر رکھا جائے گا یہاں تک کہ مال جہاد کی ضرورت سے زائد نہ ہوجائے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(شفاء صدور قوم مومنین للظواھری، ص ۶۲)

سبحان اللہ! قتل تو فوری طور پر بغیر سوچے کیا جا رہا ہے اور دیت کو موخر، عجیب فقہ ہے!

اس شخص کی فکر کے تعلق سے ایک اور قصہ نقل کروں گا، ویسے اس بحث کے اکرام کی خاطر مجھے بہت تردد ہو رہا تھا؛ کیونکہ یہاں کتاب وسنت سے دلیلوں کی روشنی میں سب کچھ بیان کیا گی ہے، مگر بعد میں اس واقعے کو نقل کرنے کا فیصلہ کرلیا، اور وہ یہ کہ یہ خوارج اپنے افکار کے تعصب اور انتقام کیلئے ایسے گناہوں کو جائز کرلیتے ہیں جنہیں سن کر رونگٹے کھڑے ہو جائیں، اس قصے کی طرف سید فضل نے اپنے ترشیدی مذکرے میں اشارہ کیا ہے جس نہیں ان پر الزام لگایا کہ جاموسی کا الزام لگا کر انہوں نے دو بچوں کو قتل کر دیا ہے، اس قصے کے بارے میں ڈھونڈنے لگا تو یہ مکمل واقعہ مجھے مقدسی کی ویب سائٹ منبر التوحید والجہاد پر موجود پے، اور جو (قصة جماعة الجهاد) نامی رسالے میں مذکور ہے جس کا مصنف ہانی سباعی ہے۔

اس واقعے کی حقیقت یہ ہے کہ افغانستان سے نکلنے کے بعد ظواہری اور اسکی جماعت سوڈان چلے گئے، مصری حکومت انکی نگرانی کر رہی تھی، انہوں نے دو بچوں کو اپنی جماعت میں شامل کیا تھا، مگر معاملہ کھلنے کے بعد ان پر حد جاری کیا گیا!!

اس واقعے میں بھیانک چیز یہ ہے کہ قصے کے آخر میں کہا گیا ہے کہ جماعة الجهاد نے کہا ہے کہ معاملہ بہت سنگین ہے، وہ بچوں کو بھرتی کر کے سرکاری ذمہ داروں تک پہونچنا چاہتے ہیں، تاکہ انہیں مارنے میں آسانی ہو۔

(قصة جماعة الجهاد، ص ۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو یحی لیبی:

جس کا حقیقی نام محمد قائد ہے۔

تکفیری سوچ میں اسے مفکر کی حیثیت حاصل ہے، افغانستان میں یہ ایک زمانے تک رہا ہے، یہی وہ حروری خارجی ہے جس نے تاریخ میں سب سے عجیب وغریب خواب دیکھنے کا دعوی کیا ہے، اسے ہم نقل کریں گے تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ معاصر خوارج کس قدر فکری انحراف کا شکار ہیں، اور معمولی غلطی کی وجہ سے یہ تکفیر کر کے معصوموں کی جان حلال کر لیتے ہیں۔

اس سے پہلے ظواہری کا قول گزر چکا ہے کہ اس نے اسے علمائے کبار میں شمار کیا ہے!!

اس کا رسالہ تین اوراق پر مشتمل ہے جسکے اندر چند خوابوں کا ذکر کیا ہے، اور انہیں مبشرات کے عنوان سے نقل کیا ہے۔

خواب کا خلاصہ کرتے ہوئے کہتا ہے: اور جو پیشین گوئی ہوتی ہے وہ جھوٹی نہیں ہو سکتی، اور یہ اللہ کی طرف سے اسکے بندوں پر ایک رحمت ہے، خاص طور پر جب معاملہ سخت ہو، کشادہ حالی کا انتظار ہو، تو ایسی صورت میں خواب پیاسے مسافر کیلئے ٹھنڈے پانی کی طرح ہوتے ہیں۔

اسی لئے یہاں میں جو بھی لکھوں گا وہ ان خوشخبریوں میں سے ہوگا جن کے ذریعے اللہ نے مجھ پر احسان کیا ہے، جس وقت میں جیل میں تھا، میں نے سوچا کہ اس خوشی میں اپنے دوسرے مجاہدین ساتھیوں کو بھی شریک کرلوں، تاکہ انکے یہاں بھی ہمت اور عزم وحوصلے میں نشاط اور سرگرمی پیدا ہو جائے، ساتھ ہی اللہ پر توکل بڑھ جائے۔

پہلا خواب:

”یہ بہت ہی چھوٹا خواب ہے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ دے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے، اپ کے سر پر سفید عمامہ تھا، آپ حالیہ حوادث پر گفتگو فرما رہے تھے، آپ کے خطبے کو سن کر میں نے یاد کرلیا، آپ نے کہا تھا: ان حوادث میں جتنے بھی خون بہائے گئے ہیں وہ سب قیامت کے دن میری گردن پر ہوں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو اپنی گردن پر رکھ لیا"۔

(مبشرات ابی یحی اللیبی ،ص ۱)

یہاں پر یہ خارجی لوگوں کو اور اپنے ساتھیوں کو قانع کرنا چاہتا ہے کہ معاصر خوارج کے ہاتھوں عالم اسلام کے اندر جتنے بھی معصوم خون ناحق بہائے گئے ہیں انکی ذمہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو آپ کے فعل سے موکد کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ نے اس کے بعد اپنے ہاتھ کو اپنی گردن پر رکھ دیا۔

معاصر خوارج کے ساتھ انکے شیاطین الانس کبار مفکرین کھلواڑ کرتے ہوئے خارجیت کی کھائی میں مزید دھنساتے رہتے ہیں، اور پھر شیاطین الجن کو بھی موقع دیتے ہیں کہ وہ بھی انکی عقلوں سے کھلواڑ کرتے ہوئے اپنا کردار نبھاتے رہیں، ایسے خواب دکھائے جاتے ہیں جن سے انہیں مسلمانوں کے خون بہانے میں کوئی حرج محسوس نہ ہو۔

خوارج کے مفکرین نے مسلمانوں کے خون کو حلال کرنے کیلئے جتنے بھی اصول بنائے ہیں وہ سارے اس خواب کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے، جس نے کہ معصوم خونوں کو بہانے میں خوارج کیلئے بہت آسان کر دیا ہے۔

دوسرا خواب:

اس خواب کے اندر شیاطین الجن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت سے آگے لے جا کر اللہ تک پہونچادیا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ خارجی کہتا ہے:

"خواب کے اندر میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی ،میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آواز داود علیہ السلام کی ہوگی جو مجاہدین سے کہہ رہے ہیں: صبر کرو، کیونکہ تم حق پر ہو، صبر کرو، کیونکہ تم ہی غالب رہو گے، صبر کرو، کیونکہ تم ہی غالب رہو گے، صبر کرو، کیونکہ تم ہی غالب رہو گے"۔

پھر میں کمرے میں داخل ہوا جہاں فلاں شیخ کو دیکھا جنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی آواز سنی ہے جس میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ لگتا ہے مجاہدین رنجیدہ خاطر ہیں، اسلئے کہ وہ اللہ کو بہت پکار رہے ہیں مگر انکی پکار نہیں سنی جا رہی ہے۔ پھر اسکے بعد ایک واضح آواز سنی ہوگی جس میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کیا ان کیلئے یہ کافی نہیں ہے کہ میں ان سے راضی ہوں، اب میں ان سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا، میں تمہیں ہر وہ چیز عنایت کروں گا جو تم نے مانگا ہے یعنی مدد اور زیادہ"۔

(مبشرات ابی یحی اللیبی ص ۲)

یہ دوسرا خواب بھی ایک دوسری مصیبت ہے، پہلے خواب میں اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کا دعوی کیا، دوسرے میں داود علیہ السلام کی آواز سننے کا دعوی کیا، پھر بات اور آگے بڑھی یہاں تک کہ اللہ کی آواز سننے کا دعوی کر دیا جو انکی کامیابی کی بشارت دے رہا تھا۔

ان خوابوں کو کتاب الحمقی میں بیان کرنا چاہیئے، کیونکہ خوارج کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خواب کبھی بھی کسی شرعی معاملے میں جواز یا عدم جواز کو لیکر حجت نہیں مانے گئے ہیں، خواہ وہ کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو، پھر ایسی عظیم چیز جسکا تعلق شرک کے بعد سب سے بڑے گناہ سے ہو، یعنی قتل نفس سے، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ اللہ نے شرک اور قتل نفس کو ایک ساتھ جوڑ کر نقل کیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا) ترجمہ: اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سنت رسول کے اندر بھی وارد ہوا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون سا گناہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کہ تو اللہ کا شریک یا برابر والا کسی اور کو بنادے حالانکہ تجھے اللہ نے پیدا کیا" (پھر تو اپنے صاحب پیدا کرنے والے کو چھوڑ کر دوسرے کو مالک بنادے یہ کتنا بڑا اندھیرا ہے اور مالک اس کام سے کیسا ناراض ہوگا) میں نے کہا: یہ تو بڑا گناہ ہے۔ اب اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اپنی اولاد (لڑکا یا لڑکی) کو مار ڈالے اس ڈر سے کہ تیرے ساتھ روٹی کھائے گا۔" میں نے کہا: پھر کون سا گناہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو زنا کرے اپنے ہمسائے کی عورت سے۔"

ابو یحیی لیبی کی اہم کتابوں میں (دفع الملام عن مجاھدی المغرب الکرام) بھی ہے جس کے اندر کہتا ہے:

"اس جاہلی نظام کو اکھاڑ پھینکنے اور کلی طور پر تبدیلی لانے نیز انقلاب عام کیلئے جہاد بہت ضروری ہے، جس کے اندر بڑی قربانیاں دینی پڑیں گی، یہ نظام پولیس محکموں سے لیکر فوج اور سیکورٹی فورسز تک جن پر مجاہدین حملے کرتے ہیں، یہی اس جاہلی نظام کے ارکان اور ستون ہیں، اگر یہ نہ ہوں تو نہ اس کا وجود رہے گا اور نہ ہی سلطان کا پتہ ہوگا۔

چنانچہ یہ عبث اور بے سود ہوگا کہ ان ارکان کو تعرف کئے بغیر کسی مضبوط نظام کو اکھاڑنے کا پلان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنانے لگیں، ساتھ ہی یہ بیوقوفی کی بات ہوگی کہ ہم انہیں اس نظر سے دیکھیں کہ انکی نسبت اسلام کی طرف ہے اس لئے انکا قتل کرنا حرام ہے، اور ہم انکے کاموں پر نظر نہ ڈالیں کہ انہیں کون سی ذمیداری دی گئی ہے اور یہ کس کی حفاظت پر مامور ہیں!

ان ارکان کا شمار اسی نظام جاہلی سے ہوگا جو بلاد مسلمین پر حاکم ہے، اور اگر کاتب نے ان مقتولین سے مراد ان لوگوں کو لیا ہے جن کا تعلق انہیں ارکان سے ہے جن کے جرائم اور ذمیداریوں کی طرف میں نے اشارہ کیا، تو انکا قتل کرنا کیا ہی بہتر ہے، ایسے لوگوں کے قتل ہونے پر مجاہدین کو کسی شک اور تردد کی ضرورت نہیں، کیونکہ ان ارکان نظام کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے، یہ بہت بڑا فریضہ اور شعار ہے"۔

(دفع الملام ص ۱۰-۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حامد عبداللہ العلی:

مملکت سعودی عرب کے ایک مشہور جامعہ سے تعلیم مکمل کی ہے، موصوف کے کچھ اصولوں اور کتابوں کا ذکر کروں گا:

* پہلی چیز: ظواہری نے موصوف کی خوب تعریف کی ہے اور اسکی کتابوں کو مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا ہے، چنانچہ ایک جگہ کہتا ہے:

"فضیلۃ الشیخ حامد العلی ان نمایاں شخصیات میں سے ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نیز جہاد ومجاہدین کا ساتھ دینے کی وجہ سے بھاری قیمت چکا رہے ہیں، یہ بھی چاہتے تو پچھلے پاؤں واپس چلے جاتے اور ایڑی کے بل پیچھے جانے والوں کی راہ پر چلے جاتے مگر اللہ کے فضل وکرم سے انہوں نے انکار کر دیا، اسلئے آپ کی قدر ومنزلت کو پہچاننا واجب ہے، اور نوجوانوں پر ضروری ہے کہ وہ آپ کے تئیں اپنی محبت اور احترام کا اظہار کریں، اور جب سے میں آپ کی تحریروں کو پڑھ رہا ہوں اسی وقت سے آپ سے ملاقات کرنے اور علمی استفادہ کرنے کیلئے تڑپ رہا ہوں، اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں آپ تک پہونچ گیا تو آپ ضرور میرا گرمجوشی کے ساتھ استقبال کریں گے؛ کیونکہ آپ کی سعادت اور مروءت اسی کا متقاضی ہے"۔

(اصدار القسم الاعلامی للتنظیم القاعدہ، ظواہری کے ساتھ ایک انٹرویو، ص ۷۲)

آپ دیکھیں گے کہ ظواہری نے اس شخص کی خوب تعریفیں کی ہیں، اس وجہ سے نہیں کہ اسکا شمار اہل سنت علماء میں کیا جاتا ہے، بلکہ محض اس وجہ سے کہ اس نے خوارج کے بعد اصولوں میں موافقت ظاہر کی ہے، اس لئے کہ علمائے اہل سنت میں علامہ ابن باز بھی ہیں مگر آپ کو یہ خارجی برے القاب سے ہکارتا ہے، آپ کو درباری مولوی کہہ کر آپ کی اور دیگر کئی چوٹی کے علماء کی تکفیر کرتا ہے، یہی انکا نفاق ہے، کہ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انکے خارجی اصولوں کا ساتھ دے اسکی یہ تعریف کریں گے اور جو انکی مخالفت کرے اسکی فوراً تکفیر کردیں گے۔

* دوسری چیز:

موصوف نے اہل سنت کے نام پر بہت سارے اہل بدعت پر رد کیا ہے جیسے صوفیت اور اشاعرہ پر، مگر ساتھ ہی اپنے باطل افکار کو بھی پھیلایا ہے، خوارج کو پروموٹ کیا ہے، ایسے لوگ سماج میں زیادہ خطرناک ہوتے ہیں جو باطل کو حق کے ریشم میں ملا کر پرچار کرتے ہیں۔

* تیسری چیز:

موصوف نے بڑی مکاری اور فریب کاری سے خوارج کے اصولوں کا خوب پرچار کیا ہے، بطور خاص اپنے ویب سائٹ کے ذریعے، جس طرح اس بندے نے باطل کو مزین کر کے اور حق کو قبیح بنا کر اپنے تکفیری افکار کو پھیلانا ہے کہ اس باب میں اس کا کوئی نظیر نہیں، ایسا مکار اور فریبی آج تک میں نے نہیں دیکھا۔

* چوتھی چیز:

موصوف کو منحرف خارجی جماعتوں کی مدد کرنے اور مالی سپورٹ کرنے کے جرم میں امامت سے نکال دیا گیا ہے۔ اسکے کئی خارجی ساتھیوں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

* پانچویں چیز:

اس بندے کے بہت سارے فالوورز ہیں جو اسکے افکار و نظریات کے حامل ہیں یا اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں، ویب سائٹ دیکھ کر آپ حیران ہو جائیں گے۔

انٹرنیٹ پر اسکا اپنا ویب سائٹ ہے جہاں یہ اپنے مقالات نشر کرتا ہے۔

۱- اسکا ایک مقالہ (**فيا سماء زغردي، وأبشروا بالنصر**) کے نام سے ہے جس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اندر تکفیر وتفجیر کے سرغنوں کی خوب تعریف کی ہے۔

یہ دراصل خارجی ابو مصعب زرقاوی کا مرثیہ ہے، جسے معاصر خوارج میں تکفیر وتفجیر کا ماسٹر مائنڈ مانا جاتا ہے، اس نے مملکہ کے حکام کی تکفیر کی ہے، آپ حیران ہو جائیں گے اس کی عبارت پڑھ کر، یہ تکفیری خارجی کہتا ہے:

"صلیب لٹکائے والا آل سلول کا ظالم، دین وملت کا خائن، مجاہدین سے جنگ کرنے والا ہلاک ہوگیا، جس نے جزیرہ عرب پر صلیبیوں کو بلایا تاکہ یہاں کی دولت لوٹیں اور فساد مچائیں، میں نے نام نہاد علماء میں سے کسی کو نہیں دیکھا جس نے اللہ کے اس دشمن کے جرائم کو ایکسپوز کیا ہو۔

اللہ کی قسم! اسلام اور مسلمانوں سے جو جنگ اس نے کی ہے وہ کسی بھی عرب طاغوت کے جرم سے کم نہیں ہے، پھر بھی میں نے دیکھا کہ اس کے مرنے کے بعد فوراً اسکے بھائی سے بیعت کرلی گئی جس کے ہاتھ ہمارے مجاہدین کے خون سے رنگے ہوئے ہیں، جن میں ہمارا مجاہد بھائی صالح العوفی ہے اللہ اسے شہداء میں قبول فرمائے"۔

(سلسلۃ" لا یضرھم من خذلھم" الارشیف الجامع للزرقاوی، رقم ۱ص ۳۵۹)

حالانکہ یہ تکفیری زرقاوی ہی ہے جس نے اردن میں بم دھماکے کروائے تھے جس میں ۵۷/ مسلمان جاں بحق ہوئے تھے، اور اس مجرم نے اسکا اعتراف بھی کیا تھا یہ کہتے ہوئے کہ بلاد رافدین کے قلب بغداد سے تین شیر نکل کر عمان پہونچے تاکہ وہاں موجود ان تین مراکز کو بم سے اڑا دیں جہاں پر یہود ونصاری اور دوسرے اللہ اور اسکے رسول کے دشمن رہتے ہیں، القاعدہ تنظیم نے یہ مبارک قدم درج ذیل اسباب کی بنیاد پر اٹھایا ہے:

پہلا سبب: اردنی حکومت نے کفر سے مدد لی ہے، علانیہ اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کی ہے، شریعت کو معطل کیا اور وضعی قوانین کے ذریعے حکومت کررہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا سبب: اردنی فوج صیہونی ریاست کی محافظ ہے، ہمارے کتنے مجاہد بھائی اردن کے راستے مقدس سرزمین میں داخل ہونا چاہتے تھے تاکہ وہاں جا کر بندروں اور خنزیروں کی اولاد سے قتال کرسکیں مگرانہیں اسی اردنی خائن فوج کے ہاتھوں ماردیا گیا۔

تیسرا سبب: یہ ملک فسق وفجور اور فساد پھیلا رہا ہے، اسلئے ہم نے اسے مزا چکھایا ہے۔

یہ پیغام اردن کے مسلمانوں کیلئے ہے جنہیں ہم اطمینان دلانا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے خون کے بہت زیادہ حریص ہیں، کیوں نہیں ہوں گے؟ کیونکہ آپ ہمارے نزدیک ہماری جانوں اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

(الارشیف الجامع للزرقاوی ص ۴۷۹)

عجیب بات یہ ہے کہ یہ بندہ ایک طرف مسلمان ملک کے اندر بم دھماکے کی سرپرستی کرتا ہے اور خود صلیب کے بغل میں رہتا ہے، اس خبیث نے عراقی مسلمانوں کا قتل عام کیا اور فساد پھیلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

جو اس طرح کے تکفیری اور تفجیری افکار کا حامل ہو، جو ہمارے میں بم دھماکہ کرنے والوں کی تعریف کرے اور ہمارے حکمرانوں کی تکفیر کرے، مسلم ممالک میں بم دھماکے کروائے کیا اسکے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ آسمان سے گیت گانے کی طلب کرے یا وہ تمام آسمان وزمین والوں سے طلب کرے کہ سب ملکر اس پر بددعاء کریں؟

۲۔"من هم الخوارج, وما هي المعاهدات الشرعية؟" کے عنوان سے اس نے ایک مقالہ لکھا ہے جس میں یہ سوال کیا گیا:

سوال: فضیلۃ الشیخ! اس وقت ہر اس شخص پر خوارج کا اطلاق کر دیا جاتا ہے جو کفار اور امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں، اور معاہدات کے مسئلے پر بڑا اختلاف ہے کہ اسے شرعی کب کہا جائے گا اور کب وہ غیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرعی ہوگا، امید ہے کہ بہتر جواب سے نوازیں گے، احسن اللہ الیکم۔

اس نے جواب دیا: کتنے تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ جماعتوں پر خوارج کا الزام لگاتے ہیں وہ دوسری طرف یہ بھول جاتے ہیں کہ خوارج حقیقت میں انکے سیاسی رہنما ہیں، کیونکہ انہوں نے سنت سے خروج کیا ہے، جن حکمرانوں نے شریعت کو معطل کررکھا ہے وہ شریعت سے خارج ہیں، یہ سنت اور شریعت کے دشمن ہیں، اگر خوارج نے نصوص کے سمجھنے میں غلطی کی ہے حالانکہ وہ نصوص کی تعظیم کرتے تھے وہ انہیں چھوڑ کر دوسرے کو نہیں مانتے تھے، یہ سیاسی حکمران جنہوں نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا اور بلاد اسلام میں جاہلیت کو نافذ کیا ہے وہی خوارج کے لقب کا زیادہ مستحق ہیں۔

اور خوارج کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کافروں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں، تو کیا ان ظالم حکمرانوں نے ہزاروں مسلمانوں کا قتل نہیں کیا ہے؟ کیا ان لوگوں نے صیہونیوں کی حفاظت میں مسلمانوں کو ذبح نہیں کیا؟ کیا افغانستان میں مسلمانوں کے قتل میں انہوں نے صلیبیوں کی مدد نہیں کی؟

اور خوارج جب کافروں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں، تو کیا حکمران کفار سے دوستی نہیں کرتے اور انکی ساتھ ملکر مسلمانوں کو نہیں مارتے، آخر کون ہے جو خوارج کے وصف کا زیادہ مستحق ہے؟

مزید یہ کہ ان حکام نے قوم کے حقوق کو غصب کر کے انہیں عذاب دے رہے ہیں، پھر کیا یہ خوارج نہیں ہوئے کیونکہ انہوں نے حق اور انصاف سے خروج کیا ہے۔

آخر شرعی معاہدات کسے کہتے ہیں؟ ایک رہنما ہمارے ملک میں کہتا ہے کہ میں نے کفار کے ساتھ معاہدہ کیا ہے، پھر اسکے جواز کا فتوی دیا جاتا ہے، اور عوام پر اسکے احترام کرنے کو لازم قرار دیا جاتا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شرعی معاہدہ ہے، اس کی اتباع پورہ رعایا پر واجب ہے بغیر اس کے کہ ہم اسے دیکھیں، اور اسکے تعلق سے ہم کچھ پوچھ بھی نہیں سکتے کہ کیا یہ شریعت کے مطابق ہیں، بلکہ یک زبان ہو کر کہہ دیں کہ یہ شرعی معاہدہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی سب سے بڑی مصیبت ہے، کہ علماء پر ایسا وقت آچکا ہے کہ انکی ذات اور خود شریعت انکے نزدیک اس قدر ہلکی ہو چکی ہے کہ ان سے جو چاہو کہلوالو، ہم اللہ ہی سے شاکی ہیں"۔

(سوال وفتوی لحامد العلی)

مجرد حامد العلی کے مقالات کو نقل کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ یا قدران کے اندر زہر بھرا ہوا ہے اور کس طرح تکفیری دعوت اور حق سے جنگ کا کھل کر اعلان کیا گیا ہے، ساتھ ہی خوارج کا آپس میں ایک دوسرے کی تعریف بھی ملاحظہ کریں۔

۳۔مسلمان حکام کے خلاف خروج و بغاوت کو ہوا دینے اور عوام کو بھڑکانے کے بارے میں اس خبیث کا سب سے بدترین مقالہ (القرود الستۃ) ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک ماہر نفسیات نے چھ بندروں کو ایک پنجرے میں بند کر دیا اور پنجرے کے اوپر کیلے کا ایک بڑا گچھا لٹکا دیا، ایک بندر نے کیلے تک پہونچنے کی کوشش کی، بندر نے جیسے ہی کیلے پر اپنا ہاتھ رکھا اس نے بندروں کے اوپر گرم پانی کا چھڑکاؤ کر کے انہیں خوف میں مبتلا کر دیا، تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے بندر نے کیلے تک پہونچنے کیلئے کوشش کی تو ماہر نفسیات نے دوبارہ وہی عمل کیا اور نیچے باقی بندروں پر گرم پانی کا چھڑکاؤ شروع کر دیا۔

یہی عمل اس نے برابر جاری رکھا اور چھ بندروں میں سے ایک کو پنجرے سے باہر نکال دیا اور اسکی جگہ سعدان نامی ایک دوسرے بندر کو ڈال دیا جس نے نہ تو وہ کام کیا تھا اور نہ ہی اسے گرم پانی کا تجربہ تھا، چنانچہ جیسے ہی سعدان نے اوپر لٹکے ہوئے کیلے کا گچھا دیکھا تو توڑنے کیلئے لپکا، ادھر فوراً ہی گرم پانی سے ڈرے ہوئے دوسرے بندروں نے اسے روکنے اور اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی، سعدان نے کئی کوشش کی مگر اسے روک دیا گیا اور اس نے یہ سمجھ لیا کہ اگر اس نے کیلے کو توڑ لیا تو پنجرے میں موجود بندر اسے سخت سزا دیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکے بعد اس شخص نے ایک دوسرے بندر کو پنجرے کے اندر ڈالا، اس نے بھی وہی عمل اختیار کیا تو اسے بھی اسی سخت موقف کا سامنا کرنا پڑا باوجودیکہ اس نے گرم پانی کے چھڑکاؤ کا سامنا نہیں کیا، اور نہ ہی اسے پتہ چلا کہ دوسرے بندر کیوں منع کرتے ہیں اور کیوں مارنے کیلئے دوڑتے ہیں، اس نے صرف یہی جانا کہ بس کیلے کو چھونے کا مطلب ہے دوسرے بندروں کی طرف سے مار کھانا، اسی وہ بھی دوسرے بندروں کی طرف نئے آنے والے بندر کو مارنے لگا تاکہ جو مار اس نے پہلے کھائی ہے اس کا بدلہ حاصل کرلے۔

اس شخص نے یہ کام تکرار کے ساتھ کیا یہاں تک بالکل نئے بندر پنجرے میں آگئے اور ہر بار جیسے ہی نیا بندر کیلے کی طرف لپکتا سارے بندر اسے مارنے دوڑتے حالانکہ اب گرم پانی کا چھڑکاؤ بھی نہیں تھا، کیونکہ سب یہی جانتے تھے کہ کیلے کے قریب جانے کا مطلب ہے مار کھانا، اس کے سوا اب ان نئے بندروں کو کوئی وجہ معلوم نہیں تھی۔

اس قصے میں اہم بات قابل استدلال یہی ہے کہ وہی حالت آج حکام کے ساتھ پوری قوم کی ہو چکی ہے، ممکن ہے حکام نے یہ تجربہ اپنی مسکین قوم کے ساتھ کیا بھی ہو، کیونکہ اس وقت مسلم قوم تاریخ کی سب سے بدترین دور سے گزر رہی ہے، کیونکہ اسے نہ ہی اپنے حقوق کا پتہ ہے بلکہ یہ خود اپنے حقوق کے بارے میں جاننا بھی نہیں چاہتی ہے، بلکہ جو جاننا چاہتا ہے اسے یہ جاننے ہی نہیں دینا چاہتے چہ جائیکہ انہیں مطالبہ کرنے دیں!۔

تعجب تو یہ ہیکہ اس وقت علم شرعی کا ماہرین طبقہ بھی اسی پنجرے میں موجود ہے، اور اسے بھی وہی تجربہ معلوم ہے، اگر کوئی طالب علم رعایا کے حقوق کا مطالبہ کرتا ہے یا ان کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتا ہے تو یہ فوراً حکام کے حقوق اور رعایا کے واجبات پر گفتگو کرنا شروع کردیتے ہیں، اور یہ ہر سوال کا جواب دیتے ہیں سوائے دو سوالات کے؛ یہ دونوں سوال ہر مسلمان پر حرام ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا سوال: شرعی طور پر حاکم کا اطلاق کس پر ہوگا؟

دوسرا سوال: اس شرعی نام کا مدلول کیا ہے اور اسکا دعویدار اس منصب کا حق دار کب ہوگا؟ اور جب اس سے اس منصب کو چھینا جا سکتا ہے؟ کیا اس کیلئے کچھ شروط ہیں، اور کیا اس کے کچھ نواقض بھی ہیں؟ یا یہ بلا شروط اور نواقض کے ہے؟

معاملہ اس وقت مزید سنگین ہو جاتا ہے جب کلمہ توحید کے شروط اور اسکے نواقض پر بات کرنے والے تفصیل سے کلام کرتے ہیں اور تکفیر پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں اور جہالت کی بنیاد پر کسی کو اس مسئلے میں معذور نہیں سمجھتے اور یہاں پر پورے عدل و انصاف کا مظاہرہ کرتے ہوئے مومنین موحدین کا کردار ادا کرتے ہیں مگر کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ ان علماء سے حکومت اور اقتدار کے بارے میں سوال کر لے، گرچہ دین کے ارکان کو منہدم کیا جا رہا ہو اور ملک و ملت کو دشمنوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنا کر پیش کیا جا رہا ہو، تاکہ یہ سب دشمنوں کے ساتھ ملکر ہماری دولت اور ہماری زمین کے ساتھ نیز ہمارے خون کے ساتھ کھلواڑ کرتے رہیں، ایسا لگتا ہے کہ کلمہ توحید کے شروط اور اسکے نواقض بادشاہ کے دربار میں جا کر ٹھہر جاتے ہیں بغیر سیکوریٹی چیکنگ اور سلطان کی اجازت کے بغیر اسکا بھی داخلہ ممنوع ہے۔

(ویب سائٹ پر اسی کا ایک مقالہ ہے جس کا عنوان "من هم الخوارج؟" ہے)

اس نے اپنے آخری جملے (کلمہ توحید کے شروط اور اسکے نواقض پر بات کرنے والے) سے مراد علمائے اہل سنت کو لیا ہے جن کا اس پر فضل و احسان ہے، کیونکہ اس نے ہمارے ہی ملک کے اندر توحید کا درس لیا ہے، اور یہیں کے جامعہ سے ماجستیر کی ڈگری حاصل کی ہے، مگر حروری خارجی بدعت ایسا زہر ہے کہ وہ اپنے محسنین ہی پر طعن و تشنیع کرتا نظر آ رہا ہے اور خوارج کی تعریف کر رہا ہے۔

اس خارجی کی اس کہانی کا جواب یہی ہے کہ یہاں پر کوئی بھی شخص ہو اسے اپنے حقوق کے مطالبہ کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے چہ جائے کہ وہ کوئی عالم یا طالب علم ہو، یہاں پر ہر جگہ شرعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدالتیں موجود ہیں جہاں جا کر آدمی اپنے حقوق کا مطالبہ کرسکتا ہے نیز اپنی شکایت درج کرواسکتا ہے۔

مگر سوال یہ ہیکہ آخر وہ کن حقوق کا مطالبہ کرے گا؟

میں اس خارجی سے یہ سوال بھی کرنا چاہوں گا کہ آخر ہمارے علماء نے کس کو اپنے حقوق کے مطالبے سے روکا ہے اس بارے میں ذرا ایک بھی سطر لکھ کر دکھادے۔

۴۔اسکے مقالات اورتحریروں میں حکام کے خلاف خروج کرنے اورخون بہانے پر اصول وقواعد ملیں گے مگر اس تعلق سے دسیوں نصوص جو کتاب وسنت کے اندر وارد ہیں انہیں اس نے نظر انداز کردیاہے،اورمیں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ ان نصوص کا علم ضرور اسے ہوگا،کیونکہ اس نے شرعی علوم کو حاصل کیا ہے مگر حقیقت یہ ہیکہ تکفیر کی ڈگری نے ساری ڈگریوں کو پیچھے کردیا ہے۔

چنانچہ اس کے پیروکاروں نے جب اس سے حکام کے خلاف خروج کرنے اور انقلابات کے تعلق سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا:

جی ہاں،یہ معلوم ہے کہ قبضہ کرنے والوں اور نظام حکومت کے ساتھ یکساں برتاؤ نہیں کیا جاتا ہے، اور جولوگ اپنے ملکوں میں ایسے ظالم نظاموں کے خلاف لڑرہے ہیں ہم اسے شرعی جہاد گرچہ نہیں کہہ سکتے مگر یہ کہیں گے کہ وہی اپنے ملک کے احوال بہتر طور پر جانتے ہیں،ہم دعاء کرتے ہیں کہ اللہ انکی مدد فرمائے اور انہیں دینی بصیرت عطا کرے،اورگرچہ وہ کامیاب نہ ہوں مگر ہم عند اللہ انہیں شہداء شمار کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے رب اوردین کی خاطر یہ کام کررہے ہیں جن کا شکریہ ادا کرنا ہم پر واجب ہے۔

(عالم اسلامی کے اندر انقلابات کے کامیاب نہ ہونے پر سوال،حامد العلی)

اس صراحت سے واضح ہے کہ اس نے گرچہ گول مول بات کی ہے مگر جوہری اعتبار سے اس نے خوارج کی مکمل تائید کی ہے۔

بالکل یہی سوال یعنی خروج کے مسائل کا سوال شیخ ابن عثیمین کے سامنے پیش کیا گیا،تو مناسب معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ اس جواب کو بھی نقل کیا جائے تاکہ دونوں میں موازنہ ہو سکے اور ربانی وشرعی عالم نیز خارجی حروری عالم کے درمیان فرق واضح ہو جائے۔

شیخ ابن عثیمین کا فتوی اس تعلق سے درج ذیل ہے:

پہلی چیز: حکام کے خلاف خروج کرنا اوران سے لڑائی کرنا جائز نہیں ہے، سوائے اس وقت جب ان کی طرف سے کفر صریح کا ارتکاب ہو، جیسا کہ حدیث کے اندر وارد ہوا ہے: (مگر جب تم کفر صریح دیکھ لو، اور تمہارے پاس اللہ کی طرف سے اس پر واضح دلیل ہو)۔

دوسری چیز: انکے کفر کا علم ہو، اور یہ چیز علماء طے کریں گے، اور میں تمہاری حکومت اور وہاں کے حکمرانوں کے بارے میں نہیں جانتا۔

تیسری چیز: اس میں مصلحت پوری ہونے اور مفسدہ نہ ہونے کی توقع ہو، اور اسے بھی علماء ہی طے کریں گے۔

چوتھی چیز: اس کافر حاکم کو ہٹانے پر مسلمانوں کے پاس طاقت ہو۔

بہر صورت یہ ساری باتیں نظری ہیں کیونکہ اس وقت حکومتوں کا غلبہ ہے اور انکے پاس طاقت اور فوج ہے، اسلئے میں صبر اور حکمت اپنانے کی دعوت دوں گا اور یہ کہ انکا مقابلہ کرنے سے باز رہا جائے۔

(فتاوی العلماء الاکابر لعبد المالک الرمضانی، ص ۱۳۵)

غور کریں کہ کس طرح ایک ربانی عالم نے ساری دلیلوں اور شرعی قواعد نیز حالات کا جائزہ لینے کے بعد جواب دیا ہے جنہیں ہم درج ذیل میں خلاصہ کر سکتے ہیں:

*خروج کیلئے یہ قید لگادی ہے ہے اس کے کفر صریح میں کوئی شبہ یا کوئی تاویل نہ ہو۔

*کفر صریح کا حکم لگانے والے علماء ہوں گے، کیونکہ دوسرے جذباتی قسم کے لوگ ممکن ہے کرسی اقتدار کی لالچ اور حرص میں تکفیر کردیں جبکہ تکفیر کے تقاضے پورے نہ ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* آپ نے ایک اہم اصولی قاعدے کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی کسی چیز پر حکم لگانا اسکے تصور کا فرع ہوتا ہے، اور آپ انکے ملک کے حاکم کے بارے میں فتوی نہیں دے سکتے (یہ سوال جزائر سے تھا)۔

* خروج کے تعلق سے ایک بہت بڑے قید کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ مفاسد اور مصالح کا قاعدہ ہے، کیونکہ شریعت نے بندوں کی مصلحت کا بڑا خیال کیا ہے، اور اسکا خیال اس وقت بھی کیا جائے گا جب حاکم کا کفر واضح ہو چکا ہو۔

* اسی طرح خروج کیلئے قدرت اور طاقت کی شرط بھی لگائی ہے، اور یہ واضح کیا ہے کہ مسلح افواج کے سامنے خروج کرنا ممکن نہیں ہے۔

دونوں فتووں کے مطالعہ سے دونوں شخصیات کے درمیان فرق بھی واضح ہو گیا کہ کس نے اپنے علم کو کتاب وسنت سے لیا ہے اور کس نے ذوالخویصرہ اور نافع ازرق جیسے خارجیوں کے علم سے لیا ہے۔

۵- اسی طرح اسکا ایک اور زہریلا خارجی مقالہ (الحسبۃ علی الحاکم) کے عنوان سے ہے، جس کے اندر اس نے ان حدیثوں کو باطل قرار دیا ہے جن کے اندر راز داری کے ساتھ حکام کو نصیحت کرنے کی بات کہی گئی ہے، اور ان حدیثوں پر تمام اہل علم کے لئے گئے کلام کو بھی رد کر دیا ہے، چنانچہ کہتا ہے:

"راز داری کے ساتھ حکام کو نصیحت کرنے والی حدیثیں ضعیف ہیں"۔

اس نے حاکم کے خلاف خروج کرنے کیلئے عجیب استدلال کیا ہے، کہتا ہے کہ جیسے اگر امام نماز کے اندر کچھ اضافہ کر دے تو مصلی اسے چھوڑ سکتے ہیں اسی حاکم بھی اگر شریعت کو چھوڑ دے تو رعایا اسے چھوڑ سکتے ہیں، اس کی پوری وضاحت مشابہت کے اسباب والے مبحث میں آئے گی۔

یہی اسکا خارجی زہریلا کلام اور فتوی ہے جسکی وجہ سے ظواہری نے اسکے ہاتھ پر علم حاصل کرنے کی تمنا کی ہے۔ شاعر کہتا ہے:

کبوتر با کبوتر باز با باز　　کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جزائری مسئلہ:

١-معاصر خوارج کی کارستانیوں کو بطور نمونہ کے جزائری واقعات کو اختیار کرنے کے اسباب:

* -خوارج کو اگر موقع مل جائے تو یہ اسی درندگی کا ثبوت دیں گے جس طرح انہوں نے الجزائر کے اندر کیا ہے۔

* -الجزائر کے اکثر واقعات معتبر اور سچے ہیں، بلکہ اکثر کی ویڈیو بھی موجود ہے، ان میں اہم کتاب (**شهادتي على الجهاد في الجزائر**) ہے جس کا مولف ابو مصعب سوری ہے، اسکے علاوہ بھی دوسری کتابیں اور ذرائع ہیں جن سے ان خونی واقعات کی تصدیق ہوتی ہے۔

* -جو نوجوان کم عمر کے تھے اور خوارج کے فریب میں آگئے تھے جب انہوں نے انکا اصلی روپ دیکھا کہ کس طرح یہ درندگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو بہت سے نوجوانوں نے ان سے نفرت کر کے انہیں چھوڑ دیا، ان نوجوانوں نے خود ان قتل عام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ ان میں شریک بھی رہے، اور سماج کے بیچ میں آ کر انہوں نے توبہ کا اعلان کیا۔

اس وقت الجزائر خوارج کیلئے میدان قتل بنا ہوا تھا جہاں وہ مردوں کو قتل کر رہے تھے، بچوں کو ذبح کر رہے تھے اور عورتوں کے پیٹ چاک کر رہے تھے، بوڑھوں تک کو نہیں چھوڑتے تھے، ان سب کے باوجود عالم اسلامی کے اندر اور ہمارے ملک کے اندر خصوصی طور پر بہت سے ایسے داعی پائے گئے جو ڈھول بجا رہے تھے کہ الجزائر کے اندر جلد ہی خلافت راشدہ قائم ہونے والی ہے، اور جسے یہی درندے قائم کریں گے۔

کتاب (**شهادتي على الجهاد في الجزائر**) جس کا مولف ابو مصعب سوری ہے، یہ خوارج میں مفکر اور مورخ مانا جاتا ہے، یہ خوارج کے یہاں متہم نہیں ہے، اسکے کئی مقالات ہیں، یہ دراصل افغانستان میں تھا، وہاں سے لندن گیا اور اپنے ساتھی ابو قتادہ کے ساتھ ملکر یہ طے کیا کہ (الانصار) نامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میگزین نکالیں گے جہاں سے عالم اسلامی کے اندر خارجی فکر کی ترویج کریں گے اور بالخصوص جزائر کے اندر جہاں پر خوارج کا جہاد جاری ہے تاکہ اس میگزین کے ذریعے عالم عرب میں موجود خوارج الجزائر کے خونی حالات سے آگاہ ہوتے رہیں، اس نے خود اسکی صراحت کی ہے، مذکورہ کتاب سے کچھ اقتباسات نقل کرتا ہوں:

"الجزائر سے قاری سعید نے جیل سے فرار ہونے کے بعد میرے پاس فون کیا، اور مجھے وہ وعدہ یاد دلایا جو میں نے اس سے افغانستان میں کیا تھا کہ اگر وہ الجزائر میں جہاد کا اعلان کریں گے تو ہم انکی مدد کریں گے، چنانچہ میں فیصلہ کیا کہ لندن میں جا کر مقیم ہو جاؤں تاکہ وہاں سے الجزائر جا کر اپنے ساتھیوں سے ملنا آسان ہو، اسی طرح قاری سعید نے مجھ سے یہ بھی طلب کیا کہ میں لندن میں موجود میڈیا سیل میں انکی مدد کروں۔

وہاں الجزائر کے اندر مسلح جماعت اسلامی کی قیادت ابو عبدالرحمن امین نے سنبھال لی پھر اس کے بعد سیاسی، ابلاغی اور عملی ہر اعتبار سے جماعت کے اندر تبدیلی آنا شروع ہوگئی، انہیں تبدیلیوں میں سے کچھ کا ذکر درج ذیل ہے:

* - جماعت کی طرف سے کثرت سے بیانات صادر ہونے لگے اور ملکی سطح پر کئی میدان میں مسلح مقابلہ اور قتل کی دھمکیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا مثال کے طور پر وزارت اطلاعات کو دھمکی دی گئی، اسکے وزیر سے لیکر سڑکوں پر اخبارات فروخت کرنے والوں تک کو دھمکی دی گئی! اسی طرح تعلیم کے سیکٹرز میں بھی قتل کی دھمکیاں دی گئیں، مدارس کے اساتذہ وطلبہ سے لیکر وزارت پٹرولیم اوران ورکروں تک جو پٹرول پمپوں پر کھڑے ہو کر گاڑیوں میں تیل ڈالتے ہیں!

* - حکومتی محکموں میں کام کرنے والوں کے بچوں اور عورتوں کے قتل کو جائز ہونے کے فتوی صادر کرنے کی جراءت کی گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٭-مجاہدین کے عام خطاب میں تکفیر کا لہجہ کچھ زیادہ ہی بلند ہوگیا اور اس میں تیزی آئی، چنانچہ ۱۹۹۵ء کے اواخر میں ابوعبدالرحمن امین اور انکی منحرف قیادت نے شیخ محمد سعید، مجاہد عبدالوہاب العمارہ وغیرہ جیسے مجاہدین کو قتل کرنے کی جراءت کی جو جماعت الطلبہ سے منسوب تھے اور جو اتحاد کے بموجب اس جماعت کے اندر شامل ہوئے تھے۔

اسکے بعد ابوعبدالرحمن امین نے مضافاتی بستیوں میں بھی قتل عام کا سلسلہ شروع کیا یہ دعوی کر کے کہ یہ لوگ حکومتی فوج کا ساتھ دے رہے ہیں، چنانچہ پہلے ان کی تکفیر کی پھر انکے خون کو حلال کیا اور پھر اسی بنیاد پر انکی عورتوں کو بھی لونڈی بنالیا یہ خیال کر کے یہ لوگ مرتد ہیں۔

اسکے معاً بعد ابوعبدالرحمن امین نے ان جرائم پر ایک کتاب شائع کیا جس کا عنوان [**هداية رب العالمين**] ہے، جس میں یہ ثابت کیا کہ مسلح اسلامی جماعت کا یہی منہج ہے، یہ کتاب جہالت، تشدد، تکفیر، معصوموں کے قتل اور جرائم کے فنون اور قواعد کی مختلف احمقانہ قسموں اور شکلوں سے بھری ہوئی ہے۔

(کتاب "**شهادتي على الجهاد في الجزائر**" کا خلاصہ)

یہ گواہی خود انہیں خوارج میں ایک معروف خارجی کی طرف سے ہے، مخالفین کی طرف سے نہیں ہے۔

ایک دوسرا رسالہ جسے غالی خوارج نے [**إرشاد الحائط إلى فهم الأوضاع في الجزائر**] کے عنوان سے لکھا ہے اور جسے خارجی "عنتر زوابری" کے قتل کے بعد ابوبصیر طرطوسی کی طرف بھیجا ہے، جس کے اندر یہ کہتے ہیں:

"یہ رسالہ الجماعہ السلفیہ للدعوہ والقتال بالجزائر کے مجاہدین کی طرف سے انکے ساتھی ابوبصیر کی طرف ہے، ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ علماء کی طرف سے نصیحت اور رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے مسلح اسلامی جماعت کے وقت میں جہاد کو لیکر ہمارے اندر بہت سے انحرافات اور گمراہیاں پیدا ہوئیں ہیں، آغاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت اچھا ہے مگر دھیرے دھیرے غلو اور گمراہی کی علامتیں ظاہر ہونا شروع ہوئی ہیں، اور یہ چیز ۱۴۱۷ھ میں بالکل واضح ہو چکی تھیں، اور جب اسکے بعد امارت کی ذمیداری عنتر زوابری اور اسکے برے مشیروں نے لی، اور پھر ان لوگوں نے گمراہ خوارج کا منہج ظاہر کیا، پھر اسکے بعد مت پوچھیں کہ کس طرح ان لوگوں نے ایسے فتاوے جاری کئے جن کے اندر جزائری قوم کی تکفیر کی گئی، عورتوں اور بچوں کے قتل کو جائز قرار دیا گیا، عورتوں کو لونڈی بنانے کی بات کہی گئی، اختصار میں یہ جان لیں کہ انہوں نے مرتد حکام سے قتال کرنا ترک کر کے عام جزائری قوم سے قتال کرنا شروع کر دیا۔

(۲۰ / ربیع الاول ۱۴۲۲ھ، مجاھد والجماعہ السلفیہ للدعوہ والقتال بالجزائر کی طرف سے جاری، تفصیل کیلئے دیکھیں: مجموعۃ رسائل أبي بصیر الطرطوسی، رسالۃ من مجاھدی الجزائر ص ۲)

ذیل میں ہم کچھ انہیں کے اعترافات کو نقل کر رہے ہیں:

کتیبۃ الموت نامی گروپ کا سرغنہ کہتا ہے: ''انہوں نے خود سپردگی اسلئے کی کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ ان کے ساتھی عورتوں اور بچوں تک کو قتل کر رہے ہیں جس قتل کو ابو قتادہ فلسطینی نے جائز قرار دیا تھا''۔

(میگزین الحیاۃ ۱۹۹۵ء، شمارہ نمبر ۱۱۲۰ ص ۳)

ان خوارج کی مذمت ایک دوسرے جہادی گروپ نے کیا جس کا نام الرابطہ الاسلامیہ للدعوہ والجہاد ہے، جو الجزائر کے اندر قتل وخونریزی میں مشغول ہے، اس گروپ نے ایک بیان جاری کیا جس کے اندر اپیل کی گئی ہے کہ جماعت اسلامی کے نوجوانوں سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ توبہ کریں اور اپنی گمراہی سے باز آجائیں اور اس جہالت سے توبہ کرلیں جسکا ارتکاب انہوں نے جزائری قوم کے حق میں کیا ہے۔

میرے پاس ایک دستایزی ثبوت ہے، جو ایک مدت تک ان جہادی گروپوں میں سرغنہ بن کر رہ چکا ہے مگر بعد میں توبہ کرلیا، اسکا نام مصطفی کرطالی ہے، کہتا ہے: ''ہمارے پاس جماعت کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراردادیں آتی رہتی تھیں ، مثال کے طور پر مدارس اور کمپنیوں کے اندر تخریب کاری کرنا، مگر ہم ایسا کرنے سے رکے رہے؛ کیونکہ ہمارے نزدیک یہ گمراہی اور غلط کام تھا، بالخصوص جب جماعت نے یہ فیصلہ لیا کہ پولیس اور فوج کے گھر میں جا کر انکے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا ہے۔

جماعت کے اندر دینی غیرت بالکل ختم ہونے لگی، پہلے ہم دیکھتے تھے کہ جس کے عقیدے میں خرابی ہوتی یا اگر کوئی کسی غلطی کا ارتکاب کرتا تو اسکا محاکمہ ہوتا تھا، دفاع کرنے کا اسے موقع دیا جاتا تھا، مگر بعد میں بلا کسی محاکمہ اور دفاع کے کسی بھی مشتبہ معاملے پر موت تک دے دی جانے لگی۔

مجھے یاد ہے کہ ایک بار میرے سامنے بہت ہی عجیب وغریب واقعہ پیش آیا، دراصل ہوتا یہ تھا کہ جماعت میں جو اعلیٰ قیادت پر فائز ہوتا تھا اور یہ عنتر زوابری کے مرحلے تک چلا آیا ہے، ایک ایسے بزرگ شخص کے قتل کا واقعہ ہے جسے خفیہ تنظیم کے لوگوں نے معمولی بات پر قتل کیا تھا، ایک حدیث کے مطابق کھانے کے وقت سب سے پہلے امیر کھاتا تھا، مگر ایک بار ایسا ہوا کہ ان لوگوں کے مطابق ایک بزرگ شخص حدیث کی شان میں گستاخی کردی، دراصل اس نے دسترخوان پر پہونچتے ہی لوگوں سے کھانے کی اپیل کردی اور کہا کہ سب لوگ بلا تکلف کھانا شروع کردو، اسکا انجام یہ ہوا کہ حدیث کی گستاخی کرنے کے جرم میں اسے موقع پر ذبح کردیا گیا اور اسکے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے نہ کسی فتوے کی ضرورت رہی اور نہ ہی کسی محاکمے یا مقدمے کی، محض اس بنیاد پر کہ اس نے جماعت کے قانون کے حساب سے حدیث شریف کی شان میں گستاخی کی ہے۔

یہ لوگ اسلام کی طرف دعوت دینے کا دعوی تو کرتے ہیں مگر میں نے قریب سے دیکھا ہے کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کے یہاں جو صحیح اسلامی فکر رکھتا اسے قتل کردیا جاتا، جو باقی رہتا وہ دباؤ میں رہتا تھا، یہ جہادی گروپ نہیں مافیا گروپ ہے، یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے کہ عنتر زوابری نے پہاڑ پر آکر گروپ سے ملا تھا اس وقت اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی، یہی بعد میں اس جماعت کا سرغنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا، جماعت کے سارے لوگ یہ بات جانتے تھے، اس جماعت کے لوگ جو حکومت سے کہتے تھے کہ ہم اسلام کے مقابلے میں کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے نہ ہی کوئی گفتگو کریں گے، یہی لوگ جب لوٹ مار اور قتل وخونریزی چھوڑ کر واپس آئے ہیں تو ان کی اکثریت شراب خانوں میں شراب پیتے ہوئے پائی گئی ہے، اور باقی نشہ کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں، اور یہی حالت ان کی جماعت میں آنے سے پہلے بھی تھی یعنی ۱۹۹۰ء سے قبل۔

مثال کے طور پر آپ کتیبہ الموت کو دیکھ لیں جو شراربہ نامی علاقے میں قتل وخونریزی کر رہی تھی، یہ ایک مافیا گروپ ہے جو صرف قتل اور ذبح کرکے لوٹ مار کرتی تھی، کوئی دینی غیرت اور مصلحت نہیں جانتی تھی، اس مافیا گروپ نے جہاد کے نام پر اس علاقے کے اندر انسانی ڈھانچوں سے دو کنویں کو بھر دیا تھا، وہ سب معصوم تھے جنہیں بغیر کسی شرعی جواز کے قتل کیا گیا تھا''۔

(میگزین الشروق الجزائریہ کا مصطفی کرطالی کے ساتھ ایک انٹرویو، بتاریخ:۱۱/ رجب ۱۴۲۲ھ)

اسی طرح ایک دستاویزی ریکارڈ میرے پاس اسماعیل نامی شخص کا ہے، یہ بھی خارجیت سے توبہ کرنے والوں میں سے ایک ہے، یہ اپنے اعتراف میں کہتا ہے: ''یہ جزائری مسلمانوں کے قتل کے جواز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے استدلال کرتے تھے جس میں وارد ہوا ہے کہ جو اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کردو۔ اور بچوں کے قتل پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے استدلال کرتے تھے کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں، یعنی مشرکین میں انکا بھی شمار ہوگا۔

آگے اسماعیل نے یہ بھی کہا کہ ان جہادی جماعتوں کے امراء تمام معاصرین علماء کی تکفیر کرتے ہیں جیسے البانی، ابن باز اور ابن عثیمین وغیرہ؛ کیونکہ انہیں یہ درباری مولوی اور حکام کا چاپلوس کہتے ہیں''۔

(میگزین الخبر الجزائریہ، شمارہ نمبر ۹۹۵، بتاریخ:۲۱/ صفر ۱۴۱۸ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جزائر کے فتنے کو ختم کرنے میں ہمارے علماء کا کردار

جزائر کے خوارج کا فتنہ اس وقت بھی ختم نہیں ہوا ہے؛ مگر اللہ کے فضل و کرم کے بعد ہمارے علماء کی کوششوں کے نتیجے میں کافی حد تک ان کا فتنہ رکا ہے، کیونکہ خروج و بغاوت سے متعلق ہمارے علماء کے فتاوؤں کو الجزائر کے اندر باشعور لوگوں نے خوب پھیلایا۔

شیخ ابن عثیمین نے ایک جہادی گروپ کے سرغنہ حسن حطاب کے نام ایک رسالہ بھیجا جس کے اندر آپ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے معصوموں کا خون نہ بہانے کی اپیل کی، اس رسالے کا انکے اندر بہت اثر ہوا، یہاں تک بہتوں کو یہ احساس ہوا کہ جنہیں وہ جہاد سمجھ رہے تھے وہ تو قتل و خونریزی اور فتنہ تھا جسے خوارج نے بھڑ کا رکھا تھا، اس کی وجہ سے بہتوں نے ہتھیار رکھ دیا اور توبہ کر کے عام زندگی گزارنے لگے، حکومت نے انہیں معاف کر دیا ان میں سب سے پہلے اس جماعت کے امیر حطاب ہی نے توبہ کیا تھا۔

(فتاوى العلماء الأكابر فيما أهدر من دماء في الجزائر للشيخ عبدالمالك الرمضاني، تاريخ الرسالہ: ۱۴/ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ)

شیخ ابن عثیمین کے کلام سے بہت سارے نوجوانوں کو فائدہ ہوا، چنانچہ دھوکہ کھائے ہوئے کئی ہوشمند نوجوانوں نے شیخ سے رابطہ کیا، اور گفتگو کی جو ایک کیسٹ میں ریکارڈ ہے جس کا نام: (لقاء ثوار الجزائر بالشیخ ھاتفیاً) ہے اور ان کے سوالات قتال کے جواز پر تھے۔

شیخ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے کہا: یہ جو کچھ معصوم جانوں کو بہا رہے ہیں اور مسلمانوں کی عزت و آبرو کے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں کل قیامت کے روز اللہ تعالی ضرور ان سے سوال کرے گا، اسے جہاد نہیں کہتے۔

ان حروری نوجوانوں کی طرف سے شیخ سے سوال کیا گیا جو ان سارے نوجوانوں کیلئے نصیحت اور عبرت ہے جو خوارج کی جال میں پھنسے ہوئے ہیں، شیخ سے سوال کیا کہ ہمارے ان ساتھیوں کا کیا انجام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا جو مار دیئے گئے ہیں، اور وہ یہی سمجھتے تھے کہ وہ جہاد کر رہے ہیں؟ تو شیخ نے رنجیدہ خاطر ہو کر کہا: وہ اپنے اعمال کے دنیا سے جا چکے ہیں، اب میں تم لوگوں سے یہی اپیل کروں گا کہ اس حالت میں تم لوگوں کی موت نہ آئے جس پر وہ سب مر چکے ہیں۔

جزائری مسئلے کا خلاصہ:

۱- عوام کو قتل کی دھکیاں حتی کہ پٹرول بھرنے والے ورکروں تک کو دھمکیاں دی گئیں۔

۲- حکومتی اداروں میں کام کرنے والوں کے بال بچوں کے قتل کا فتوی جاری کرنا۔

۳- جو کتاب انہوں نے شائع کی ہے وہ جہالت، تشدد، تکفیر، معصوموں کے قتل اور جرائم کے فنون اور قواعد کی مختلف احمقانہ قسموں اور شکلوں سے بھری ہوئی ہے۔

۴- حکام سے قتال کرنا ترک کر کے عام جزائری قوم سے قتال کرنا شروع کر دیا۔

۵- ہمارے پاس جماعت کی طرف سے قرار دادیں آتی رہتی تھیں، مثال کے طور پر مدارس اور کمپنیوں کے اندر تخریب کاری کرنا ہے۔

۶- مسلح اسلامی جماعت کی قیادت نے یہ فیصلہ لیا کہ پولیس اور فوج کے گھر میں جا کر انکے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا ہے۔

۷- جس کے عقیدے میں خرابی ہوتی یا اگر کوئی کسی غلطی کا ارتکاب کرتا تو اسکا محاکمہ ہوتا تھا، دفاع کرنے کا اسے موقع دیا جاتا تھا، مگر بعد میں بلاکسی محاکمہ اور دفاع کے کسی بھی مشتبہ معاملے پر موت تک دے دی جانے لگی۔

۸- ایک ایسے بزرگ شخص کے قتل کا واقعہ ہے جسے خفیہ تنظیم کے لوگوں نے معمولی بات پر قتل کیا تھا، ایک حدیث کے مطابق کھانے کے وقت سب سے پہلے امیر کھاتا تھا، اسکا انجام یہ ہوا کہ حدیث کی گستاخی کرنے کے جرم میں اسے موقع پر ذبح کر دیا گیا اور اسکے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے نہ کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتوے کی ضرورت رہی اور نہ ہی کسی محاکمے یا مقدمے کی، محض اس بنیاد پر کہ اس نے جماعت کے قانون کے حساب سے حدیث شریف کی شان میں گستاخی کی ہے۔

۹- جماعت کا سرغنہ پہاڑ پر آ کر گروپ سے ملا تھا اس وقت اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی، یہی بعد میں اس جماعت کا سرغنہ بنا، جماعت کے سارے لوگ یہ بات جانتے تھے۔

۱۰- یہی لوگ جب لوٹ مار اور قتل وخونریزی چھوڑ کر واپس آئے ہیں تو ان کی اکثریت شراب خانوں میں شراب پیتے ہوئے پائی گئی ہے، اور باقی نشہ کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں، اور یہی حالت ان کی جماعت میں آنے سے پہلے بھی تھی یعنی ۱۹۹۰ء سے قبل۔

اسکے لئے کتیبہ الموت گروپ کی مثال دی گئی ہے جو شراربہ نامی علاقے میں قتل وخونریزی کر رہی تھی، یہ ایک مافیا گروپ ہے جو صرف قتل اور ذبح کر کے لوٹ مار کرتی تھی، کوئی دینی غیرت اور مصلحت نہیں جانتی تھی، اس مافیا گروپ نے جہاد کے نام پر اس علاقے کے اندر انسانی ڈھانچوں سے دو کنویں کو بھر دیا تھا، وہ سب معصوم تھے جنہیں بغیر کسی شرعی جواز کے قتل کیا گیا تھا۔

یہی ان خوارج کی حقیقت ہے کہ یہ اگر کھلی چھوٹ پا جائیں تو اللہ کے بندوں کی گردنیں اور انکی عزت وآبرو کے ساتھ کھلواڑ کریں گے، اور اسکی تصدیق خود انہیں کے سرغنوں کے کلام سے ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلادِ توحید کے تئیں معاصر خوارج کا موقف:

معاصر خوارج کی کتابوں اور انکے رسائل اور بیانات کا جائزہ لینے کے بعد مجھے یہی لگا کہ یہ لوگ بلاد توحید کے تئیں سخت عداوت اور بغض رکھتے ہیں؛ خواہ یہاں کے حکمران ہوں یا علماء ہوں یا یہاں کی عوام ہو، یہ سب سے دشمنی رکھتے ہیں۔

میں یہاں پر چند امور کی طرف اشارہ کروں گا:

ا- بلاد توحید کے ساتھ ان کی دشمنی صرف اسی لئے نہیں ہے کہ یہ حکومت خارجی فکر کے خلاف ہے، جیسا کہ میں نے نقل کیا ہے کہ ۱۴۰۵ھ کے اندر افغان جہاد کے موقع پر یہ تکفیری ہمارے ملک کی تکفیر کرتے تھے اور انکی مجلسوں میں اسی ملک کو اکثر موضوع بحث بنایا جاتا تھا، اسلئے یہ معاملہ نیا نہیں ہے بلکہ بہت قدیم ہے، چنانچہ یہ بالکل صحیح نہیں ہے کہ یہ ردعمل ہے۔

(اسکے لئے تفصیل دیکھیں سراج الدین زہرانی کی کیسٹ بعنوان "صفحات مطویہ من الجہاد الافغانی")

اس کی تاکید طویلعی کے اس قول سے ہوتی ہے، چنانچہ یہ خارجی کہتا ہے کہ بلاد حرمین میں سالوں سے جہاد کا علم بلند نہیں ہوا ہے کیونکہ وہاں پر مجاہدین کو بہت تنگ کیا گیا، مگر شیخ المجاہدین بن لادن کے ساتھ مل کر افغانستان میں اسکی طوری تیاری کی گئی تھی اور ایک لمبی مدت سے تیاری جاری تھی۔

(فتاوی فی الجہاد والسیاسہ الشرعیہ للطویلعی ص ۷۵)

اس مسئلے کی تاکید اس بات سے بھی ہوتی ہے افغانستان ہی کے اندر شیخ ابن باز اور ابن عثیمین جیسے اماموں کی تکفیر کی گئی ہے، اور ۱۴۱۷ھ کے اندر بلاد حرمین میں کئے گئے بم دھماکوں کے مجرمین نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(لقاء خاص مع أبي محمد المقدسی، میگزین العصر، ص ۱۷)

اور اسی طرح مقدسی نے بھی اس بات کا تکفیر کیا ہے کہ افغان جنگ کے موقع ہی پر ابن باز اور ابن عثیمین جیسے علماء کی تکفیر کی گئی ہے۔

(اعترافات المعتقلین، منقول از اخبار الشرق الاوسط، بتاریخ: ۲۵/ ۱۲/ ۱۴۱۶ھ)

۲- معاصر خوارج ہمارے ملک پر جن چیزوں کو لیکر اعتراض کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ دوسرے مسلم ممالک میں پائی جاتی ہیں مگر انہیں ان ممالک سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔

مثال کے طور پر معاصر خوارج کو یہاں پر امریکی فوج کے وجود پر اعتراض ہے حالانکہ انہیں متعینہ مدت تک ضرورت کیلئے بلایا گیا ہے جیسے فوجیوں کی مشق کرانا وغیرہ، پھر اس کے بعد وہ فوج یہاں سے جا بھی چکی ہے، اور انکے سارے کیمپ بند بھی کر دیئے گئے، مگر پھر بھی یہ خوارج اسی مسئلے کو لیکر چیختے رہتے ہیں اور اپنی دشمنی اور بغض وحسد کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

دوسری خلیجی جنگ کے موقع پر ہمارے حکام نے یہ بیان جاری کیا کہ ہمارے ملک سے پڑوسی ملک عراق پر صلیبی فوج کو حملہ کرنے کیلئے اجازت نہیں ملے گی، یہ اس زمانے میں بہت بڑی بہادری کی بات تھی، مگر وہیں پر دیکھا گیا کہ پڑوس میں دو ممالک نے صلیبی فوجوں کو جگہ دی اور وہاں سے عراقی مسلمانوں پر بم برسایا گیا، بلکہ ایک ملک نے تو دنیا کا سب سے بڑا فوجی اڈہ امریکی فوج کے حوالے کر دیا جسے العدید فوجی اڈہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

انہیں اڈوں سے عراق اور افغانستان کے مسلمانوں پر حملہ کیا گیا، اور آج بھی وہ اڈوں پر صلیبی فوج قابض ہے، مگر ان ممالک کے تئیں ہم نے ان خوارج کو زبان کھولتے یا کوئی حکم لگاتے نہیں دیکھا، حالانکہ ان ممالک کا تعلق بھی جزیرہ عرب سے ہے، اب ایسی صورت میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر اس میں کیا راز ہے؟ اگر انہوں نے دینی غیرت میں ہمارے ملک کے خلاف آواز اٹھائی تو پھر دوسرے ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف وہ دینی غیرت کہاں چلی گئی؟

۳- معاصر خوارج بلاد حرمین کو زیادہ ٹارگٹ کرتے ہیں اس کی وجہ یہ لگتی ہے کہ چونکہ حروری خارجی منہج کے اعتبار سے اس وقت پوری امت مسلمہ مرتد اور کافر ہے سارے مسلم ممالک دارالکفر اور دارارتداد ہیں، چنانچہ جب یہ لوگ بلاد حرمین کی تکفیر کر دیں گے جو کہ دیگر مسلم ممالک میں یہ سب سے بہتر ہے تو ایسی صورت میں دوسرے ممالک بدرجہ کافر ہوں گے۔

۴- معاصر خوارج جن کا دوسرے ممالک سے تعلق ہے اگر وہ اس ملک سے دشمنی کرتے ہیں تو یہ زیادہ تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اس ملک کے حقائق سے اچھی طرح واقف نہ ہوں بلکہ وہ پروپیگنڈے کا شکار ہوں، لیکن جب ان خوارج کا تعلق اسی ملک سے ہوتا ہے اور وہ اپنے ہی ملک کو دار الکفر سمجھتے ہیں تو بڑا تعجب ہوتا ہے کہ جو اس کے سائے میں پلے بڑھے، جنہوں نے یہاں پر توحید کا درس لیا جو اس ملک کے بارے میں ساری حقیقت جانتے ہیں وہی اس سے بغض وحسد رکھتے ہیں۔

۞۞۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاصر خوارج کا اس مبارک ملک کے خلاف جھوٹ اور پروپیگنڈا:

ان خوارج کا یہ جھوٹ گزر چکا ہے کہ ”سعودی عرب ہی نے لبنان کے مسلمانوں کے خلاف وہاں کے مارونی عیسائیوں کی اور اسی طرح جنوبی سوڈان کے اندر شمالی مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی مدد کی ہے“۔

(رسالہ الی ابی رغال لابن لادن، ص ۹)

اللہ کی قسم! یہ بہت بڑا جھوٹ اور فسق و فجور ہے، ایک خارجی کے سوا کوئی اسکی تصدیق نہیں کرسکتا، کیا ایسا ممکن ہے کہ ہمارے ملک کے حکمران لبنان اور سوڈان میں رہنے والے مسلمانوں کے خلاف صلیبوں کی مدد کریں؟! سبحانک ھذا بھتان عظیم۔

معاصر خوارج کے جھوٹ میں ظواہری کا یہ بیان بھی ہے:

”امت مسلمہ کے مسائل کو برباد کرنے میں آل سعود نے جو تخریبی کردار ادا کیا ہے وہ سب کے سامنے عیاں ہے! یہ دراصل مغرب کے ایجنٹ ہیں جنہیں امت کو تباہ کرنے کیلئے استعمال کیا جارہا ہے، چنانچہ ۱۹۳۶ء میں فلسطینی انقلاب کے تباہ کرنے سے انکی کہانی شروع ہوتی ہے، پھر انہوں نے افغانی جہاد میں تخریب کاری کی بایں طور کہ وہاں کی مطلب پرست جماعتوں کا ساتھ دیا جیسے مجددی حکومت کا ساتھ دیا اسکے بعد ربانی حکومت کا ساتھ دیا، پھر آخر میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کیلئے عبداللہ بن عبدالعزیز نے امن پہل کا فارمولہ پیش کیا؛ جو فارمولہ متعصب صہیونی توماس فریدمان نے اسے سکھایا تھا، اور پھر مکہ کانفرنس کرایا گیا جس کے اندر سعودی حکومت نے حماس کی قیادت کو کمزور کیا تاکہ وہ ان عالمی قراردادوں کو تسلیم کرے جن کے اندر اسرائیل کو تسلیم کیا گیا ہے اور جن کے اندر فلسطین کو ضائع ملک سمجھا گیا ہے۔

(رسالۃ الازھر عرین الاسود للظواھری، ص ۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آج سارے مسلمان جانتے ہیں جو کردار سعودی عرب اسلام اور مسلمانوں کی مدد اور نصرت کیلئے ادا کر رہا ہے، مگر جو خاری فکر سے ملوث ہو وہ ہمارے اس مبارک ملک کے تعلق سے اپنے بغض وحسد کو نکالنے کی خاطر ایسی ہی گندی باتیں کرے گا جن کا کوئی اعتبار تک نہ کرے، بلکہ سنتے ہی اس کا جھوٹ واضح ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین اسلام کی سربلندی اور اسکے دفاع میں سعودی حکومت کی کوششیں:

***- پہلی چیز: ذیل میں کچھ حکومتی وزارتوں اور محکموں کا ذکر کر رہے ہیں جن کا شریعت اور دعوت اسلامی سے گہرا ربط ہے:**

۱- وزارت برائے اسلامی امور اور دعوت دین: اسکا مشن داخلی اور بیرونی ہر سطح پر دعوت دین کو عام کرنا ہے اور اسکے داعی ملک کے اندر اور عالم اسلامی و دیگر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو کتاب وسنت کی روشنی میں دعوت وتبلیغ کا کام کرتے ہیں۔

۲- دارالافتاء اور کبار علماء کمیٹی۔

۳- ادارہ عامہ برائے حرمین (مسجد حرام و مسجد نبوی)۔

۴- ادارہ عامہ برائے امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔

۵- شاہ فہد کمپلیکس برائے قرآن پرنٹنگ۔

*- دوسری چیز: ایسی یونیورسٹیاں جو اسلامی تخصصات کیلئے خاص ہیں:

ان میں جامعہ اسلامیہ مدینہ سب سے ممتاز ہے جہاں صحیح عقیدہ پڑھایا جاتا ہے، بدعات وخرافات سے یہ یونیورسٹیاں محفوظ ہیں، تقریبا پوری دنیا سے طلبہ یہاں پڑھنے آتے ہیں، اور توحید کا درس لیکر اپنے ملکوں میں جاتے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ کچھ خاص یونیورسٹیوں کے علاوہ دیگر تمام یونیورسٹیوں میں شرعی کالج ضرور پایا جاتا ہے۔

*- تیسری چیز: تمام فوجی اور سول سیکٹروں میں دینی امور سے متعلق سیکٹر ضرور ہوتے ہیں۔

*- چوتھی چیز: دیگر دعوتی مساعی، جیسے سلفی کتابوں کی اشاعت، ملک اور بیرون ملک میں مساجد اور اسلامی مراکز کی تعمیر۔

*- پانچویں چیز: کتاب وسنت اور توحید کے داعیوں کی کفالت کرنا خواہ وہ حکومتی سطح پر ہو یا غیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومتی سطح پر۔

مذکورہ بعض امور میں ممکن ہے بعض دوسرے مسلم ممالک بھی شریک ہوں مگر بلادتوحید جن امور میں منفرد ہے جیسے امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا شعبہ، تمام محکموں میں دینی امور کا شعبہ یہاں تک کہ اس سے اسپتال بھی مستثنیٰ نہیں ہیں اور حرمین کی خدمت ہے۔

اسی طرح یہ ملک عقیدہ سلفیہ میں بھی منفرد ہے کہ یہاں پر طلبہ کو ابتدائی کلاسوں سے لیکر یونیورسٹی لیول تک سلفی عقیدہ اور توحید کی پڑھائی ہوتی ہے، جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے ممالک میں شرک و بدعات اور مزارات وخرافات کی بھرمار ہے، بلکہ بہت سارے ممالک میں حکومتی سطح پر منحرف عقائد اور شرکیہ اعمال کو انجام دیا جاتا ہے۔

تیس سال قبل ایک افریقی ملک کے اندر ایک بار کسی مرتد پر حد نافذ کیا گیا تھا جس کی وجہ سے حزبی جماعتوں کے سربراہوں نے اس ملک کے ذمیداروں کو تعریفی تار بھیجے تھے، مگر اس ملک کے اندر زمانے سے حدود وقصاص نافذ ہو رہے ہیں ان حزبی جماعتوں کی طرف سے کبھی بھی انکا ذکر خیر سننے میں نہیں آیا، بلکہ الٹا برائی ہی کرتے نظر آتے ہیں۔

(یہ واقعہ مجھ سے ایک طالب علم نے بتایا تھا اور اسے امیر نایف بن عبدالعزیز کے واسطے نقل کیا تھا)

حقیقت یہ ہیکہ ہم ان ازارقہ وقت اور ان کے ہمدردوں سے کی طرف سے کوئی تعریفی کلمہ نہیں چاہتے بلکہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے حقد وحسد اور کینہ کو اپنے سینوں میں دفن کرکے رکھیں اور ہمارے ملک کے نوجوانوں کو اپنے حروری افکار باطلہ سے مسموم نہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دورِ حاضر میں خارجی منہج کا آغاز:

یہاں پر ہم قطعی دلائل اور ثبوتوں کی روشنی میں بیان کریں گے کہ کس طرح معاصر خوارج کے یہاں حروری فکر نے سرایت کیا ہے، اس کیلئے خود انہیں کی کتابوں اور مقالوں سے شواہد نقل کریں گے۔

۱-ابو مصعب سوری کہتا ہے:

"پاکستان کے اندر پچاس کی دہائی میں عبقری استاذ ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابوں نے ایسے بنیادی مواد تیار کئے جنہوں نے فکر جہاد کو صیقل کیا، نیز توحید کے تقاضوں پر کتابیں لکھیں، اسی طرح ولاء اور براء کی بنیادوں پر، نیز جہاد پر کتابیں تحریر کیں، اسلامی حکومت کی پیدائش، اسکے قیام اور اسکے طریق کار پر لکھا، ان کی ایک کتاب [چار مصطلحات] کے اندر معاصر جہادی فکر سے متعلق بہت ساری بنیادیں موجود ہیں"۔

(دعوۃ المقاومۃ الاسلامیہ العالمیہ، ص ۳۸)

۲-یہ خارجی سرغنہ کہتا ہے:

"سید قطب کی کتاب (معالم فی الطریق) حجم میں چھوٹی ہونے کے باوجود اس فکر کو محیط ہے، اسی طرح آپ کے دیگر انقلابی جہادی مقالات کا بھی تعلق ہے، چنانچہ آپ کی دیگر کتابوں میں (خصائص التصور الاسلامی) اور (ھذا الدین) وغیرہ بھی ہیں، جنہوں نے معاصر تحریکی انقلابی فکر پر ایک کامل منہج کی تشکیل دی ہے، جو اسی مرحلے کے مناسب ہے"۔

(مصدر سابق)

۳-ہانی سباعی کہتا ہے:

"سب سے پہلے وہ جس چیز سے متاثر ہوئے وہ سید قطب کی تحریریں اور انکی پھانسی (۱۹۶۶ء) ہے، سید قطب کی تحریروں سے متاثر ہو کر یہ فکری انقلاب آیا ہے جنہوں نے واضح طور پر صورت حال کی ترجمانی کی ہے، دکتور ایمن نے سید قطب کے بارے میں کہا کہ وہ شرعی ڈاکٹر تھے جو بڑی دقت سے امور کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائزہ لیتے تھے‘‘۔

(قصة جماعة الجهاد لهاني السباعي ص ۲)

۴-کتاب (مختصر مسار الصحوہ الاسلامیہ، ص ۳۸) کے مصنف نے کہا:

’’یہاں پر آکر اخوان المسلمین کی تحریک اور معاصر سیاسی صحوہ دو متناقض اور مختلف مکتب فکر میں بٹ گئے؛ کتاب معالم فی الطریق اور عمومی پیمانے پر سید قطب کی فکر فکر حاکمیت سے ہوتے ہوئے جدائی، عزلت نشینی اور موجودہ نظاموں پر کفر وارتداد کا حکم لگا کر ان سے جہاد کی صریح دعوت پر قائم ہے جس کے اندر جہاد کے پورے خدوخال کو واضح کیا گیا ہے۔

۵-ابومحمد مقدسی اپنی کتاب (میزان الاعتدال ص ۵) کے اندر کہتا ہے:

’’اخوان وہ ہیں جنھوں نے ہمیں (الظلال)، (المعالم) اور اسی طرح سید قطب اور مودودی کی کتابوں سے دودھ پلایا اور ہماری پرورش کی یعنی ہمیں دودھ پلا کر چلنا سکھایا‘‘۔

۶-کتاب ’’الرموز والاشارات فی کلمة ابن لادن‘‘ کے اندر آیا ہے:

’’وہ الفاظ جنہیں ابن لادن نے اپنے خطاب میں استعمال کیا ہے ان سے واضح طور پر یہ پتہ چلتا ہے کہ بندہ سید قطب اور مودودی کی کتابوں سے بہت زیادہ متاثر ہے، اور ابن لادن اخوانی جماعت سے اس طور پر بالکل مختلف ہے کہ اس نے سید قطب کی فکر کو عملی پیمانے پر نافذ کرنا چاہا ہے جیسا کہ اس نے ابوالاعلی مودودی کی کتابوں کو بطور خاص (چار اصطلاحیں) بڑی دقت سے مطالعہ کیا ہے، اور یہی کتابیں پچھلی صدی کی ستر کی دہائی میں اسلامی جماعتوں سے منسلک نوجوانوں کے یہاں تحریک پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ ابن لادن نے بھی اس مرحلے میں یہی تربیت حاصل کی ہے‘‘۔

اصول وقواعد میں تدریجی طور پر خارجی منہج کی پرورش جس طرح ہوئی ہے اسے دیکھ کر ہزار بار میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تاکید سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ مسئلہ خوارج کے یہاں کوئی زبانی لغزش نہیں ہے اور نہ ہی فتوے کی غلطی ہے اور نہ ہی حدیث اور آیت میں کوئی غلطی فہمی ہے بلکہ یہ سب ان کے یہاں اصول وقواعد کی حیثیت رکھتے ہیں وہی جو متقدمین خوارج کے یہاں پائے جاتے تھے، اکثر انہیں سے لیا ہے اور بعض انہوں نے خود گڑھا ہے، اور بعض کو نئے سرے سے انہوں نے اپنایا ہے جیسے کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں ہے۔ یہ اصول یا اسکے مشابہ کوئی اصول متقدمین خوارج کے یہاں نہیں پایا جاتا تھا۔

اس مبحث سے واضح ہوا کہ ہم معاصر خوارج کی ایک درندہ صفت خونی جماعت کا سامنا کر رہے ہیں بطور خاص خوارج کے مفکرین سرغنہ جو نوجوانوں کو راہ حق سے بھٹکانے میں قعدہ خوارج کا رول ادا کر رہے ہیں، اسلئے میں توحیدی فوج سے اپیل کرتا ہوں کہ بڑھ کر انکی گردنوں کو دبوچ دو، انہیں قتل کرو یا قیدی بناؤ، نبی اکرم ﷺ کی زبانی میں وہی خوش خبری دوں گا جو آپ نے صحابہ کو دی تھی:

لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ۔

ترجمہ: اگر وہ لشکر جو ان پر جائے گا جان لے اس بشارت کو جس کا بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب ان کے قتل میں ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مبحث

خوارج کی صفات اور انکی کارستانیاں

اس کے اندر دو مطالب ہیں:

پہلا مطلب: مقدمہ

دوسرا مطلب: خوارج کی صفات اور انکی کارستانیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ:

خوارج کی صفات اور انکی کارستانیوں پر جو بحث کی گئی ہے اسکا ماقبل والے اس مبحث سے گہرا تعلق ہے جس کے اندر خوارج کے تعلق سے وارد احادیث اور انکی فقہ وفہم پر بحث کی گئی ہے، اور وہ مبحث جو اسکے بعد ہے جس کے اندر معاصر خوارج اور متقدمین خوارج کے مابین مشابہت کے اسباب پر گفتگو کی گئی ہے، مگر اس مبحث سے میری مراد یہ ہیکہ معاصر خوارج کے کچھ ایسے اوصاف واضح کئے جائیں جن میں یہ متقدمین خوارج سے منفرد ہیں۔

خوارج کی صفات اور انکی کارستانیاں

پہلی صفت:

یہ کم عمر ہیں: جب بھی معاصر خوارج میں سے کسی کی گرفتاری عمل میں آتی ہے تو یہ صفت سب سے پہلے نمایاں ہوتی ہے، چنانچہ جو خوارج اس وقت تیس سال کی عمر سے متجاوز ہوں گے ان کی تعداد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے بھی زیادہ نہیں ہوگی، بلکہ ان میں ایک بڑی تعداد بیس سال سے کم کی ہے۔

دوسری صفت:

بیوقوفی اور کم عقلی: یہ مصالح اور مفاسد کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں، شیطان انکی نگاہ میں جو چیز اچھی بنا کر پیش کر دے اسی کو کرنے لگ جاتے ہیں، گرچہ اس عمل کے نتیجے میں پوری روئے زمین فساد کی لپیٹ میں آجائے۔

چنانچہ یہ خارجی طویلعی ہے جو بلاد حرمین کے اندر القاعدہ کی شرعی کمیٹی کا رکن ہے (حکم استھداف المصالح النفطیہ) کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کرتا ہے۔

اور اس رسالے شائع ہوئے چند ہی ماہ گزرتے ہیں کہ معاصر خوارج کے کچھ بندے دنیا کی سب سے بڑی ریفائنری کمپنی ابقیق (سعودی کمپنی) پر حملہ کرتے ہیں، مگر اللہ کا خاص کرم ہوتا ہے کہ یہ حملہ ناکام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتا ہے، کیونکہ اندر گھسنے سے پہلے ہی ان مجرموں کو پکڑ لیا جاتا ہے اور کچھ کی وہیں موقع ہی پر موت ہوجاتی ہے، اور کچھ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں مگر ۴۸/ گھنٹے کے اندر ان سارے عناصر کو ہلاک کر دیا جاتا ہے، اور بعد میں ان سارے ماسٹر مائنڈ مجرمین کو توحید کے متوالے فوجی گرفتار کر لیتے ہیں جن کا اس منظم حملے میں کسی طرح کا کوئی ہاتھ ہوتا ہے، آیئے دیکھتے ہیں ابقیق سیل نامی خوارج نے گرفتاری کے بعد اس وقت کیا اعترافات کئے تھے:

اس جرم میں ملوث ایک گرفتار خارجی اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اس حملے سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ لوگ مارے جائیں گے جن میں امریکی بھی ہوں گے، پھر چار ناچار امریکہ بھی دخل اندازی کرے گا، پھر سعودی اقتصاد ختم ہوگا، یہی اصل مقصد تھا، اور یہ کہ ہم چاہتے ہیں کہ امریکہ یہاں سے چلا جائے''!۔

مزید اعتراف کرتے ہوئے کہا:

''اس حملے کیلئے بڑی مقدار میں دھماکہ خیز مواد کا استعمال کیا گیا تھا تاکہ کمپنی میں آگ لگنے کے بعد اسکا دھواں اور آگ دور تک جائے اور مضافاتی علاقوں تک پہونچے جیسے راس تنورہ دمام اور خبر وغیرہ تاکہ ہزاروں باشندے اس میں ہلاک ہوں۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس حملے کیلئے ہمیں کسی مشین کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوگی، بلکہ کمپنی کے اندر گھس جانے کے بعد گیس ہی سے آگ لگ جائے گی اور بقیق شہر میں رہنے والے سارے لوگ ہلاک ہوجائیں گے، اور انکے خون کی ذمیداری ہماری ہوگی''۔

مزید اعتراف کرتے ہوئے کہا:

''ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ کمپنی سے نکلنے والے گیس کی وجہ سے وہ آگ ۶۰/ کلو میٹر دور تک جائے گی یعنی المبرز شہر کے بعد العیون شہر بھی اسکی زد میں آجائے گا''۔

ایک دوسرے خارجی مقرن نے اعتراف کرتے ہوئے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہمارے بعض ماموؤں کو اس پلان کے بارے میں علم تھا اور انہوں نے اس سے ممکنہ تباہی کے بارے میں خبر بھی دی تھی اور انہوں نے ہی خود سپردگی کا مشورہ دیا ہے یہ کہتے ہوئے کہ یہ جنونی حرکت ہے کہ جس سے بیس کلو میٹر تک تباہی پھیل سکتی ہے"۔

(اعترافات خلیہ ابقیق کے عنوان سے سعودی ٹی وی سے نشر ہوا، بتاریخ: ۲۷/ ۴/ ۱۴۲۸ھ)

اس حادثے پر ہمارا تبصرہ:

۱- اگر یہ خارجی حملہ کامیاب ہوجاتا تو بیس کلو میٹر کے حدود میں جان لیوا ثابت ہوتا اور ساٹھ کلو میٹر تک اسکی تباہی پھیلتی، گویا پورا ابقیق شہر تباہ ہوجاتا، یہ حملہ صرف اسلئے کہ مملکت سعودی عرب کے پاس دنیا کی سب سے بڑی تیل کمپنی موجود ہے۔

۲- ۱۴۱۶ھ سے جوکہ خوارج کا پہلا حملہ ہے جس کے اندر انہوں صرف مسلمانوں اور ذمیوں کے قتل کرنے سے اپنی کارستانیوں کا آغاز کیا تھا، آخر ایسا کیوں؟ آپ غور کریں گے تو پتہ چلے گا کہ پہلے اس حدیث کو دلیل بنا کر کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو، مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں، پھر یہ مسلم ممالک اور غیر مسلم ممالک میں جگہ جگہ بم دھماکے کرتے ہیں تاکہ کفار جزیرہ عرب میں آسکیں، کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ استدلال میرا اپنا ہے یا یہ بات کم عمر خوارج کا کہنا ہے بلکہ ان کے بڑے مفکرین خوارج سرغنہ نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے، چنانچہ ابوحفص موریتانی امریکہ پر حملے کو لیکر اسکی علت بتاتے ہوئے کہتا ہے:

"ہم کفار فوج تک نہیں پہونچ سکتے ہیں، اسی لئے ہم نے انکے ملکوں کے اندر جا کر حملہ کیا ہے تاکہ کافر فوجیں ہم تک خود ہی آئیں"۔

(۱۱/ ۹ حادثہ پر القاعدہ کی طرف سے ایک وضاحتی بیان)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: (دشمنوں سے ملاقات کی تمنا نہ کرو) یعنی جنگ کی تمنا نہ کرو، مگر یہ خوارج صرف تمنا ہی نہیں بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ کفار دیار مسلمین پر حملہ کریں، چنانچہ انکی خواہش کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلیبی کافر نے آکر افغانستان پر حملہ کیا اور بیس سال تک بیسیوں ممالک کے ساتھ قبضہ جمائے رکھا، جبکہ اس سے پہلے ملحد ملک قبضہ کئے ہوئے تھا۔

مگر افسوس اس بات کا ہے کہ صلیبی کافر نے آکر وہاں پر ایک بھی تمنا کرنے والوں کو نہیں دیکھا بلکہ وہاں یہ دیکھا گیا کہ سارے خوارج میدان چھوڑ کر تورا بورا کی چوٹیوں میں بھاگ کر گھس گئے ہیں، اور مظلوم افغانی قوم کو تنہا میدان میں مرنے کیلئے چھوڑ دیا ہے، یہی ان خوارج کی حماقتوں کا نتیجہ ہے جس کی قیمت آج بھی اسلامی دنیا چکا رہی ہے۔

بلکہ ابو مصعب سوری نے تاکید کے ساتھ یہ بات کہی ہے کہ یہ پلان خود اسامہ بن لادن کا تھا، جس کا پورا کلام دوسرے فصل میں آئے گا۔

چنانچہ جو بھی ان خوارج کے بارے میں غور کرے گا تو وہ پائے گا کہ نبی اکرم ﷺ کے قول کے مطابق یہ بہت ہی کم عقل اور احمق ہوتے ہیں، یہ پہلے مسلم حکمرانوں کے خلاف خروج کر کے اس ملک کو تباہ کرتے ہیں پھر اسلام کے دشمنوں کو بلاتے ہیں تاکہ اس ملک پر قبضہ کرلیں، اور یہی خواہش انکی اس بلاد حرمین کے تعلق سے بھی ہے۔

تیسری صفت:

انکے یہاں عجیب جراءت پائی جاتی ہے، چنانچہ یہ ہر اس شخص کی تکفیر کر دیتے ہیں جو انکی مخالفت کرے، اسی لئے معاصر خوارج بڑے بڑے علمائے کرام کی بھی تکفیر کرتے ہی مثلا دور حاضر کے کبار علماء جیسے ابن باز، ابن عثیمین اور البانی کی تکفیر کر دی ہے اسلئے کہ انہوں نے انکی خارجی فکر کی مخالفت کی ہے اور نوجوانوں کو حکام کے خلاف خروج کرنے سے روکا ہے۔

چوتھی صفت:

یہ سب کی کی تکفیر کرتے ہیں بطور خاص مسلم حکمران کی، چنانچہ ان کے یہاں اس وقت کوئی مسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاکم نہیں ہے، بلکہ یہود ونصاری ان حکام سے انکے نزدیک بہتر ہیں! اور اسی طرح ان کے نزدیک مسیلمہ کذاب کا اسلام ان حکام کے اسلام سے بہتر تھا! یہاں تک ایک خارجی نے کہا:

''ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ آج کے حکام کفر وجحود اور ظلم وطغیان کے اندر یہودیوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں، اسی لئے انکی تکفیر میں توقف اختیار کرنا بھی ایک بڑا جرم ہے''۔

(أعمال تخرج صاحبها من الملة لأبي بصير السوری، ص ۵۹)

پانچویں صفت:

یہ خوارج یہ پکا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس وقت پوری روئے زمین پر کہیں بھی دارالاسلام موجود نہیں ہے حتی کہ مکہ اور مدینہ بھی دارالاسلام نہیں ہے۔

(ثمرات الجہاد للمقدسی، ص ۸۳)

چھٹی صفت:

یہ مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں، انکے سارے بم دھماکے عالم اسلامی کے اندر ہوتے ہیں جو اسکی تاکید کرتے ہیں۔

ساتویں صفت:

یہ ہجرت کرنے کی دعوت دیتے ہیں، اور اس باب میں انہوں نے کتابیں بھی تالیف کی ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے بلاد حرمین اور مکہ مدینہ سے ہجرت کرنے کی دعوت دی ہے۔

ایک خارجی کہتا ہے:

''یہ چند سطور اسی ہجرت کے مسئلے کو عام کرنے کیلئے لکھے جارہے ہیں، کیونکہ اس راہ پر چلنے کیلئے دار الحرب اور دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا پہلا قدم ہے، اور اسی سے مومنین اور طواغیت کے درمیان فرق ہوگا، اللہ کی طرف دعوت، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی دعوت کا پتہ چلے گا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور شاید یہ چند سطور اس میدان میں مشعل راہ بن سکیں۔

(الإعلام بوجوب الهجرة من دار الكفر إلى دار الإسلام للجربوع ص ۵)

ہاں کوئی یہ گمان نہ کرے کہ اس بندے نے مکہ اور مدینہ کو مستثنی کر دیا ہوگا بلکہ بیک لفظ کتاب کے آخر میں کہتا ہے:

"اور جہاں تک احکام القرآن کے اندر ابو بکر ابن العربی کے اس قول کا تعلق ہے کہ مکہ قیامت تک دارالاسلام رہے گا، اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس پر کوئی مطلق دلیل نہیں ہے، اور نہ ہی صحابہ سے کوئی اثر ہے، اور نہ ہی اس سلسلے میں ان سے کچھ معروف ہے، اور نہ ہی انکے بعد سلف سے اس تعلق سے کچھ مروی ہے۔ چنانچہ مکہ بھی دوسری جگہوں کی طرح ایک جگہ ہے، اس پر بھی دارکفر کا اطلاق ہو سکتا ہے، جس طرح دارالاسلام کا اطلاق ہوتا ہے"۔

اور عجیب بات یہ ہیکہ اس نے دوسروں کو یہاں سے ہجرت کی دعوت دی ہے مگر خود ہجرت نہیں کی ہے، اسی طرح اس نے خودکش بمباری کرنے کے جواز میں کتاب لکھی ہے اور اس کتاب کے فرنٹ پیج پر اللہ تعالی کے اس قول کو لکھا ہے: {قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ} ترجمہ: کہا وہ یہ میرے نشان قدم پر ہیں اور میں تیری طرف جلدی آ گیا اے میرے رب! تا کہ تو خوش ہو جائے۔

مگر خود اس نے اب تک خودکش بمباری نہیں کی ہے، اور اپنے ساتھیوں کو پولیس کے ہاتھوں پکڑے جانے کی صورت میں مقابلہ کرنے کیلئے کہا ہے، مگر جب خود پولیس کے ہاتھوں پکڑا گیا تو ایسا کچھ نہیں کیا۔

کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ دوسروں کو ہجرت کرنے کیلئے ابھارو اور خود اسی جگہ پڑے رہو، اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے مسلمان نوجوانوں کو خودکش بمباری کیلئے بھڑکاؤ اور خود یہ (نیک) کام کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھاگو۔

ایسے شخص کی مثال حمص کے اس شخص کی طرح ہے جس کا قصہ ادب کی کتابوں میں کچھ اس طرح بتایا جاتا ہے کہ ایک دن اس نے زہد وتقوی پر جمعہ کا خطبہ دیا، اور اس پر لوگوں کو ابھارا، اس کا گھر مسجد کے بغل ہی میں تھا، اس کی بیوی خطبہ سن رہی تھی، اس نے سوچا کہ یہ دنیا سے بے رغبت ہو چکے ہیں، اس لئے اس نے سارا غلہ صدقہ کر دیا جب وہ گھر آیا اور کھانے اور غلے کے بارے میں پوچھا تو بیوی نے کہا: تم کو زہد پر تقریر کرتے سنا تو میں سمجھی کہ اب تم بے رغبت ہو چکے ہو اسلئے میں نے صدقہ کر دیا، تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: میرا یہ خطبہ اہل حمص کیلئے تھا نہ کہ تمہارے لئے۔

آٹھویں صفت:

انکا یہ یقین کامل کہ انکے مخالفین کفار ہیں وہ بھی تکفیر معین کے ساتھ۔

سید فضل کہتا ہے: ”حکام اور انکے انصار و معاونین خواہ وہ علمائے سوء ہوں، میڈیا پرسن ہوں یا فوج وغیرہ ہو سب کفار ہیں تکفیر معین کے ساتھ۔

(الجامع ص ۱۱۱۴)

نویں صفت:

انکا یہ یقین کامل ہے کہ ان کے پیروکار جنتی اور شہید ہیں۔

یہ تو ان کے اسلاف میں پایا جاتا تھا کہ انکے اجداد خوارج اپنے مقتولین کو شہید کہتے تھے، اور آج کے خوارج بھی اپنے تمام مقتولین کو شہید کہتے ہیں، مگر آج کے خوارج اپنے اجداد خوارج سے دو قدم آگے ہیں اس طرح کہ یہ زندہ لوگوں کو بھی شہید کہتے ہیں، جبکہ تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا ہے، صرف اسی خارجی فرقے کے نزدیک یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ یہ اپنے زندوں کو بھی شہید کہتی ہے۔

بلکہ ان لوگوں نے ایک اور بدعت ایجاد کر رکھی ہے کہ جو آج تک تاریخ اسلام میں نہیں پایا جاتا تھا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ کہ یہ انٹرنٹ پر ایک فلم دکھاتے ہیں، اور اسے شہید کی شادی کا نام دیتے ہیں، دراصل یہ جب کسی نوجوان کو خودکش بمباری کیلئے بھیجتے ہیں اور وہ بمباری کر کے جہنم رسید ہو جاتا ہے تو یہ تکفیری ادھر اسکے نام پر شہید کی شادی کا جشن مناتے ہیں۔

ہمارے پاس ایسے عینی شواہد موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ معاصر خوارج اپنے پیروکاروں کو شہداء کہتی ہے، اور انہیں حورعین سے معانقہ کی خوشخبری دیتی ہے، حالانکہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا اور کھا پی رہا ہوتا ہے۔

سوء خاتمہ سے سلف کے دل کانپ جاتے تھے، اور اس پر انہوں نے خوبصورت اور نفیس کلام کیا ہے، چنانچہ حافظ ابن رجب کہتے ہیں: خاتمہ نیک لوگوں کی میراث ہے۔

آپ تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو پائیں گے کہ بڑے بڑے ائمہ دین اور فقہائے ملت سوء خاتمہ سے خوف کھاتے تھے، اور لوگوں کو اس سے ڈراتے تھے، مگر آج کے تکفیری خوارج حسن خاتمہ کی یقینی کی گواہی دیتے ہیں، بلکہ مزید دو قدم آگے جا کر کہتے ہیں کہ یہ نوجوان شہید ہو کر مارا جائے گا۔

دسویں صفت:

باطل تک پہونچنے کیلئے تھوڑا حق کا اظہار کرنا اور حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کرنا ہے۔

اسامہ بن لادن اپنی ایک آڈیو میں کہتا ہے: رب السماوات والارض کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ امریکہ اور امریکہ میں رہنے والے امن وامان کبھی نہیں پاسکتے جب تک ہم فلسطین میں امن سے نہ رہنے لگیں اور جب تک کافر فوجیں ارض محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی جزیرہ عرب سے نکل نہ جائیں۔

(ابن لادن قاھر الزمان لفارس الزھرانی ص ۱۷۴)

مسلمانوں پر شفقت کے نام پر یہ خوارج مسلمانوں ہی کو مارتے ہیں، خودکش دھماکوں کے ذریعے جو کسی فرد میں تمیز نہیں کرتے، یہ آج کے خوارج کا حال ہے۔ ساتھ ہی یہ ایسے عقائد کی طرف دعوت بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں جنہیں انسانی فطرت قبول کرے، تاکہ جن نوجوانوں کو یہ اپنی جال میں پھنساتے ہیں وہ ان سے شروع ہی میں نہ بدک جائیں۔

اب کیا اس سے بھی بڑا ثبوت چاہیئے کہ یہ تکفیری اور تفجیری قاتل تحریکیں کس طرح اپنے باطل مقاصد اور اقتدار کیلئے حق کا استعمال کرتی ہیں، اللہ تعالی ابوالحسن علی بن ابی طالب سے راضی ہو، یہ آپ کی بہت بڑی منقبت ہے کہ آپ نے خوارج کے اس اصول اور انکے اس بدخصلت سے تنبیہ فرمادی۔

گیارہویں صفت:

اللہ اور اسکے رسول کے بارے میں سمجھ بہت کم رکھتے ہیں۔

اسی اصول اور صفت کی طرف حدیث کے اندر اشارہ کیا گیا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان خوارج کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ قرآن کو پڑھیں گے مگر وہ انکی حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

چنانچہ کوئی بھی انکی کتابوں کا مطالعہ کرے گا تو اس پر یہ صفت بالکل واضح ہوجائے گی کہ یہ اللہ کی مخلوق میں سب سے جاہل قوم ہے، اپنی عبارتوں کو خواہ کتنا ہی خوبصورت بنالیں مگر لفظ لفظ گواہی دیتا ہے کہ یہ شریعت سے ناواقف ہیں۔

اس سے بڑی جہالت کیا ہوگی، کہ حکام کے خلاف خروج کرنے کی مذمت اور حرمت والی دسیوں صریح نصوص کو چھوڑ کر اس قیاس سے استدلال کر رہا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہیکہ اگر امام پانچویں رکعت کیلئے کھڑا ہوجائے تو مقتدی کیلئے جائز ہے کہ اسکی اقتدا نہ کرے!! اسی طرح رعایا بھی اپنے حاکم کی مخالفت کرسکتی ہے، اور اسکے خلاف خروج کرسکتی ہے، اگر وہ غلطی کرے، اور شریعت ترک کردے!!

اگر طوالت اور تکرار کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں یہاں پر اسکی کئی مثالیں پیش کرتا۔

بارہویں صفت:

یہ قیاس کا استعمال بہت کرتے ہیں، اور یہ صفت متقدمین خوارج کے یہاں کثرت سے پائی جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، ابن حزم نے کہا: یہ قیاس پر سب سے زیادہ عمل کرتے ہیں۔ (الملل والنحل: ۱/۱۱۶)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ معاصر خوارج کے نزدیک مسلمانوں کا خون بہانے کیلئے سب سے بڑی دلیل انہیں ڈھال بنانے پر قیاس کرنا ہے کہ یہ لوگ مسلم علاقے میں یہ سوچ کر حملہ کرتے ہیں کہ وہاں پر طاغوت کی حکومت ہے اور یہ حکومت کچھ معصوموں کو ڈھال بنا رہی ہے، اسلئے ایسے موقعے پر سب کو قتل کرنا جائز ہے۔

تیرہویں صفت:

حکم لگانے میں عجلت سے کام لینا ہے۔

یہ صفت ان کے جد کبیر ذوالخویصرہ کے اندر پائی جاتی تھی جو ان کی تکفیری جماعت کا بانی ہے، چنانچہ امام ذہبی کہتے ہیں: اس بدبخت نے ظلم کی صفت ایسی عظیم شخصیت پر جاری کرنے میں عجلت سے کام لیا جو اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ انصاف پسند ہے، اگر یہ بدبخت تھوڑا بہت غور وفکر سے کام لیتا اور رسول اللہ ﷺ سے اسکی حکمت کے بارے میں سوال کرتا تو ضرور اسکی حکمت بتاتے۔

خارجی سرغنہ نے اپنی کتاب [الكواشف الجلية فی تكفير الدولة السعودية] کے اندر حکام، وزراء اور فوج و پولیس سب کی تکفیر کرنے کے بعد لکھتا ہے:

”یہ چند اوراق تھے جنہیں میں نے عجلت پسندی میں جمع کیا ہے، کیوں کہ میرے پاس وقت کی قلت ہے، اس میں زیادہ وقت نہیں دے سکا اور نہ ہی کوئی خاص محنت کی ہے“۔

(الكواشف الجلية فی تكفير الدولة السعودية للمقدسی، ص ۴)

سبحان اللہ! معاملہ اس قدر سنگین ہے کہ جس میں یہ اللہ کے عظیم مخلوق اہل توحید کی تکفیر کر رہا ہے، وہ بھی بلاد توحید کے رہنے والوں کی جو عقیدے میں سب سے زیادہ سالم ہیں، گرچہ بہتوں کو یہ پسند نہ آئے، پھر بھی یہ بدبخت ان کی تکفیر اس قدر عجلت میں کر رہا ہے اور قلت وقت کی شکایت بھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کررہا ہے، نیز یہ کہ اس نے اس بارے میں مطالعہ بھی زیادہ نہیں کیا، اور اسکا ذہن دوسری چیزوں میں مشغول ہے!

چودھویں صفت:

انکی باتیں اچھی مگر کردار بہت برا ہوتا ہے، چنانچہ ان کے حقائق حال پر نظر ڈالیں گے تو ان کے مطالبات، دعووں اور انکے اقوال کو بہت اچھا دیکھیں گے کہ یہ نفاذ شریعت کی بات کرتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، مسلمانوں کی مدد اور عدل کی بات کرتے ہیں، مگر ان کے کردار بالکل برعکس ہیں، انتہائی غیر انسانی ہیں، یہ لوگوں کو نفاذ شریعت کی دعوت دیتے ہیں اور سب سے پہلے خود اسکی مخالفت کرتے ہیں، چنانچہ یہ حرام خونوں کو بہاتے ہیں، یہ نصوص کی تعظیم کی دعوت دیتے ہیں اور خود عہد و پیمان کے ساتھ غداری کرتے ہیں، یہ اپنے غدارانہ اور بزدلانہ جرائم کا نام بدر کبری اور بدر صغری اور مبارک آپریشن جیسے ناموں سے یاد کرتے ہیں، جبکہ ایسے سفاکانہ اعمال کو یہ دیار توحید میں انجام دے رہے ہوتے ہیں۔

ان کے افعال کا موازنہ اگر ان کے اعمال سے کرنا ہے تو صرف جزائر کے اندر انکے سفاکانہ جرائم پر ایک نظر ڈال لیں پتہ چل جائے گا۔

پندرہویں صفت:

غداری کرنا۔

غداری سب سے قبیح صفت ہے، اس تعلق سے بہت ساری حدیثیں وارد ہیں، اور اتفاق سے اکثر حدیثیں جہاد کے باب میں آتی ہیں۔

اور غداری کرنا جس طرح متقدمین خوارج کے صفات میں شامل ہے بالکل اسی طرح آج کے معاصر خوارج میں بھی یہ صفت پائی جاتی ہے، چنانچہ اگر ان کے قتل وخونریزی کے تمام واقعات پر نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈالیں گے تو پائیں گے کہ سب غداری ہی کا نتیجہ ہیں، کہ یہ کس طرح غافل اور معصوم لوگوں پر بم دھماکے کرتے ہیں جو امن وامان سے رہ رہے ہوتے ہیں انہیں جا کر فساد اور فتنوں میں مبتلا کرتے ہیں، اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ بلکہ انسانیت کے ساتھ غداری کرتے ہیں، انہیں نہ کتاب اللہ کا خوف ہے اور نہ ہی احادیث رسول کا کہ ہر دوجگہ عہد و پیمان کے نصوص بھرے پڑے ہیں، بس انہوں نے ایک حدیث کے ظاہر کو لے لیا کہ جزیرہ عرب سے مشرکوں کو نکالنا ہے، اسکے لئے سب کو مارنا ہے۔

سولہویں صفت:

مدارس، جامعات اور حکومتی نوکریوں کو چھوڑ دینے کی دعوت دینا۔

یہاں تک کہ مقدسی نے اس باب میں ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام [إعداد القادة الفوارس بھجر المدارس] ہے۔

سترہویں صفت:

رازداری۔

انکے اکثر اعمال ، میٹنگیں اورگفتگو رازداری کے ساتھ انجام پاتے ہیں، اور یہ جان لیں کہ پراسراریت کبھی بھی خیر نہیں لاتی، اسی لئے ہم نے دیکھا ہے کہ اس کے نتیجے میں خودکش بمبار گاڑیاں اور بمبار بیلٹ کا ایجاد ہوا، بدرالریاض، بدرالصغری اور مبارک آپریشن کے نام پر مسلمانوں پر حملے کئے گئے، اور یہ اچھے نام دیگر قبیح حرکتیں بلاد توحید کے اندر کی گئی ہیں، اس باب میں انہوں نے کئی رسالے تالیف کئے گئے جو اپنے پیروکاروں کو سریت اور پراسراریت پر ابھارتے ہیں، انہیں میں سے ایک رسالہ (**الدعوة والتنظيم بين السرية والجهر**) کے نام سے ہے، جس میں اسکا مولف سعد عاملی کہتا ہے: اس حالت میں جہادی جماعتیں مجبور تھیں کہ وہ اپنی دعوت اور اپنے مبادئیات اور مناہج کو خفیہ رکھیں، تاکہ طاغوتوں کو پتہ نہ چل جائے، کیونکہ وہ ابھی ابتدائی مراحل سے گزر رہی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جہاں تک انکی مزید کارستانیوں کا تعلق ہے تو اسکے لئے جزائر کے خونی واقعات کا مطالعہ کر لے وہی انکی درندگی کو جاننے کیلئے کافی ہے۔

اس مبحث کے اندر مذکورہ بعض صفات سے ایک مسلم کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارا سامنا خوارج کی ایک درندہ صفت جماعت سے ہے جس کے قتل کرنے کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو دیا ہے اور جو انہیں قتل کرے یا جو ان خوارج کے ہاتھوں قتل ہو جائے ان کے لئے بڑے اجر کی خوش خبری دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مبحث

متقدمین خوارج اور معاصر خوارج کے درمیان مشابہت کے ۶۸/ اسباب

اس میں چند مطالب ہیں:

پہلا مطلب: مشابہت کے اجمالی اسباب

دوسرا مطلب: مشابہت کے تفصیلی اسباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا مطلب: مشابہت کے اجمالی اسباب

معاصر خوارج کی کتابوں اور رسائل کو پڑھنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ان کے اور متقدمین خوارج کے درمیان مشابہت اور مطابقت واضح طور پر پائی جاتی ہے، اس مشابہت اور مطابقت کی مختلف شکلیں ہیں؛ کبھی یہ مشابہت حرف بحرف ہوتی ہے، کبھی دلیل میں ہوتی ہے، کبھی منہج استدلال میں ہوتی ہے اور کبھی اعمال میں تو کبھی صفات میں ہوتی ہے، البتہ تکفیر، خروج اور ہتھیار اٹھانا دونوں کے یہاں مشترک ہیں اور ان سب کا واحد سبب بغیر شریعت کے حکومت کرنے کا مسئلہ ہے۔

ایک چیز جو دونوں کے یہاں مکمل طور سے مشترک ہے وہ شریعت سے جہالت ہے، چنانچہ یہ اپنی عبارت کو خواہ کتنا ہی زرق برق بنالیں مگر جہالت ہر سطر سے جھلکتی ہے۔

آخر اس سے بڑی جہالت کیا ہوگی کیا کہ مسلمان مزدوروں اور سیکوریٹی گارڈوں کو قتل کرنے کے جواز کیلئے درج ذیل اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: " أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ؟ قَالَ: لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا ".

ترجمہ: سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی جانب ایک سریہ بھیجا تو ان کے کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے بچنا چاہا پھر بھی لوگوں نے انہیں قتل کرنے میں جلد بازی کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے ان کے لیے نصف دیت کا حکم دیا اور فرمایا: "میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے"، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دونوں کی (یعنی اسلام اور کفر کی) آگ ایک ساتھ نہیں رہ سکتی“۔

جبکہ یہاں پر کمپلیکس کے اندر رہنے والے سیکوریٹی گارڈ اور کام کرنے والے مزدور مشرکین کے بیچ میں نہیں تھے وہ اللہ اور اسکے رسول کے ذمہ میں تھے، زمین بھی مسلمانوں کی ہے، دار اسلام ہے، اتفاق یہ ہوا کہ وہاں پر سیکوریٹی فورسیز کے لوگ بھی تھے جنہیں یہ مرتد کافر مان کر انہیں قتل کر کے اجر کمانا چاہتے ہیں۔

ویسے بھی یہ حدیث اپنے منطوق اور مفہوم کسی بھی طریقے سے سیکوریٹی فورسیز اور مزدوروں کے قتل پر دلالت نہیں کرتی ہے، اور یہ خوارج اگر ہزار سال بھی زندہ رہ کر دونوں میں ربط پیدا کرنے کی کوشش کریں تو بھی نہیں کر سکتے۔

شیخ الاسلام نے ان کی جہالت کو واضح کرتے ہوئے کہا:

”خوارج چونکہ دین اسلام سے نکل چکے ہیں اور اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے قتال کرنے کا حکم دیا ہے اور صحابہ کرام سے لیکر تمام مسلمان ان سے قتال کرنے پر متفق ہیں، اور انکے بارے میں نبی اکرم سے دسیوں سندوں سے حدیث ثابت ہے، جنہیں امام مسلم نے نقل کیا ہے اور جن میں سے تین کو امام بخاری نے بھی نقل کیا ہے، ان سب سے واضح ہوتا ہے کہ یہ جاہل قوم ہے، خارجی بدعت میں گمراہی کا شکار ہے، انکی بدعت زندقہ اور الحاد کی وجہ سے نہیں بلکہ جہالت اور گمراہی کی وجہ سے ہے“۔

(منہاج السنہ النبویہ: ۱/ ۳۰)

اور اس قوم نے خود اپنی جہالت کا اعتراف کیا ہے، چنانچہ ابو مصعب سوری کہتا ہے:

”مجھے یہ خبر ملی ہے کہ جزائر کے وحشی (خوارج کو مراد لے رہا ہے)، جو حکام کے خلاف لڑ رہے ہیں، وہ جہاد کی وجہ سے پہاڑوں پر تیمم کرنے کو جائز ٹھہرا رہے ہیں جبکہ وہاں چشمے کثرت سے موجود ہیں“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مختصر شہادتی علی الجہاد فی الجزائر ص ۶۳)

اور جہاں تک منہج استدلال کے اندر موافقت اور مشابہت کی بات ہے تو یہ بھی روز روشن کی طرح بالکل عیاں ہے؛ چنانچہ جس طرح ان کے اسلاف متقدمین خوارج نے کفار ومشرکین کے حق میں نازل ہونے والی آیات کو ان مسلمانوں پر فٹ کیا تھا جو نماز پڑھتے تھے، اور اس کی طرف سب سے پہلے اشارہ جلیل القدر صحابی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا تھا جیسا کہ امام بخاری نے معلق روایت کیا ہے اور امام طبری نے اسے موصول روایت کیا ہے۔

بالکل اسی طرح آج کے خوارج بھی عمل کرتے ہیں، چنانچہ جو انکی کتابوں کو پڑھے گا اور انکے استدلال کو دیکھے گا اور انکی کتابوں اور رسالوں کی تعداد ہزاروں میں ہیں، وہ ضرور پائے گا کہ ابن عمر کا کلام ان پر بھی مکمل طور پر فٹ آرہا ہے۔

چنانچہ یہ فارس زہرانی ہے جو اپنی کتاب کے آغاز میں کہتا ہے:

"بہادر مجاہدین کو دھوکے سے قتل کرنے کی سنت کے احیاء پر ابھارنے کو لیکر اللہ کے اس قول سے استدلال کریں گے: {وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ} ترجمہ: اور ان کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو۔ اسی طرح اللہ کے اس قول سے بھی استدلال کرسکتے ہیں: {فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ} ترجمہ: تم بھی ان سرداران کفر سے بھڑ جاؤ۔ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں۔ اسی طرح کعب بن اشرف کے قتل والے واقعے سے بھی استدلال کرسکتے ہیں"۔

حقیقت یہ ہیکہ یہ ساری آیتیں کفار ومشرکین اور ان کے سرغنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جسے مکتب کا ایک مبتدی طالب علم بھی سمجھتا ہے مگر یہ خوارج جہالت کی کھائی میں پڑے ہوئے ہیں۔

مجھے سب سے زیادہ تعجب اس اتفاق پر ہوا کہ دونوں نے قرآن وسنت سے دو دلیلوں کے ذریعے استدلال کیا اس بات پر کہ مسلمانوں سے قتال کیا جائے اور کفار کو چھوڑ دیا جائے، اس کی طرف اشارہ آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔

مشابہت اور مطابقت کے بیان کرنے میں جو بھی میری کوشش ہے وہ اسی لئے تاکہ لوگ یہ جان لیں کہ اس وقت جو خارجی گروہ امت کی مصیبت کو لیکر سرگرم ہے اور مظالم کے نام پر آنسو بہا رہا ہے اور حالیہ حکومتوں کو ذمیدار ٹھہرا کر مسلمانوں کے اندر قتل وخونریزی مچا رہا ہے وہ قرون اولی ہی کی خارجی گروہ کا امتداد ہے جس کے قتل کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش خبری دے رکھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مطلب: متقدمین خوارج اور معاصر خوارج کے درمیان مشابہت کے تفصیلی اسباب:

پہلی وجہ:

ان کا رکن رکین جس کی وجہ سے انہوں نے خروج اور بغاوت کا راستہ اپنایا اور جس کی بنیاد پر انہوں نے اللہ کے مومن بندوں کی تکفیر کی اور ان کے جان ومال کو حلال کیا وہ حاکمیت کا مسئلہ ہے یعنی بغیر شریعت کے فیصلہ کرنا۔

اس تعلق سے انہوں نے سب سے پہلا کلمہ جو بولا تھا وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں، چنانچہ انہوں نے کہا تھا: (لا حکم اِلا للہ) یعنی فیصلہ اللہ کا ہوگا۔

اور آج کے معاصر خوارج کا بھی یہی اصل مسئلہ ہے جس کی وجہ سے یہ امت محمدیہ کی تکفیر کر کے ان کے جان ومال کو حلال کر رہے ہیں۔

چنانچہ مقدسی اپنے رسالے [الکواشف الجلیہ] میں توحید وسنت کے ملک سعودی عرب کی تکفیر کی ہے ایسے چند امور کو لیکر جنہیں یہ سمجھتا ہے کہ ان کا تعلق غیر شریعت سے فیصلہ کرنے سے ہے، جیسے نیشنلٹی دینے کا نظام، نشر واشاعت کا قانون اور اسی طرح لیبر قانون۔

ان کی کتابوں اور تحریروں کو جو پڑھے گا وہ اسی نتیجے پر پہونچے گا کہ انکا سارا زور حکام کی تکفیر اور اسکے خلاف خروج وبغاوت کرنے پر ہوتا ہے۔

ان کی کتابوں سے لگے گا گویا انسان اسی کی خاطر پیدا ہوا ہے، رسولوں کو اسی کی خاطر مبعوث کیا گیا ہے اور کتابوں کو اسی کی وجہ سے اتارا گیا ہے، جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ بھی دیگر بہت سے مسائل اور شرعی امور میں سے ایک ہے چنانچہ شریعت نے اس پر بھی کلام کیا ہے اور اگر کوئی حاکم صریح کفر کا ارتکاب کرتا ہے اور اس پر اللہ کی طرف سے واضح دلیل ہو تو شریعت نے اسکی تکفیر کی ہے، مگر ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے اسی ایک مسئلے کو اپنی زندگی کا مسئلہ بنالیا ہے اسی کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اسی کیلئے مرتے ہیں ۔اور دوسری طرف توحید وعقائد کی طرف کوئی دعوت نہیں ۔

دوسری وجہ:

تکفیر میں عجلت پسندی سے کام لینا: چنانچہ ان خوارج کے یہاں جو چیز سب سے آسان ہے جنکے لئے ان کی زبان سب سے تیز چلتی ہے وہ ہے لفظ (کافر)، چنانچہ انہوں نے سیدنا علی کو کافر کہہ کر دین اسلام سے نکال دیا جوکہ اپنے دور میں روئے زمین پر سب سے افضل شخص تھے ۔

انہوں نے جب ایسے شخص کی تکفیر کرڈالی ہے جوکہ اپنے زمانے میں سب سے افضل تھا اور جس کی محبت کو ایمان کی علامت بتائی گئی ہے اور جس سے بغض رکھنے کو نفاق کی علامت، پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بغض میں اس قدر بڑھ جائے کہ اس کی وجہ سے تکفیر ہی ڈالے جوکہ بغض کی انتہا ہے ۔

پتہ چلا کہ ان کے یہاں سب سے آسان چیز یہی تکفیر ہے، ہم اس کے لئے ایک قصہ نقل کریں گے تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ کس طرح متقدمین خوارج کے یہاں تکفیر سب سے آسان چیز تھی اور معاصر خوارج کے یہاں بھی یہی بات پائی جاتی ہے ۔

مبرد نے [الکامل] کے اندر نقل کیا ہے کہ بنو ہاشم کے ایک مولی نے نافع بن ازرق کے پاس آ کر کہا: مشرکین کے بچے دوزخ میں ہوں گے، اور جو ہماری مخالفت کرے وہ مشرک ہے، اور ان کے بچوں کے خون ہمارے لئے حلال ہیں، تو اس پر نافع نے کہا: تم کافر ہو گئے ۔تو اس پر جواب دیا: اگر اس پر میں کتاب اللہ سے دلیل نہ دے پایا تو تم مجھے قتل کر دینا ۔

اس قصے پر غور کرنے والا تعجب کرے گا کہ اس قوم کے یہاں تکفیر کرنے میں کس قدر جراءت اور عجلت پسندی پائی جاتی ہے، کہ ہر چیز پر فوراً کافر کہہ دیا!

لیکن اگر آپ معاصر خوارج کو دیکھیں گے تو انکے یہاں متقدمین خوارج کے مقابلے تکفیر کے مسئلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مزید عجلت پسندی پائیں گے۔

عمرو بن حکیم نامی خارجی کا ایک رسالہ ہے جس کا نام [الایضاح والتبیین فی أن الطواغیت وجیوشهم کفار علی التعیین] ہے جس کے اندر اس نے مسلم حکمرانوں اور ان کی فوج کی بلا جھجک تکفیر معین کی ہے۔

اسی طرح فارس زہرانی کا ایک رسالہ ہے جس کا نام [الآیات والاحادیث الغزیرۃ فی کفر قوات درع الجزیرۃ] ہے، صرف اسی ایک رسالے کے اندر اس خارجی نے تقریباً پچاس ہزار مسلمانوں کی تکفیر کی ہے، اور اس کیلئے اس کے پاس ایک دو دلیلیں نہیں بلکہ بہت ساری آیتیں اور حدیثیں ہیں۔

تیسری وجہ:

مسلمانوں کے خون بہانے میں دلچسپی رکھنا، چنانچہ جس طرح متقدمین خوارج نے صرف مسلمانوں کا خون بہایا ہے اسی طرح معاصر خوارج کا بھی حال ہے، اور جیسا کہ بتلایا گیا کہ تکفیر اور خون بہانا دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

متقدمین خوارج میں ایسے بھی پائے گئے ہیں جو تلوار لیکر بازاروں کی طرف نکل جاتے تھے اور (لاحکم الا للہ) چیختے ہوئے مسلمانوں کی گردنیں مارنا شروع کر دیتے تھے، یہاں تک کہ اس خارجی پر قابو پا کر اسے جہنم رسید کر دیا جاتا تھا۔

مگر معاصر خوارج نے ٹکنیک بدل لی ہے اور اب وہ تلوار کی بجائے اپنے بدن میں خودکش بمبار باندھ کر یا پھر خودکش دھماکے دار گاڑی لیکر نکلتے ہیں اور معصوم جانوں کو مار کر خود بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔

آپ جب دونوں میں موازنہ کریں گے تو پائیں گے کہ معاصر خارجی کی ایک خودکش بمبار گاڑی متقدمین خوارج کے دسیوں تلوار پر بھاری ہے۔

خوارج کے ذکر پر جو چیز سب سے پہلے ذہن میں آتی ہے وہ گناہ کبیرہ کی بنیاد پر تکفیر کرنا ہے مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے اپنے تجربات کی روشنی میں پایا ہے کہ خوارج کے ذکر سے میرے ذہن میں انسانوں کے خون کی پیاس آتی ہے۔

امام طبری نے ۶۸ھ کے حوادث کے تحت کہا ہے: خوارج جب عراق سے نکلے تو مدائن کی طرف چلے گئے، اور راستے ہیں، عورتوں اور بچوں کو قتل کرتے رہے، حتی کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ کو چیر دیا، اور ایسی ایسی حرکتیں کیں کہ ویسا کسی نے نہیں کیا ہوگا۔

(تاریخ الطبری: ۳/ ۵۰۰)

جیسا کہ اوپر گزر چکا کہ مبرد نے [الکامل] کے اندر نقل کیا ہے کہ بنو ہاشم کے ایک مولی نے نافع بن ازرق کے پاس آکر کہا: مشرکین کے بچے دوزخ میں ہوں گے، اور جو ہماری مخالفت کرے وہ مشرک ہے، اور ان کے بچوں کے خون ہمارے لئے حلال ہیں، تو اس پر نافع نے کہا: تم کافر ہو گئے۔ تو اس پر جواب دیا: اگر اس پر میں کتاب اللہ سے دلیل نہ دے پایا تو تم مجھے قتل کر دینا، ارشاد باری تعالی ہے: {وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا [26] إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا} ترجمہ: اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ [26] اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے۔

یہ معاملہ کافروں اور انکی اولاد کا ہے، اسی سے استدلال کرتے ہوئے نافع نے گواہی دی کہ تمام لوگ دوزخی ہیں اور ان کے قتل کو جائز سمجھا اور کہا: یہ دارکفر ہے سوائے اس کے جو اپنے ایمان کا اظہار کرے، ان کا ذبیحہ جائز نہیں، نہ ان سے نکاح جائز ہے، اگر کوئی ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسکا امتحان لیں گے، کیونکہ وہ کفار کی طرح ہیں، ہم ان کی طرف سے یا تو اسلام قبول کریں گے یا پھر تلوار فیصلہ کرے گی"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الملل والنحل: ۱/ ۱۱۹)

دیکھیں تکفیر کی تیزی اور عجلت پسندی تابع اور متبوع دونوں کی طرف سے، یہ نہیں کہا کہ میں پھر اللہ سے توبہ کروں گا اور اپنے کلام سے رجوع کرلوں گا بلکہ یہ کہا کہ مجھے ایسی صورت میں قتل کردینا!۔

اسی طرح معاصر خوارج کی حالت پر جو غور کرے گا وہ اس خارجی خونی پیاس میں مکمل مطابقت پائے گا چنانچہ ابوقتادہ کہتا ہے:

"ایسے سخت حملوں سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ کس طرح ہم خون بہانے سے نہیں ڈرتے، اور کیسے ذبح کرنے میں ہم ماہر ہوتے ہیں، اور کس طرح مضبوط قلعوں میں گھس جاتے ہیں، ہمیں کسی سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی"۔ اللہ ان کا برا کرے۔

(الجهاد والاجتهاد لأبي قتادہ، ص ۶۷)

ایک دوسرا خارجی کہتا ہے:

"اس وقت ہم بالکل اسی ماحول میں جی رہے ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کے حالات تھے، کہ لوگ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو رہے تھے، یا ہماری وہ حالت ہے جس پر جہاد کے ابتدائی ایام میں مسلمان تھے، اس وقت ہمیں زیادہ قتل وخون کرنے کی ضرورت ہے، اور ہمیں ویسا ہی کرنا ہے جس طرح بنوقریظہ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا گیا"۔

(إدارة الوحش، لأبي بكر الناجي، ص ۳۱)

ابومحمد مقدسی کہتا ہے:

"یہ لوگ ذبح وقتل اور خون کی منطق کے سوا کچھ جانتے ہی نہیں ہیں، جو کہ ہمارا دین ہے اور انہیں طغیان اور گمراہی سے صرف یہی منطق بچا سکتی ہے، یہاں تک ان کا آخری آدمی بھی دم توڑ بیٹھے گا، جی ہاں یہی ایک زبان ہے جسے یہ سمجھتے ہیں، ان کی گردنوں کو جسموں سے الگ کردینا، اور جسے ہمارے دشمن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑائی اور جنگ کہتے ہیں“۔

(خطبہ بعنوان: المرتدون فی سجن قفقفا، بتاریخ: ۴/ رجب/ ۱۴۲۵ھ)

مذکورہ اقوال سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جس طرح متقدمین خوارج نے اعدائے اسلام کے خلاف ایک تیر بھی چلائی ہو، ان کی ساری خوں ریزی اور لڑائی بلاد اسلام ہی میں ہوئی ہے اور انہوں صرف مسلمانوں ہی کو قتل کیا ہے بالکل اسی طرح معاصر خوارج بھی کافروں پر مسلمانوں سے لڑنے اور انہیں قتل کرنے کو مقدم سمجھتے ہیں، چنانچہ اگر کوئی ان کی کتابوں اور رسالوں کو پڑھنے کے بعد یہ قسم کھالے کہ مسلمانوں سے قتال کرنا انکے یہاں مقدم ہے، اسکے اندران میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا، تو وہ حانث نہیں ہوگا۔ اور ان کے یہاں یہ ایک یقینی اور فیصلہ کن بات ہے کہ مسلمانوں سے قتال کرنا مقدم ہے، انہوں عام طور پر اپنی کتابوں میں اسے تقریبا ایسی ہی عبارت سے تعبیر کیا ہے: (قتال العدو القريب أولى من قتال العدو البعيد) یعنی وہ دشمن جو ہمارے قریب ہے اس سے لڑنا اولی ہے بنسبت اس دشمن کے جو ہم سے دور ہے۔

اور کبھی ایسی عبارت سے تعبیر کرتے ہیں: (قتال الكافر المرتد أولى من قتال الكافر الأصلي) یعنی مرتد کافر سے قتال کرنا اصلی کافر سے قتال کرنے سے اولی ہے۔ اس طرح کی دونوں عبارتیں میں نے تیس سے زائد کتابوں اور رسالوں میں پائی ہے۔ اور اس موضوع پر مستقل رسالے بھی لکھے گئے ہیں۔

یہ ان کے اقوال ہیں، اور جہاں تک ان کے افعال کا تعلق ہے تو انہوں نے دور حاضر میں جس طرح بلاد اسلام کے اندر خواہ وہ بلاد توحید ہو یا الجزائر سے لیکر پاکستان تک پورا عالم اسلامی ہو ہر جگہ یہ مسلمانوں ہی کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں جو اس بات پر شاہد ہے کہ یہ صرف مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چوتھی وجہ:

ذمیوں کے خون کو حلال کرنے میں دونوں مشترک ہیں، چنانچہ بعض فرق وادیان کی کتابوں نے یہ نقل کیا ہے کہ یہ لوگ اہل ذمہ کے خون کو حلال سمجھتے ہیں اوران میں ایک خارجی فرقہ ہے جسے ازارقہ کے نام سے جانا جاتا ہے اسی کا یہ اعتقاد ہے۔

مسند احمد کے اندر خوارج کی اسی صفت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا ابْنَ شَدَّادٍ فَقَدْ قَتَلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا بَعَثَ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَطَعُوا السَّبِيلَ وَسَفَكُوا الدَّمَ وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَ الذِّمَّةِ.

ترجمہ: ساری روئیداد سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ابن شداد! کیا انہوں نے پھر قتال کیا ان لوگوں سے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک ان کے پاس اپنا کوئی لشکر نہیں بھیجا جب تک انہوں نے مذکورہ معاہدے کو ختم نہ کر دیا انہوں نے ڈاکے ڈالے، لوگوں کا خون ناحق بہایا، اور ذمیوں پر دست درازی کو حلال سمجھا۔

بالکل یہی عقیدہ معاصر خوارج کا بھی ہے چنانچہ یہ بلاد اسلام کے اندر مقیم تمام اہل ذمہ کو حربی کافر سمجھتے ہیں گرچہ وہ عہدوامان کے ساتھ مقیم ہوں، کیونکہ ان کا یہ دعوی ہے کہ ان کا عہدوامان ساقط ہے، اس لئے کہ انہوں نے جو ویزا حاصل کیا ہے اسے کافر مرتد حاکم کی طرف سے جاری کیا گیا ہے، جو خود نہیں مامون ہے پھر وہ دوسرے کو کیسے امان دے سکتا ہے!! جیسا کہ خوارج العصر کے سرغنہ سید فضل وغیرہ نے کہا ہے، اور اس تعلق سے خوارج نے کتابیں بھی لکھی ہیں، جن میں ایک کتاب [**إرشاد الحيارى في إباحة دماء النصارى في جزيرة العرب**] ہے۔

پانچویں وجہ:

ان کی یہاں علماء کا کوئی مقام نہیں ہے بلکہ علماء کی ناقدری کرتے ہیں اور انکے خلاف پروپیگنڈہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، انہیں بدنام کرتے ہیں، چنانچہ متقدمین خوارج کے حوالے سے مسند احمد میں مروی ہے کہ جب سیدنا علی نے ابن عباس کو خوارج کے پاس مناظرہ کرنے کیلئے بھیجا تو ابن الکواء نامی خارجی نے خوارج کو مخاطب ہو کر کہا:

يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ إِنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ فَأَنَا أُعَرِّفُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا يَعْرِفُهُ بِهِ هَذَا مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَفِي قَوْمِهِ قَوْمٌ خَصِمُونَ فَرُدُّوهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا تُوَاضِعُوهُ كِتَابَ اللَّهِ

ترجمہ: اے حاملین قرآن! یہ عبداللہ بن عباس آئے ہیں، جو شخص انہیں نہ جانتا ہو، میں اس کے سامنے ان کا تعارف قرآن کریم سے پیش کر دیتا ہوں، یہ وہی ہیں کہ ان کے اور ان کی قوم کے بارے میں قرآن کریم میں قوم خصمون، یعنی جھگڑالو قوم کا لفظ وارد ہوا ہے، اس لئے انہیں ان کے ساتھی یعنی علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیج دو اور کتاب اللہ کو ان کے سامنے مت بچھاؤ۔

اور جہاں تک معاصر خوارج کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں مت پوچھو، اگر کوئی عالم ان کی بات کی موافقت نہ کرے تو یہ اسے فوراً مرجی کہتے ہیں۔

سلطان عتیبی نے نبی اکرم ﷺ کے قول (جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو دونوں میں ایک کافر ہو جاتا ہے) کے بارے میں کہا ہے:

''مرجی اور درباری علماء عوام کی نگاہ میں اس حدیث کو بہت بڑا بنا کر پیش کرتے ہیں یہاں تک کہ بہت سے طلبہ کے ذہن میں یہ بیٹھ گیا ہے کہ جو کسی مسلمان کی تکفیر کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے، جبکہ یہ باطل قول ہے، یہاں تک کہ بہت سے طلبہ طواغیت کی تکفیر نہیں کرتے، بلکہ کچھ تو ایسے ہیں جو طاغوت کو ظالم بھی کہنے سے ڈرتے ہیں''۔

(الرسائل الاثریہ لسلطان العتیبی ص ۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو بصیر کہتا ہے:

”بہت سے مرجی مشائخ -اللہ ان کا برا کرے- کو آپ دیکھیں گے کہ وہ ہر جگہ سرگرم دکھائی دیتے ہیں، نصوص کو رٹنے والے ہیں اور لوگوں کو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ طواغیت مسلمان ہیں ان کی اطاعت واجب ہے، پھر انکی فوج تو بدرجہ اولی اسلامی فوج ہوگی جس میں کام کرنا جائز ہوگا“۔

(أعمال تخرج صاحبها من الملة لأبي بصير طرطوسی، ص ۱۷)

اس سے پہلے ہم ابن لادن کا قول نقل کر چکے ہیں کہ اس نے ائمہ حرمین کو فاسق کہا ہے۔

(ابن لادن قاهر الزمان لفارس الزهراني، ص ۴۸۳)

چھٹی وجہ:

ان کے یہاں علماء نہیں پائے جاتے، اور یہ وجہ دراصل پہلی وجہ کا نتیجہ ہے، اور ان خوارج پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی بات پر نقطہ چینی کی تھی جب ان سے مناظرہ کرنے گئے تھے اور کہا تھا:

”میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے پاس سے آیا ہوں، اور ان میں سے تمہارے پاس کوئی نہیں ہے، اور سی طرح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی کے پاس سے آیا ہوں، انہیں پر قرآن نازل ہوا ہے اور وہی لوگ قرآن کا مفہوم سب سے زیادہ سمجھتے ہیں“۔

سنن ابی داود (۴۰۳۷)

حدیث سے واضح ہوا کہ خوارج میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا جسے شرف صحابیت نصیب ہوئی ہوتا کہ کتاب وسنت سے استدلال کے وقت اختلاف کی صورت میں فہم سلف کو حجت بنایا جائے گا، اور یہ حقیقت ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ شروع سے لیکر آج تک خوارج کے اندر آج تک کوئی عالم پیدا نہیں ہوا، چنانچہ ابن عباس نے کہا تھا کہ اور ان میں سے تمہارے پاس کوئی نہیں ہے، اور علماء اس وقت صحابہ ہی تھے۔

اور آج بھی یہی حقیقت ہے کہ خوارج کی صفوں میں علماء تو دور کی بات کوئی طالب علم بھی نہیں ملے گا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان کے سرغنہ اور سربراہ عموماً ایسے لوگ ہیں جنہوں نے یا تو امت کے خون بہانے میں تخصص کیا ہے جیسے ظواہری اور سید فضل یا پھر معاشیات اور مینجمنٹ میں تخصص کیا ہے جیسے اسامہ بن لادن، اور یہ لوگ خود اس بات کی صراحت کرتے ہیں کہ ان کی صفوں میں کوئی عالم نہیں ہے۔

چنانچہ مقدسی کہتا ہے:

”اسی لئے مجاہدین کو ان کی صفوں سے باہر فقہاء اور مفکرین کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ ان کے جو خود اپنے فقہاء اور مفکرین ہیں اور انہیں رہنمائی کرتے ہیں وہ زیادہ بہتر اور صاف ستھرے شبیہ والے ہیں، اور جہاد وقتال میں زیادہ سخت گیر ہیں، لوگوں میں زیادہ دین کے سمجھدار اور صاحب بصیرت ہیں!، اسلئے کہ ان کا فقہ دین جہاد کے رحم سے اور میدان قتال اور وہاں کی خندقوں سے نکلتا ہے، جہاں اللہ کے سچائی اور خواہشات وشہوات سے دوری پائی جاتی ہے؛ ساتھ ہی جب شریعت کا علم اور حالات حاضرہ سے واقفیت بھی شامل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں انکی فراست مشکل سے خطا کرتی ہے“۔

(القافلۃ تسیر للمقدسی، ص ۱)

اور خوارج کے اندر علماء کے نہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ علماء ہمیشہ خوارج کے منہج کے خلاف رہے ہیں اور نوجوانوں کو ہمیشہ سے خارجیت کی کھائی میں گرنے سے ڈراتے رہے ہیں، اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ خوارج نے بھی ہمیشہ کبار علماء امت ہی کو ٹارگٹ کیا ہے۔

ساتویں وجہ:

کم سنی: شروع سے آج تک خوارج کے یہاں یہ صفت غالب رہی ہے، جیسا کہ حدیث کے اندر وارد ہوا کہ یہ کم سن ہوں گے۔

ابوحمزہ خارجی کے خطبے میں امام طبری نے نقل کیا ہے کہ جب وہ مدینہ میں داخل ہوا تو اس نے کہا: ”اے اہل مدینہ! مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ میرے ساتھیوں کی عیب جوئی کرتے ہو، تم لوگوں نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہیں نئی عمر کے نوجوان، سخت جان دیہاتی کہا ہے، اہل مدینہ! تمہاری تباہی ہو، آخر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ بھی تو نوجوان تھے، اپنی جوانی میں تر و تازہ تھے، ان کی آنکھوں برائیوں سے دور اور باطل سے بوجھل تھیں"۔

تاریخ الامم والملوک للطبری: ۶/ ۵۹

عجیب اتفاق یہ ہیکہ میں نے اس بحث میں دیکھا کہ ابوحمزہ خارجی ہی طرح علی معبدی نے بھی جواب دیا تھا، یہ ایک معاصر خارجی تھا جو شہر ریاض کے اندر واقع غرناطہ کمپلیکس میں خودکش بمباری کرنے کیلئے آیا تھا مگر پولیس کے ہتھے چڑھ گیا۔

چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ جو کش خود بم دھماکے کرتے ہیں یا جن کے نام موسٹ وانٹڈ میں ہوتا ہے وہ عام طور پر پچیس سال سے کم ہی عمر کے ہوتے ہیں، اور ان کی تصویریں دیکھتے ہی ایک آدمی یہ بول اٹھے گا کہ صادق مصدوق رسول اکرم ﷺ نے یقیناً سچ فرمایا ہے۔

یہ لوگ نئی عم والے ہوں گے: جو لوگ گرفتاری کیلئے مطلوب ہوتے ہیں، اور گاہے بگاہے پکڑے جاتے ہیں، انہیں دیکھ کر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ یہ اسی صفت کے حامل ہیں، ان میں تیس سال سے زیادہ کی عمر والے نہیں ہوتے، بلکہ کبھی کبھی یہ بیس سال سے بھی کم کے ہوتے ہیں۔

آٹھویں وجہ:

انہیں اپنی کارستونیوں پر کوئی ندامت نہیں ہوتی ہے بلکہ انہیں یہ قربت الہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

اسی منہج پر معاصر خوارج بھی عمل پیرا ہیں جو اپنے خودکش خونی حملوں اور قتل وخوں ریزی پر فخر کرتے ہیں اور اس پر اپنی جھوٹی بہادری دکھانے کیلئے فلمیں بھی بناتے ہیں، جن میں مرنے والے زیادہ مسلمان ہوتے ہیں۔

نویں وجہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتالِ فتنہ میں انکا ساتھ جو نہ دے یہ اسکی فوراً تکفیر کرتے ہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: أَتَى نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالُوا: هَلَكْتَ يَا عِمْرَانُ ، قَالَ: مَا هَلَكْتُ ، قَالُوا: بَلَى ، قَالَ: مَا الَّذِي أَهْلَكَنِي؟ قَالُوا: قَالَ اللَّهُ: وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ سورة الأنفال آية 39، قَالَ: قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى نَفَيْنَاهُمْ فَكَانَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ، إِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا: وَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: نَعَمْ ، شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ، فَلَمَّا لَقُوهُمْ قَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا ، فَمَنَحُوهُمْ أَكْتَافَهُمْ ، فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ لُحْمَتِي عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِالرُّمْحِ ، فَلَمَّا غَشِيَهُ ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنِّي مُسْلِمٌ ، فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَلَكْتُ ، قَالَ: وَمَا الَّذِي صَنَعْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتَ مَا فِي قَلْبِهِ " ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ لَكُنْتُ أَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ ، قَالَ: " فَلَا أَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ ، وَلَا أَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ " ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى مَاتَ ، فَدَفَنَّاهُ فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ ، فَقَالُوا: لَعَلَّ عَدُوًّا نَبَشَهُ ، فَدَفَنَّاهُ ثُمَّ أَمَرْنَا غِلْمَانَنَا يَحْرُسُونَهُ ، فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ ، فَقُلْنَا: لَعَلَّ الْغِلْمَانَ نَعَسُوا ، فَدَفَنَّاهُ ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِأَنْفُسِنَا ، فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ ، فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نافع بن ازرق اور ان کے اصحاب (وتلامیذ) آئے، اور کہنے لگے: عمران! آپ ہلاک و برباد ہو گئے! عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہلاک نہیں ہوا، انہوں نے کہا: کیوں نہیں، آپ ضرور ہلاک ہو گئے، تو انہوں نے کہا: آخر کس چیز نے مجھے ہلاک کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”کافروں و مشرکوں سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی شرک) باقی نہ رہے، اور دین پورا کا پورا اللہ کا ہو جائے“ (سورۃ الأنفال: 39)، عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے کفار سے اسی طرح لڑائی کی یہاں تک کہ ہم نے ان کو وطن سے باہر نکال دیا، اور دین پورا کا پورا اللہ کا ہو گیا، اگر تم چاہو تو میں تم سے ایک حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، ان لوگوں نے کہا: کیا آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ کہا: ہاں، میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میں آپ کے ساتھ موجود تھا، اور آپ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکین کے مقابلے کے لیے بھیجا تھا، جب ان کی مڈبھیڑ مشرکوں سے ہوئی، تو انہوں نے ان سے ڈٹ کر جنگ کی، آخر کار مشرکین نے اپنے کندھے ہماری جانب کر دیئے (یعنی ہار کر بھاگ نکلے)، میرے ایک رشتہ دار نے مشرکین کا تعاقب کر کے ایک مشرک پر نیزے سے حملہ کیا، جب اس کو پکڑ لیا، (اور کافر نے اپنے آپ کو خطرہ میں دیکھا) تو اس نے (أشهد أن لا إله إلا الله) کہہ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا، لیکن اس نے اسے برچھی سے مار کر قتل کر دیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ہلاک اور برباد ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے کیا کیا“؟، ایک بار یا دو بار کہا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا وہ واقعہ بتایا جو اس نے کیا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے اس کا پیٹ کیوں نہیں پھاڑا کہ جان لیتے اس کے دل میں کیا ہے“؟، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر میں اس کا پیٹ پھاڑ دیتا تو کیا میں جان لیتا کہ اس کے دل میں کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے نہ تو اس کی بات قبول کی، اور نہ تمہیں اس کی دلی حالت معلوم تھی“۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق خاموش رہے، پھر وہ کچھ ہی دن زندہ رہ کر مر گیا، ہم نے اسے دفن کیا لیکن صبح کو اس کی لاش قبر کے باہر پڑی تھی، لوگوں نے خیال ظاہر کیا کہ کسی دشمن نے اس کی لاش نکال پھینکی ہے، خیر پھر ہم نے اس کو دفن کیا، اس کے بعد ہم نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اس کی قبر کی حفاظت کریں، لیکن پھر صبح اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی، ہم نے سمجھا کہ شاید غلام سو گئے (اور کسی دشمن نے آ کر پھر اس کی لاش نکال کر باہر پھینک دی)، آخر ہم نے اس کو دفن کیا، اور رات بھر خود پہرا دیا لیکن پھر اس کی لاش صبح کے وقت قبر کے باہر تھی، پھر ہم نے اس کی لاش ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں ڈال دی"۔

(نافع بن ازرق وغیرہ نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں سے لڑنے کا مشورہ دیا، اور یہ سمجھے کہ آیت میں قتال کا حکم فتنہ کے دفع کرنے کے لئے ہے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس حکم کو چھوڑ دیا ہے، جب عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آیت میں فتنے سے شرک مراد ہے، اور مشرکین سے ہم ہی لوگوں نے لڑائی کی تھی، اور شرک کو مٹایا تھا، اب تم مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہو جو کلمہ گو ہیں؟ تمہارا حال وہی ہوگا جو اس شخص کا ہوا کہ زمین نے اس کی لاش قبول نہیں کی، اس کو بار بار دفن کرتے تھے، اور زمین اس کو نکال کر قبر سے باہر پھینک دیتی تھی، مسلمان کو قتل کرنے کی یہی سزا ہے، دوسرے ایک صحابی سے منقول ہے کہ مسلمانوں کے آپسی فتنے میں ان کو بھی لڑنے کے لئے کہا گیا، تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تو اس واسطے کفار کے خلاف جنگ کی تھی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہو جائے اور تم اس لئے لڑتے ہو کہ فتنہ پیدا ہو۔ مترجم)۔

اور معاصر خوارج کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہر اس شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو انکے مزعومہ جہاد میں شریک نہ ہو وہ جہاد جسے وہ مسلمانوں کے خلاف لڑائی اور انہیں مارنے کاٹنے کو کہتے ہیں۔

ان کا ایک جنگی مفکر کہتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے روکنا کفر صریح ہے، اس پر قتال کرنا واجب ہے''۔

(رسالۃ الطواغیت، ص ۲۵)

شیخ صالح الفوزان سے سوال کیا گیا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس ملک میں حکام اور علماء نے جہاد کو معطل کر دیا ہے، اور یہ اللہ کے ساتھ کفر ہے، اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

شیخ نے جواب دیا: یہ کسی جاہل کا کلام ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاس نہ علم ہے نہ بصیرت، وہ لوگوں کی صرف تکفیر کرنا جانتا ہے، یہ رائے خوارج اور معتزلہ کی ہے، ہم اللہ سے عافیت چاہتے ہیں، البتہ ان لوگوں کے بارے میں بدگمانی نہیں رکھتا، بس انہیں جاہل سمجھتا ہوں، ان پر ضروری ہے کہ یہ کچھ بولنے سے پہلے علم حاصل کریں، لیکن اگر یہ قول ایسے لوگوں کی طرف سے ہے جو علم والے ہیں تو یقیناً وہ خوارج اور گمراہوں کی روش پر ہیں۔

دسویں وجہ:

علماء پر بزدلی اور خوف کا الزام لگانا ہے:

امام طبری نے اپنی سند سے معتمر بن سلیمان کی یہ روایت نقل کی ہے جو کہتے ہیں کہ میں نے عمران بن حدیر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ بنو عمرو بن سدوس کے کچھ لوگ ابو مجلز کے پاس آئے اور عرض کیا: ابو مجلز! کیا آپ نے اللہ کا یہ قول پڑھا ہے؟ {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} ترجمہ: اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔

کیا یہ حق ہے؟ کہا: جی ہاں۔

پھر انہوں نے کہا: اور اسی طرح کیا آپ نے اللہ کا یہ قول پڑھا ہے؟ {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} ترجمہ: اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ حق ہے؟ کہا: جی ہاں۔

پھر انہوں نے کہا: اور اسی طرح کیا آپ نے اللہ کا یہ قول پڑھا ہے؟ {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ} ترجمہ: اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

کیا یہ حق ہے؟ کہا: جی ہاں۔

تو ان لوگوں نے عرض کیا: اے ابومجلز! کیا یہ حکام (امراء بنی امیہ) وحی کے مطابق حکومت کر رہے ہیں؟

تو اس جواب دیا: جی ہاں، یہی انکا دین ہے جس پر وہ چلتے ہیں، اور اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں، اور اسی کیطرف دعوت دیتے ہیں، اور اگر وہ کچھ ترک کر دیتے ہیں تو یہ جانتے ہیں کہ انہوں نے گناہ کیا ہے۔

تو ان لوگوں نے کہا: نہیں، ایسی بات نہیں ہے، آپ ان سے ڈرتے ہیں، آپ حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں۔

اس پر آپ نے جواب دیا: تم لوگ اس کے زیادہ مستحق ہو، میں تو انہیں کافر نہیں سمجھتا، تم لوگ انہیں کافر سمجھتے ہو اور اس میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے"۔

(تفسیر طبری: ۸ / ۴۵۸) سند صحیح ہے۔

تم لوگ اس کے زیادہ مستحق ہو، یعنی بزدلی کے، اسلئے کہ تم انہیں کافر مانتے ہو پھر بھی اسکا اظہار کرنے سے ڈرتے ہو، اور جہاں تک میرا مسئلہ ہے تو میں یہ عقیدہ ہی نہیں رکھتا، تو پھر اسکے اظہار کی کیا ضرورت ہے۔

بالکل اسی طرح آج کے خوارج بھی علمائے امت پر بزدلی کا الزام لگاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ابن لادن نے کہا:

"لوگ ہمارے ملک میں حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں، اس پر تنبیہ کی ضرورت ہے، کبار علماء جنکی طرف لوگ تمام مسائل میں رجوع کرتے ہیں، وہ خوف میں مبتلا ہیں، کاش وہ حق بولتے"۔

(ابن لادن قاھر الزمان للزھرانی، ۴۷۵)

گیارہویں وجہ:

قرآن کے سمجھنے میں انہوں نے کبھی بھی فہم علماء کی وکالت نہیں کی ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے زمانے کے خوارج کی اسی صفت پر نکیر کی تھی جب ان سے کہا تھا کہ "میں تمہارے پاس مہاجرین اور انصار کے پاس سے آیا ہوں جن پر قرآن نازل ہوا ہے اور جو اسکی تاویل سب سے بہتر جانتے ہیں"۔ سنن ابی داود (۴۰۳۷) اسکی سند حسن ہے۔

اور آج کے خوارج بھی کتاب وسنت کے فہم کیلئے علماء کے فہم کا انکار کرتے ہیں بلکہ اپنے اور فہم علماء کے درمیان رکاوٹیں کھڑا کرتے ہیں اور یہ خود کتابوں سے نصوص کو نکال کر اپنے زمانے پر فٹ کرتے ہیں، اور ان احکام کے تعلق سے کیا شرعی ضوابط ہیں ان کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے ہیں۔

یہاں تک ابوقتادہ نے کہا:

"سنت کے اندر ورق کے ذریعے علم کے حصول کی تعریف کی گئی ہے، بلکہ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اختلاف زمانہ اور علماء سوء کے وقت دین کی حفاظت اسی میں ہے کہ ورق کی طرف آدمی پلٹ جائے یعنی علماء کو چھوڑ کر کتابوں سے علم حاصل کیا جائے"۔

(مقالات بین منھجین، مقالہ نمبر ۱۹)

بارہویں وجہ:

جمعہ وجماعات کو ترک کرنا، اور سلف حروری خارجی عقیدے کو جمعہ جماعت کے ترک کرنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہچانتے تھے، اور یہ علامت ان کی بہت بڑی نشانی ہے۔

عقیلی کہتے ہیں: ”اسماعیل بیہسی ایک مسجد کے پڑوس میں چالیس سال تک رہا مگر اسے جمعہ او جماعت میں کبھی نہیں دیکھا گیا“۔

(حاشیہ تہذیب الکمال: ۳/ ۱۰۹)

خوارج کے ایک فرقہ بیہسیہ کا کہنا ہے: ”اگر حاکم کافر ہے تو رعایا بھی کافر ہے! وہ ملک بھی دار الشرک ہوگا اور وہاں کے سارے لوگ مشرک ہیں۔ وہاں نماز نہیں پڑھی جائیگی مگر اسی کے پیچھے جسے تم جانتے ہو“۔

(مقالات الاسلامیین واختلاف المصلین: ۱/ ۱۰۳)

اور جہاں تک معاصر خوارج کی بات ہے تو یہ اپنے اسلاف سے ممتاز ہیں بایں طور کہ انہوں نے اس تعلق سے کئی رسالے اور کتابیں لکھ رکھی ہیں۔

چنانچہ خارجی ابوقتادہ نے (مساجد ضرار) کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے، اور اس بات کی صراحت کی ہے کہ جتنی بھی مساجد اسکے مخالف لوگوں کی ہیں وہ سب مسجد ضرار ہیں، وہاں نماز پڑھنے سے روکا ہے۔

اور یہ مقدسی کہتا ہے: ”اور جتنے طواغیت کے نائبین امام ہیں انکے پیچھے ہم نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتے؛ کیونکہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہم روکتے ہیں اور جو پڑھ لے اسے اعادہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: {وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا} ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہرگز راہ نہ دے گا۔“

(ھذہ عقیدتنا ص ۳۱)

مگر ہمارے زمانے کے خوارج اپنے اجداد سے چار قدم آگے ہیں؛ کیونکہ انہوں نے مساجد کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ترک کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں گرانے کا بھی حکم دیتے ہیں یہ کہہ کر کہ یہ مسجد ضرار ہیں، چنانچہ ابو قتادہ کہتا ہے:

"اور مسجد ضرار کے مفہوم میں ہر وہ مسجد شامل ہوگی جسے طواغیت نے بنوایا ہوگا تا کہ اس میں ان کا نام لیا جائے"۔

(مساجد الضرار، ص ۱)

لیکن اس فتوی کی سنگینی کو خود انہیں جماعتوں میں سے عبدالمنعم مصطفی نامی ایک شخص نے واضح کر دیا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے:

"کمزور اور واہیات قسم کے شبہات وگمان کی بنیاد پر مسلمانوں کی مسجدوں پر انہوں نے مسجد ضرار کا حکم لگا دیا ہے اور یہ کہ ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، مگر اس پر کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے۔

اس سے مسلمانوں کے سلوک وعبادات پر بہت برا اثر پڑا؛ جمعہ و جماعت کو چھوڑ دیا گیا، مسجدوں کو ترک کر دیا گیا، یہاں تک کہ یہ ایک عام سی بات ہوگئی کہ اگر آپ کسی سے سوال کریں گے کہ مسجدوں میں جمعہ و جماعت کیوں چھوڑ دیا حالانکہ مسجد تو آپکے پڑوس میں ہی ہے تو وہ بڑی آسانی سے آپ کو جواب دے دے گا: یہ مسجد ضرار ہے، اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے"۔

(صفۃ مساجد الضرار لأبی بصیر عبدالمنعم مصطفی حلیمہ)

تیرہویں وجہ:

انہوں نے مسلمان حکمران کے خلاف خروج کرنے کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نام دیا ہے۔

امام طبری نے نقل کیا ہے کہ خوارج عبداللہ بن وہب راسبی کے گھر میں اکٹھا ہوئے تو عبداللہ بن وہب نے خطاب کیا، اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر کہا: اما بعد: اللہ کی قسم! وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن کے فیصلے کو مانتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ یہ تباہی والی دنیا ان کے نزدیک امر بالمعروف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہی عن المنکر اور قول حق کے مقابلے میں زیادہ قابل ترجیح ہو جائے"۔

(تاریخ الطبری: ۳/ ۱۱۵)

بالکل اسی طرح معاصر خوارج بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ظواہری کہتا ہے:

"میں نے صرف نوجوانوں سے ہی نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خواہ وہ کسی گلی میں رہتا ہو یا شہر میں، کسی بستی میں رہتا ہو یا مسجد میں، کسی اسکول میں رہتا ہو یا جامعہ میں کسی فوج میں رہتا ہو یا فیکٹری میں سب سے میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ فوج اور پولیس کے ظلم کو روکنے کیلئے ہر ممکن وسیلے سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں"۔

(اللقاء المفتوح ص ۳۷)

چودھویں وجہ:

ان کا یہ اعتقاد کہ مسلمانوں سے قتال کرنا سب سے بڑا واجب ہے۔

چنانچہ یہ مسلمانوں سے جنگ کرنا اپنا سب سے بڑا واجب سمجھتے ہیں، اور یہ خود اسکی صراحت کرتے ہیں کہ یہ قتال صرف زبانی نہیں بلکہ واجبات میں سے ہے، زید بن حصین طائی سنبسی نے کہا: {فاشهد على أهل دعوتنا من أهل قبلتنا أنهم قد اتبعوا الهوى ونبذوا حكم الكتاب، وجاروا في القول والفعل، وإن جهادهم حق على المؤمنين} ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ مسلمانوں نے اپنے نفس کی پیروی کر لی ہے اور کتاب اللہ کے حکم کو چھوڑ دیا ہے، اور قول وعمل میں ظلم کیا ہے، اسلئے مومنوں پر ان سے جہاد کرنا واجب ہے۔

(البدایۃ والنہایہ: ۱۰/ ۵۷۸)

یہی ان کے اجداد کا عقیدہ ہے اور جہاں تک انکی موجودہ نسل کا تعلق ہے تو یقینی طور پر انکا ایک ہی قول ہے کہ معاصر خوارج کے یہاں بھی اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ابوقتادہ کہتا ہے:

''ان تمام جماعتوں سے جہاد کرنا اور ان سے دوستی نہ کرنا واجب ہے، جب ہم پر یہ واضح ہوگیا کہ یہ سارے گروہ مرتد اور کافر ہیں تو ایسی صورت میں تمام مسلمانوں پر واجب ہوگیا کہ وہ ان سارے گروہ سے جہاد کریں یہاں تک کہ یہ یا تو مٹ جائیں یا اسلام کی طرف واپس آجائیں، اور سارے گروہ سے جنگ کرنا فرض عین ہے''۔

(مقالۃ بین منہجین، مقالہ نمبر ۳۶)

خوارج خواہ وہ متقدمین ہوں یا معاصر سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل اسلام سے قتال کرنا یہود ونصاریٰ سے قتال کرنے کے مقابلے میں زیادہ واجب ہے۔ اور اس تعلق سے مقدسی اور سید فضل جیسے سرغنہ خوارج کے اقوال گزر چکے ہیں۔

چنانچہ رشود نے واضح طور پر کہا کہ ''بلاد حرمین میں جہاد کرنا عراق میں جہاد کرنے سے زیادہ واجب ہے''۔

(میگزین نداء الاسلام، انٹرویو عبداللہ کے ساتھ، منقول از التوحید والجہاد ویب سائٹ، ص ۱۷)

اور سید فضل نے تو پوری امت کو گنہگار بتلایا ہے اگر مسلمانوں سے جہاد نہ کیا گیا، جیسا کہ اسکے اقوال اسکی کتابوں اور رسالوں سے گزر چکے ہیں۔

پندرہویں وجہ:

ان کا اصل مقصد مال وزر کا حصول ہے، اسی لئے یہ اموال اور انکی تقسیم پر بات زیادہ کرتے ہیں، خوارج کے جد امجد ذوالخویصرہ نے مال کی چمک ہی کو دیکھ کر زبانی خروج کیا تھا، یہ بدبخت مال ہی چاہتا تھا، مگر جب اسے اپنی خواہش کے مطابق مال نہیں ملا تو مخلوق میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والے پر ہی ظلم وجور کا الزام لگا دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن بصری کے پاس ایک خارجی نے آکر پوچھا: خوارج کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: وہ دنیا کے طلب دار ہیں، کہا: یہ بات آپ کیسے کہہ رہے ہیں، وہ تو تلواروں سے کھلتے ہیں، اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر نکل جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے مجھے یہ بتاؤ، کیا حاکم نے اسے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، حج وعمرہ کرنے سے روکا ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: پھر میں یہی سمجھوں گا کہ تمہیں دنیا نے روکا ہے جس کے لئے تم لڑائی کر رہے ہو۔

(البصائر والذخائر لأبي حيان التوحيدي: ۱/ ۳۴)

اور جہاں تک معاصر خوارج کا تعلق ہے تو آپ انکی کوئی بھی کتاب یا رسالہ ایسا نہیں پاؤ گے جس کے اندر مال ودولت پر گفتگو نہ ہو۔ چنانچہ فارس زہرانی کہتا ہے:

''بلا استثناء یہ سارے حکمران شخصی طور پر بڑی بڑی کوٹھیوں میں مسلم قوم کا پیسہ لوٹ کر عیش کر رہے ہیں، جن کے کھاتے بیرونی ممالک کے بینکوں میں ہوتے ہیں''۔

(ابن لادن قاهر الزمان لفارس الزهراني، ص ٦)

یہ ابو مصعب سوری ہے جو خاص مال ودولت ہی کو موضوع بحث بنا کر (مسؤولية أهل اليمن تجاه ثروات الجزيرة) کے عنوان سے ایک رسالہ لکھتا ہے۔

معاصر خوارج کی کتابوں کا جائزہ لینے کے بعد مجھ پر یہ واضح ہوا کہ ان کا سارا زور حاکمیت اور دولت پر رہا ہے، یہ اسی دونوں موضوع پر زیادہ گفتگو کرتے ہیں تاکہ کرسی اقتدار حاصل کر کے دنیا کی دولت کمائیں۔

سولھویں وجہ:

مخالفین کے بچوں اور عورتوں کے قتل کو یہ جائز سمجھتے ہیں، یہ اصول تقریباً ان کی تمام کتابوں میں مل جائے گا۔ اور متقدمین خوارج سے یہ ثابت ہے کہ نافع بن ازرق نے جب جہاد نہ کرنے والوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براءت کا اظہار کیا اور انہیں مشرکین کہا تو ساتھ ہی اپنے مخالفین کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے جائز بھی ٹھہرایا۔

(الفرق بین الفرق، ص ۶۱)

اور اس تعلق سے متقدمین خوارج کی بعض کارستانیوں کا بیان تاریخی کتابوں میں منقول ہے۔ اور یہی اصول معاصر خوارج کا بھی ہے، ابوقتادہ نے یہی فتوی دیا ہے اور اسکی موافقت موجودہ دور کے چار بڑے تکفیری خارجیوں نے اس کی موافقت بھی کی ہے: یعنی ایمن ظواہری، فارس زہرانی، ابوبکر ناجی اور مقدسی۔

مقدسی کے اسی فتوے کو الجزائر کے خوارج نے حاصل کیا اور بہت خوش ہوئے، چنانچہ انہوں نے وہاں پر عورتوں اور بچوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا، حاملہ عورتوں کے پیٹ تک کو چاک کر دیا، اس طرح یہ ان کے اسلاف اس برائی میں برابر ہو گئے۔

کتیبۃ الموت خارجی گروپ کا سرغنہ جس نے جزائری حکومت کے سامنے خود کو حوالے کر دیا تھا اس نے یہ اعتراف کیا کہ اس نے خود کو اسلئے حوالے کر دیا ہے کیونکہ یہ لوگ عورتوں اور بچوں کو مارنے لگے تھے جس کا فتوی ابوقتادہ فلسطینی نے دیا ہے۔

(اخبار الشروق، شمارہ نمبر ۱۱۲۰، ص ۳، بتاریخ: ۲۰/ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ)

سترہویں وجہ:

مسلمان حکمرانوں کے خلاف علی الاعلان نکیر کرنا۔

حکام کے خلاف علی الاعلان نکیر کرنے پر شریعت نے سخت نکیر کی ہے اور انہیں چپکے سے نصیحت کرنے پر ابھارا ہے، مگر خوارج نے شروع سے لیکر آج تک ہر دور میں اس شرعی اصول کی مخالفت کی ہے، چنانچہ متقدمین خوارج نے جس طرح سیدنا عثمان اور علی کے ساتھ کیا اسی طرح معاصر خوارج بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ حکمرانوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔

بلکہ معاصر خوارج رسائل لکھ کر حکمرانوں کے نام کھلے عام بھیجتے ہیں، چنانچہ اسامہ بن لادن نے (رسالہ الی ابی رغال) کے نام سے سعودی حکمرانوں کے نام سے کتاب لکھی ہے جس کے اندر صرف سب وشتم اور تکفیر بھرا ہوا ہے۔

اسی طرح ایک خارجی سلطان عتیبی نے بھی (الحق والیقین فی عداوۃ الطغاۃ والمرتدین) کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

اٹھارہویں وجہ:

معمولی اختلاف ہو جانے پر یہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہیں۔

چنانچہ نجدہ خارجی کو اسکے بعض ساتھیوں نے قتل کر دیا تھا۔(تاریخ طبری:۶/ ۱۷۴)

اسی طرح معاصر خوارج کے بارے میں تواتر سے خبریں آتی رہتی ہیں کہ معمولی اختلاف کرنے پر یہ بھی ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہیں۔

چنانچہ جزائر کے واقعات کو لیکر معاصر خارجی مورخ ابو مصعب سوری کہتا ہے:

"۱۹۹۵ء کے اواخر میں ابوعبدالرحمن امین اور اسکی منحرف قیادت نے شیخ محمد السعید، مجاہد عبدالوہاب عمارہ اور دیگر مجاہدین کو دھوکے سے قتل کر دیا"۔

(مختصر شہادتی علی الاوضاع فی الجزائر، ص ۱۷)

مزید کہتا ہے:

"اسی طرح ان لوگوں نے بہت سے عرب افغان مجاہدین کو بھی قتل کر دیا ہے اس بنیاد پر کہ وہ بدعتی تھے اور سلفی عقیدے پر نہیں تھے اور ان کے اعمال کی مخالف کرتے تھے، اسی طرح ان لوگوں نے لیبیا کے بہت سے مجاہدین کا دھوکے سے قتل کیا ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(مختصر شهادتی علی الاوضاع فی الجزائر، ص ۵۳)

آگے کہتا ہے کہ ”۱۹۹۶ء کے اواخر میں شیخ محمد السعید کی جماعت نے ابو عبدالرحمن امین اور اسکی جماعت کو قتل کیا“۔

(مختصر شهادتی علی الاوضاع فی الجزائر، ص ۵۳)

گویا جو مثل ہے کہ قاتل کسی دن مقتول بھی بن سکتا ہے تو یہ مثل ان خوارج پر ہی پورا اتر رہا ہے۔

یہ خارجی آگے مزید کہتا ہے:

”امین کی جماعت سے بچ کر نکل جانے والے ایک نوجوان سے انہوں نے شرعی مصادر کے بارے میں سوال کیا تھا تو اس نے جواب دیا، ان کے پاس ایک شرعی کمیٹی تھی، وہی سب کچھ تھا، اسکے بعد امین کے فیصلے تھے، جس کے پاس ایک بارعب ڈراؤنی شکل کا ایک قاضی تھا، ان لوگوں کا تصرف بالکل حسن صباح اور حشاشین کی طرح ہوتا تھا کہ ہر وقت تلوار اور مرگھٹ سامنے ہوتا“۔

ابن کثیر نے سچ کہا ہے کہ یہ خوارج بنی آدم کے اندر سب سے عجیب وغریب مخلوق ہے۔

(البدایۃ والنہایۃ: ۷ / ۳۱۳)

انیسویں وجہ:

فتنے کے اندر قتل ہونے والے اپنے آدمی کو اور مسلم حاکم کے خلاف خروج کرنے والے کو یہ شہید کہتے ہیں۔

فتنہ وفساد بھڑکانے کے بعد اس میں جو بھی مرتا ہے اسے شہید کہنا ہمیشہ سے ان خوارج کا طریقہ رہا ہے۔ بصرہ کے اندر خوارج جب اکٹھا ہوئے تو بعض نے بعض سے کہا: کاش ہم اللہ کی راہ میں نکلتے، ہمارے ساتھیوں کے نکلے بہت وقت ہوگیا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہمارے علماء اللہ کی زمین میں نکل جائیں، اور لوگوں کیلئے روشنی بن کر رہیں، انہیں دین کی دعوت دیں، اور ہمارے تقوی اور اجتہاد والے بھی نکلیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اورشہید ہو کر اپنے رب سے جا کر مل جائیں جہاں زندہ رہ کر عنداللہ رزق حاصل کریں۔

(تاریخ طبری:۵/ ۵۶۷)

اور معاصر خوارج بھی اس صفت میں پوری طرح ملوث ہیں چنانچہ انہوں نے اس باب میں بہت سارے رسائل اور مقالات تحریر کئے ہیں۔

بلاد حرمین کے اندر القاعدہ کی شرعی کمیٹی کا مفکر مانا جانے والا طویلعی [**ھل یغسل الشھید ؟**] کے عنوان سے ایک رسالہ لکھتا ہے اور آخر میں اس نتیجے پر پہونچتا ہے کہ اسکے ساتھیوں کو غسل نہیں دیا جائے، یہ وہ ساتھی ہیں جو خودکش بمباری میں اپنے بدن کے چیتھڑے کر لیتے ہیں، اور معصوم جانوں اور مالوں کو تباہ کرتے ہیں، ایسے ہی سفاک درندوں کے بارے میں کہتا ہے کہ نہ انہیں غسل دیا جائے گا اور نہ ہی ان پر جنازہ پڑھی جائے گی۔ یہ شہداء خواہ جزیرہ عرب کے اندر طاغوتی فوجوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے ہوں یا ان کے علاوہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے۔

(ھل یغسل الشھید؟ لعبدالعزیز طویلعی ص ۳)

معلوم رہے کہ یہ خارجی بلاد توحید کی فوج کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔

یہ تو ان کے اسلاف میں پایا جاتا تھا کہ انکے اجداد خوارج اپنے مقتولین کو شہید کہتے تھے، اور آج کے خوارج بھی اپنے تمام مقتولین کو شہید کہتے ہیں، مگر آج کے خوارج اپنے اجداد خوارج سے دو قدم آگے ہیں اس طرح کہ یہ زندہ لوگوں کو بھی شہید کہتے ہیں، جبکہ تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا ہے، صرف اسی خارجی فرقے کے نزدیک یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ یہ اپنے زندوں کو بھی شہید کہتی ہے۔

بلکہ ان لوگوں نے ایک اور بدعت ایجاد کر رکھی ہے کہ جو آج تک تاریخ اسلام میں نہیں پایا جاتا تھا، وہ یہ کہ یہ انٹرنٹ پر ایک فلم دکھاتے ہیں، اور اسے شہید کی شادی کا نام دیتے ہیں، دراصل یہ جب کسی نوجوان کو خودکش بمباری کیلئے بھیجتے ہیں اور وہ بمباری کر کے جہنم رسید ہو جاتا ہے تو یہ تکفیری ادھر اسکے نام پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہید کی شادی کا جشن مناتے ہیں۔

ہمارے پاس ایسے عینی شواہد موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ معاصر خوارج اپنے پیروکاروں کو شہداء کہتی ہے، اور انہیں حور عین سے معانقہ کی خوشخبری دیتی ہے، حالانکہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا اور کھا پی رہا ہوتا ہے۔

اس فلم کا خلاصہ یہ ہیکہ اس میں کچھ لوگ ڈھول بجا رہے ہوتے ہیں ساتھ میں کچھ رجزیہ گیت گا رہے ہوتے ہیں جسے دف کے ساتھ گنگناتے ہیں، اور ناچتے بھی ہیں، جبکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ناچنا یہ ناقصات عقل و دین کی فطرت میں ہے، اور یہ سب ہنگامہ اور رقص وسرود اس نوجوان کے چاروں طرف ہوتا ہے جو خودکشی کیلئے کمر کس رہا ہے، ان اشعار اور گیت میں چند الفاظ یہ بھی ہیں:

زفوا الشهيد للجنة　　اللہ اللہ اللہ

زفوا الشهيد خلوه يتهنى　　اللہ اللہ اللہ

زفوا الشهيد لبيته الثانى　　اللہ اللہ اللہ

ترجمہ: شہید کو جنت کیلئے تیار کردو　　اللہ اللہ اللہ

شہید کو تیار کر کے چھوڑ دو کہ وہ عیش کرے　　اللہ اللہ اللہ

شہید کو اسکے دوسرے گھر کیلئے تیار کردو　　اللہ اللہ اللہ

شب زفاف کی یہ تیاری معاصر خوارج کی بے انتہا جہالت پر دلالت کرتی ہے، اگر ہم نے اسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا تو ایسی باتوں پر یقین ہی نہیں آتا کہ تھوڑی عقل والا انسان بھی ایسا نہیں کرسکتا۔

ایسی شب زفاف کی تیاری پر چند شرعی ملاحظات درج ذیل ہیں:

پہلا ملاحظہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی ایک نوجوان کو متعین کر کے اسکے حق میں شہادت کی گواہی دینا یہ شریعت کے مخالف ہے۔

دوسرا ملاحظہ:

اس میں اس بات کی یقین دہانی ہے کہ وہ جنت میں جا کر حورعین سے معانقہ کرے گا، اور اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ کسی کیلئے جنت یا جہنم کی سرٹیفکٹ نہیں دیتے، سوائے اسی شخص کے جس کے حق میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے گواہی دی ہو، ہاں اہل سنت نیک لوگوں کیلئے جنت کی امید کرتے ہیں اور بروں کیلئے خوف کھاتے ہیں۔

تیسرا ملاحظہ:

اور یہ لفظ جلالہ (اللہ) کا تکرار صرف صوفیوں کے یہاں معروف ہے۔

چوتھا ملاحظہ:

یہ لوگ اس شخص کے ارد گرد گھومتے ہیں جس کیلئے شہادت کی گواہی دیتے ہیں، اور رقص کرتے ہیں، اور رقص کرنا عورتوں کی فطرت ہے، جیسا کہ اس پر بات گزر چکی۔

ابن لادن اور اسکے پیروکاروں اور اسکے مفکروں سے کہا جائے گا کہ اس طرح کی بدعت تم لوگوں کو مبارک ہو، تاریخ اسلام یا سابقہ امتوں میں یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ خودکشی کرنے سے پہلے اسکے ارد گرد لوگ ناچتے اور گانا گاتے ہوں، اور ڈھول اور شادیانے بجاتے ہوں، یہاں تک کہ یہ تکفیری حروری آئے انہوں نے اس طرح کی احمقانہ حرکت کرنے لگے۔ گویا یہ اس شخص کیلئے سزا ہے جو صراط مستقیم سے ہٹ جاتا ہے۔

بیسویں وجہ:

خوارج کے یہاں قتل کرنے میں اگر کوئی غلطی کر جائے تو اسے متاول مانا جاتا ہے۔

طبری نے نقل کیا ہے کہ خوارج ہی میں سے ایک شخص قطری بن فجاءہ کی طرف سے کرمان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقے میں گورزتھا، اسکا نام مقعطرضبی تھا، وہ ایک سریہ میں نکلا ہوا تھا، اس نے ایک شخص کو قتل کر دیا، خوارج نے قطری سے جا کر شکایت کر دی، اور قصاص کا مطالبہ کیا تو قطری نے کہا: ہم ایسا نہیں کر سکتے، اس نے تاویل کی اور اس میں خطا کر گیا، وہ بڑے فضل والا ہے اسے تم قتل نہیں کر سکتے۔

(تاریخ طبری: ۳/ ۷۰ ۴)

اور جہاں تک معاصر خوارج کا تعلق ہے تو اس طرح کے واقعات ان کی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں۔ چنانچہ عطیۃ اللہ عراقی کہتا ہے:

"کچھ لوگ قابض کافروں کے ساتھ مجاہدین کے خلاف کام کرتے ہیں، اور مجاہدین جب ان پر قابو پاتے ہیں تو قتل کر دیتے ہیں، بعد میں پتہ چلتا ہے کہ مقتول الزامات سے بری تھا، اور یہ قتل غلطی سے ہوا، اسلئے اس کے بعد ایک ہی صورت بچتی ہے کہ مقتول کے اولیاء کو راضی کر لیں اور اسکی دیت دے دیں، اور اس قتل خطا پر معافی مانگ لیں، اس طرح کی مثالیں بہت ہیں"۔

(دفاعاعن المجاهدین لعطیہ اللہ العراقی، ص ۸۴)

اور جہاں تک ابوقتادہ کا تعلق ہے تو یہ پہلے ہی تاویل کر دیتا ہے چنانچہ کہتا ہے:

"اسلامی جماعت والے جزائر میں جو بھی غلطی کرتے ہیں اسکے لئے کوئی نہ کوئی تاویل ہوتی ہے"۔

(مقالات بین منہجین، مقالہ نمبر ۷۶)

اور ایک دوسری جگہ کہتا ہے:

"مسلح اسلامی جماعت نے الجزائر کے اندر مرتدین کے خلاف جہاد کرنے میں حق وانصاف کا راستہ پکڑا ہے، وہ صحابہ کے منہج پر قائم ہیں، اسلئے اس جھنڈے اور اس منہج کو بدنام کرنے کیلئے اسکے خلاف پروپیگنڈا پھیلانے سے باز رہنا چاہئے"۔

(الجہاد، ص ۲۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکیسویں وجہ:

مسلم معاشرے کو یہ دارالکفر کہتے ہیں، کتب الفرق کے اندر خوارج کی طرف سے یہ وضاحت بہت مل جائے گی، بلکہ بعض خوارج تو اپنے تمام مخالفین کے دیار کو دارالکفر مانتے ہیں، اور بعض توقف اختیار کرتے ہیں، اور بعض کہتے ہیں کہ دارسلطان اور اسکے ارد گرد کے علاقے دارالکفر ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے خوارج کے تعلق سے کہا:

”انہوں نے اپنے علاقے کو دارالہجرہ اور مسلمانوں کے علاقے کو دارالکفر اور دارالحرب کہا ہے“۔

(مجموع الفتاوی: ۱۳/ ۳۵)

مگر معاصر خوارج کے یہاں صرف ایک ہی قول ہے کہ یہ سب دارالکفر ہے۔

فارس زہرانی کہتا ہے:

”حکم کی علت کی معرفت دار پر موقوف ہے، اور یہ معلوم ہے کہ مسلم ممالک میں اکثریت مسلمانوں کی ہے مگر چونکہ وہاں کے حکام وضعی قوانین کے ذریعے حکومت کرنے کی وجہ سے مرتد ہیں اسلئے یہ سب دیار کفر ہیں“۔

(سلسلۃ العلاقات الدولیہ لفارس الزھرانی، پہلا حلقہ ص ۲۱)

بائیسویں وجہ:

شروع سے آج تک یہ تاریخ رہی ہے کہ خوارج بری طرح مارے جاتے ہیں، اور انکا جھنڈا کہیں نہیں دیر پا رہتا ہے، یہی چیز حدیثوں میں وارد ہوئی ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ جب جب اپنا سر اٹھائیں گے کاٹ دیئے جائیں گے)۔ اس طرح کے الفاظ بیس سے زائد مرتبہ وارد ہوئے ہیں۔

ماضی میں ایسا ہی ہوا ہے، اور اس وقت بھی ان کا یہی حال ہے چنانچہ یہ جب بھی اپنا کوئی امیر چنتے ہیں بطور خاص مملکت توحید اور الجزائر میں تو اس امیر کو اور اسکے چننے والوں کو بری طرح قتل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کر دیا جاتا ہے۔

آج کے خوارج سے یہ پوچھا جائے کہ جب تمہارے نزدیک آج کے مسلم حکام مسیلمہ کذاب سے بھی زیادہ برے ہیں جیسا کہ طویلعی نے کہا ہے، اور یہ یہود ونصاری سے بھی برے ہیں جیسا کہ ابوبصیر نے کہا ہے اوران کی فوج شیطان کی راہ میں لڑتی ہے بلکہ تاتاری فوج آج کے مسلم فوج سے بہتر تھی، تو آخر اللہ تعالی تمہاری گردنوں کو ان کے قابو میں کیوں دیتا ہے جو تمہیں بری طرح کاٹتے ہیں، اور باقی تمہارے ساتھی پہاڑوں کے غاروں اور جنگلوں میں چھپے پھرتے ہیں؟

سچے مجاہدین وہ ہوتے ہیں وہ شرعی جہاد کرتے ہیں وہ اللہ کے اولیاء ہوتے ہیں اوران کے بارے میں جو ربانی سنت ہے وہ کبھی نہیں بدلے گی، اور وہ یہ کہ کبھی یہ شکست کھاتے ہیں تو کبھی فتح بھی پاتے ہیں، تمہاری طرح ہمیشہ شکست ہی سے دو چار نہیں ہوتے، بلکہ ذلت ورسوائی تمہارا مقدر ہے، تم لوگ ہمیشہ غاروں ہی میں چھپے رہتے ہو، سچے مجاہدین میدان میں لڑتے ہیں بزدلوں کی طرح خودکش حملہ نہیں کرتے۔

ہرقل نے نصرانیت پر ہونے کے باوجود اس الٰہی سنت کو سمجھ لیا تھا جب اس نے ابوسفیان سے سوال کیا تھا کہ تمہارے درمیان جنگ کیسی ہے؟ یعنی قریش اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان، تو ابوسفیان نے کہا تھا: ہمارے درمیان جنگ ڈول کی طرح ہے کبھی وہ جیتتے ہیں اور کبھی ہم، تو ہرقل نے کہا تھا کہ انبیاء ایسے ہی ہوتے ہیں۔

تیئیسویں وجہ:

بدزبانی اور بدکرداری خوارج کی صفات میں سے ہے، اسے انہوں نے اپنے اسلاف سے سیکھا ہے۔ چنانچہ ابوقتادہ علماء کے تعلق سے کہتا ہے:

”کاش یہ علماء جعد بن درہم اور جہم بن صفوان کی طرح ہوتے، مگر ہمیں یقین ہے کہ وہ سب سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زیادہ خبیث، کمتر اور ذلیل ہیں"۔

(الجہاد والاجتہاد، ص ۸۱)

مقدسی ایک جگہ اپنے رسالے کے اندر کہتا ہے:

"دین کو آخران بادشاہوں اور علمائے سوء کے علاوہ کون برباد کر رہا ہے"۔

مزید یہ کبار علماء کمیٹی کو خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے جن میں سرفہرست ابن باز اور عثیمین رحمہم اللہ ہیں:

"ان علمائے سوء اور حکومت کے درباری ملاؤں نے حملہ شروع کر دیا اور انکے دین اور عزت وآبرو کے ساتھ خوب کھلواڑ کیا گویا کتے ہوں جو گوشت کے گرد گھومتے رہتے ہیں"۔

دیکھیں اس خبیث خارجی کو جو اس وقت سب سے بہتر علمائے اہل سنت کو کتوں سے تشبیہ دے رہا ہے!

اس سے کہا جائے کہ جس نے تمام حکام اور مسلمانوں کی تکفیر کر کے ان کے ملکوں کو یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ تک کو دارالکفر کہہ دیا وہ کتا کہے جانے کے زیادہ لائق ہے۔

کیوں کہ تم جیسے خوارج کے بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خوارج دوزخی کتے ہیں۔

چوبیسویں وجہ:

یہ قاصدوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

چنانچہ طبری نے نقل کیا ہے کہ جب سیدنا علی بن ابی طالب نے خوارج کی طرف اپنا قاصد حارث کو بھیجا تو انہوں نے قاصد کو قتل کر دیا۔

(فقہ السیرۃ النبویہ مع موجز لتاریخ الخلافۃ الراشدہ، ص ۳۷۶)

حالانکہ قاصد کو قتل کرنا ہر زمانے میں بہت بڑا جرم مانا گیا ہے حتی کہ دور جاہلیت میں بھی لوگ قاصد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو قتل نہیں کرتے تھے، اور اسلام آنے کے بعد اس رواج کو باقی رکھا گیا، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے مسلیمہ کذاب کے قاصدوں کے بارے میں فرمایا: (اگر ایسی بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا ہے تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا)۔

جبکہ یہ ایسے شخص کے قاصد تھے جس نے نبوت کا دعوی کیا تھا اور ان دونوں نے اسکی نبوت کا آپ ﷺ کے سامنے اقرار بھی کیا، مگر پھر بھی رسول اللہ ﷺ نے انہیں قتل نہیں کیا، اور معاصر خوارج کا حال یہ ہیکہ یہ قاصدوں کو قتل کر کے اسے تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہیں، گرچہ وہ قاصد مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔

چنانچہ ایک واقعے میں پاکستان کے اندر خوارج نے مصری سفات خانہ کے اندر گھس کر حملہ کر دیا۔

اور اسی طرح خوارج نے جب عراق کے اندر ایک مصری سفیر پر قابو پایا تو اسے بری طرح ذبح کر دیا اور اسکی فلم بنا کر دکھائی بھی، اور اسی کے ساتھ ایک بیان جاری کیا جس کا نام (الصارم البتار علی سفیر الکفار) رکھا!

(یہ بیان القاعدہ کی طرف سے تھا، بتاریخ: ۲۸/ جمادی الاولی ۱۴۲۶ھ)

سبحان اللہ! ایک مسلم ملک کے مسلمان سفیر کو بری طرح حیوانیت کا ثبوت دیتے ہوئے ذبح کیا جاتا ہے اور پھر اسکی فلم بنائی جاتی ہے، حالانکہ شریعت کے اندر کفار کے قاصدوں تک کو قتل کرنے سے منع ہے گرچہ وہ مرتدین کفار ہی کے کیوں نہ ہوں۔

اسی طرح معاصر خوارج کے ہاتھوں عراق کے اندر جزائری سفیر کو بھی قتل کیا گیا ہے۔

پچیسویں وجہ:

سیاسی قتل کی سنت:

اس خونی سنت کا سلسلہ متقدمین خوارج نے شروع کیا تھا، جنہوں نے دو خلفائے راشدین (عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب) کو قتل کیا، جو کہ اپنے اپنے زمانے کے سب سے بہتر انسان تھے، ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج نے دنیا کے سب سے زیادہ انصاف پسند عادل بادشاہ سیدنا معاویہ اور انکے ساتھی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو دھوکے سے قتل کرنا چاہا مگر ناکام رہے۔

اسی سنت کو معاصر خوارج نے بھی جاری کیا بلکہ انہوں نے اس بدعت کا اضافہ بھی کیا کہ اس درندہ صفت خونی سنت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا اور کہا کہ یہ سنن مہجورہ میں سے ہے۔

چنانچہ فارس زہرانی نے اس باب میں دو رسالے تالیف کئے، پہلے کا نام: (الباحث فی حکم قتل رجال المباحث) ہے اور دوسرے کا نام: (تحریض المجاھدین الابطال علی إحیاء سنۃ الاغتیال) ہے۔

اس کے علاوہ دیگر خوارج نے اپنی کتابوں کے اندر اس خارجی سنت پر بہت کچھ لکھا ہے اور اس مزعومہ سنت پر ان کا سب سے بڑا استدلال درج ذیل اس حدیث سے ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا, يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ, فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ, قَالَ: " نَعَمْ ".....

ترجمہ: سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت ستا رہا ہے۔" اس پر محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ اجازت دیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آپ نے فرمایا "ہاں مجھ کو یہ پسند ہے۔"

چھبیسویں وجہ:

ان کا یہ اعتقاد رکھنا کہ فرقہ ناجیہ وہی ہیں، اور اس وقت کتاب وسنت کے مطابق انکے سوا کوئی عمل نہیں کرتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس بارے میں سب سے پہلے جو لوگ گمراہ ہوئے وہ خوارج ہیں، جنہوں نے خود اپنے حق میں یہ فیصلہ کرلیا کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول پر صرف وہی چل رہے ہیں، اور علی ومعاویہ اور دونوں کی فوجیں معصیت اور بدعت پر ہیں، اسی لئے انہوں نے مسلمانوں کے جان ومال کو حلال کیا“۔

(الاستقامۃ لابن تیمیہ: ۱/ ۱۳)

اور یہی وجہ ہے کہ یہ خود کو موحدین کہتے ہیں!

چنانچہ مقدسی اپنے رسالے (الثلاثینیہ) میں کہتا ہے:

”ان چند ورقات کے ذریعے میں سائل اور دیگر لوگوں کے لئے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں اور میرے دیگر وہ موحدین ساتھی جو اس مبارک دعوت کے مویدین ومعاونین ہیں اور جو جہاں کہیں بھی ہوں ہم سب تکفیر میں غلو کی تہمت سے براءت کا اظہار کرتے ہیں“۔

یہاں پر اس نے موحدین سے مراد اپنے خارجی ساتھیوں کو لیا ہے۔

ستائیسویں وجہ:

جو برائی نہیں ہے اسے برائی بنانا۔ اس صفت کا ذکر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔

بایں طور کہ بدبخت ذوالخویصرہ نے تقسیم غیمت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو برائی ٹھہرایا، جبکہ معاملہ اس طرح نہیں تھا۔

یہی معاملہ ہمارے معاصر خوارج کا بھی ہے؛ کیونکہ یہ بھی حکام کی تنقید اس لئے کرتے ہیں کہ انہوں نے کفار کے ساتھ معاہدہ کرلیا ہے حالانکہ یہ کوئی برائی نہیں ہے؛ بلکہ ممکن ہے کمزوری کے وقت مسلمانوں کے خون کی محافظت کی خاطر اسے واجب مانا جائے۔

اور یہ بات گزر چکی کہ اسامہ بن لادن نے امن معاہدہ کے پہل کی وجہ سے کس طرح ملک عبداللہ کی تکفیر کی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقدسی سے یہ سوال کیا گیا: مسلمانوں کی سرزمین پر قابض یہودیوں سے مصالحت کرنا جائز نہیں ہے مگر جو ان سے مصالحت کرے اور سرزمین فلسطین کے اندر جہاد کرنے والی اسلامی تحریکوں کے ختم کرنے میں یہودیوں کا ساتھ دے اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

اس پر جواب دیا: ان یہودیوں سے جو بھی معاہدات کئے جارہے ہیں وہ سب کفریہ ہیں، بلکہ موجودہ مرتد حکومتوں کی طرف سے اگر ہے تو اس سے ان کے کفر میں مزید اضافہ ہوگا؛ کیونکہ یہ تو اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر اور اولیاء اللہ مجاہدین سے لڑ کر پہلے ہی سے کافر ہیں۔

(میگزین نداء الاسلام، انٹرویو عبداللہ کے ساتھ، منقول از التوحید والجہاد ویب سائٹ، ص ۱۳)

حالانکہ کمزوری کے وقت مسلمانوں کے خون کو روکنے کیلئے کفار سے معاہدات کرنا واجب ہوجاتا ہے بلکہ یہ کمزور مسلمانوں کے حق میں بہت بڑی نیکی مانی جائے گی، کیونکہ اس سے مسلمانوں کے خون کی حفاظت ہوتی ہے اور اسلام کی بقاء ہے، مگر اسی نیکی کو یہ خوارج برائی بلکہ سب سے بڑا کفریہ عمل مانتے ہیں۔

میں نے شروع ہی میں یہ ذکر کیا تھا کہ معاصر خوارج بعض صفات میں متقدمین خوارج سے بہت آگے ہیں، انہیں میں سے یہ صفت بھی ہے۔

چنانچہ معاصر خوارج نے صرف یہی نہیں کیا کہ جو برائی نہیں ہے اسے برائی قرار دیا بلکہ اس سے تجاوز کرتے ہوئے اس بھلائی کو کفر اور ارتداد تک پہونچا دیا۔

اسی تعلق سے مقدسی کہتا ہے:

"اس وقت بڑے بڑے اپنے کو عالم کہنے والے جہلاء سب سے بڑی جس خیانت کا ارتکاب کررہے ہیں وہ ہیکہ نوجوانوں کو تکفیر مطلق کے باب کو سمجھنے اور سیکھنے سے منع کررہے ہیں، سد ذریعہ اور فتنہ کا بہانہ بنا کر، یہ دراصل سب سے بڑے گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(رسالہ الثلاثینیہ ص ١٦)

اس ظالم خارجی کے کلام کو غور سے دیکھیں کہ کس طرح اس نے تکفیر سے ڈرانے کو خاص طور سے نااہل نوجوانوں کو اس سے دور رہنے کی تلقین کرنے کو برائی بتا رہا ہے، جبکہ یہ بہت بڑی نیکی ہے، مگر اس حروری خارجی نے اسے خیانت بتا دیا بلکہ سب سے بڑی خیانت۔

اٹھائیسویں وجہ:

غیر شرعی طریقے سے فیصلہ کرنے کے مسائل میں بغیر تفصیل کے تکفیر مطلق کا عقیدہ رکھنا۔

اس صفت کے اندر متقدمین اور معاصر سارے خوارج برابر ہیں، چنانچہ ابوالمظفر سمعانی نے کہا:

"جان لیں کہ خوارج اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں: جو غیر شرعی طریقے سے فیصلہ کرے وہ کافر ہے، جبکہ اہل سنت والجماعہ کہتے ہیں کہ شرعی طریقے کو چھوڑنے سے کافر نہیں ہوگا"۔

(تفسیر سمعانی: ٢/ ٤٢)

اسی منہج پر معاصر خوارج بھی چل رہے ہیں چنانچہ ان کی طرح جو تکفیر نہ کرے وہ علمائے مرجئہ میں سے ہے، اور انہوں نے تکفیر کے باب میں بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں۔

انتیسویں وجہ:

انتقامی بدلہ جیسے جاہلی سنت کا انہوں نے احیاء کیا، چنانچہ یہ انتقامی کاروائی کا نام دیگر مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں۔

امام طبری نے نقل کیا ہے: (كان من حديث ابن ملجم وأصحابه أن ابن ملجم والبرك بن عبد الله وعمرو بن بكر التميمي اجتمعوا، فتذاكروا أمر الناس، وعابوا على ولاتهم، ثم ذكروا أهل النهر، فترحموا عليهم، وقالوا: ما نصنع بالبقاء بعدهم شيئًا! إخواننا الذين كانوا دعاة الناس لعبادة ربهم، والذين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانُوا لا يخافون فِي اللّٰه لومة لائم، فلو شرينا أنفسنا فأتينا أئمة الضلالة فالتمسنا قتلهم، فأرحنا مِنْهُمُ البلاد، وثأرنا بهم إخواننا!)۔

ترجمہ: ابن ملجم اور اسکے ساتھیوں کا معاملہ یہ تھا کہ ابن ملجم، برک بن عبداللہ اور عمرو بن بکر تمیمی نے اکٹھا ہو کر لوگوں کے معاملات پر گفتگو کی اور حکام پر طعن و تشنیع کیا، اہل نہروان کو یاد کیا اور ان کیلئے رحمت کی دعائیں کیں، اور کہا: اب ان کے بعد ہم رہ کر کیا کریں گے! وہ ہمارے بھائی تھے جو لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے تھے اور جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے، اب اگر ہم بھی اپنی جانوں کو فروخت کر دیں اور موجودہ گمراہ حکام کے پاس جا کر انہیں قتل کر دیں تاکہ ان سے ملک و ملت کو راحت مل سکے، اور دوسری طرف ہمارے بھائیوں کیلئے انتقام بھی ہو جائے گا۔

(تاریخ الطبری: ۵/ ۱۴۴)

اور آج کے خوارج بھی اپنے خارجی اسلاف کے منہج پر قائم ہیں۔

ریاض بم دھماکے میں ہلاک ہونے والے مجرمین میں ایک علی معبدی حربی بھی تھا جب اس سے سوال کیا گیا تھا کہ تم لوگ ایک مسلم ملک میں بم دھماکے کیوں کرتے ہو؟ تو اس نے بہت سارے اسباب بتلائے جن میں ایک سبب یہ بھی بتلایا کہ ہم اپنے ان بھائیوں کا انتقام لینا چاہتے تھے جنہیں سعودی حکومت نے مارا ہے۔

(القاعدہ کے طرف سے جاری ہونے والی ''غزوات الریاض'' نامی کیسٹ)

اور جب وزارت داخلہ میں بم دھماکہ کیا تھا تو اس وقت خوارج عصر نے یہ بدبختانہ بیان بھی جاری کیا تھا جس کے اندر اپنے جرائم کو یہ کہہ کر جائز ٹھہرایا تھا کہ:

''ہم شیخ یوسف عبیری، شیخ احمد دخیل کے خون کو نہیں بھول سکتے، اور نہ ہی ترکی دندنی، خالد حاج،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعب محیانی ، سلطان قحطانی اورابراہیم الریس جیسے بہادروں کے خون کو بھول سکتے ہیں ، یہ سب یہود ونصاری کے ہاتھوں قتل نہیں کئے گئے بلکہ ذلیل و بدبخت مرتدین کے ہاتھوں قتل کئے گئے،اسلئے ہمارے زخم اسی وقت مندمل ہوں گے جب ہم اسی طرح مبارک جہاد کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہے“۔

(بیان کتائب الحرمین،کتیبۃ الاستشہادیین)

آپ غور کریں کہ بلاد توحید کے موحدین فوجیوں کوقتل کرکے کیسے یہ اسے مبارک جہاد کا نام دے رہے ہیں۔

یہ ابن لادن اورظواہری کے چیلے ہیں جو موحدین فوجیوں کوقتل کرکے کیسے یہ اسے مبارک جہاد کا نام دے رہے ہیں اورساتھ ہی اسے رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی بتارہے ہیں۔

کیااب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ وہ لوگ جوغفلت کی نیندسورہے ہیں معاصرخوارج کی حقیقت کو جان لیں؟!

تیسویں وجہ:

یہ ایسی چیزکوتقرب الی اللہ کاذریعہ بناتے ہیں جوبغض اوررحمت الہی سے دوری کا سبب ہو،چنانچہ یہ بدبخت خارجی ابن ملجم ہے جواپنے زمانے کے سب سے بہترشخصیت سیدناعلی کوقتل کرکے اسے تقرب الی اللہ کاذریعہ اورنیکی سمجھ رہاہے۔

اورجہاں تک معاصرخوارج کا تعلق ہے تو انہوں نے اس باب میں تین شرعی محرمات کاارتکاب کیاہے جوسب غضب الہی اوراسکے عذاب کا سبب ہیں، اس کے باوجود یہ اسے حصول جنت ، بلندی درجات اورکفارہ گناہ کاذریعہ سمجھتے ہیں،اورتین شرعی محرمات یہ ہیں:

* ۔خودکشی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

* -معصوم مسلمان کا قتل

* -اہل ذمہ کا قتل

چنانچہ آج کا خارجی جب مسلمان ملک کے اندر خودکش بم دھماکہ کرتا ہے اور اس کے ذریعے معصوم مسلمانوں کی جان لیتا ہے تو یہ اس قتل کو حصول جنت کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

ان خوارج کے نزدیک یہ تینوں شرعی محرمات عظیم نیکیوں میں شمار ہوتی ہیں، اس طرح آپ دیکھیں گے تو پتہ چلے گا کہ معاصر خوارج نیت اور عمل ہر اعتبار سے متقدمین خوارج کی روش پر قائم ہیں بلکہ ان سے بھی آگے ہیں۔

اکتیسویں وجہ:

دیار مسلمین سے ہجرت کر کے گوشہ نشینی اختیار کرنے کی دعوت دینا ہے، اور متقدمین خوارج اس میں ممتاز ہیں، جیسا کہ ابن ابی اوفی حدیث گزری ہے جس کے اندر ان کے غلام نے خوارج کے ساتھ انہیں ہجرت کرنے کی دعوت تھی، اور وہ روایت اس طرح ہے:

عن سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ كُنَّا نُقَاتِلُ الْخَوَارِجَ وَفِينَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى وَقَدْ لَحِقَ لَهُ غُلَامٌ بِالْخَوَارِجِ وَهُمْ مِنْ ذَلِكَ الشَّطِّ وَنَحْنُ مِنْ ذَا الشَّطِّ فَنَادَيْنَاهُ أَبَا فَيْرُوزَ أَبَا فَيْرُوزَ وَيْحَكَ هَذَا مَوْلَاكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ لَوْ هَاجَرَ قَالَ مَا يَقُولُ عَدُوُّ اللَّهِ قَالَ قُلْنَا يَقُولُ نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ هَاجَرَ قَالَ فَقَالَ أَهِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ

ترجمہ: سعید بن جمہان رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ خوارج سے قتال کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ جو ہمارے ساتھ تھے" کا ایک غلام خوارج سے جا ملا وہ لوگ اس طرف تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہم اس طرف، ہم نے اسے" اے فیروز! اے فیروز! کہہ کر آوازیں دیتے ہوئے کہا ارے کمبخت! تیرے آقا حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ تو یہاں ہیں وہ کہنے لگا کہ وہ اچھے آدمی ہوتے اگر تمہارے یہاں سے ہجرت کر جاتے، انہوں نے پوچھا کہ یہ دشمن اللہ کیا کہہ رہا ہے؟ ہم نے اس کا جملہ ان کے سامنے نقل کیا تو وہ فرمانے لگے کیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرنے والی ہجرت کے بعد دوبارہ ہجرت کروں گا؟ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو انہیں قتل کرے یا وہ اسے قتل کر دیں۔

معاصر خوارج بھی اسی راہ پر چل رہے ہیں، چنانچہ ابو بصیر طرطوسی لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

"ایک مومن کیلئے واجب ہے کہ وہ مادی اور معنوی ہر اعتبار سے جاہلی سماج سے نکل کر مومنوں کی فوجی کیمپوں کی طرف چلے آئیں، اسی میں مصلحت کا تقاضہ ہے اور یہی شرعی سیاست کا مطالبہ ہے تا کہ وہ ہر طرح سے ممتاز رہیں، اور فریضہ جہاد کے احیاء کیلئے ہجرت وقت کی اہم ضرورت ہے"۔

(الھجرۃ لأبي بصیر، ص ۷)

معاصر خوارج نے اس باب میں کئی کتابیں لکھی ہیں، اور ابن لادن نے تو اپنے پیروکاروں کو بلاد توحید مملکت سعودی عرب سے بلکہ مکہ اور مدینہ سے افغانستان ہجرت کرنے کی دعوت دی ہے، کیونکہ اس کے نزدیک یہ ملک دارالکفر ہو چکا ہے، اس کے نزدیک اب یہاں ایک مسلمان کا رہنا درست نہیں ہے۔

یہاں پر معاصر خوارج اپنے متقدمین خوارج سے آگے ہیں، کیونکہ متقدمین خوارج کے یہاں دیار مسلمین کو دارالکفر کہنے کے تعلق سے اختلاف تھا، جبکہ معاصر خوارج کے یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے، بلکہ مقدسی نے صاف صاف کہا ہے کہ اس سے مکہ مدینہ بھی مستثنی نہیں ہیں۔

(ثمرات الجہاد للمقدسی، ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتیسویں وجہ:

ہر اس شخص سے قتال کیا جائے گا جو حاکم وقت کے فیصلے سے راضی ہو۔

خوارج کے ایک فرقہ میمونیہ کا مذہب ہے کہ ہر اس شخص سے قتال کیا جائے گا جو حاکم وقت کے فیصلے سے راضی ہو یا جو خوارج پر طعن کرے یا جو سلطان کیلئے دلیل بن جائے۔

(مقالات الاسلامیین، ص ۹۴)

یہ معاصر خوارج کا بھی مذہب ہے، چنانچہ ابو محمد مقدسی کہتا ہے:

"جو کفار سے اپنی محبت کا اظہار اور اسکی مدد کرے یا طاغوت کی راہ میں قتال کرے یا اسکی دشمنی میں تیزی ہو اور وہ اپنی زبان یا ہاتھ سے اسکی مدد کرے تو اس میں اصل یہی ہے کہ وہ بھی جملہ کفار میں سے ہوگا...ابو بکر کی خلافت میں مسیلمہ کذاب اور طلیحہ اسدی کے انصار و معاونین کے تعلق سے صحابہ کی سیرت دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے ان سب کی تکفیر کی ہے اور سب کے ساتھ ایک ہی پیمانہ استعمال کیا ہے، اس میں کسی صحابی کی طرف سے مخالفت نہیں پائی جاتی؛ اسی لئے محققین علماء حربی کفار اور انکے معاونین کے جان و مال کو حلال قرار دیتے ہیں اور ان پر بلا واسطہ مرتد ہونے کا حکم لگاتے ہیں"۔

(الکواشف الجلیہ، ص ۱۰۸)

میں کہتا ہوں: فرقہ میمونیہ کے مذہب اور مقدسی کے کلام میں کوئی فرق نہیں ہے۔

معاصر خوارج علماء کے قتل کو بھی جائز کہتے ہیں کیونکہ وہ خوارج پر طعن کرتے ہیں، اور ان کے باطل مذہب کو واضح کرتے ہیں، اسی طرح سیکورٹی فورسز بھی قتل کئے جائیں گے کیونکہ وہ سلطان کیلئے دلیل ہوتے ہیں جیسا کہ زہرانی نے کہا ہے، مزید زہرانی نے اس تعلق سے ایک رسالہ تالیف کی ہے جس کا نام (الباحث فی حکم قتل رجال المباحث) رکھا ہے، اس طرح یہ فرقہ میمونیہ سے تینوں وجوہات کے ساتھ مشابہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تینتیسویں وجہ:

ہر وہ مسلمان قتل کا مستحق ہے جو خوارج کی مخالفت کرے۔

امام طبری نے ذکر کیا ہے: شبیب خارجی کے ساتھیوں میں سے ایک شخص تھا جس کا نام مقاتل تھا، اسکا تعلق بنو تمیم سے تھا، اس نے کہا: کیا ہمارا یہ دین نہیں ہے کہ ہر اس شخص کو مار دیا جائے جو ہماری رائے کی مخالفت کرے، خواہ وہ ہم میں سے ہو یا نہ ہو؟ تو شبیب نے کہا: کیوں نہیں۔

(تاریخ الطبری: ۶/ ۲۸۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ خوارج ہر اس مسلمان کو قتل کرنے کے قائل ہیں جو ان کی رائے سے اتفاق نہ رکھتا ہو، کیونکہ یہ عام مسلمانوں کے خون کو حلال سمجھتے ہیں۔

(مجموع الفتاوی: ۴/ ۵۰۰)

چنانچہ معاصر خوارج ہر اس شخص کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں جو ان کی آراء سے موافقت نہیں رکھتے، چنانچہ شروع ایام میں عراق کے اندر القاعدہ تنظیم نے جو بعد میں داعش کے نام سے بدنام ہوا، ایک بیان جاری کیا جس کے اندر الحزب الاسلامی کے تمام ممبران کے قتل کا فتوی دیا چنانچہ صراحت کے ساتھ اعلان کیا کہ الحزب الاسلامی کے تمام ممبران اور قائدین کفار اور مرتدین ہیں، یہ جہاں بھی پائے جائیں انہیں قتل کر دیا جائے، یہ جماعت دین اسلام اور مسلمانوں کیلئے جس قدر خطرہ ہے اس ملعون جماعت کو ختم کرنے ہی میں بھلائی ہے، چنانچہ انہیں جہاں پاؤ پھانسی دیدو۔ اسلئے ہم اس جماعت کے ممبران کو پندرہ دنوں کی مہلت دیتے ہیں تاکہ وہ توبہ کرلیں اور اس جماعت سے اپنی براءت کا اظہار کرلیں، اسکے بعد انہیں جہاں بھی ملیں گے قتل کر دیا جائے گا، اسکے بعد مہلت نہیں دی جائے گی، اور اس مہلت کے بعد انہیں جو بھی ہمارے پاس لائے گا اسے اچھا انعام ملے گا۔

(عراق میں موجود القاعدہ کی طرف سے جاری ایک بیان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہذا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خوارج اپنے مخالفین کے قتل کرنے پر متفق ہیں، البتہ آج کے خوارج متقدمین خوارج سے چار قدم آگے ہیں بایں طور کہ انہوں نے مسلمانوں کو قتل کرنے پر انعام بھی رکھ دیا ہے۔

الحزب الاسلامی کے ممبران مسلمان ہیں پھر بھی انکے خون کو حلال جانا انہوں نے۔

اور یہ جزائر میں خوارج کا سرغنہ ہے (قطع الرقاب لمن خرج یوم الانتخاب) کے عنوان سے اپنے پیروکاروں کو اجازت دے رہا ہے کہ اس فتوے کی جو بھی مخالفت کرے اور انتخابات میں حصہ لے اسے گولی مار دو، اور حقیقت میں ہوا بھی وہی کہ ان سفاک درندوں نے بہتوں کو گولی مار دی۔

(بلاد مغرب میں موجود القاعدہ کی طرف سے جاری ایک بیان)

چونتیسویں وجہ:

کفار سے قتال کرنے میں خوارج کی کوئی تاریخ نہیں رہی ہے بلکہ انکی بھیانک اور رسوا کن تاریخ یہی رہی ہے کہ یہ ہمیشہ مسلمانوں ہی کے خلاف قتال کرتے رہے ہیں، چنانچہ متقدمین خوارج نے اعدائے اسلام کے خلاف ایک تیر بھی چلائی ہو، ان کی ساری خوں ریزی اور لڑائی بلاد اسلام ہی میں ہوئی ہے اور انہوں صرف مسلمانوں ہی کو قتل کیا ہے۔

اور جہاں تک معاصر خوارج اور انکے مفکرین کا تعلق ہے تو بھی کافروں پر مسلمانوں سے لڑنے اور انہیں قتل کرنے کو مقدم سمجھتے ہیں، جیسا کہ ان کا یہ قول گزر چکا ہے، اور پھر عملی طور پر انکے جرائم کو بھی نقل کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے قتال کرنا مقدم ہے، انہوں عام طور پر اپنی کتابوں میں اسے تقریبا ایسی ہی عبارت سے تعبیر کیا ہے: (قتال العدو القریب أولی من قتال العدو البعیں) یعنی وہ دشمن جو ہمارے قریب ہے اس سے لڑنا اولی ہے بنسبت اس دشمن کے جو ہم سے دور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسی لئے آپ ان کی ساری کارستانیاں بلاد اسلام ہی میں دیکھیں گے،اور جہاں تک بلاد کفار میں ان کی بعض کارروائیوں کا تعلق ہے تو یہ غداری کے باب سے ہے،اور یہ چند محدود دھماکے ہیں جن کی وجہ سے وہاں پر موجود مسلمانوں ہی کے خلاف کفار کو بھڑکانا مقصود ہوتا ہے،جس کے نتیجے میں عظیم مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔

پینتیسویں وجہ:

ان کا یہ دعوی کہ دارالاسلام دارالکفر ہو چکا ہے،یہاں پر قتل کرنا جائز ہے۔

چنانچہ نافع الازرق نے بصرہ میں اپنے پیروکاروں کو لکھا بھیجا کہ دارالاسلام دارالکفر ہے،وہاں پر قتال کرنا جائز ہے،اور اگر بچے مارے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(انساب الاشراف للبلاذری:۷/ ۱۴۶)

بالکل یہی بات خارجی ایمن ظواہری نے کہی ہے:

”اس معصوم بچی کے قتل پر ہمیں بڑی تکلیف ہوئی مگر اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا،کیونکہ مرتد حکومت سے جہاد کرنا واجب ہے،اور ہم نے قوم کو پانچ بار متنبہ کیا تھا،اور خاص طور سے وزیر داخلہ حسن الفی پر حملے کے بعد ہم نے کہا تھا کہ لوگ سرکاری محکموں سے دور رہیں،کیونکہ ہمارا جہاد نہیں رکے گا“۔

(فرسان تحت رایۃ نبی،ص ۷۷)

اس بدبخت خارجی کے کلام پر غور کریں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمان جو ناحق مارے گئے انہوں نے خود غلطی کی ہے کیونکہ انہیں پہلے سے متنبہ کر دیا گیا تھا مگر انہوں نے اس کی بات نہیں سنی،اسی لئے انہیں اسکا خمیازہ بھگتنا پڑا،اس سے یہی سمجھ میں آرہا ہے کہ معاصر خوارج اپنے احکام کتاب وسنت سے نہیں بلکہ متقدمین ازارقہ خوارج کی شریعت سے لیتے ہیں۔

ایک جگہ کہتا ہے کہ ان پر واجب ہے کہ یہ جہادی کارروائیوں میں شرکت کریں اور صحراؤں اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہاڑوں کی طرف ہجرت کر جائیں جہاں پر مجاہدین رہتے ہیں، اگر اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو کم از کم دشمنوں سے دور ہو جائیں، اگر اسکی بھی طاقت نہیں ہے تو اپنے گھروں میں بند رہیں، ورنہ انہیں خود ہی اپنی ملامت کریں گے، ہاں جو جہالت اور کسی ضرورت کی وجہ سے معذور ہوگا اور اسے کوئی تکلیف پہونچے گی تو وہ اس پر اجر پائے گا، اسی طرح مجاہدین کی وجہ سے اگر کوئی تکلیف اٹھائے گا تو وہ بھی اجر پائے گا"۔

(الحرب المجلیہ، ص ۲۲)

چھتیسویں وجہ:

حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کر دینا، اس خارجی صفت کی طرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا تھا جب خوارج نے کہا تھا (لاحکم الااللہ) تو آپ نے کہا تھا کہ یہ کلمہ حق ہے جس سے باطل مراد لیا گیا ہے۔

بالکل یہی حال معاصر خوارج کا ہے، چنانچہ ایک معاصر خارجی سرغنہ مقدسی (ملۃ اِبراھیم) کے نام سے ایک رسالہ لکھتا ہے، اور اس کے اندر ملت حنیفیہ پر گفتگو کرتا ہے، جس پر تبصرہ گزر چکا ہے۔

ملت حنیفیہ کی دعوت برحق ہے، مگر اس رسالے کے اندر جو زہر ڈالا گیا ہے وہ اصل ہے، یعنی خارجیت اور بغاوت اور حکام کے خلاف انقلاب کی دعوت دی گئی ہے، خواہ اسکے لئے کتنے ہی معصوموں کی جانیں چلی جائیں۔

اس باب میں مجھے جو چیز سب سے عجیب لگی وہ یہ کہ معاصر خوارج اپنے پیروکاروں کو صراحت سے یہ سمجھاتے ہیں کہ اپنے باطل کے ساتھ کچھ حق بھی ملا دیا کرو تاکہ لوگ تمہارا ساتھ دیں، چنانچہ ایک خارجی کہتا ہے:

"جہادی تحریکوں پر واجب ہے کہ وہ اب امت مسلمہ کو اپنے جہاد میں شریک کریں تاکہ اقتدار حاصل ہو سکے، اور امت مسلمہ اس وقت تک ساتھ میں نہیں آسکتی جب تک وہ ہمارے نعروں کو اچھی طرح سمجھ نہیں پائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے جہادی تحریکوں پر ضروری ہے کہ وہ اب حکومت الہیہ اور حاکمیت نیز ولاء و براء کے نعروں ہی پر بھروسہ نہ کریں، کیونکہ امت اسلامیہ کی اکثریت ان نعروں کو نہیں سمجھ رہی ہے۔ اسلئے وہ قربانی دینے کیلئے بھی تیار نہیں ہے۔

میں سمجھتا ہوں ایسے نعروں کو سامنے لانا چاہیئے جو لوگوں میں معروف ہو اور وہ انہیں اچھی طرح سمجھتے ہوں، تاکہ ہم اپنی دعوت کو آگے بڑھا سکیں، پچاسوں سال سے امت جس نعرے کو اچھی طرح سمجھتی ہے وہ ہے جہاد اسرائیل کا نعرہ، اور اب جہاد امریکہ کیلئے بھی امت تیار ہو جائے گی کیونکہ امریکی عالم اسلامی کے قلب میں موجود ہیں، ان کے خلاف امت کھڑی ہو جائے گی۔

اس لئے اب انہیں نعروں کا استعمال کر کے جہادی تحریکوں کو سامنے آنا چاہیئے تاکہ مسلمانوں کے تینوں مقامات مقدسہ کو آزاد کرا سکیں: کعبہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصی، ان کے ناموں پر امت اکٹھا ہو جائے گی اور ہم ان کا استعمال اپنی مرضی سے کر سکیں گے"۔

(أضواء علی کتاب حکیم الأمۃ لأحمد المصری، ص ۹۴)

اب کیا اس سے بھی بڑا ثبوت چاہئے کہ یہ تکفیری اور تفجیری قاتل تحریکیں کس طرح اپنے باطل مقاصد اور اقتدار کیلئے حق کا استعمال کرتی ہیں، اللہ تعالی ابو الحسن علی بن ابی طالب سے راضی ہو، یہ آپ کی بہت بڑی منقبت ہے کہ آپ نے خوارج کے اس اصول اور انکے اس بدخصلت سے تنبیہ فرما دی۔

سینتیسویں وجہ

حاکم کی بیعت توڑ کر آپس میں کسی سے بیعت کرنا۔

امام طبری نے نقل کیا ہے کہ خوارج جب زید طائی کے گھر میں جمع ہوئے اور امارت کی بات آئی تو سب نے ٹھکرا دیا یہاں تک کہ جب عبد اللہ بن وہب پر پیش کیا تو اس نے کہا: ٹھیک ہے، میں راضی ہوں، مگر سن لو! اللہ کی قسم! میں اسے کسی دنیاوی رغبت کی وجہ سے نہیں لے رہا ہوں اور نہ ہی موت کے ڈر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ رہا ہوں، چنانچہ ان لوگوں نے اس سے بیعت کر لی۔

(تاریخ الطبری: ۵/ ۷۵)

آج کے خوارج بھی آپس میں بیعت کرتے ہیں مگر یہ خفیہ بیعت نہیں کرتے بلکہ اپنے اسلاف کے برعکس علانیہ کرتے ہیں، جیسا کہ اس سے پہلے ابومصعب زرقاوی کی بیعت ابن لادن سے گزر چکی جسے علانیہ طور پر کیا تھا۔

اڑتیسویں وجہ:

انہیں یقین کامل ہے کہ یہ جنتی اور انکے مخالفین دوزخی ہیں۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ابوایوب انصاری سیدنا علی کے پاس آئے اور عرض کیا: اے امیر المومنین! میں نے زید بن حصین کو قتل کر دیا، پوچھا: آپ نے اس سے کیا کہا تھا اور اس نے کیا جواب دیا تھا؟ کہا: میں نے اسے نیزہ مارا اور کہا: اے اللہ کے دشمن! جا، واصل نار ہوجا، تو اس نے کہا: کل تمہیں پتہ چلے گا کہ دوزخ میں کون جائے گا؟

دیکھیں اس بدبخت خارجی کو کیسے یقین کامل سے ایک جلیل القدر صحابی کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ وہ دوزخ کے مستحق ہیں، جبکہ مسلمانوں کو یقین ہے کہ آپ مغفورلہ ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ قسطنطنیہ پر جو فوج سب سے پہلے حملہ کرے گی ان کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اور یہ معلوم ہے کہ اس غزوے میں ابوایوب بھی شریک تھے بلکہ اسی غزوے میں آپ کا انتقال بھی ہوگیا تھا، ہم آپ کی شہادت کی امید رکھتے ہیں۔

اور تاریخ میں آتا ہے کہ خوارج نہروان کے دن کہہ رہے تھے کہ بڑھو جنت کی طرف۔

(البدایۃ والنہایۃ: ۱۰/ ۵۸۷)

یہی عقیدہ معاصر خوارج کا بھی ہے کہ یہ بھی یقین کامل رکھتے ہیں کہ یہ جنتی اور شہید ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مملکت سعودی عرب کے اندر پیش آئے رس کے اندر خارجی حملے میں ایک زخمی خارجی کو جس وقت ہسپتال لے جایا جارہا تھا وہ سیکوریٹی فورسیز سے کہہ رہا تھا کہ ہم دونوں برابر نہیں ہیں، ہمارے مقتولین جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتولین دوزخ میں ہوں گے۔

انتالیسویں وجہ:

بعض مظاہر قدرت سے اپنے عقیدے کی صحت پر استدلال کرنا۔

ابوالعباس مبرد نے نقل کیا ہے کہ خارجی ابو بلال مرداس نے جب اپنے ساتھیوں سے بیعت لی اور خروج کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور کہا: اے اللہ! اگر ہم حق پر ہیں تو ہمیں کوئی نشانی دکھا، کہتے ہیں کہ گھر ہلنے لگا، اور یہ بھی کہا گیا کہ چھت ہلنے لگی، اس واقعے کو ایک خارجی نے ابوالعالیہ ریاحی سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: قریب تھا کہ چھت ان پر گر جاتی اور وہ اللہ کی عذاب میں گرفتار ہو جاتے"۔

(الکامل، ص ٦٤)

اسی طرح کا واقعہ معاصر خوارج کے بارے میں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جزائر کے اندر ایک فٹبال کے میدان میں یہ ہزاروں کی تعداد میں اکٹھا ہوئے جہاں ان کا خطیب انہیں خروج پر ابھار رہا تھا کہ اچانک اللہ اکبر کی شکل میں ایک بدلی گزری تو یہ خوارج اسکی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے تکبیر وتہلیل پکارنے لگے۔

گویا انہوں نے اپنے خروج و بغاوت والے عقیدے کی صحت پر بدلی سے استدلال کیا۔

سبحان اللہ! حکام کے خلاف خروج اور معصوم خون بہانے کی حرمت پر صحیح اور واضح نصوص کو چھوڑ کر چلنے والی بدلی سے استدلال کرتے ہیں ممکن ہے شیاطین نے انہیں دکھایا ہوتا کہ انہیں تائید مل سکے۔

(تمییز ذوی الفطن لعبد الملک الرمضانی)

یہاں غور کرنے کا مقام ہے کہ ایک جلیل القدر تابعی ابوالعالیہ ریاحی نے ایک مزعومہ نشانی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف کوئی دھیان نہیں دیا بلکہ خوارج کے اعمال کو دیکھا جو کتاب وسنت کے مخالف تھے، اگر وہی تابعی آج ہوتے اور معاصر خوارج کو دیکھتے تو ضرور وہی بات کہتے جو اس وقت کہی تھی۔

چالیسویں وجہ:

اعمال واقوال کو پر اسرار رکھنا ہے، یہ صفت متقدمین خوارج میں بھی پایا جاتا ہے، چنانچہ وہ بھی کسی خفیہ جگہ کے اندر چھپ کر میٹنگ کرتے تھے، اور باتوں کو راز میں رکھنے کی آپس میں تلقین کرتے تھے، اور یہی صفت معاصر خوارج کے یہاں بھی پائی جاتی ہے۔

مغیرہ بن شعبہ کے زمانے میں خوارج تین لوگوں کے پاس گئے، ایک مستورد بن علفہ تمیمی تھا، دوسرا حیان بن ظبیان سلمی اور تیسرا معاذ بن جوین بن حصین طائی تھا، یہ سب حیان بن ظبیان سلمی کے گھر میں جمع ہوئے اور امیر بنانے کیلئے خفیہ طور پر مشورہ کیا۔

(تاریخ الطبری:۵/ ۱۷۴)

جبکہ معاصر خوارج کا حال یہ ہیکہ انہوں نے اس تعلق سے کئی رسائل لکھ ڈالے ہیں۔

ایک خارجی اپنے رسالے میں کہتا ہے کہ کبھی کبھی جہادی تنظیموں کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اپنے مناہج اور دیگر امور کو خفیہ رکھیں تاکہ طاغوتوں پر ان کا معاملہ عیاں نہ ہو جائے، اسلئے کہ یہ تنظیمیں ابھی تیاری اور دعوت وتنظیم کے مراحل سے گزر رہی ہیں، اور ان دونوں مرحلوں میں امور کو خفیہ رکھا جاتا ہے یہاں تک بنیاد مضبوط ہو جائے اور پھر اسکے بعد علانیہ دعوت کا مرحلہ شروع ہو۔

(الدعوۃ والتنظیم لأبی سعد العاملی ص ۴)

اکتالیسویں وجہ:

یہ جہاد کیلئے نہ تو جھنڈے کی شرط لگاتے ہیں اور نہ ہی حاکم سے اجازت لینے کی؛ اسلئے کہ یہ حکام کو کافر سمجھتے ہیں، اور یہ جہاد کو انہیں مرتد حکام سے شروع کرنا چاہتے ہیں۔ یہی حال معاصر خوارج کا ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ملکوں میں اپنا سارا جہاد کرتے ہیں، چنانچہ دس بیس اوباش کٹہ بندوق لیکر اکٹھا ہوجاتے ہیں اور خودکو مجاہد سمجھنے لگتے ہیں۔

فارس زہرانی کہتا ہے:

چنانچہ القاعدہ تنظیم کے شرعی کمیٹی کا ممبر فارس زہرانی کہتا ہے: ان طاغوتوں کے خلاف جہاد کرنا فرض عین ہے، یہ ہر شخص تنہا اپنا فریضہ انجام دے سکتا ہے، بطور خاص ایسے لوگ ان موقعوں کو تلاش کریں جب ان طاغوتوں کو مارنے کا اچھا لمحہ میسر آئے۔

(أحکام الغارۃ والتترس لفارس الزھرانی ص ۱۴)

ان کا ایک مفکر خارجی کہتا ہے:

"جہاد کے وجوب کو حاکم کے وجود اور اسکی اجازت سے جوڑنا ایک بدعت ہے، ایسی بات کسی نے نہیں کہی ہے، کیونکہ جہاد کے وجوب کی دلیلیں عام ہیں، وہ حاکم کے ہونے اور اسکی اجازت پر موقوف نہیں ہیں"۔

(الانتصار للمجاھدین برد الشبھات المثارۃ علی الخروج علی الحکام المرتدین لعبد الحکیم حسان ص ۹۹)

شیخ صالح الفوزان سے سوال کیا گیا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس ملک میں حکام اور علماء نے جہاد کو معطل کردیا ہے، اور یہ اللہ کے ساتھ کفر ہے، اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

شیخ نے جواب دیا: یہ کسی جاہل کا کلام ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاس نہ علم ہے نہ بصیرت، وہ لوگوں کی صرف تکفیر کرنا جانتا ہے، یہ رائے خوارج اور معتزلہ کی ہے، ہم اللہ سے عافیت چاہتے ہیں، البتہ ان لوگوں کے بارے میں بدگمانی نہیں رکھتا، بس انہیں جاہل سمجھتا ہوں، ان پر ضروری ہے کہ یہ کچھ بولنے سے پہلے علم حاصل کریں، لیکن اگر یہ قول ایسے لوگوں کی طرف سے ہے جو علم والے ہیں تو یقیناً وہ خوارج اور گمراہوں کی روش پر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الجہاد وضوابطہ للعلامہ الفوزان، ص ۴۹)

بیالیسویں وجہ:

لوگوں کو مومنین اور کافرین میں تقسیم کرنا ہے، چنانچہ متقدمین خوارج کے یہاں یہی اصول پایا جاتا ہے کہ لوگ یا تو کافر ہیں یا پھر مسلمان یا پھر مجہول الحال جیسا کہ بعض خوارج کے اقوال سے پتہ چلتا ہے۔ بالکل اسی طرح آج کے خوارج کے یہاں بھی یہی تقسیم پائی جاتی ہے۔

شیخ عبداللہ دویش نے کہا: اہل سنت والجماعہ کا کہنا ہے کہ ایمان کی بہت سی شاخیں ہیں، اور جو یہ کہتے ہیں کہ ایمان ایک یونٹ ہے وہ اہل بدعت ہیں جیسے مرجئہ اور خوارج۔

عصر حاضر کا خارجی ابو قتادہ کہتا ہے: کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ لوگوں کو دو قسموں میں بانٹ دیا جائے: ایک ایمان کے لشکر میں رہے جس کے اندر کوئی نفاق نہ ہو، اور دوسرا کفر کے لشکر میں رہے جس میں کوئی ایمان نہ ہو، اور یہ آزمائش، تکلیف اور مشقت کے بغیر کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟

(الجہاد والاجتہاد لأبی قتادہ، ص ۲۰۴)

اس سے بھی پہلے بن لادن نے یہ بات کہی تھی کہ ان حوادث نے دنیا کو دو خیموں میں تقسیم کردیا ہے: ایک ایمان کا خیمہ جس میں کوئی نفاق نہیں ہے، اور دوسرا کفر کا خیمہ۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے دین کی مدد کیلئے نکل پڑے، ایمان کی ہوا چل پڑی ہے، باطل کا صفایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جزیرہ عرب ہی سے شروع ہوگا۔

(ابن لادن قاھر الزمان لفارس الزھرانی، ص ۴۲۳)

تینتالیسویں وجہ:

مصالح اور مفاسد کے قاعدے کو ساقط کرنا ہے۔

مصالح اور مفاسد کے قاعدے کو لیکر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اسکا انکار وہی کرے گا جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاسد دین اور عقیدے والا ہوگا، گویا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے ان باتوں کو استنباط کیا ہے، اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مال غنیمت کو تقسیم کیا تو اس میں جلب مصالح اور دفع مفاسد دونوں کا خیال کیا، مگر بد بخت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل پر نکیر کی۔

(مجموع الفتاوی: ۲۸/ ۲۹۰)

اسی نہج پر معاصر خوارج بھی چل پڑے، مگر انہیں یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے کھل کر اپنی بات رکھی اور اس پر علانیہ طور پر عمل بھی کیا۔

اور جہاں تک اس تعلق سے ان کے اقوال کا تعلق ہے تو بلاد توحید کے اندر القاعدہ تنظیم کے سرغنہ یوسف عبیری نے کہا: کیا آپ نہیں جانتے کہ مصالح اور مفاسد کے قاعدے کو آج بغیر کسی اصول اور ضابطے کے استعمال کیا جاتا ہے؟ بلکہ آج یہ ایک بت بن چکا ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے، مفاسد کے ڈر سے جہاد کو ختم کر دیا گیا، اور اسی ڈر سے حق بات کوئی نہیں بولتا، اسی طرح اسی کے ڈر سے نفاذ شریعت کے مطالبے کو ختم کر دیا گیا۔

اور مصلحت کی وجہ اس شخص پر نکیر کرنا واجب ہو گیا جو حق بولے، اور عملی طور پر توحید کا نفاذ کرے، آج اسی مصالح اور مفاسد کے قاعدے کو لیکر ان حادثات کی بھی نکیر کی جاتی ہے جنہیں امریکہ میں انجام دیا جاتا ہے۔

(رسالۃ مفتوحۃ للعبیری ص ۱۵)

اور جہاں تک انکے مجرمانہ اعمال کا تعلق ہے تو امریکہ کے دو ٹاور پر حملہ مشہور ہے، کہ اس حادثے کو لیکر ہزاروں مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا ہوگا، اور صلیبی کافروں نے روافض کے ساتھ ملکر انتقامی کارروائی کے طور پر اب تک دو مسلم ممالک کو تباہ کر چکے ہیں۔

چوالیسویں وجہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمائے اہل سنت اور ائمہ دین کو برے القاب سے پکارنا اور انہیں گمراہ کہنا ہے۔

امام طبری نے نقل کیا ہے: (كان من حديث ابن ملجم وأَصحابه أن ابن ملجم والبرك بن عَبْدِ اللّٰهِ وعمرو بن بكر التميمي اجتمعوا، فتذاكروا أمر الناس، وعابوا عَلَى ولاتهم، ثُمَّ ذكروا أهل النهر، فترحموا عَلَيْهِم، وَقَالُوا: مَا نصنع بالبقاء بعدهم شَيْئًا! إخواننا الَّذِينَ كَانُوا دعاة الناس لعبادة ربهم، والذين كَانُوا لا يخافون فِي اللّٰه لومة لائم، فلو شرينا أنفسنا فأتينا أئمة الضلالة فالتمسنا قتلهم، فأرحنا مِنْهُمُ البلاد، وثأرنا بهم إخواننا!)۔

ترجمہ: ابن ملجم اور اسکے ساتھیوں کا معاملہ یہ تھا کہ ابن ملجم، برک بن عبداللہ اور عمرو بن بکر تمیمی نے اکٹھا ہو کر لوگوں کے معاملات پر گفتگو کی اور حکام پر طعن و تشنیع کیا، اہل نہروان کو یاد کیا اور ان کیلئے رحمت کی دعائیں کیں، اور کہا: اب ان کے بعد ہم رہ کر کیا کریں گے! وہ ہمارے بھائی تھے جو لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے تھے اور جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے، اب اگر ہم بھی اپنی جانوں کو فروخت کر دیں اور موجودہ گمراہ حکام کے پاس جا کر انہیں قتل کر دیں تاکہ ان سے ملک وملت کو راحت مل سکے، اور دوسری طرف ہمارے بھائیوں کیلئے انتقام بھی ہو جائے گا۔

(البدایۃ والنہایۃ: ۷/ ۳۶۱)

معلوم رہے کہ خوارج گمراہ حکام سے مراد سیدنا معاویہ اور علی بن ابی طالب وغیرہ کو لے رہے تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان کی گمراہی کی اصل بنیاد ان کا یہ اعتقاد ہے کہ ہدایت پر قائم حکام اور مسلمانوں کی جماعت عدل سے خارج ہو چکے ہیں اور اب یہ گمراہی کا شکار ہیں۔

(مجموع الفتاوی: ۲۸/ ۴۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ بالکل اسی طرح ایک معاصر خارجی ابومحمد مقدسی اپنے ایک رسالے میں کہتا ہے: (علم کا گدھا کیچڑ میں پھنس گیا!)۔ آگے لکھتا ہے: ریاض کے اندر ۱۴۱۶ھ کے اندر ریاض شہر میں بمباری کی گئی جس کی مذمت سعودی عرب کی کبار علماء کمیٹی نے بھی کی تھی، اے گمراہی کے علماء! اللہ نے تمہارے معاملے کو ایکسپور کر دیا اور تمہارے رازوں کو کھول دیا۔

(زل حمار العلم فی الطین للمقدسی، ص ۱)

سبحان اللہ! کس قدر مشابہت ہے دونوں قسموں کے اندر، آج کے خوارج بالکل اپنے اجداد کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، ابن باز، ابن عثیمین وغیر علمائے اہل سنت کو (گمراہی کے امام) کہہ رہے ہیں، جبکہ علامہ ابن باز کے بارے میں شبہ اتفاق ہے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں، اور ایک تکفیری خارجی آ کر انہیں گمراہی کا امام کہہ رہا ہے!

پینتالیسویں وجہ:

خروج کے وقت زمین میں فساد مچانا اور یہ اس وقت زیادہ واضح ہو کر سامنے آتا ہے جب یہ کسی خطے میں قابض ہو جاتے ہیں۔ عبداللہ بن شداد کی حدیث گزر چکی ہے جو اس بات کی تاکید ہے، ابن شداد نے سیدہ عائشہ سے کہا: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک ان کے پاس اپنا کوئی لشکر نہیں بھیجا جب تک انہوں نے مذکورہ معاہدے کو ختم نہ کر دیا انہوں نے ڈاکے ڈالے، لوگوں کا خون ناحق بہایا، اور ذمیوں پر دست درازی کو حلال سمجھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی خارجی خصلت کی تاکید کرتے ہوئے کہا: اگر انہیں ثابت قدمی حاصل ہو جائے تو یہ زمین میں صرف فساد مچائیں گے، راستوں کو پرخطر کر دیں گے اور اسلام سے لوگ دوبارہ جاہلیت کی طرف پلٹ جائیں گے۔

(الفتاوی: ۲۸/ ۴۷۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جزائر کے واقعات اس پر واضح طور پر دلالت کرتے ہیں؛ کیونکہ خوارج کا جب بعض بستیوں پر قبضہ ہوگیا تو وہاں انہوں نے خوب فساد مچایا، جان و مال اور عزت و آبرو سب کو حلال کیا۔

چھیالیسویں وجہ:

یہ خود کو اہل ایمان اور اپنے مخالفین کو کفار کہتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اسی طرح اہل بدعت کے نام ہیں کہ یہ لوگ اپنا ایسا نام رکھتے ہیں جس کے یہ مستحق نہیں ہوتے، جیسے کہ خوارج اپنے کو مومنین کہتے ہیں۔

(بیان تلبیس الجھمیہ: ۲۰/ ۱۳۵)

اور معاصر کا حال یہی ہے کہ یہ خود کو موحدین کہتے ہیں؛ چنانچہ مقدسی کہتا ہے:

"اور جہاں تک جزیرہ عرب میں رہنے والے میرے موحدین بھائیوں کا تعلق ہے تو ان کا رونے والا نہیں ہے"۔

(وھل أفسد الدین إلا الملوک وأحبار سوء ورھبانھا، ص ۲)

یہاں پر اس نے موحدین سے مراد اپنی خارجی جماعت کے بھائیوں کو لیا ہے۔

سینتالیسویں وجہ:

کبیرہ گناہوں کی بنیاد پر تکفیر کرنا، او یہ متقدمین خوارج کے یہاں معروف ہے، مگر معاصر خوارج بھی ان سے کم نہیں ہیں، چنانچہ کبیرہ گناہوں کی بنیاد پر یہ بھی مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں، چنانچہ یہ سودی بینکوں کی بنیاد پر حکام کی تکفیر کرتے ہیں۔

ابن لادن کہتا ہے:

"اس وقت منکرات وفواحش کا بول بالا ہے جس کا انکار ایک اندھا اور بہرا ہی کرسکتا ہے، بلکہ معاملہ ظلم عظیم یعنی شرک باللہ تک پہونچ چکا ہے، اور لوگ شریعت سازی میں اللہ کا شریک ٹھہرانے لگے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری ہے: {وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} ترجمہ: اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔ چنانچہ یہاں پر ایسے وضع قوانین بنائے گئے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں جیسے سود وغیرہ، یہاں تک کہ مکہ کے اندر مسجد حرام کے پاس جہاں سودی بینک کام کر رہے ہیں اور کھلے عام اللہ سے جنگ کی جارہی ہے"۔

(إعلان الجهاد على الامريكيين المحتلين لبلاد الحرمين لابن لادن، منقول از قاهر الزمان)

اڑھتالیسویں وجہ:

جاسوسی کے شبہے میں یا مجرد مشتبہ ہو جانے پر اپنے ساتھی ہی کو قتل کر دینا۔

کتاب الکامل کے اندر وارد ہوا ہے کہ قطری الفجاءہ خارجی نے خوارج میں سے ایک آدمی کو خیانت کی تہمت میں قتل کر دیا۔

او معاصر خوارج کے یہاں اس طرح کا قتل کرنا عام سی بات ہے۔

(إلى أخي في الجماعه المسلحه) کے مصنف نے لکھا کہ انہوں نے کتنے اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا اس تہمت میں کہ وہ جاسوسی کرتے تھے، انہیں ذبح تک کر دیا گیا اور انہیں بری طرح عذاب دیا گیا۔

انچاسویں وجہ:

یہ خلفاء اور امراء کو زکاۃ نہیں دیتے۔ اور درج ذیل یہ قصہ اس بات پر شاہد ہے کہ متقدمین خوارج لوگوں کو امراء اور حکام کے پاس زکاۃ جمع کرنے سے منع کرتے تھے:

ابوشمر ذو خولان نامی ایک شخص نے وہب سے فتوی پوچھا کہ حروری اسے حکام کے پاس زکاۃ جمع کرنے سے منع کرتے ہیں، تو وہب نے کہا: تم اپنے مفروضہ زکاۃ کو اس شخص کے پاس ضرور جمع کرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے اللہ نے اس امت کا ذمیدار بنایا ہے، اور جس پر اس امت کو اکٹھا کیا ہے، کیونکہ بادشاہت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہی جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے، چنانچہ اللہ جسے بادشاہ بنادے اسے کوئی چھین نہیں سکتا، اسلئے جب تم نے اپنے زکاۃ کو حاکم وقت کے پاس جمع کر دیا تو تم اب بری ہو گئے، اور اگر زکاۃ سے کچھ زیادہ ہے تو اسے تم اپنے رشتہ داروں، غلاموں اور پڑوسیوں پر خرچ کر دو، اور وہ تمام لوگ جو ضرورت مند ہوں، اور اگر کوئی مہمان بنے تو اسکی اچھی مہمان نوازی کرو۔

تو اس پر ذوخولان نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اب حروریہ کے عقیدے سے تنازل اختیار کرتا ہوں، اور آپ نے جو کچھ کہا سچ کہا۔ کہتے ہیں کہ ذوخولان اسکے بعد زیادہ دنوں حیات نہیں رہا، وہ جلد ہی فوت ہو گیا۔

(تاریخ دمشق: ۱۷/ ۴۷۸)

اور جہاں تک موجودہ دور کے خوارج کا تعلق ہے تو یہ خارجی مقدسی ہے جب اس سے یہی سوال کیا گیا کہ خلفاء اور حکام کو زکاۃ دینے کا کیا حکم ہے؟ تو اس نے جواب دیا:

''کافر حکام کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے، وہ اس کے اہل نہیں ہیں، وہ ہم میں سے نہیں ہیں، اور نہ ہمارا تعلق ان سے ہے، اور اللہ تعالی مومنوں پر کافروں کو کبھی غالب نہیں کرے گا

اور جب اللہ نے ہمیں اس بات سے روکا ہے کہ ہم اپنے اموال چھوٹے کم عقل والے بچوں کو نہ دیں کیونکہ وہ اسے برباد کر دیں گے، تو پھر ہم ان طواغیت کو اپنا مال کیوں دیں، ان سے تو مزید خطرہ ہ''۔

(فتوی فی الزکاۃ، وھل یجوز إعطاؤھا للحکام الکفرہ للمقدسی)

پچاسویں وجہ:

برائی نہ ہو اسے برائی اور جو نیکی نہ ہو اسے یہ نیکی بنا دیتے ہیں۔

چنانچہ متقدمین خوارج نے سیدنا علی کے تحکیم کو قبول کرنے سے انکار کیا، جبکہ یہ آپ نے بڑی نیکی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام کیا تھا کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی جانیں بچائی تھی، مگر اس نیکی کو خوارج نے سب سے بڑی برائی میں بدل دیا، اور آپ سے مطالبہ کیا کہ اپنے نام کے ساتھ امیر المومنین کا لقب نکال دیں، کیونکہ آپ نے اہل شام سے مصالحت کرلی تھی اور مسلمانوں میں اتحاد چاہتے تھے، خونریزی سے انہیں بچانا چاہتے تھے مگر یہ خوارج اسے برائی سمجھتے تھے۔

اور جہاں تک معاصر خوارج کا تعلق ہے تو چپکے سے نصیحت کرنا جسے نیکی سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ سنت کے موافق عمل ہے اسے انہوں نے ایسی برائی بنادی جو نا قابل معافی جرم ہو اور انہوں نے تعلیم وتصنیف کے کام تک کو برائیوں میں شمار کرلیا، چنانچہ ایک بڑا خارجی ابومصعب زرقاوی ہے جو کہتا ہے:

"امت کو آج بہت زیادہ کتابوں کی ضرورت نہیں ہے، لائبریریوں کے اندر لاکھوں کتابیں پڑی ہوئی ہیں، آج انہیں ایسے مناروں کی ضرورت ہے جو انہیں راستہ دکھائے، ایسے نمونوں کی ضرورت ہے جو اپنے خون سے اپنی سرزمین کی سنچائی کریں، تاکہ اس سرزمین سے انکی اولاد کے اندر زندگی کی روح بیدار ہو"۔

(الارشیف الجامع للزرقاوی، ص ۳۶۰)

اکیانویں وجہ:

یہ لوگوں کا حکام کی تکفیر کے مسئلے میں امتحان لیتے ہیں، جو تکفیر حکام میں انکی موافقت کرتا ہے تو وہ اسے اپنی طرح مسلمان سمجھتے ہیں، اب وہ کوئی بھی گناہ کریں انہیں کوئی نقصان نہیں پہونچائے گا، اور جو ان کی موافقت نہ کرے تو پھر وہ ایسا گناہ ہے کہ اسکے ساتھ پہاڑوں کے برابر بھی نیکیاں کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتیں، بلکہ ایسے لوگوں پر یہ اگر قادر ہوجائیں تو ذبح کردیں۔

چنانچہ تاریخ طبری میں منقول ہے کہ سیدنا علی جب کوفہ تشریف لائے اور خوارج نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا مگر آپ کے شیعان باقی رہے اور کہا: ہماری گردن میں دوسری بیعت ہے، ہم ہر اس شخص کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوست ہیں جو آپ کا دوست ہے اور ہر اس شخص کے دشمن ہیں جو آپ کا دشمن ہے، اور خوارج نے کہا: تم اور اہل شام کفر کرنے میں سب سے سبقت کر لے گئے، اہل شام نے معاویہ سے بیعت کر لی اور تم نے علی سے یہ کہہ کر کہ تم ہر شخص کے دوست ہو جس کے دوست علی ہیں اور ہر اس شخص کے دشمن ہو جسکے دشمن علی ہیں"۔

(تاریخ الطبری:۵/ ۶۴)

اسی طرح معاصر خوارج کی کتابوں کا جب آپ جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ بھی متقدمین خوارج کے نقش قدم پر چل رہے ہیں چنانچہ اگر کوئی حکام کی تکفیر نہ کرے اور انکے خلاف خروج کی دعوت نہ دے تو یہ انکے یہاں بہت بڑا گناہ اور جرم ہے۔

چنانچہ فارس زہرانی کہتا ہے:

"سچے علماء اور غیور طلبہ سے ہم تاکید کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ واضح طور پر اپنی باتیں رکھیں، کسی چیز کو بالکل نہ چھپائیں، امت مسلمہ ان کا انتظار کر رہی ہے، اور ہم ان سے کہتے ہیں کہ آپ ہی لوگوں نے اصلی کفار کا حکم بیان کیا ہے اور انہیں خارجی دشمن کا نام دیا ہے مگر مرتد کفار پر حکم لگانے سے خاموش ہو گئے، بلکہ اکثر انکے حکم کو چھپایا ہے، اور اگر ان کے تعلق سے بات بھی کی ہے تو اسے گھما پھرا کر، ایسا لگتا ہے کہ جیسے ان مرتد طاغوتوں کے سلسلے میں بطور خاص آل سعود کی حکومت کے خلاف کوئی دلیل ہی نہ ہو"۔

(الآیات والاحادیث الغزیرہ فی کفر قوات درع الجزیرہ، ص ۵۹)

ابو قتادہ کہتا ہے:

"اس قوم (علماء) پر اللہ کی ناراضگی یہ ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں کو مسخ کر دیا ہے، اس طور پر انہوں نے امامت کو جو کہ اس دنیا میں سب سے بڑا مقام اور مرتبہ رکھتا ہے، ان کا حق تسلیم کر لیا ہے جن کے دلوں کو اللہ نے مسخ کر دیا ہے، اور جو لوگ بڑے بڑے تکفیر اعمال انجام دیتے ہیں، انہوں نے سلف کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف اپنی نسبت کی مگر اس نسبت نے انہیں توحید نہیں سکھلایا، جس سے تمام طواغیت سے براءت واجب ہو جاتی ہے"۔

(الجہاد والاجتہاد، ص ۲۰۲)

باونویں وجہ:

اس شخص کی مذمت کرنا جس کی اللہ اور اسکے رسول نے تعریف کی ہو۔

امام شاطبی نے خوارج کے بارے میں کہا:

"ان لوگوں نے اس شخص کی مذمت کی ہے جس کی اللہ اور اسکے رسول نے مدح سرائی کی ہے، اور جن کی مدح اور ثنا پر سلف صالح کا اتفاق ہے، اور ان خوارج نے ان لوگوں کی مدح سرائی کی جن کی مذمت پر سلف صالح کا اتفاق ہو چکا ہے، جیسے عبدالرحمن بن ملجم کی تعریف، کہ جو سیدنا علی کا قاتل ہے، جس کے بارے میں سلف کا کہنا ہے کہ اسی کے بارے میں یہ نازل ہوئی ہے: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ} ترجمہ: اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جس کی بات تجھے اچھی لگتی ہے۔ کیونکہ یہ سیدنا علی کے تعلق سے نازل ہوئی ہے، اور ان لوگوں نے ایسا کر کے جھوٹ کہا، اللہ انہیں برباد کرے"۔

(الاعتصام: ۲/ ۲۶۸)

بالکل متقدمین خوارج کی طرح آج کے خوارج بھی موجودہ نیک لوگوں کی مذمت کر رہے ہیں، اور فاجر قاتلوں کی تعریف کر رہے ہیں۔

چنانچہ یہ ابن لادن ہے جو ہمارے ملک کے علماء اور ائمہ کو فاسق کہتا ہے اور ان کی صحبت ترک کرنے کا حکم دیتا ہے اور جن مجرمین نے ہمارے ملک کے مسلمانوں کو قتل کیا ان سفاک مجرمین کو یہ خارجی شہید کہتا ہے۔

(ابن لادن قاھر الزمان لفارس الزھرانی ص ۴۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے زمانے کے بہتر علماء اور ائمہ کے بارے میں ابو مصعب سوری کہتا ہے:

''ابن باز، ابن عثیمین اور ان جیسے درباری ملا آج کے دور میں امت مسلمہ کیلئے اس سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہیں جتنا کہ ابن ابی دؤاد اپنے زمانے میں تھا''۔

(موت العلماء لأبي مصعب السوري ص ١٦)

ترپنویں وجہ:

خوارج اپنے قریبی رشتہ داروں تک کی تکفیر کر دیتے ہیں جیسے کہ ماں باپ۔

امام طبری نے نقل کیا ہے کہ ازرق جو کہ نافع کا والد ہے، اور ازرق سنی تھے، جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان پر نافع نے نماز نہیں پڑھی۔

یہ قصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ خبیث خارجی اپنے باپ کو بھی کافر سمجھتا تھا اسی لئے جنازہ نہیں پڑھا۔

اور اسی طرح آج کے معاصر خوارج بھی عقیدہ رکھتے ہیں، اور یہی تکفیری عمل کرتے ہیں، چنانچہ یہ علی جابر شہری ہیں، ان کا لڑکا سعید حکومت کو مطلوب ہے، کیونکہ وہ جزیرہ عرب میں سرگرم القاعدہ کا سرغنہ ہے، وہ کہتے ہیں: میرا لڑکا سعید تمام ائمہ مساجد اور اہل علم کی تکفیر کرتا ہے، ان میں سرفہرست شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ عبد العزیز آل شیخ جیسے کبار علماء شامل ہیں، یہ کچھ ایسے علماء اور مشائخ کا نام لیتا ہے جنہوں نے مسلمانوں کی تکفیر کی ہے، اور ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کو حلال کیا ہے، اس نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ وہ مجھے بھی کافر سمجھتا ہے، پھر انہوں نے اس کے لئے ہدایت کی دعا کی۔

(اخبار عکاظ، شمارہ نمبر ۱۶۲۳۴) بتاریخ: ۳/ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ)

اس سے پہلے ہم نے اس نوجوان کا واقعہ نقل کیا ہے جس نے جزائر میں اپنے والدین کو قتل کر دیا تھا، کیونکہ اسکا عقیدہ تھا کہ اس کے والدین دین اسلام سے خارج ہو گئے ہیں، اسلئے کہ وہ اس کے عقائد کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں مانتے تھے۔

اسی طرح وہ واقعہ بھی جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک خارجی نے اپنی ماں کو قتل کردیا اور اپنے باپ اور بھائی کو بھی قتل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اور ظاہر ہے ان لوگوں نے اسی لئے اپنے قریبی رشتہ داروں کو قتل کیا کیونکہ انکا عقیدہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔اور ان کے راستے پر نہیں چلتے ہیں۔

چوتھی وجہ:

مسلمانوں کی عورتوں کو حلال سمجھنا اور انہیں لونڈی بنانا بھی ہے۔خارجی فرقہ بیہسیہ نے قتل اور غلام بنانے کو جائز کہا ہے۔ادیان وفرق کی کتابوں میں اس پر بہت سے واقعات مل جائیں گے،اور یہ خوارج کا عمومی منہج ہے۔

یعقوبی نے نقل کیا ہے کہ نجدہ بن عامر حنفی حروری نے عبداللہ بن زبیر کے دور میں یمامہ کے علاقے میں خروج کیا تھا، پھر وہاں سے طائف کی طرف گیا، وہاں ایک لڑائی میں سیدنا عثمان بن عفان کی پوتی (عمرو بن عثمان بن عفان کی بیٹی) خوارج کے پاس بطور لونڈی موجود تھیں، تو اس خارجی نے انہیں ایک لاکھ درہم میں خرید لیا اور انہیں عبدالملک کے پاس بھیج دیا۔

(الأعلام للزرکلی:۸ / ۱۰)

معاصر خوارج کے بارے میں تواتر سے خبریں مل رہی ہیں بطور خاص الجزائر کے اندر کہ وہ بستیوں میں جا کر بچوں اور عورتوں کو قتل کرتے ہیں پھر وہ بعض عورتوں کو لونڈی بنا کر لے جاتے ہیں۔

ایک خارجی کو گرفتار کیا گیا تو اس نے اعتراف کیا کہ ابو عبیدہ نے بہت سے لوگوں کو مارا ہے یہ دلیل بنا کر کہ وہ لوگ مسلح فوج کی مدد کرتے تھے اور انتخابات میں حصہ لیتے تھے جبکہ عنتر زوابری کی مسلح اسلامی جماعت نے انہیں روکا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنے خونی حملوں میں بہت سے بچوں کو قتل کیا ہے، اور بستیوں پر حملہ کرنے میں انکا ایک ہدف یہ بھی ہوتا تھا تا کہ مال غنیمت جمع کیا جائے اور ابوعبیدہ نے بلا جھجک اعتراف کیا ہے کہ وہ سب سے پہلے سونے کو اکٹھا کرتا تھا، البتہ اس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میرے نزدیک ان حملوں کا پہلا مقصد عورتوں کو حاصل کرنا ہے اور ستمبر ۱۹۹۷ء کے قتل عام میں یہی کیا گیا تھا۔

چنانچہ ابوعبیدہ نام کا ایک خارجی جو جزائر کا ہے، کہتا ہے: آپریشن کے دوران اگر عورتیں ہاتھ آجائیں تو انہیں مال غنیمت میں شمار کیا جائے گا، مجاہدین انہیں لیکر زوابری اور انکے حفاظتی دستوں کے پاس آئیں گے، یہ کوئی دس لوگ ہیں، یہ سب ملکر ان عورتوں کو حلال کریں گے پھر جماعت کے باقی ممبران کو دیں گے۔ اور ایک ماہ کے بعد جب وہ ایک انسانی ڈھانچے میں تبدیل ہوجائیں گی تو انہیں ذبح کر دیا جائے گا۔ خلاصہ کلام یہ کہ غلاموں کی عورتوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے گا"۔

(اخبار الرایہ، بتاریخ: اتوار، ۲۵/شعبان ۱۴۲۲ھ)

پچپنویں وجہ:

حکام کو گرانے کیلئے مظاہرات کرنا۔

متقدمین خوارج نے ہی اس حرکت کو شروع کیا تھا، چنانچہ انہوں نے خلیفہ راشد سیدنا عثمان کے خلاف مظاہرہ کیا اور آپ کے گھر کو بیس سے زائد دنوں تک محاصرہ کرکے رکھا یہاں تک کہ آپ کو شہید کر دیا، اور یہی حال معاصر خوارج کا ہے جو لوگوں کو حکام کے خلاف مظاہرہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ حکومتوں کو گرایا جائے۔

(ظواہری کا "شعب مصر" کے نام سے ایک کیسٹ)

چھپنویں وجہ:

مسلمانوں کا مال کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج نے جب سیدنا عثمان کو قتل کر دیا تو ایک خارجی نے کہا: جس چیز کی وجہ سے اسکا خون حلال ہوا اسی وجہ سے اسکا مال بھی حلال ہے؛ چنانچہ خوارج نے گھر میں موجود سارا سامان لوٹ لیا، پھر بیت المال کی طرف بڑھے، تو وہاں پر دو لوگوں نے تالا لگا دیا، جہاں سے وہ یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے کہ جلدی بھاگو جلدی بھاگو، انہیں حقیقت میں اسی چیز کی طلب تھی۔

(تاریخ الطبری: ۴/ ۳۹۳)

اور جہاں تک معاصر خوارج کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں اس سلسلے میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، چنانچہ مقدسی نے اعتراف کیا ہے کہ وہ چوری پر زندگی گزارتا ہے، اور ابو مصعب سوری نے باقاعدہ اسی مقصد سے ایک رسالہ لکھا ہے جس کے اندر اس نے اپنے پیروکاروں کو چوری اور لوٹ مار کرنے کی کیفیت اور طریقے بتلائے ہیں، چنانچہ اسی رسالے کے اندر ایک جگہ کہتا ہے:

”پورا جزیرہ عرب جس طرح میدان جہاد ہے اسی طرح ہمارے لئے یہ مال غنیمت بھی ہے، یہاں کے مرتد امراء وسلاطین اور ایجنٹ حکومتوں کی دولت ہر چہار جانب ہمارے لئے بطور رزق کے ہے، اسی طرح یہاں پر پائی جانے والی صلیبی اور عیسائی استعماری کمپنیوں کی دولت بھی ہمارے لئے مال غنیمت ہے، یہ یمن ہے جو کہ دنیا کے اہم آبی گزرگاہوں میں سے ایک ہے جہاں سے روزانہ کفار کے جہاز گزرتے ہیں جن کے اندر ہمارے لئے رزق اور مال ومتاع کا سامان ہوتا ہے، کیا اتنے سارے خیر ہونے کے باوجود بھی ایک مجاہد جو اپنے کندھوں پر بندوق لیکر چلتا ہے اسے جہاد نہ کرنے والوں سے مانگنے کی ضرورت ہے؟! اللہ کی قسم! یہ بہت ہی عجیب معاملہ ہے“۔

(مسؤولیۃ أھل الیمن تجاہ مقدسات المسلمین وثرواتھم لأبی مصعب السوری ص ۲۲)

ستاونویں وجہ:

جعلی خطوط اور مہر بنا کر انہیں حکام کی طرف منسوب کرنا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خوارج نے سیدنا عثمان کے گھر کا محاصرہ اسی مزعومہ دلیل پر کی تھی کہ انہیں مصر کے گورنر کے نام ایک خط ملا ہے جس کے اندر انہیں قتل کرنے کا حکم ہے، جب انہوں نے خلیفہ راشد سے پوچھا تو آپ نے اسکی نفی کی اور کہا کہ یہ جعلی ہے جسے میرے خلاف لکھا گیا ہے۔

(تاریخ الطبری: ۴/ ۳۶۸)

معاصر خوارج کے یہاں اسکی مشابہت میں دیکھ کر بڑا تعجب کیا کہ انہوں نے بھی انٹرنٹ پر ایک جھوٹا خط پھیلا رکھا ہے اور اسے وہ متقدمین خوارج کی طرح حقیقت سمجھ رہے ہیں جس پر ملک صالح عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود کا مہر ہے اور جس کے اندر انہوں نے فلسطین میں یہودیوں کے رہنے کی موافقت کی ہے!۔

اٹھاونویں وجہ:

مسلمانوں اور دیار مسلمین کے بارے میں کہا کہ یہ دار مخلوط ہے یعنی وہ علاقہ جہاں مسلمان اور مرتدین دونوں رہتے ہوں، اور ان کے درمیان تمیز کرنا ممکن نہ ہو!۔

اس نقطے پر سید فضل کی کتابوں پر نقد کرتے وقت تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے جہاں پر ضحاک وقت سید فضل نے کہا ہے: دیار مسلمین کے باشندے مخلوط ہیں، اس طرح ضحاکیہ متقدمین خوارج کا ایک فرقہ ہے جس کا دار الاسلام کے بارے میں کہنا ہے کہ "وہ دار مخلوط ہے، ہم صرف اسی کی ذمیداری لیتے ہیں جسکے اسلام کا ہمیں پتہ چلے گا اور جسکے اسلام کا ہمیں پتہ نہیں چلے گا اس کے تعلق سے ہم توقف اختیار کریں گے۔

(مقالات الاسلامیین ص ۱۱۲)

انسٹھویں وجہ:

یہ شریعت کے بارے میں بالکل جاہل ہوتے ہیں، اس تعلق سے ہم اس مبحث کے شروع ہی میں گفتگو کر چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساٹھویں وجہ:

استدلال میں دونوں کا منہج ایک ہے۔

ابن حزم نے کہا: متقدمین خوارج مسلمانوں سے قتال کرنے کے جواز پر سیدنا ابوبکر صدیق کے مرتدین سے قتال کرنے سے استدلال کرتے تھے، اور کہتے تھے: یہ ایسے ہی ہے جیسے ابوبکر صدیق نے مرتدین سے قتال کیا تھا۔

(الملل والنحل لابن حزم: ۱/ ۱۱۶)

معاصر خوارج کا مفکر مانا جانے والا عبدالعزیز طویلعی کہتا ہے: مسیلمہ کذاب جیسے مرتدین آج کے مرتد حکام کے مقابلے زیادہ بہتر اور اسلام سے زیادہ قریب تھے۔ وہ نواقض اسلام کا ارتکاب اس قدر نہیں کرتے جتنا یہ کرتے ہیں۔

(میگزین صوت الجہاد، شمارہ نمبر ۱۰، بتاریخ: بدھوار، ۱۲/ ذوالحجہ/ ۱۴۲۴ھ، ص ۹)

اکسٹھویں وجہ:

یہ مسلمانوں سے قتال کرنے پر اللہ کے اس قول سے مشترکہ طور پر استدلال کرتے ہیں: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ} ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں سے لڑو جو کافروں میں سے تمھارے قریب ہیں اور لازم ہے کہ وہ تم میں کچھ سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

چنانچہ خوارج کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے قتال کرنے کو تمام کفار سے قتال کرنے پر مقدم کیا جائے گا، اور اس باب میں امام طبری نے ایک قصہ نقل کیا ہے کہ اس آیت سے ایک خارجی جس کا نام بہلول تھا استدلال کرتا تھا، وہ بنوامیہ کے دور کا تھا، اس نے اپنے شہر کے گورنر کو قتل کرنے کیلئے اسی آیت سے استدلال کیا تھا، اسی طرح آج کے بھی بہت سے بہلول زمانہ یہی استدلال کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام طبری کہتے ہیں: بہول نے کہا: سب سے پہلے ہم اسی گورنر سے شروع کرتے ہیں، تو اسکے ساتھیوں نے کہا: ہم پہلے خالد کو قتل کرتے ہیں، اگر ہم اسے پہلے قتل کریں گے تو ہم مشہور ہو جائیں گے پھر خالد وغیرہ محتاط ہو جائیں گے؛ اسلئے ہم اللہ کو گواہ بناتے ہیں کہ اگر تم پہلے اسے قتل کرو گے تو خالد ہم سے نکل جائے گا، جو مساجد کو منہدم کر کے گرجا گھروں کو بناتا ہے، اور مسلمانوں کے خلاف مجوسیوں سے دوستی کرتا ہے، اور ذمیوں کی شادی مسلمان عورتوں سے کراتا ہے، کاش ہم اسی کو قتل کرتے تاکہ اللہ ہمیں اس سے راحت دے دے، تو اس بہلول نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے نہیں چھوڑوں گا، اور پھر خالد کے پاس جا کر اسے بھی قتل کروں گا، اور اگر اسے چھوڑ کر خالد کے پاس گیا تو پھر مشہور ہو جاؤں گا اور پھر یہ چھوٹ جائے گا، جبکہ اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ} ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں سے لڑو جو کافروں میں سے تمھارے قریب ہیں اور لازم ہے کہ وہ تم میں کچھ سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

اور جہاں تک موجودہ دور کا تعلق ہے تو اس وقت اس طرح کے دسیوں بہلول موجود ہیں جو اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر اسامہ سباعی ہے جس نے اپنے رسالے (العدو القریب والعدو البعید، ص ۳) کے اندر استدلال کیا ہے، اور رشیدی نے اپنے فتاوی ص ۵ کے اندر، ابو یحی اللیبی نے اپنے رسالے (رفع الملام، ص ۳۱) پر اور سلطان عتیبی نے اپنی کتاب (الرسائل الاثریہ، ص ۲۴۰) کے اندر استدلال کیا ہے۔

باسٹھویں وجہ:

حکام اور خلفاء کو برے اور نفرت آمیز القاب اور ناموں سے یاد کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

چنانچہ خوارج سیدنا عثمان کو (نعثل/ احمق بڈھا) کہتے تھے۔
اور رافضی سیدنا علی سے شدید بغض کی وجہ سے آپ کو (جاحد) کہتا تھا۔
(البدایہ والنہایۃ: ۱۰/ ۳۰۷)

اس باب میں متقدمین خوارج کی موافقت معاصر خوارج نے کی ہے اس پر بہت سارے شواہد ہیں، جن میں چند کا ذکر درج ذیل ہے:

یہ خارجی رشود ہے جس نے (آل سلول والتتار) کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے، جس کے اندر مملکت سعودی عرب کے حکمرانوں کو برے القاب سے یاد کیا ہے۔

یہ فارس زہرانی ہے جو ملک فہد کو (ھادم الحرمین) کہتا ہے۔
(تحریض المجاہدین الأبطال علی إحیاء سنۃ الاغتیال، ص ۲)

ترسٹھویں وجہ:

خطابات اور رسائل وکتب کے اندر حکام پر طعن وتشنیع کرنا۔

مذکورہ وجہ سے یہ مربوط ہے مگر الگ کرنے کی وجہ یہ ہیکہ حکام کو ہمیشہ موضوع بحث بنانا اور ان کے خلاف ہمہ وقت سرگرم رہنا، انکی غیبت کرنا اور ان پر طعن وتشنیع کرنا خوارج کی عادت میں شامل ہے۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ میں ایک بار قدامہ عنبری کے پاس گیا، دیکھا تو وہاں ابو بلال مرداس، نافع بن ازرق اور عطیہ بن اسود جیسے خوارج کے سرغنہ بیٹھے ہوئے تھے، حسن کہتے ہیں: مرداس نے کلام کرتے ہوئے اسلام کا بیان کیا، تو اس سے بہتر اسلام کی تعریف کرنے والا میں نے کسی کو نہیں دیکھا، پھر حاکم کا ذکر کیا اور اس کی برائی کی اور لوگوں کی برائیوں کا بیان کیا، پھر خاموش ہو گیا، پھر نافع بن ازرق نے کلام کیا اور اسلام کا بیان کیا، اس نے بھی اچھا بیان کیا، پھر حاکم کا ذکر کیا اور اس پر لعن طعن کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الأمر بالمعروف لابن ابي الدنیا ص ۹۸)

اور جہاں تک ہمارے زمانے کے خوارج کا تعلق ہے تو اس بارے میں بہت کچھ مل جائے گا، جس سے پتہ چلے گا کہ یہ بھی اپنے اجداد سے کم نہیں ہیں بلکہ چار قدم آگے ہی ہیں۔

شیخ صالح الفوزان نے کہا: اسی طرح حکام کو گالی دینا، یہ بھی خوارج کا مذہب ہے، یہ حکام کو گالی دیتے ہیں، ان پر کلام کرتے ہیں، لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکاتے ہیں، چنانچہ سیدنا عثمان کے خلاف جن اوباشوں اور بدمعاشوں نے بغاوت کی تھی اسکا اصل سبب خبیث ابن سبا تھا جو مجالس قائم کر کے حکام پر لعن طعن کرتا تھا، ان پر نقطہ چینی کرتا تھا، اور لوگوں کو بھڑکاتا تھا، یہاں تک کہ بہت سے بلوائی اور خارجی اسکے ارد گرد جمع ہو گئے اور اسکا نتیجہ خلیفہ کا قتل ثابت ہوا۔ اور یہ شیخ کے دقیق فہم کا نتیجہ ہے۔

اور آج کے خوارج کے پاس اس کے سوا کوئی کام ہی نہیں ہے، یہ طہارت کے باب میں کلام کرتے ہیں تو بھی حکام پر نقطہ چینی کرتے ہیں، یہ حکام پر لعن طعن کرنے اور انکی نقطہ چینی کرنے پر کتابیں لکھتے ہیں، جن کے اندر انکی تکفیر کی جاتی ہے، انہیں گالی دی جاتی ہے، اس پر مستقل باب ہے۔

چوہتھویں وجہ:

استدلال کرنے میں قیاس پر اعتماد کرنا۔

ابن حزم نے کہا: ''یہ خوارج لوگوں میں سب سے زیادہ قیاس پر عمل کرتے ہیں''۔
(الملل والنحل: ۱/۱۱۶)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ معاصر خوارج کے نزدیک مسلمانوں کا خون بہانے کیلئے سب سے بڑی دلیل انہیں ڈھال بنانے پر قیاس کرنا ہے کہ یہ لوگ مسلم علاقے میں یہ سوچ کر حملہ کرتے ہیں کہ وہاں پر طاغوت کی حکومت ہے اور یہ حکومت کچھ معصوموں کو ڈھال بنا رہی ہے، اسلئے ایسے موقعے پر سب کو قتل کرنا جائز ہے۔ اس پر تفصیلی گفتگو آگے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پینسٹھویں وجہ:

بعض مختلف فیہ مسائل میں امت سے اختلاف کرنا اور کوئی دوسری رائے لیتا ہے تو اسے معذور نہ سمجھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

”اور یہی حال ظالموں اور بدعتیوں کا ہوتا ہے، جیسے خوارج اور ان کی طرح کے لوگ جو امت پر ظلم کرتے ہیں جب بھی کسی مسئلے میں اختلاف ہوتا ہے یہ مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں“۔

(مجموع الفتاوی: ۱۷/ ۳۱۱)

اس کی سب سے بہتر مثال مشرکوں کا جزیرہ عرب سے نکالنے کا ہے، اس باب میں ایک اختلاف تو یہی ہے کہ جزیرہ عرب کا حدود کہاں تک ہے، یہاں تک کہ بعض اہل علم نے اس کے حدود کو مکہ اور مدینہ تک خاص کر دیا ہے، مگر خوارج نے اس مسئلہ کو ان مسلمہ مسائل میں شمار کر لیا ہے جن میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا، اور اسی مختلف فیہ مسئلے کو بنیاد بنا کر کتنے معصوموں کی جان لیتے ہیں۔

اسی طرح ایک مسئلہ ہے کمزوری کے وقت کفار سے معاہدہ کرنے کا، جسے خوارج وقت نے تکفیر کا مسئلہ بنالیا ہے، چنانچہ مقدسی یہود کے ساتھ مصالحت کرنے کے تعلق سے لکھتا ہے:

”یہ سارے معاہدات جو ان یہودیوں سے کئے جارہے ہیں وہ سب کفریہ ہیں، بلکہ موجودہ مرتد حکومتوں کی طرف سے اگر ہے تو اس سے ان کے کفر میں مزید اضافہ ہوگا؛ کیونکہ یہ تو اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر اور اولیاء اللہ مجاہدین سے لڑ کر پہلے ہی سے کافر ہیں“۔

(میگزین نداء الاسلام، انٹرویو عبداللہ کے ساتھ، منقول از التوحید والجہاد ویب سائٹ، ص ۱۳)

چھیاسٹھویں وجہ:

حکومتی جھنڈے کو باشندوں سے جوڑ کر دیکھنا متقدمین خوارج کے اصولوں میں سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیہسیہ فرقے نے کہا: (اگر حاکم کافر ہے تو رعایا بھی کافر ہوگی)۔ مزید کہا: (اگر ملک دارالشرک ہے تو وہاں کے لوگ بھی مشرکین ہوں گے، نماز اسی کے پیچھے جائز ہوگی جسے آپ جانتے ہوں، وہاں پر رہنے والے سارے لوگوں کو قتل کرنا جائز ہوگا، ان کا مال لینا اور انہیں غلام لونڈی بنانا حلال ہوگا۔

(الفرق بین الفرق، ص ۸۸)

اور جہاں تک معاصر خوارج کا تعلق ہے تو انہوں نے گرچہ بالکل اسی طرح کا بیان نہ دیا ہو مگر تحقیق وتدقیق کے بعد ان کے اقوال واعمال سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔

فارس زہرانی کہتا ہے:

"فوج پر حکم لگانے سے پہلے انکے طاغوتی حکام کے کفر کو جاننا ضروری ہے، وہ حکام جن کے تخت کو باقی رکھنے میں یہ مدد کرتے ہیں، کیونکہ ان فوجیوں پر کفر کا حکم لگانا دراصل طواغیت پر کفر کے حکم کا فرع ہے، چنانچہ اس وقت عالم اسلام کے اندر جتنے حکام پائے جاتے ہیں سب طواغیت اور مرتد کافر ہیں، یہ سب اسلام کے تمام دروازوں سے نکل چکے ہیں"۔

(الآیات والاحادیث الغزیرہ فی کفر قوات درع الجزیرہ لفارس الزہرانی، ص ۲)

سڑسٹھویں وجہ:

وہ دیار مسلمین جہاں دن میں پانچ بار اذان کی صدائیں بلند ہوتی ہیں انہیں یہ دارالکفر کہتے ہیں، اور یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں معاصر خوارج اپنے اسلاف سے آگے ہیں، چنانچہ متقدمین خوارج کا اس مسئلے میں اختلاف رہا ہے مگر معاصر خوارج کے یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے ان کے یہاں پوری روئے زمین پر کوئی دارالاسلام نہیں پایا جاتا۔

فارس زہرانی کہتا ہے:

"حکم کی علت دیار پر معلق ہے، اسلئے یہاں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ ملک جہاں کی اکثریت مسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر حکام کافر اور مرتد ہیں کیونکہ وضعی قوانین کے مطابق حکومت کرتے ہیں، تو وہ ملک دار کفر ہوگا، اور یہ حال اکثر عالم اسلام کا ہے''۔

(سلسلۃ العلاقات الدولیۃ لفارس الزھرانی ص ٦٧)

اڑسٹھویں وجہ:

متقدمین اور معاصر دونوں خوارج رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔

اس مبحث کو میں نے موخر کر دیا تھا تاکہ ہر منصف عاقل کے سامنے یہ واضح ہو جائے کہ یہ سارے خوارج ایک ہی حمام سے نکل کر آئے ہیں، چنانچہ ان کے جد اکبر ذوالخویصرہ نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی جس وقت آپ ﷺ باحیات تھے، بالکل اسی طرح آج کے خوارج کے اندر میں نے اسی صفت کو پایا، چنانچہ سلطان عتیبی جسے توحید کے شیروں نے ہلاک کیا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حق واضح ہوگیا، اب تمہارا کیا موقف ہے؟ اچھی طرح سوچ لو کہ اگر آج ہمارے پاس نبی ﷺ بھی قبر سے نکل کر آجائیں اس ملک کے اندر یعنی بلاد حرمین میں، مکہ میں یا ریاض میں، یا کسی بھی شہر میں، اور تمام مشرکوں کے خلاف قتال کا حکم دیں اور انہیں جزیرہ عرب سے نکالنے کا حکم دیں تو کیا تم اس پر عمل کرو گے، اس وقت تمہارا کیا موقف ہوگا؟

کیا تم اس وقت رسول اللہ کی مدد کرو گے یا پھر آل سلول کی حکومت کو پکڑے رہو گے؟ اور اسکے دم چھلے بنے رہو گے، بلکہ ان کا دفاع کرتے رہو گے، اور اس تعلق سے علمائے صحوہ کا کیا موقف ہوگا؟

کیا وہ اس وقت بھی انتظار کریں گے، حکمت اور دانشمندی کا مظاہرہ کریں گے؟

اور اس وقت نبی اکرم ﷺ کے تعلق سے آل سلول اور ان کی حکومت کا کیا موقف ہوگا جو اسلام کا دعوی کرتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیااس وقت آپ کو ایک ماہ کی مہلت دو گے؟ ایسے طواغیت سے یہ بعید بھی نہیں ہے"۔

(سلطان اثری سے ایک انٹرویو، التیار اخبار کے ساتھ، شمارہ نمبر ۲۱، ۱۴۲۵ھ ص ۴۲)

یہاں شاہد یہی ہے کہ کس طرح اس نے اپنے خارجی عقائد کو ثابت کرنے کیلئے رسول اللہ ﷺ کی ذات کا سہارا لیا ہے، اور آپ کو قبر سے نکال کر لاتا ہے اور کھڑا کر کے طرح طرح سے سوال کرتا ہے۔

اس بدبخت خارجی کے جد اکبر کے کلام پر غور کریں جس نے نبی اکرم ﷺ جیسے عادل شخصیت پر ظلم کا الزام لگایا، اور اسی طرح آج مموے خارجی مقام نبوت اور اسلامی حکومت کو حقیر سمجھ رہے ہیں، اور مجرم کلاب النار کی سفاکانہ حکومت کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خوارج کے تعلق سے چھان بین کر کے لکھنا شروع کر دے اور اسکے لئے کافی وقت صرف کرے تو معاصر خوارج اور متقدمین خوارج کے درمیان اس طرح کے بیشمار مشابہات تلاش لے گا، خواہ وہ اصولوں میں ہو یا صفات اور کردار و افعال میں، قرآن وسنت، حدیث و تاریخ اور فرق کی کتابوں میں بہت کچھ مل جائے گا۔ مگر اس وقت مجھے اسی قدر میسر ہو سکا ہے، والحمدللہ اولا و آخرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا مبحث

خارجی صفت کے اطلاق میں اہل سنت والجماعہ کے نزدیک حکم لگانے کی علت اور ضابطہ

اس کے اندر دو مطالب ہیں:

پہلا مطلب: مقدمہ

دوسرا مطلب: خارجی کے مفہوم کی تحدید میں آثار صحابہ اور دیگر سلف وعلماء کے اقوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ:

پہلا مقدمہ:

خارجی کے مفہوم کی تحدید کرنے کا ایک فائدہ یہ ہیکہ اس مفہوم میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جو اس کا مستحق نہیں ہے اور اس مفہوم سے وہ نہیں نکلے گا جو اس وصف کا مستحق ہے۔

دوسرا مقدمہ:

اس مبحث کے اندر صحابہ اور تابعین کے آثار کو جمع کیا گیا ہے، اس کے بعد اقوال علماء کو نقل کیا گیا ہے، اور کچھ فوائد بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں بطور خاص جن کا تعلق صلب موضوع سے ہے، اور اس تعلق سے میری کوشش رہی ہے کہ ان اقوال کو صحابہ کے دور سے شروع کر کے معاصر علماء کے اقوال پر ختم کیا جائے۔

تیسرا مقدمہ:

متقدمین اور متاخرین تمام علماء میں سے کسی نے خارجی کے مفہوم میں اختلاف نہیں کیا ہے، اور تاکہ مسئلہ مزید واضح ہو جائے اسکے لئے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اہل علم کے نزدیک خوارج کے کئی طبقات ہیں: ان میں وہ خوارج بھی شامل ہیں جن کی مذمت وارد ہوئی ہے اور جن کے خلاف شدید وعیدیں آئی ہیں، اور جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے کہا ہے کہ یہ دین سے خارج ہیں کیونکہ یہ اہل ایمان کو قتل کرتے ہیں، اور یہ دوزخی کتے ہیں، اور انہیں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پہلے طبقے میں نہیں آتے، مگر چونکہ انکے یہاں خارجیت کی کچھ صفتیں پائی جاتی ہیں اسلئے اہل علم ان پر بھی خارجیت کا اطلاق کر دیتے ہیں۔

اور خوارج عموماً غالی ہوتے ہیں، اور کچھ غالی نہیں ہوتے ہیں، حافظ ابن حجر نے اس باب میں بڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دقیق بات کہی ہے: ”خوارج وہ ہیں جنہوں نے تحکیم کے معاملے پر سیدنا علی پر نکیر کی تھی اور آپ سے، نیز سیدنا عثمان اور آپ کی ذریت سے براءت کا اظہار کیا تھا، اور ان سے قتال کیا تھا: ان میں جو تکفیر مطلق کے قائل ہیں انہیں غالی خارجی کہا جاتا ہے“۔

(فتح الباری: ۱۲/ ۶۹۳۰)

حتی کہ متقدمین خوارج میں جو غالی تھے وہ برائی میں برابر نہیں تھے، ان کچھ ہی تھے جو بچوں اور عورتوں کے قتل کو جائز سمجھتے تھے، چنانچہ ابن حزم نے ازارقہ کے بارے میں کہا ہے:

”انہوں نے ان بچوں کے خون کو حلال کیا جو ان کی فوج میں نہ ہوں، اسی طرح ایسی عورتوں کے قتل کو بھی حلال کیا ہے“۔

(الفصل فی الملل والأھواء والنحل: ۴/ ۱۴۴)

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو بچوں اور عورتوں کے قتل کو جائز نہیں سمجھتے ہیں۔

کچھ ایسے بھی ہیں جو کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے تکفیر کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو یہ عقیدہ نہیں رکھتے، ان سب کی تفصیل آئے گی۔

اسی طرح معاصر خوارج کی کتابوں کے مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوا کہ یہ لوگ بھی تکفیر اور خون کے حلال کرنے کے مسائل میں متفاوت اور مختلف ہیں، مگر یہ تفاوت اضافی ہے، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ کسی کے یہاں کسی پہلو بہت زیادہ غلو پایا جاتا ہے اور وہ اسے لیکر اپنے ساتھیوں پر نکیر بھی کرتا ہے مگر بعض مسائل کے اندر دوسرے کے یہاں غلو پایا جاتا ہے، جو اس سے زیادہ سخت ہوتا ہے، درج ذیل مثال سے یہ مزید واضح ہو جائے گا:

لندن کا قصائی جو کفر کی راجدھانی میں رہتا ہے ابوقتادہ جو مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں کے قتل کو جائز کہتا ہے بلکہ ان کی عورتوں کو لونڈی بنانے کا حکم دیتا ہے جیسا کہ الجزائر کے اندر ہوا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مگر انتخاب کو لیکر اس نے صرف منتخب ممبران ہی کی تکفیر کی ہے انتخاب کرنے والوں کی تکفیر نہیں کی ہے، اور اسکی علت یہ بتائی ہے کہ قانون سازی کیلئے انتخاب کا عمل بہت سے علماء ومشائخ کے نزدیک اب تک واضح نہیں ہے اس لئے یہ اب تک عالم مجہول ہے۔ اور جب جہالت کا عذر موجود ہے تو ایسی صورت میں ساتھیوں پر واجب کہ وہ لوگوں کے ساتھ تکفیر کا معاملہ نہ کریں۔

(مقالات بین منہجین، مقالہ نمبر ۵۸، لابی قتادہ)

اور جہاں تک سید فضل کا تعلق ہے جو میرے نزدیک خوارج میں سب سے بڑا خبیث خارجی ہے، اس نے ممبران اور ووٹ دینے والے سب کی تکفیر کی ہے۔

(العمدہ لسید فضل ص ۱۶۳)

اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو اس مسئلے کی بہت ساری مثالیں پیش کرتا، بہر حال یہ واضح ہوگیا کہ اس فکر کے اندر غالی قسم کے لوگ بھی ہیں اور متوسط خارجی بھی ہیں، اور یہ شریعت کے مسائل سے جہالت کا نتیجہ ہے، اسی لئے یہ کسی مسئلے میں متفق ہوجاتے ہیں اور کسی میں اختلاف کر بیٹھتے ہیں، مثال کے طور پر پولیس اور فوج سے قتال کرنے کو جائز ماننے پر ان کے یہاں اتفاق ہے، کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مطلب

خارجی کے مفہوم کی تحدید میں آثار صحابہ اور دیگر سلف وعلماء کے اقوال

۱-عن أبي عثمان أن رجلا كان من بني يربوع يقال له صبيغ سأل عمر بن الخطاب رضى الله عنه عن الذاريات والنازعات والمرسلات أو عن إحداهن، فقال له عمر: ضع عن رأسك فوضع عن رأسه فإذا له وفيرة فقال: لو وجدتك محلوقا لضربت الذى فيه عيناك.

ترجمہ: ابوعثمان سے روایت ہے کہ بنویربوع کا ایک شخص جس کا نام صبیغ بن عسل تھا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ذاریات، نازعات اور مرسلات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس سے کہا: تم اپنا سر کھولو، جب اس نے اپنا سر کھولا تو دیکھا سر میں بڑے بڑے بال ہیں، تو آپ نے فرمایا: اگر تمہارا سر منڈا ہوا پاتا تو تمہاری گردن مار دیتا۔

(السنہ لعبداللہ بن احمد، ص ۱۱۹۹)

پتہ چلا کہ خلیفہ راشد کو شبہ ہوا کہ صبیغ خوارج میں سے ہے؛ اسلئے کہ آپ نے دینی مسائل میں تکلف کرنے والا اسے پایا تھا، اور ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا تھا جس کا حکم اسے نہیں ہے اور جسکی جانکاری سے اسے کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے۔

ابن بطہ نے کہا:

”لوگ مدینہ جاتے تھے تاکہ علوم دین حاصل کریں اور اپنے ایمان میں بصیرت کا اضافہ کریں، مگر صبیغ متشابہات کے بارے میں زیادہ پوچھا کرتا تھا جن کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا، چنانچہ اسے دیکھ کر سیدنا عمر سمجھ گئے یہاں تک کہ آپ خوارج کے اوصاف کا پتہ لگا لیا کہ وہ دین سے خارجی ہوتے ہیں اور جن کی نشانی سر منڈانا ہے، اسی لئے آپ نے صبیغ کے سر کو کھولا تھا کہ اس علامت کو دیکھ سکیں، مگر جب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس نشانی کو نہیں دیکھا تو اسے تعزیری سزا دی اور اس سے کہا کہ اگر یہ نشانی پا جاتا تو تمہارا سر مار دیتا"۔

(الابانۃ لابن بطہ: ۱/ ۳۵۳)

اور تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ صبیغ نے سیدنا عمر کی تعزیری سزا سے خوب فائدہ اٹھایا چنانچہ جب سیدنا علی کے دور خلافت میں خوارج نے خروج کیا تو صبیغ سے پوچھا گیا: کچھ لوگوں نے خروج کیا ہے اور وہ ایسی ویسی باتیں کہہ رہے ہیں تو اس نے کہا: انہیں دور ہٹاؤ، مجھے اللہ نے نیک بندے کی نصیحت سے فائدہ پہونچایا ہے۔

(الابانۃ: ۱/ ۳۵۳)

اس کے بعد ابن بطہ نے بہت ہی خوبصورت تبصرہ کیا ہے، کہتے ہیں: اپنے بعد ان والوں کیلئے صبیغ ایک مثال اور عبرت بن گیا ہے جو دین میں تشدد کرتے ہیں اور دقت اور پیچیدگیوں والے سوالات کرتے ہیں۔

اس اثر سے مستفاد فوائد درج ذیل ہیں:

* - یہ اثر سیدنا حذیفہ کی حدیث کے موافق ہے، جس کے اندر یہ آیا ہے کہ سیدنا عمر ہی وہ دروازہ ہیں جو مسلمانوں اور فتنوں کے درمیان بندھ کی حیثیت رکھتے ہیں، اور یہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہے۔

* - اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ خلفائے راشدین کس قدر دین کی حمایت کرنے میں سخت تھے اور بھٹکے ہوؤں کی ساتھ سختی سے پیش آتے تھے۔

* - ہمارے سلف ایسی چیزوں میں مشغول نہیں ہوتے تھے جن میں کوئی فائدہ نہ ہو، اور نہ ہی اس سے ایمان میں اضافہ ہو۔

* - اس کے اندر رد ہے ان لوگوں پر جو خارجی صفت کیلئے کبیرہ گناہ کی وجہ سے تکفیر کرنا شرط لگاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، کیونکہ سیدنا عمر نے صبیغ کے موقف کو نہیں پوچھا تھا اور صحابہ کے یہاں یہ چیز معروف بھی نہیں تھی، آپ نے صرف حسی علامت کو تلاش کیا یعنی سر منڈوانا۔

اور آگے بات آئے گی کہ کبیرہ گناہ کی بنیاد پر جس نے سب سے پہلے تکفیر کی ہے وہ نافع ازرق ہے۔

*۔اس اثر سے خوارج کی دونشانیوں کا پتہ چلتا ہے:

الف:۔معنوی علامت: دینی امور میں تشدد اپنانا اور قرآن کی متشابہ آیات میں مشغول ہونا، یہ چیز دوسروں کے یہاں بھی پائی جاسکتی ہے مگر ان کے یہاں یہ ایک نمایاں نشانی ہے۔

ب:۔حسی علامت: سر منڈانا، اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ جسے بھی سر منڈائے ہوئے دیکھا جائے اس پر خارجی ہونے کا الزام لگا دیا جائے، بلکہ اس کے لئے قرینہ دیکھا جائے گا بایں طور کہ اس کے اندر خوارج کے اثرات پائے جائیں، چنانچہ جب اس نشانی کے ساتھ دوسرے قرائن بھی موجود ہوں گے جو اس الزام کو مضبوط کر رہے ہوں گے جیسے دینی امور میں تشدد اپنانا، قرآن کی متشابہ آیات میں مشغول ہونا، شریعت جن امور پر خاموش ہے انہیں کریدنا اور تکفیر کرنا وغیرہ تو ایسی صورت میں اس پر خارجی ہونے کا الزام لگا سکتے ہیں۔

*۔خوارج کو فوری طور پر قتل کیا جاسکتا ہے، خواہ وہ جماعت کی شکل میں ہوں یا انفرادی شکل میں ہوں، کیونکہ سیدنا عمر نے یہ خبر دی ہے کہ اگر وہ یہ علامت اسکے اندر پاجاتے تو اسکی گردن مار دیتے، مگر یہ کام ہر کسی کیلئے نہیں ہے کیونکہ اس سے انارکی پھیلنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

*۔ صاحب قصہ کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے؛ کیونکہ اس نے سیدنا عمر کی نصیحت اور آپ کے درے سے فائدہ اٹھایا، اسی لئے کہ خوارج کا فتنہ آیا تو یہ انکے ساتھ نہیں نکلا۔

۲۔ عَنْ مُعَاذَةَ ، قَالَتْ: " سَأَلْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْحَائِضِ، تَقْضِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصَّوْمَ، وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ، وَلَكِنِّي أَسْأَلُ، قَالَتْ: كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ، وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

ترجمہ: سیدہ معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا وجہ ہے جو حائضہ روزوں کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ انہوں نے کہا: تو حروری تو نہیں؟ میں نے کہا، نہیں میں تو پوچھتی ہوں۔ انہوں نے کہا: ہم عورتوں کو حیض آتا پھر حکم ہوتا، روزوں کی قضا کرنے کا اور نماز کی قضا کا حکم نہ ہوتا۔

اس اثر سے درج ذیل چند مسائل کا پتہ چلتا ہے:

پہلا مسئلہ:

ام المومنین عائشہ نے سوال کرنے والی کو حروریہ کہا جس کی وجہ درج ذیل اسباب میں سے کوئی ایک ہوسکتا ہے:

الف:- آپ نے سوال کرنے والی کے اندر تکلف اور تشدد دیکھا ہوگا ایسی چیزوں میں جن سے ایک مسلمان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے، کیونکہ ایک مسلمان عورت کیلئے اس باب میں یہ کافی ہے کہ وہ نماز اور روزے ترک کردے، بعد میں روزوں کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔

چنانچہ سلف ہر اس شخص کو خارجی صفت سے متصف کرتے تھے جس پر تکلف اور تشدد کا شبہ ہوتا تھا، چنانچہ ابن بطہ کی کتاب الابانہ کے اندر آیا ہے کہ سیدنا علی کے خلاف خروج کرنے والوں میں سے ابن الکواء نامی ایک خارجی نے جو کہ بعد میں سیدھی راہ پر آگیا تھا، نے سیدنا علی سے سوال کیا: چاند کے اندر جو کالا دھبہ ہے وہ کیا ہے؟ تو آپ نے کہا: اللہ کے لئے ہے، تم ایسے سوالات کیوں نہیں کرتے جن کا تمہیں فائدہ ہو، یہ رات کا مٹانا ہے۔

(الابانۃ لابن بطہ: ۱/ ۳۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب:- آپ نے اسے حروریہ اسلئے کہا کیونکہ بعض خوارج حائضہ عورت پر نماز اور روزہ دونوں لازم کرتے تھے، اور بعض لوگ ترک کرنے کا حکم دیتے تھے، مگر نماز کا بھی وہ قضا کرتی تھی، ابن رجب نے کہا: عائشہ کے قول (کیا تم حروریہ ہو؟) کا مطلب یہ ہیکہ تم اہل حروراء یعنی خوارج میں سے ہو، کیونکہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ ان میں سے بعض خوارج نماز کے قضاء کا بھی حکم دیتے تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس نے بھی حروریوں کی طرح تشدد سے کام لیا تھا۔

(فتح الباری لابن رجب: ۲/ ۱۳۰)

ت:- یہ سبب بھی ہوسکتا ہے کہ بعض خوارج سنت پر عمل نہیں کرتے تھے اور خاص کر اس سنت پر جو ظاہر قرآن کے مخالف ہو۔

(مجموع الفتاوی: ۱۳/ ۴۸)

اور سنت پر عمل نہ کرنے کی وجہ اور حکمت یہ بتائی جاتی ہے کہ انہوں نے صحابہ کی تکفیر کردی تھی جو کہ حدیثوں کے ناقل ہیں، اور کافر انکے یہاں عادل نہیں ہوتا، اسی سبب سے وہ سنت نبوی سے محروم ہوگئے۔

دوسرا مسئلہ: اس اثر سے مستنبط فوائد:

* - ایسے سوال سے روکنا چاہئے جس کے اندر تکلف اور تشدد ہو اور ایک مومن کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہو، بلکہ سوال ایسے ہوں جن سے ایک مسلمان کو فائدہ ہو۔
* - ایسے شخص پر سختی کرنا جائز ہے جو سنت کی مخالفت کرے، اور سنت کے حکم کو تسلیم نہ کرے۔
* - ایک مسلمان کے سامنے جب کسی شرعی حکم کی علت واضح ہوجاتی ہے تو اسکے ایمان میں اضافہ ہوجاتا ہے اور جب وہ حکمت واضح نہیں ہوتی تو وہ کہتا ہے کہ ہم ہر اس چیز پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے رب کی طرف سے ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى عُثْمَانَ مِنَ الشَّامِ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَحْسَبُ أَنِّي مِنْ قَوْمٍ وَاللَّهِ مَا أَنَا مِنْهُمْ وَلَا أُدْرِكُهُمْ. يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَرْجِعَ السَّهْمُ عَلَى فُوقِهِ، سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ وَاللَّهِ لَوْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقُومَ مَا قَعَدْتُ.

ترجمہ: سیدنا ابو ذر سے روایت ہے کہ جب آپ شام سے سیدنا عثمان کے پاس آئے تو کہا: امیر المومنین! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں ان میں سے ہوں، یعنی خوارج میں سے، اللہ کی قسم! میں ان میں سے نہیں ہوں، اور نہ ہی میری ان سے ملاقات ہے، وہ تو قرآن کو پڑھتے ہیں مگر انکے گلے سے نیچے نہیں اترتا، وہ دین اسلام سے ویسے ہی نکلے ہوئے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتی ہے، وہ اسی وقت واپس آسکتے ہیں جب تیر کمان میں واپس آجائے، انکی نشانی سر منڈانا ہے، اللہ کی قسم! اگر مجھے کھڑا ہونے کا حکم کریں تو میں بیٹھوں گا نہیں۔

(مسند طیالسی: ۱/ ۶۱، حدیث نمبر ۴۵۲)

اور طبقات ابن سعد کے اندر وارد ہوا ہے کہ اہل کوفہ کے کچھ لوگوں نے ابو ذر سے کہا جب کہ وہ مقام ربذہ میں تھے: اس شخص نے آپ کے ساتھ ایسا اور ویسا کیا، کیا آپ جھنڈا اگائیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ مل کر اس کے خلاف لڑائی کریں، تو آپ نے کہا: نہیں، اگر عثمان نے مجھے مشرق سے مغرب کی طرف بھیج دیا ہوتا تو بھی میں انکی بات سنتا اور مانتا۔

(فتح الباری: ۴/ ۴۹۵)

یہ بہت ہی عظیم اثر ہے، اس کا تفصیل یہ ہیکہ سیدنا معاویہ نے ابو ذر کو مدینہ بھیج دیا تھا، اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ وہاں پر جمع اموال کی حرمت پر فتوی دیتے تھے، اسی لئے سیدنا عثمان نے آپ کو مصلحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پیش نظر فتوی دینے سے منع کر دیا، کیونکہ آپ سیدنا ابوذر کے مقابلے میں زیادہ جانکار تھے، جبکہ ہر صحابی کے اندر خیر موجود ہے، چنانچہ جب وہ سیدنا عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنا سر کھول دیا تاکہ یہ بتاسکیں کہ آپ کا تعلق خوارج میں سے نہیں ہے، اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے خوارج کے بارے میں یہ بتلایا ہے کہ خوارج کی نشانی سر منڈانا ہے، اسی لئے آپ نے سر کھول دیا تھا اسکے بعد قسم کھا کر کہا کہ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اسکے بعد سیدنا ابوذر نے تاکید کے طور پر کہا کہ آپ خوارج کی مخالفت کرتے ہیں، اور وہ سمع وطاعت کا مسئلہ ہے، جو کہ اہل سنت اور خوارج کے درمیان بہت بڑی پہچان ہے، اسکے بعد آپ نے مقام ربذہ جانے کی اجازت لے لی، کیونکہ سیدنا عثمان نے آپ کو مدینہ ہی میں رہنے کا حکم دیا تھا، بہر حال آپ کو مقام ربذہ جانے کی اجازت مل گئی۔

کاش آج کے بھڑکاؤ تقریر کرنے والے داعی اس باب میں سلف کے فقہ پر غور کرتے جو کہ ان لوگوں کو جو حکام کے ساتھ تعامل برتنے کے معاملے میں سلف کے منہج پر چلتے ہیں انہیں یہ مرجئہ کہتے ہیں اور اسے ایک شکست خوردہ فکر کے نام سے یاد کرتے ہیں، اور جو اس منہج کی طرف دعوت دے اسے یہ لوگ برے القاب سے نوازتے ہیں، شیخ صالح الفوزان نے کہا:

”آج کے دور میں جو غیر معاصی امور میں حکام کی سمع وطاعت کرتے ہیں انہیں بعض لوگ حکومت کا ایجنٹ، چاپلوس اور مغفل جیسے القاب سے پکارتے ہیں، انہیں آپ دیکھیں گے کہ وہ اپنے حکام پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور اسکے عیوب کو منبروں پر اور مجلسوں کے اندر پھیلاتے ہیں“۔

(لیکچر، مسجد الملک فہد بالطائف، عنوان: توجیہات عامہ، بتاریخ: ۲/ ۳/ ۱۴۱۵ھ)

اس اثر سے مستفاد فوائد:

٭- اس سے پتہ چلا کہ آدمی اپنی براءت کا اظہار خود کرسکتا ہے جس طرح کہ سیدنا ابوذر نے مناقشہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہونے یا سوال کرنے سے قبل ہی اپنے اوپر لگنے والے الزام سے براءت کا اظہار کر دیا۔

* -اس سے خلیفہ راشد سیدنا عثمان کے آداب گفتگو کا پتہ چلتا ہے کہ آپ نے سیدنا ابوذر سے کہا کہ ہم نے آپ یہاں اس لئے بلایا تھا تاکہ آپ مدینہ میں ہمارے ساتھ آرام سے رہیں اور ہم آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوں۔

* -خوارج کے حسی اوصاف میں سے سر منڈانا ہے، بطور خاص متقدمین خوارج کے یہاں، اور یہ کوئی قطعی علامت نہیں ہے۔

* -صحابہ کرام شرعی حدود کا بڑا پاس ولحاظ رکھتے تھے، جیسا کہ سیدنا ابوذر نے خلیفہ راشد کیلئے کامل سمع وطاعت کا اظہار کیا۔

* -اہل سنت اور خوارج کے درمیان واضح نشانیوں میں سے سمع وطاعت ہے۔

۴- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ قَالَ: كَانَ صَاحِبٌ لِي يُحَدِّثُنِي عَنْ شَأْنِ الْخَوَارِجِ، وَطَعْنِهِمْ عَلَى أُمَرَائِهِمْ، فَحَجَجْتُ، فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ مِنْ بَقِيَّةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ عِنْدَكَ عِلْمًا، وَأُنَاسٌ بِهٰذَا الْعِرَاقِ يَطْعَنُونَ عَلَى أُمَرَائِهِمْ، وَيَشْهَدُونَ عَلَيْهِمْ بِالضَّلَالَةِ. فَقَالَ لِي: أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، وَاللّٰهِ لَئِنْ أَمَرَكَ اللّٰهُ أَنْ تَعْدِلَ فَمَا أَرَاكَ أَنْ تَعْدِلَ. فَقَالَ: وَيْحَكَ مَنْ يَعْدِلُ عَلَيْهِ بَعْدِي؟ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: رُدُّوهُ رُوَيْدًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي أَخًا لِهٰذَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجُوا فَاقْتُلُوهُمْ، ثَلَاثًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عقبہ بن وساج سے روایت ہے کہ میرا ایک ساتھی تھا جو خوارج کے بارے میں مجھے بتلاتا تھا اور یہ کہ وہ حکام پر کیسے طعن و تشنیع کرتے ہیں، ایک بار میں نے حج کیا اور صحابی رسول عبداللہ بن عمرو سے ملاقات کی، میں نے عرض کیا: آپ باقی رہ گئے چند صحابہ میں سے ہیں، اللہ نے آپ کو علم دے رکھا ہے، ہمارے یہاں عراق میں کچھ لوگ حکام پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور انکی گمراہی کی گواہی دیتے ہیں، یہ سن کر آپ نے کہا: ان پر اللہ کی، اسکے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، رسول اللہ ﷺ کے پاس سونے چاندے کے ڈھیر لائے گئے اور آپ اپنے صحابہ کے درمیان اسے تقسیم کرنے لگے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر اعتراض کرتے ہوئے کہا: اے محمد! اگر اللہ نے آپ کو انصاف کرنے کیلئے کہا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ ایسا کر رہے ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بربادی ہو، میرے بعد کون انصاف کرے گا؟ جب وہ جانے لگا تو آپ نے کہا: اسے واپس بلاؤ۔ اسکے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں اسی طرح کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو پڑھیں گے مگر وہ انکے گلے سے نیچے نہیں اترے گا، جب بھی وہ نکلیں انہیں قتل کر دینا، تین بار فرمایا۔

اس اثر کا خلاصہ یہ ہیکہ عقبہ نے اپنے ملک کے کچھ لوگوں کے بارے میں جب یہ شکایت کی کہ وہ لوگ حکام پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، اور انہوں نے ان پر گمراہی کی گواہی دی اور پھر ان کے بارے میں جلیل القدر صحابی سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے فتوی پوچھا تو آپ نے فوراً انہیں ان خوارج سے جوڑ دیا جن کی مذمت میں حدیثیں وارد ہوئی ہیں، کیونکہ دونوں کے یہاں علت ایک ہی ہے، یعنی حکام پر طعن و تشنیع اور انکی گمراہی کی گواہی، اسلئے کہ بدبخت ذوالخویصرہ نے مقام نبوت پر طعن و تشنیع کی تھی اور آپ کو ظلم و جور سے جوڑا تھا جبکہ پوری انسانیت میں آپ سے بڑھ کر کوئی انصاف کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

اس اثر سے مستفاد فوائد:

* - دینی مسائل اور اہم پیش آمدہ امور میں علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیئے؛ کیونکہ فتنوں سے بچاؤ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ اللہ کی مدد کے بعد علماء ہی ہوتے ہیں۔

*- مسئلہ پوچھنے کے وقت علماء کے ساتھ ادب سے پیش آنا: یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے سائل نے صحابی کے مقام ومرتبے کو بیان کیا پھر علم کی نسبت کر کے آپ کی تعظیم کی بایں طور کہ انہوں نے علم دین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ حاصل کیا ہے۔

*- خوارج کی بڑی نشانیوں میں سے امراء اور حکام پر طعن وتشنیع کرنا اور انکی گمراہی کی گواہی دینا ہے۔

۵- جلیل القدر صحابی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما انہیں سب سے بری مخلوق مانتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری میں تعلیقاً مروی ہے:

كِتَاب اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ/ بَابُ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ: وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ سورة التوبة آية 115 وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللَّهِ، وَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ: باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے کا بیان، باب: خارجیوں اور بے دینوں سے ان پر دلیل قائم کر کے لڑنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت کرنے کے بعد (یعنی ایمان کی توفیق دینے کے بعد) ان سے مواخذہ کرے جب تک ان سے بیان نہ کرے کہ فلاں فلاں کاموں سے بچے رہو۔" اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اس کو طبری نے وصل کیا) خارجی لوگوں کو بدترین خلق اللہ سمجھتے تھے، کہتے تھے انہوں نے کیا کیا جو آیتیں کافروں کے باب میں اتری تھیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر جلیل القدر صحابی نے خوارج کی ایسی صفت بیان کی ہے جو مرور زمانہ کے ساتھ شروع سے لیکر آج تک وہ صفت انکے ساتھ باقی ہے کہ یہ خوارج ان آیتوں کو جو کافروں کے باب میں اتری تھیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں، جس سے تمام مسلمانوں کی تکفیر لازم آتی ہے۔

اور اس تعلق سے بہت سارے آثار وارد ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ان آیتوں کو جو کافروں کے باب میں اتری تھیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کر دیا ہے، اسی طرح اگر آپ معاصر خوارج کی کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو آپ دیکھیں بڑی مقدار میں دیکھیں گے کہ انہوں نے کس قدر ان آیتوں کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کیا ہے، پوری ایک کتاب بن سکتی ہے۔

معاصر خوارج گرچہ اس باب میں متقدمین خوارج کے مشابہ ہیں مگر ان کی خصوصیت یہ ہیکہ یہ اپنے اسلاف سے دو امور میں فائق اور آگے ہیں:

* ۔بعض وہ آیتیں جنہیں ان خوارج نے مسلمانوں پر چسپاں کیا ہے وہ صرف کفار ہی نہیں بلکہ خبیث اور بڑے کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، چنانچہ معاصر خوارج کا سرغنہ سید فضل حکام کے پیروکاروں کے بارے میں کہتا ہے: حاکم اور محکوم پر ایک ہی حکم لگانے کی دلیل کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے، کتاب اللہ سے دلیل اللہ کا یہ قول ہے: {إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ} ترجمہ: بلاشبہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تھے ہی خطا کار۔ دیکھیں اللہ نے تابع اور متبوع پر ایک ہی حکم لگایا ہے۔

آپ غور کریں معاصر خوارج نے کس طرح مسلمان حکمرانوں کو فرعون وہامان کے مقام پر اور انکی رعایا کو فرعون وہامان کی رعایا کے مقام پر اتار دیا ہے، اس طرح کے احکام انکی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں۔

* ۔معاصر خوارج نے صرف قرآنی آیات ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ ان احادیث کو بھی مسلمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر چسپاں کیا ہے جو کفار کے حق میں وارد ہوئی ہیں، پھر ان سے غلط استدلال کی بنیاد پر انہوں نے مسلمانوں اور انکی ذریت کے خون کو حلال کیا ہے، ان میں مشہور حدیث آپ ﷺ کا یہ قول ہے (ھم منھم) یعنی وہ بھی انہیں میں شمار ہوں گے۔ جبکہ یہ حدیث مشرکین کے بارے میں ہے اسلئے کہ سائل نے کہا تھا کہ مشرکین پر حملہ کرتے ہیں جہاں ان کے بال بچے بھی رہتے ہیں، تو آپ نے فرمایا تھا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

دراصل متقدمین خوارج کے یہاں حدیثوں سے استدلال کرنا معروف نہیں تھا، کیونکہ وہ اکثر سنت کے منکر تھے، جبکہ معاصر خوارج کے یہاں میں یہ صفت نہیں پاتا ہوں کہ کسی نے انکار سنت کا اظہار کیا ہو شاید اسی لئے یہ حدیثوں سے بھی استدلال کرتے ہیں۔

اس اثر سے مستفاد فوائد:

* -کتاب وسنت کے اندر وارد وہ دلیلیں جو کفار ومشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کرنا خوارج کی واضح نشانی ہے۔

* -اس سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی فقہ کا پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اس خصلت کو خوارج سے جوڑا جسکے دو اسباب ہیں:

پہلا سبب: آپ نے اس حدیث سے استدلال کیا جس کے اندر آیا ہے کہ یہ قرآن کو پڑھیں گے مگر وہ انکے گلے سے نیچے نہیں اترے گا؛ کیونکہ یہ معنی سمجھے بغیر ظاہر قرآن کو لیتے ہیں، جس سے یہ لازم آتا ہے کہ یہ کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیتوں کو مسلمانوں پر چسپاں کریں گے۔

دوسرا سبب: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے واقع حال سے استدلال کیا؛ آپ نے کچھ لوگوں کے اندر اس صفت کو دیکھا اور اسی سے استدلال کیا۔

مجھے اسکے علاوہ بھی دیگر کئی آثار ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس فہم میں صرف سیدنا ابن عمر رضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہما ہی تنہا نہیں ہیں بلکہ اور بھی دیگر صحابہ ہیں جنہوں نے اس خطرے کا بھانپ لیا تھا اور لوگوں کو آگاہ بھی کیا تھا، اگر طوالت کا خدشہ نہ ہوتا تو ان سب کو نقل کر دیتا۔

۶- جلیل القدر تابعی امام سعید بن جبیر کا اثر: آپ نے کہا: مِمَّا يَتَّبِعُ الْحَرُورِيَّةُ مِنَ الْمُتَشَابِهِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} [المائدة: 44] وَيَقْرِنُونَ مَعَهَا: {ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ} [الأنعام: 1] فَإِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ يَحْكُمُ بِغَيْرِ الْحَقِّ قَالُوا: قَدْ كَفَرَ، وَمَنْ كَفَرَ عَدَلَ بِرَبِّهِ وَمَنْ عَدَلَ بِرَبِّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ. فَهَذِهِ الْأُمَّةُ مُشْرِكُونَ فَيَخْرُجُونَ فَيَقْتُلُونَ مَا رَأَيْتُ، لِأَنَّهُمْ يَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ.

ترجمہ: حروری خوارج جن متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں ان میں اللہ کا یہ قول بھی ہے: (ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت و نور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیا (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علما فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور وہ اس پر اقراری گواہ تھے اب تمہیں چاہیئے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو، میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے مول پر نہ بیچو، جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ کافر ہیں)۔

اور اسکے ساتھ اس قول کو بھی ملاتے ہیں: (پھر بھی کافر لوگ (غیر اللہ کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں۔ اسی لئے جب یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی حاکم بغیر وحی کے فیصلہ کرتا ہے تو اسکی تکفیر کر دیتے ہیں، اور جو کفر کرے وہ مشرک ہے، اس طرح خوارج کی نظر میں یہ امت مشرک ہے، اسی لئے یہ خروج کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور مسلمانوں کے خلاف قتال کرتے ہیں؛ اسلئے کہ یہ اس آیت کی تاویل کرتے ہیں''۔

اس اثر سے مستفاد فوائد:

* -خوارج کی صفات میں سے متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑنا ہے۔

* -یہ جن متشابہ آیتوں سے سب سے زیادہ استدلال کرتے ہیں ان میں وہ آیتیں ہیں جن کے اندر بغیر وحی کے فیصلہ کرنے کا حکم بتلایا گیا ہے، اور یہ آیتیں متشابہ اسلئے ہیں کیونکہ ان میں کفر مطلق طور پر وارد ہوا ہے جن سے سلف امت نے بالخصوص ترجمان القرآن سیدنا ابن عباس نے کفر اصغر مراد لیا ہے، مگر اسے خوارج کفر اکبر کی مثال میں پیش کرتے ہیں۔ اس پر تفصیلی گفتگو مستقل مبحث میں آئے گی۔

ائمہ کرام نے اس اثر کو اہل سنت اور خوارج کے درمیان بہت بڑا فارق اور وجہ تفریق مانا ہے چنانچہ بغیر وحی کے فیصلہ کرنے کے مسئلے میں تکفیر مطلق کرنا خوارج کا شعار بن چکا ہے اور یہ چیز اہل علم کی کتابوں میں تواتر کے ساتھ وارد ہوئی ہے، چنانچہ ابن عبد البر کہتے ہیں:

''اس باب کے اندر خوارج اور معتزلہ میں سے بہت سارے بدعتی بھٹک چکے ہیں اور ان آثار سے استدلال کر کے گنہگار مسلمانوں کی تکفیر کر ڈالی ہے، اسی طرح انہوں نے چند آیتوں سے بھی استدلال کیا ہے جن کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے، جیسے کہ اللہ کا یہ قول: {إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} [المائدۃ: 44]

ترجمہ: ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت و نور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیا (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علما فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور وہ اس پر اقراری گواہ تھے اب تمہیں چاہیئے کہ لوگوں سے نہ ڈرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صرف میرا ڈر رکھو، میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے مول پر نہ بیچو، جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ کافر ہیں۔

* -تابعی جلیل نے تکفیر اور خروج وحمل اسلحہ کے درمیان تلازم کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ دونوں خوارج کے یہاں لازم ملزوم ہیں، کیونکہ تکفیر کرنے کے بعد فوراً یہ اسلحہ اٹھالیتے ہیں۔

۷- ایوب سختیانی نے کہا: ''خوارج گرچہ نام میں اختلاف رکھتے ہیں مگر تلوار اٹھانے میں سب متحد ہیں''۔ (الشریعۃ للآجری: ۵ / ۲۷۴)

ایوب سختیانی کے کلام سے بظاہر یہی پتہ چلتا ہے کہ خوارج کے گرچہ مختلف فرقے ہیں؛ ان میں اکثر معصیت کی بنیاد پر تکفیر کرتے ہیں جیسے ازارقہ کہتے ہیں کہ ہر کبیرہ گناہ کفر ہے، اور ہمارے مخالفین کے دیار دار الکفر ہیں۔ (مقالات الاسلامیین: ۸۷)

ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو گنہگار کو نعمت کا ناشکرا کہتے ہیں، کچھ ایسے بھی ہیں بچوں، عورتوں اور ذمیوں کو قتل کرنا جائز سمجھتے ہیں، بعض اسے حرام سمجھتے ہیں، کچھ ایسے ہیں جو دیار مسلمین کو دار الکفر کہتے ہیں اور بعض اس مسئلے میں توقف کرتے ہیں، مگر ان اختلافات کے باوجود سب اس بات پر متحد ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف قتال کرنا جائز ہے۔

معاصر خوارج نے تو تلواروں کو خودکش بمبارگاڑیوں اور دھماکہ خیز مادوں میں بدل دیا ہے، چنانچہ ایک خودکش بمبارگاڑی وہ تباہی مچا سکتی ہے جو دسیوں تلوار نہیں کرسکتیں۔

۸- عبداللہ بن مبارک نے اہل سنت والجماعہ کے عقیدے کے ضمن میں کہا:

(ومن قال: الصلاة خلف كل بر وفاجر، والجهاد مع كل خليفة، ولم ير الخروج على السلطان بالسيف، ودعا لهم بالصلاح، فقد خرج من قول الخوارج أوله وآخره.)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جس نے کہا: ہر نیک اور برے حاکم کے پیچھے نماز جائز ہے، اور جہاد ہر قسم کے خلیفہ کے ساتھ ہے، اور وہ حاکم کے خلاف خروج کو جائز نہ سمجھتا ہو بلکہ ان کے لئے اصلاح کی دعاء کرتا ہو تو مکمل طور سے خوارج سے نکل جائے گا۔

(شرح السنۃ للبربہاری، ص ۱۲۹)

یہ جلیل القدر امام جن کے بارے میں شیخ عبدالمحسن البدر اکثر کہا کرتے ہیں: (عبداللہ بن مبارک مروزی ثقہ اور حجت ہیں، فقیہ، عالم مجاہد اور شہسوار ہیں جن کے اندر تمام خیر کی صفات موجود ہیں)۔

اس اثر کے اندر امام ابن المبارک نے چار خصلتیں بیان کی ہیں جن سے اہل سنت خوارج سے ممتاز ہوجاتے ہیں:

* -ہر نیک اور برے حاکم کے پیچھے جمعہ اور جماعت ادا کرے۔
* -مسلمان حاکم کی اطاعت کو عقیدہ بنائے جس کی طرف جہاد کے ذریعے اشارہ کیا ہے۔
* -حاکم کے خلاف خروج کرنے کو حرام سمجھے۔
* -مسلمان حاکم کیلئے اصلاح اور عافیت کی دعاء کرے۔

چنانچہ جس کے اندر یہ چاروں صفات پائی جائیں گی وہ خوارج کے مذہب سے مکمل بری ہوگا، مگر جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک بھی خصلت پائی جائے گی گویا اس کے اندر خوارج کی وہ خصلت پائی گئی، یہاں تک مکمل طور پر تمام خصلتوں کو ترک کردے، کیونکہ تمام خوارج ایک جیسے نہیں ہوتے، کسی کے یہاں زیادہ خصلتیں ہوتی ہیں اور کسی کے یہاں کم۔

ایسا لگتا ہے امام ابن المبارک معاصر خوارج کو مخاطب کررہے ہیں، کیونکہ جب ایک شخص انکی کتابوں کا مطالعہ کرے گا تو پائے گا کہ یہ لوگوں کو جمع و جماعت ترک کرنے کا حکم دیتے ہیں، اور انہوں نے اس باب میں رسائل اور کتابیں تالیف کی ہیں، جیسے کہ ابوقتادہ فلسطینی کی کتاب (حکم مساجد الضرار)،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس رسالے کے اندر اس نے ان مساجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے جنہیں بلاد کفر کے اندر سفارت خانوں کیلئے بنائی جاتی ہیں، انہیں یہ مسجد ضرار کہتا ہے اور انہیں منہدم کرنے کا حکم دیتا ہے، حالانکہ یہ خود لندن میں رہتا ہے جو کہ کفر کی راجدھانی ہے، اور یہ جس جگہ اجرت لیکر یہ نماز پڑھتا ہے وہ دراصل رقص وسرور کیلئے خاص ہے، جہاں نوجوان شراب وکباب کے ساتھ نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں اسی جگہ کو یہ کرائے پر لیکر وہاں جمعہ بھی پڑھاتا ہے، پھر بھی اسکی مسجد اہل سنت کی مسجد ہے اور دوسرے مسلمانوں کی مساجد مسجد ضرار ہیں۔

اور جہاں تک حکام کیلئے دعاء کرنے کی بات ہے تو معاصر خوارج نہ صرف یہ کہ یہ دعاء کرنے کے مخالف ہیں بلکہ یہ دعاء کرنے والوں پر کفر کا فتوی بھی لگاتے ہیں، چنانچہ ابوقتادہ نے فتوی دیا ہے کہ وہ سارے خطباء اور ائمہ کافر ہیں جو حکام کی اصلاح اور انکی بھلائی کیلئے دعاء کرتے ہیں۔

۹- ائمہ سلف میں سے ایک جلیل القدر امام عبداللہ بن محمد الضعیف نے کہا: ''قعدہ خوارج سب سے خبیث خوارج ہیں''۔ (مسائل احمد لأبي داود، ص ۲۷۱)

ابن حجر نے خوارج کی ایک صفت بیان کرتے ہوئے کہا: ''قعدیہ وہ خوارج ہیں جو حکام کے خلاف خروج کی دعوت دیتے ہیں مگر وہ اس میں شامل نہیں ہوتے''۔

(ھدی الساری، ص ۴۸۳)

پتہ چلا کہ حکام کے خلاف خروج کرنا خوارج کی علامت ہے مگر ائمہ کرام نے اسکی دو قسمیں بتلائی ہیں:

پہلی قسم: کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو حکام کے خلاف خروج کرنے کی دعوت دیتے ہیں مگر وہ خود خروج میں شرکت نہیں کرتے، انہیں خوارج کی بہت ہی خبیث قسم مانا گیا ہے، حافظ ابن حجر وغیرہ نے انہیں ''قعدیہ'' کے نام سے یاد کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم: جو خروج کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں اور خروج میں شامل بھی ہوتے ہیں۔

قعدیہ کو سب سے خبیث ترین خوارج کہا گیا ہے کیونکہ خروج کا سبب یہی بنتے ہیں، انہیں کے کلام سے خوارج کا منہج سامنے آتا ہے اور پھر لوگ ان کے کلام سے متاثر ہو کر خروج کرتے ہیں، اور اس کا تجربہ حالیہ سالوں میں اچھی طرح ہوا کہ ان خبیثوں میں سے جب بھی کسی خبیث کی طرف سے کوئی کیسٹ جاری ہوئی جس کے اندر اس نے حکام کے خلاف زہر اگلا تو یہی دیکھا گیا کہ اس ملک میں فساد اور فتنہ پھیل گیا۔

اسی طرح کا کلام میں نے شیخ ابن عثیمین کا پایا جنہوں نے ذوالخویصرہ والی حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ خروج جس طرح تلوار سے ہوتا ہے اسی طرح کلام سے بھی ہوتا ہے، اسلئے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تلوار نہیں اٹھائی تھی بلکہ اس نے صرف کلام کے ذریعے نکیر کیا تھا۔ (رسالہ ''رفع الاساطین فی حکم الدخول علی السلاطین، ص ۳۳'' پر ایک تبصرہ)

قعدہ خوارج کو خبیث ترین خارجی کہنے کی یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ یہ اکثر ہلاک ہونے سے بچ جاتے ہیں اور اپنے زہر کو پھیلاتے رہتے ہیں برخلاف جو تلوار لیکر خروج کرتا ہے کہ ان میں اکثر مار دیئے جاتے ہیں، جس کے شر سے لوگ محفوظ ہو جاتے ہیں مگر ان خبیثوں کے زہر سے لوگ محفوظ نہیں ہو پاتے۔

۱۰- محمد بن حسین آجری نے کہا:

''قَدْ ذَكَرْتُ مِنَ التَّحْذِيرِ مِنْ مَذَاهِبِ الْخَوَارِجِ مَا فِيهِ بَلَاغٌ لِمَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، عَنْ مَذْهَبِ الْخَوَارِجِ، وَلَمْ يَرَ رَأْيَهُمْ، وَصَبَرَ عَلَى جَوْرِ الْأَئِمَّةِ، وَحَيْفِ الْأُمَرَاءِ، وَلَمْ يَخْرُجْ عَلَيْهِمْ بِسَيْفِهِ، وَسَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى كَشْفَ الظُّلْمِ عَنْهُ، وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعَا لِلْوُلَاةِ بِالصَّلَاحِ، وَحَجَّ مَعَهُمْ، وَجَاهَدَ مَعَهُمْ كُلَّ عَدُوٍّ لِلْمُسْلِمِينَ وَصَلَّى مَعَهُمُ الْجُمُعَةَ وَالْعِيدَيْنِ، فَإِنْ أَمَرُوهُ بِطَاعَةٍ فَأَمْكَنَهُ أَطَاعَهُمْ، وَإِنْ لَمْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يُمْكِنُهُ اعْتِذَارٌ إِلَيْهِمْ. وَإِنْ أَمَرُوهُ بِمَعْصِيَةٍ لَمْ يُطِعْهُمْ، وَإِذَا دَارَتِ الْفِتَنُ بَيْنَهُمْ لَزِمَ بَيْتَهُ وَكَفَّ لِسَانَهُ وَيَدَهُ، وَلَمْ يَهْوَ مَا هُمْ فِيهِ، وَلَمْ يُعِنْ عَلَى فِتْنَةٍ، فَمَنْ كَانَ هَذَا وَصْفُهُ كَانَ عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ"۔

ترجمہ: میں نے خوارج کے مذہب سے آگاہ کر دیا ہے چنانچہ جو ان کی رائے نہ رکھے، حکام کے ظلم پر صبر کرے، ان پر تلوار کے ساتھ خروج نہ کرے، اور اللہ سے دعاء کرے کہ اس پر سے اور تمام مسلمانوں سے ظلم کو ختم کر دے، حکام کی اصلاح حال کیلئے دعاء کرے، ان کے ساتھ حج اور جہاد کرے، ان کے پیچھے جمعہ اور عیدین کی نمازیں ادا کرے، اگر وہ اپنی اطاعت کا حکم دیں تو اطاعت کریں، اور اگر ممکن نہ ہو تو معذرت کر دیں، اگر معصیت کا حکم دیں تو انکی اطاعت نہ کریں، اگر فتنے کا دور ہو تو اپنے گھر کو لازم پکڑ لیں، اپنی زبان اور ہاتھ کو روک کر رکھے، نہ ہی فتنے کی خواہش کرے اور نہ ہی کسی طرح اس میں مدد کرے، جسکی حالت یہ ہوگی وہ صراط مستقیم پر ہوگا ان شاء اللہ۔

(الشریعہ للآجری: ۱/۳۶)

امام آجری کے کلام سے یہی پتہ چلا کہ خوارج کی صفات میں خروج کرنا، تلوار اٹھانا، مسلمانوں کا خون حلال کرنا ہے، اسی طرح ایک خصلت اور ہے وہ یہ کہ بات اچھی کریں گے یعنی شریعت کے نفاذ کی بات کریں گے جو کہ فی الواقع برحق ہے مگر اسی کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کی تکفیر اور انکے خون کو حلال کریں گے جو کہ باطل ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کی بات کریں گے اور اسی کی آڑ میں حکام کی تکفیر کریں گے۔

امام آجری نے اہل سنت والجماعہ کی آخری صفت یہ بتلائی ہے کہ وہ فتنوں میں شامل نہیں ہوتے ہیں، وہ اپنی زبان اور ہاتھ کو روک کر رکھتے ہیں، جو ایسا کرے وہ صراط مستقیم پر ہے اور جو اسکے برعکس کرے وہ خوارج کی راہ پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱- جو مسلمان حکام کی تکفیر کرتے ہیں انکا ذکر کرتے ہوئے شیخ محمد بن صالح عثیمین نے کہا: ''یہ جو لوگ تکفیر کرتے ہیں انہیں خوارج کے وارث ہیں جنہوں نے سیدنا علی کے خلاف خروج کیا تھا۔

(''کشف اللثام'' نامی کیسٹ، تسجیلات دار ابن رجب)

شیخ کا کلام بالکل واضح ہے، آپ نے تمام خوارج کی یہ مشترکہ صفت بیان کر دی ہے کہ یہ مسلمان حکام کی تکفیر کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مبحث

خوارج کے بارے میں وارد احادیث وآثار، اور فقہ وفوائد

اس مبحث میں دو مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: مقدمہ

دوسرا مسئلہ: خوارج کے بارے میں وارد احادیث وآثار، اور فقہ وفوائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ:

احادیث نبویہ کے اندر جس قدر خوارج کے فرقے سے ڈرایا گیا ہے اور اس پر تنبیہ آئی ہے اتنا اور کسی فرقے پر نہیں آیا ہے، چنانچہ فرقہ خوارج پر اس قدر حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ وہ تواتر معنوی رخ پہوچی ہوئی ہیں، جن کے اندر انکے صفات کو کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے، ان کے افکار ضالہ اور نظریات باطلہ سے ڈرایا گیا ہے، کیوں کہ ایک فرقہ امت مسلمہ کیلئے فکری اور حسی ہر اعتبار سے خطرناک اور سنگین ہے۔

انکا فکری خطرہ: کتاب وسنت کے سمجھنے میں یہ منفرد ہیں، سلف امت کے فہم پر انحصار نہیں کرتے بلکہ اپنی کج فہمی کا استعمال کر کے کتاب وسنت کو سمجھتے ہیں۔

انکی فکری سنگینی ہی ہے کہ یہ شعائر دین اور اس کی حرمتوں کی تعظیم نہیں کرتے، بطور خاص معصوم جانوں کی تعظیم، حکام کے خلاف خروج و بغاوت کو جائز سمجھتے ہیں، اور انکی اسی نا سمجھی کی بنیاد پر مسلمانوں کے جان و مال اور عزت وآبرو کو حلال کیا، اسی طرح حق کے قالب میں ڈھال کر اپنے باطل کا اظہار کیا، اس طرح یہ جماعت تمام انسانیت کیلئے خطرہ ہے جو اپنے باطل مذہب کو برحق سمجھ کر صرف قتل وخونریزی مچانے والی ایک درندہ صفت خونی ملیشیا ہے۔ اسی لئے انکے بارے میں کثرت سے نصوص شرعیہ وارد ہوئے ہیں تاکہ لوگ ان سے آگاہ اور چاک وچوبند رہیں۔

میں نے خوارج کے بارے میں وارد احادیث وآثار جمع کیا ہے، مکرر روایتوں کو الگ کر دیا ہے، اسکے بعد ان احادیث کے معنی فہمی کیلئے میں نے علماء امت کے اقوال نقل کیا ہے، اگر کسی صحابی کا قول مل گیا تو حدیث فہمی کیلئے اسے تمام اقوال پر مقدم کیا ہے، کیونکہ صحابہ نصوص شرعیہ اور شارع کے کلام کو سب سے زیادہ سمجھنے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج کے بارے میں وارد احادیث وآثار، اور فقہ وفوائد

۱- **پہلی حدیث:** عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ، بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ، ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ، وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ، ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبْهَانَ، قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ، فَقَالُوا: أَتُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ ". فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي "، قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ، يُرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا، قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ ".

ترجمہ: سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا بھیجا مٹی میں ملا ہو (یعنی کان سے جیسا نکلا تھا ویسا ہی تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں بانٹا، اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی نبہان سے اور اس پر قریش بہت جلے اور کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں ان کو اس لئے دیتا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔" اتنے میں ایک شخص آیا کہ اس کی داڑھی گھنی تھی، گال پھولے ہوئے تھے آنکھیں گڑھے میں گھسی ہوئی تھیں ماتھا اونچا تھا سر منڈا ہوا تھا اور اس نے آ کر کہا: اللہ سے ڈرائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میں نافرمانی کروں گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی کون اطاعت کرے گا (معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امانتدار مقرر فرمایا اور تم لوگ امانتدار نہیں جانتے۔" پھر وہ آدمی پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور ایک شخص نے اجازت مانگی قوم میں سے اس کے قتل کی لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اس کی اصل میں سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتا اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتے ہیں، اسلام سے ایسا نکل جاتے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے اگر میں ان کو پاتا تو ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہیں۔" (یعنی جڑ پیڑ سے اڑا دیتا جیسے عاد کو باد نے برباد کیا)۔

پہلا فائدہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جود وسخا کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔

دوسرا فائدہ:

حاکم وقت کو یہ اختیار ہے کہ وہ عطیات دینے تفریق کرے کہ کسی کو کم اور کسی کو زیادہ عطا کرے، مقصد کوئی مصلحت ہو، جیسے کہ تالیف قلب اور انکی شر وفتن سے بچنا وغیرہ۔

تیسرا فائدہ:

خیر البشر کے ساتھ خوارج کی بدسلوکی، چنانچہ جب یہ انبیاء کے ساتھ اس طرح بداخلاقی کے ساتھ پیش آسکتے ہیں تو پھر علماء و دیگر صالحین کے ساتھ کیا کریں گے۔

چوتھا فائدہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج کے خروج و بغاوت کا سب سے بڑا اسبب دنیوی حرص وطمع اور حصول مال ہوتا ہے، چنانچہ انہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض مال کی وجہ سے کی، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر اعتراض بلوائی خارجیوں کا اعتراض بعض اقارب کو مال دینے پر تھا، اور اسی طرح سیدنا علی پر اعتراض تحکیم سے زیادہ اس بات تھا کہ انہوں نے قتال کیا مگر مال غنیمت تقسیم نہیں کی اور دشمنوں کی عورتوں کو لونڈی نہیں بنایا، اور یہ بدبخت ذوالخویصرہ بھی اسی مال کا حریص تھا، لیکن جب اسے اپنی مراد نہیں ملی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر اعتراض کرنے لگا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظلم و جور سے متہم کر دیا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ انصاف پسند تھے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا:

" دین اسلام کے اندر سب سے پہلی بدعت خوارج کا فتنہ ہے، اور اسکی بنیاد دنیا طلبی تھی، چنانچہ جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین کا مال تقسیم کر رہے تھے، تو یہ خوارج اپنی فاسد عقل سے سمجھ رہے تھے کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصاف نہیں کر رہے ہیں، اسی لئے انکے جد امجد ذوالخویصرہ نے کہہ دیا انصاف سے کام لیجئے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں پھر کون انصاف کرے گا۔ اگر میں ظالم ہو جاؤں تب تو میری بھی تباہی اور بربادی ہو جائے۔

(ابن کثیر: ۲/ ۱۰)

پانچواں فائدہ:

خوارج کی صفات میں عجلت پسندی، غور و فکر نہ کرنا اور حکم لگانے میں جلدی کرنا ہے، چنانچہ یہ بدبخت ذوالخویصرہ اگر تھوڑا انتظار کر کے آرام سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو کم کسی کو زیادہ عطیات دینے کی حکمت کے بارے میں سوال کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اسے بتاتے۔

چھٹا فائدہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج کی سب سے بڑی صفت خلفاء اور امراء پر علانیہ نکیر کرنا ہے۔

ساتواں فائدہ:

خروج جس طرح تلوار سے ہوتا ہے اسی طرح کلام سے بھی ہوتا ہے۔

آٹھواں فائدہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن تعامل اور اعلی اخلاق، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بد بخت کی بدسلوکی اور الزام کو برداشت کرلیا اور زیادہ سے زیادہ یہ کہا کہ افسوس! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں پھر کون انصاف کرے گا۔ اگر میں ظالم ہو جاؤں تب تو میری بھی تباہی اور بربادی ہو جائے۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کی تصدیق قرآن کرتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: (وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ) ترجمہ: اور بیشک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔

نواں فائدہ:

صحابہ کرام کی نظر میں مقام نبوت کی تعظیم؛ چنانچہ یہ خالد بن ولید ہیں جو اس شخص کے قتل کی اجازت مانگ رہے ہیں؛ اسلئے کہ اس نے سید البشر کی شان میں گستاخی کی تھی۔

دسواں فائدہ:

خوارج مصالح اور مفاسد کے قاعدے کی رعایت نہیں کرتے، حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عطیہ سے اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کا خیال رکھا تھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے:

" مصالح اور مفاسد کا انکار وہی کرے گا جسکا عقیدہ اور دین فاسد ہو، جیسے ذوالخویصرہ کہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نکیر کرڈالی، اسی طرح خوارج نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر نکیر کیا حالانکہ آپ نے تحکیم سے، اپنے نام کو مٹا کر اور مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں کو قیدی نہ بنا کر مسلمانوں ہی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصلحت کا خیال رکھا تھا۔

(مجموع الفتاوی:۲۸/۲۹۱)

گیارہواں فائدہ:

خوارج کی صفات میں سے ہے کہ وہ بظاہر نیک دکھائی دیں گے مگر انکا باطن بہت ہی خبیث اور فاسد ہوگا، وہ صحابہ کرام سے بھی عبادت میں مشغول رہتے تھے مگر وہ دین سے نکلے ہوئے تھے۔

بارہواں فائدہ:

ظاہری تقوی کو دیکھ کر دھوکہ نہیں کھانا چاہئے، کیونکہ اصل اعتبار سنت کی موافقت ہے، اسی لئے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ کی مجلس میں خوارج کا ذکر ہوا کہ تلاوت قرآن کے وقت وہ کس طرح خشوع وخضوع دکھاتے ہیں تو آپ نے کہا: یہود ونصاری سے زیادہ جہد ومشقت والے نہیں ہیں مگر پھر بھی وہ گمراہ ہیں۔

(کتاب الشریعہ:۲۷)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے عبادت میں خوارج کی جہد ومشقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

''بلاشبہ خوارج کے یہاں عبادت اور ورع وتقوی میں اس قدر جہد ومشقت پایا جاتا ہے کہ وہ صحابہ کرام میں بھی نہیں تھا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، مگر چونکہ وہ مشروع طریقے پر نہیں ہے اسی لئے وہی چیز ان کے خروج دین کا سبب بن گئی، اور اسی لئے سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سنت میں میانہ روی اختیار کرنا بدعت میں بہت زیادہ جہد ومشقت سے بہتر ہے''۔

(الاستقامہ:۱/۲۵۸)

تیرہواں فائدہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کی تعدیل وتوثیق سے کیلئے صرف ظاہری شکل وصورت اور حالت کافی نہیں ہے گرچہ وہ دکھنے میں کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو یہاں تک کہ اسکے باطن کا پتہ نہ چل جائے ۔۔

چودھواں فائدہ:

خوارج کی صفات میں سے ہے کہ وہ ایسی چیز کو برائی کہتے ہیں جو حقیقت میں برائی نہیں ہوتی، چنانچہ تالیف قلب کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو تقسیم کیا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نیکی تھی مگر اس بدبخت نے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں برائی ثابت کر دیا اور اسے بے انصافی کا نام دیدیا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے خوارج کی بدعت پر کلام کرتے ہوئے کہا:

"انکی دو صفتیں بہت مشہور ہیں، جن میں دیگر تمام مسلمانوں سے الگ ہیں: ان میں پہلی صفت یہ ہیکہ ان کا سنت سے نکلنا اور جو برائی نہیں اسے برائی کہنا، یا جو نیکی نہیں اسے نیکی کہنا، اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہی کیا تھا"۔

(مجموع الفتاوی: ۴/ ۱۸۹)

پندرھواں فائدہ:

یہ حدیث ان لوگوں کیلئے حجت ہے جو خوارج کی تکفیر کرتے ہیں، کیوں کہ اس میں صراحت سے وارد ہوا ہے کہ وہ دین اسلام سے نکل جائیں گے۔

حافظ ابن حجر نے کہا ہے:

"اگر یہاں دین سے مراد اسلام ہے تو ایسی صورت میں یہ حدیث ان لوگوں کیلئے حجت ہے جو خوارج کی تکفیر کرتے ہیں، مگر یہ بھی احتمال ہے کہ یہاں دین سے مراد طاعت ہو، تو ایسی صورت میں وہ فاسق ہوں گے، اور اکثر اہل علم کی یہی رائے ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(فتح الباری:٦/ ٦١٨)

سولہواں فائدہ:

خوارج شروع سے لیکر آج تک ہمیشہ اسلام کی پشت میں خنجر رہے ہیں انکے بارے میں کبھی نہیں دیکھا گیا کہ انہوں نے کفار سے لڑائی کی ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسکی حکمت بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

"اسلئے کہ وہ انکے نزدیک اصلی کفار ہیں اور یہ مسلمان مرتد ہیں، اور کفر ارتداد کفر اصلی کے مقابلے میں زیادہ سنگین ہے"۔

(مجموع الفتاوی:٢٨/ ٤٧٨)

سترہواں فائدہ:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم نہیں رکھتے تھے، کیوں کہ یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے قتل کرنے کو معلق کر دیا ہے انکے ملنے پر۔

اٹھارہواں فائدہ:

خوارج سے قتال کرنے پر ابھارا گیا ہے۔

انیسواں فائدہ:

خوارج سے قتال کرتے وقت انہیں جڑ سے ختم کرنے ہی میں بھلائی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں انہیں پا جاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر کے تباہ کر دوں، اور ایک روایت میں قوم ثمود کا ذکر ہے، اور یہ معلوم ہے کہ قوم عاد اور ثمود پر عذاب الہی آنے کے بعد ان میں کوئی باقی نہیں بچا تھا۔

خوارج کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی کہا ہے، اور یہ آپ ہی کا دقیق فہم ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آپ کہتے ہیں:

”خوارج سے قتال کرنا دوسرے باغیوں سے قتال کرنے جیسا نہیں ہوگا جس طرح کہ ڈاکوؤں، لٹیروں اور باغیوں سے لڑائی کی جاتی ہے، کیونکہ باغیوں سے قتال کرنے میں حکم ہے کہ ان کی طاقت کو ختم کر دینا ہے، یہاں تک کہ وہ فساد پھیلانے سے باز آجائیں اور طاعت میں داخل ہو جائیں، انہیں ملتے ہی خوارج کی طرح قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں قوم عاد کی طرح قتل کر کے تباہ کیا جائے گا، اور یہ نہ ہی خوارج کی طرح مخلوق میں سب سے برے ہیں، اور نہ ہی انکے قتل کا حکم ہے“۔

(الصارم المسلول: ۲/ ۳۴۷)

۲-دوسری حدیث:

عَن علي قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:" سَيَخرُجُ قَومٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحدَاثُ الأَسنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحلَامِ، يَقُولُونَ: مِن خَيرِ قَولِ البَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُم حَنَاجِرَهُم، يَمرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَينَمَا لَقِيتُمُوهُم فَاقتُلُوهُم، فَإِنَّ فِي قَتلِهِم أَجرًا لِمَن قَتَلَهُم يَومَ القِيَامَةِ".

ترجمہ: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اخیر زمانہ قریب ہے جب ایسے لوگ مسلمانوں میں نکلیں گے جو نوعمر بیوقوف ہوں گے (ان کی عقل میں فتور ہوگا) ظاہر میں تو ساری خلق کے کلاموں میں جو بہتر ہے (یعنی حدیث شریف) وہ پڑھیں گے مگر درحقیقت ایمان کا نور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے۔ (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) تم ان لوگوں کو جہاں پانا بے تامل قتل کرنا، ان کو جہاں پاؤ قتل کرنے میں قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہلا فائدہ:

خوارج کے اندر اکثر کم سنی پائی جاتی ہے، اور حالیہ خوارج نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کو سچ کر دکھایا، اور اہل مدینہ خوارج کو کم سن کہا کرتے تھے۔

(تاریخ طبری: ۱/ ۴۵۵)

دوسرا فائدہ:

انکی عقلیں فاسد ہوتی ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول (کم عقل) کا یہی مفہوم ہے۔

(فتح الباری: ۱۲/ ۲۸۷)

۳- تیسری حدیث:

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ، قَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ، يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ، وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ، مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ، فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْظُرُوا فَنَظَرُوا، فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ، فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

ترجمہ: سیدنا عبید اللہ رضی اللہ عنہ جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سے روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور جب وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حروریہ نے کہا (لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ) یعنی حکم نہیں کسی کا سوا اللہ کے تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر ارادہ ان کا اس سے باطل ہے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا ان لوگوں کا کہ "میں ان کا حال بخوبی جانتا ہوں اوران کی نشانیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا ہے۔اور اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف (یعنی حق بات حلق سے نیچے نہیں اترتی) اور اللہ کی مخلوق میں بڑے دشمن اللہ کے یہی ہیں ان میں ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھ اس کا ایسا ہے کہ جیسے چوچے بکری ك ے یا سر پستان۔" فرمایا پھر جب قتل کیا ان کو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے تو فرمایا: دیکھو، پھر دیکھا تو وہ نہ ملا، پھر فرمایا انہوں نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں نے جھوٹ نہیں کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جھوٹ نہیں فرمایا نہ میں نے تم سے جھوٹ کہا) دو بار یا تین بار یہی کہا، پھر پایا اس کو ایک کھنڈر میں اور لائے اس کو یہاں تک کہ اسکی لاش کو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آگے رکھ دیا۔

پہلا فائدہ:

جس مسئلے کو لیکر خوارج ہمیشہ سر اٹھاتے رہے ہیں وہ بلا شریعت فیصلہ کرنے کا ہے، یہی انکا رکن رکین ہے جس پر ان کے متقدمین اور معاصرین نے اعتماد کر کے امت محمدیہ کی تکفیر کی ہے، اور پھر اس تکفیر کے نتیجے میں فساد اور خونریزی پھیلی ہے۔

دوسرا فائدہ:

خوارج کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ یہ حق کو خلط ملط کر دیتے ہیں تا کہ اپنے باطل مقصد تک پہونچ سکیں۔

تیسرا فائدہ:

صفت بغض کا اللہ کیلئے اثبات اسی طریقے سے جیسا اسکی ذات کیلئے لائق اور زیب دیتا ہو۔

چوتھا فائدہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوارج اللہ کے نزدیک سب سے برے ہیں۔

پانچواں فائدہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل اور نشانی ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے خروج کے تعلق سے اور ایک خارجی کی صفت کے بارے میں جو فرمایا وہی پیش آیا جسے اسود کہا جاتا تھا۔

چھٹا فائدہ:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ کی منقبت، کیونکہ یہ فضیلت آپ ہی کے ہاتھ پر حاصل ہوئی یعنی اس خارجی گروہ سے پہلا قتال۔

۴- چوتھی حدیث:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا، قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ "، قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: " لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ".

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے پڑھیں گے مگر گلے سے نیچے نہیں اترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا یک شنبہ قرآن پڑھیں گے مگر عقیدہ یہ رکھیں گے کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیونکر گلے اترے) نکل جائیں گے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے۔" (یعنی تمام اعمال صالحہ خیر وصدقات صلوٰۃ وزکوٰۃ حج وصیام سب کچھ بجالاتے ہیں مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو ان کے عقائد و اعمال میں گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہیں جیسے تیر نکل گیا تو اس میں خون بھی نہیں بھرتا) راوی نے کہا: میں گمان کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: "اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان کو پاؤں تو ثمود کی طرح قتل کروں۔"

(اللہ کی کتاب آسانی سے پڑھیں گے): اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تلاوت قرآن میں بڑے ماہر ہوں گے، اسی لئے بہت اچھی تلاوت کریں گے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ تلاوت قرآن کی پابندی کریں گے، اسی لئے ان کی زبان ہمیشہ تلاوت قرآن سے تر ہوگی، اور کہا گیا ہے کہ یہاں خوبصورت آواز سے کنایہ ہے، امام قرطبی نے اسے نقل کیا ہے اور پہلے قول کو راجح بتایا ہے۔

(فتح الباری: ۱۲/ ۲۹۴)

۵- پانچویں حدیث:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ أَوْ حُلْقُومَهُمْ ،سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ، أَوْإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ".

ترجمہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آخری زمانہ (خلافت راشدہ کے اخیر) میں یا اس امت میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی لیکن وہ ان کے نرخرے یا حلق سے نیچے نہ اترے گا، ان کی نشانی سر منڈانا ہے، جب تم انہیں دیکھو یا ان سے ملو تو انہیں قتل کردو"۔

پہلا فائدہ:

خوارج کا نشان سر منڈانا ہے، اور یہ ایک حسی علامت ہے۔

حافظ ابن حجر نے کہا ہے:

"پھر اسکا جواب یہ دیا کہ سلف اپنا سر نہیں منڈاتے تھے، سوائے حج اور عمرہ کے وقت یا شدید ضرورت کے تحت، جبکہ خوارج کی یہ عادت ہے، اسی لئے یہ انکی نشانی بن گئی، اور اسی سے یہ پہچانے جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگے"۔

(فتح الباری: ۱۳/ ۵۳۷)

یہ صحابہ کرام کے نزدیک یہی حسی نشانی ہی سب سے قوی صفت تھی، اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبیغ کا واقعہ اسکی تاکید کرتا ہے۔

(معلوم ہوا کہ خوارج کا نشان سر منڈانا ہے، جس سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ بال منڈانا مکروہ ہے، لیکن یہ صحیح نہیں، بعض اوقات سر منڈانا عبادت ہے، جیسا کہ حج اور عمرہ میں، اور پیدائش کے ساتویں روز بچے کا سر منڈانا سنت ہے۔ مترجم)۔

دوسرا فائدہ:

خوارج قرآن کو سب سے کم سمجھنے والے ہوں گے، وہ گرچہ اسکی تلاوت کریں گے اور شب و روز اسکے ذریعے عبادت میں مشغول ہوں گے مگر اسکی معنیٰ فہمی میں سب سے بڑے جاہل ہوں گے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا:

"پہلی بدعتیں جیسے خوارج کی بدعت کا سبب قرآن کے معنیٰ کو غلط سمجھنا تھا"۔

(مجموع الفتاوی: ۱۳/ ۳۰)

۶۔ چھٹی حدیث:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" يَنْشَأُ نَشْءٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ". قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ" أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً،" حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اس کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، جب بھی ان کا کوئی گروہ پیدا ہوگا ختم کر دیا جائے گا"۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے بیسیوں بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جب بھی ان کا کوئی گروہ نکلے گا ختم کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ انہیں میں سے دجال نکلے گا"۔

ختم کر دیا جائے گا، یعنی اس کا مستحق ہوگا کہ اس کا خاتمہ اور صفایا کر دیا جائے، اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اہل بدعت ہی سے دجال کا خروج ہوگا۔

پہلا فائدہ:

خوارج کے تعلق سے اللہ کی یہ سنت رہی ہے کہ انہوں نے جب بھی اپنا سر اٹھایا ہے اللہ نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔

امام طبری نے روایت کیا ہے کہ قتادہ نے کہا:

"خوارج کا معاملہ اگر ہدایت کا ہوتا تو وہ اکٹھا ہوتے مگر چونکہ وہ گمراہی ہے اسی لئے یہ بکھرے ہوتے ہیں، اور جب معاملہ غیر اللہ کا ہوتا ہے تو اسکا انجام یہی ہوتا ہے کہ اس میں بہت زیادہ اختلاف ہوتا ہے، خوارج نے ایک طویل زمانے سے اسی کو اصول بنا لیا مگر کیا وہ کبھی کامیاب ہوئے؟ سبحان اللہ! آخر یہ لوگ اپنے پرانے اجداد سے عبرت کیوں نہیں حاصل کرتے کہ اگر یہ ہدایت اور حق پر ہوتے تو اللہ انہیں کبھی نہ کبھی ضرور غالب کرتا اور انکی مدد کرتا، مگر چونکہ یہ باطل پر ہیں اسی لئے اللہ کی مدد انہیں کبھی بھی شامل حال نہیں رہی ہے، انہیں آپ نے اچھی طرح دیکھا ہے کہ انہوں نے جب بھی اپنا سر اٹھایا ہے اللہ نے انہیں فنا کر دیا، اور اگر چھپ کر رہے ہے تو اپنے ہی دل میں کڑھتے رہے، اور اگر ظاہر ہوئے تو اللہ نے انہیں ختم کر دیا، اللہ کی قسم! ان کا کوئی دین نہیں ہے، ان سے بچ کر رہو"۔

(تفسیر طبری: ۵/ ۲۰۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا فائدہ:

مرور زمانہ کے ساتھ خوارج کا کثرت سے نکلنا۔

تیسرا فائدہ:

ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

۷-ساتویں حدیث:

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ".

ترجمہ: سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خوارج جہنم کے کتے ہیں"۔

پہلا فائدہ:

خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

اس تعلق سے مصنف بن ابی شیبہ میں وارد ہوا ہے کہ سعید بن جمہان نے کہا: مجھے خوارج نے بلایا یہاں تک کہ قریب تھا کی میں ان سے مل جاتا، یہاں تک کہ ابو بلال کی بہن نے ابو بلال کو خواب میں دیکھا انکی شکل کتے کی ہے، اس نے پوچھا: بھائی! تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ کہا: تمہارے بعد ہمیں دوزخی کتا بنا دیا گیا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۸/ ۷۳۲)

دوسرا فائدہ:

خوارج کی بدعت سب سے بری بدعت ہے، اور اس حدیث کے اندر جو صفت آئی ہے اس سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ خوارج کفار ہیں، کیونکہ یہ صفت خوارج کے سوا کسی بھی اسلامی فرقے کیلئے نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئی ہے۔

۸-آٹھویں حدیث:

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ: لَمَّا الْتَقَيْنَا ، وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ ، قَالَ: وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ.

ترجمہ: زید بن وہب جہنی سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں تھے جو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج پر گیا تھا انہوں نے کہا کہ جب دونوں لشکر ملے اس دن خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا اور اس نے حکم دیا ان کو کہ اپنے نیزے پھینک دو اور تلواریں میان سے نکال لو اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ لوگ تم پر ویسی بوچھاڑ نہ کریں جیسی حرورا کے دن کی تھی سو وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں میان سے نکال لیں اور لوگ ان سے جا ملے اور ان کو اپنے نیزوں سے کونچ لیا اور ایک پھر دوسرا مقتول ہوا اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے۔

پہلا فائدہ:

خوارج کو یہ پختہ یقین ہوتا ہے کہ مسلمان کافر ہیں ان سے قتال کے سوا کوئی دوسری چیز جائز نہیں ہے۔

دوسرا فائدہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگی فیصلہ لینے میں عجلت سے کام لینا، مشورہ اور گفتگو کیلئے وقت نہ نکالنا، کیونکہ ظاہر حدیث سے یہی لگتا ہے جیسا کہ بد بخت خارجیوں کے سرغنہ نے انہیں حکم دیا کہ فوراً تلوار سونت لو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گفتگو کیلئے قسم دلانے لگیں۔

تیسرا فائدہ:

اس کے اندر خوارج کے تعلق سے اللہ کی سنت کی تاکید ہے کہ ذلت و رسوائی خوارج کا مقدر ہے، اسی لئے گرچہ انکی تعداد بہت زیادہ تھی ایک روایت کے مطابق چار ہزار کی تعداد تھی مگر اس کے باوجود صرف دو لوگوں کو مار سکے۔

۹۔ نویں حدیث:

عَنْ عَلِی قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ. مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ.

ترجمہ: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر وہ لشکر جوان پر جائے گا جان لے اس بشارت کو جس کا بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب ان کے قتل میں ہے)۔

۱۰۔ دسویں حدیث:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: "فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"، قَالَ: قُلْتُ: "آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟" قَالَ: "إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ".

ترجمہ: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا خوارج کا اور فرمایا: "ان میں ایک شخص ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا ہاتھ ناقص ہو گا یا پستان زن کے برابر ہو گا اور کہا: اگر تم فخر نہ کرو تو میں بیان کروں جس کا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے قتل کرنے والے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: تم نے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے؟ انہوں نے کہا: ہاں قسم ہے رب کعبہ کی! ہاں قسم ہے رب کعبہ کی! ہاں قسم ہے رب کعبہ کی!۔

مذکورہ دونوں حدیثوں سے مستنبط فوائد:

پہلا فائدہ:

اس شخص کیلئے بہت بڑی فضیلت ہے جو خوارج سے قتال کرتا ہے۔

دوسرا فائدہ:

مصلحت کے تحت کتمان علم جائز ہے، مگر اس علم کا تعلق حلال اور حرام کے احکام سے نہیں ہے، بلکہ فضائل کے باب سے ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ: عُفَيْرٌ، قَالَ: فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ، أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا "، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا.

ترجمہ: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گدھے پر سوار تھا جس کا نام "عفیر" تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے معاذ! تو جانتا ہے اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟" میں کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے اللہ اس کو عذاب نہ دے۔" میں نے کہا: یارسول اللہ! میں خوش نہ کردوں لوگوں کہ یہ سنا کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مت سنا ان کو ایسا نہ ہو کہ وہ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں۔"

یا اسکا تعلق فتنوں سے ہو جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (علم کے) دو برتن یاد کر لیے ہیں، ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ (بلعوم) سے مراد وہ نرخرا ہے جس سے کھانا اترتا ہے۔

۱۱-گیارہویں حدیث:

عَنْ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: " رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ۔

ترجمہ: ابو غالب کہتے ہیں کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے دمشق کی مسجد کی سیڑھیوں پر (حروراء کے مقتول خوارج کے) سر لٹکتے ہوئے دیکھے، تو کہا: یہ جہنم کے کتے ہیں، آسمان کے سایہ تلے بدترین مقتول ہیں جب کہ بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں انہوں نے قتل کیا ہے۔

پہلا فائدہ:

خوارج آسمان کے سایہ تلے بدترین مقتول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا فائدہ:

خوارج کے ہاتھ سے جو قتل کئے جائیں ان کیلئے خوش خبری ہے، کیونکہ بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں انہوں نے قتل کیا ہے۔

۱۲- بارہویں حدیث:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: كُنَّا نُقَاتِلُ الْخَوَارِجَ، وَفِينَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، وَقَدْ لَحِقَ لَهُ غُلَامٌ بِالْخَوَارِجِ، وَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الشَّطِّ، وَنَحْنُ مِنْ ذَا الشَّطِّ، فَنَادَيْنَاهُ أَبَا فَيْرُوزَ! أَبَا فَيْرُوزَ! وَيْحَكَ، هٰذَا مَوْلَاكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ لَوْ هَاجَرَ، قَالَ: مَا يَقُولُ عَدُوُّ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْنَا: يَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ هَاجَرَ، قَالَ: فَقَالَ: أَهِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَتِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((طُوبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ۔))

(مسند احمد: ۱۹۳۶۲)

ترجمہ: سعید بن جمہان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم خوراج سے قتال کر رہے تھے، ہمارے ساتھ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بھی تھے، ان کا ایک غلام جا کر خوارج کے ساتھ مل گیا، وہ ایک کنارے پر تھے اور ہم دوسری طرف، ہم نے اسے آواز دی، ابو فیروز! ابو فیروز، تمہارے آقا سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ یہاں ہیں، اس نے کہا: اگر ہجرت کر آئیں تو بہت ہی اچھے ہیں، سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ اللہ کا دشمن کیا کہہ رہا ہے؟ ہم نے کہا وہ کہہ رہا ہے کہ وہ اچھا آدمی ہے اگر وہ ہجرت کرے اس کی بات سن کر ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کے بعد مزید ہجرت ہے؟ پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے، جو ان کو قتل کرے یا جس کو یہ قتل کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا فائدہ:

خوارج دیار اسلام میں رہنا پسند نہیں کرتے کیونکہ یہ اسے دار الکفر اور دار ارتداد مانتے ہیں۔

دوسرا فائدہ:

خوارج کسی سے راضی اسی وقت ہوتے ہیں جب وہ انکی طرف ہجرت کر جائے۔

تیسرا فائدہ:

اس شخص کیلئے بہت بڑی فضیلت ہے جو خوارج کو قتل کرے یا وہ جسے قتل کریں۔

چوتھا فائدہ:

اہل بدعت کے ساتھ سختی سے نپٹنا چاہیئے۔

۱۳- تیرہویں حدیث:

عَنْ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: " رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ سورة آل عمران آية 106 إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ ".

ترجمہ: ابوغالب کہتے ہیں کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے دمشق کی مسجد کی سیڑھیوں پر (حروراء کے مقتول خوارج کے) سر لٹکتے ہوئے دیکھے، تو کہا: یہ جہنم کے کتے ہیں، آسمان کے سایہ تلے بدترین مقتول ہیں جب کہ بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں انہوں نے قتل کیا ہے، پھر انہوں نے یہ آیت (یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ) پڑھی میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ کہا: میں نے اسے اگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یا چار بار یہاں تک انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سات بار گنا، نہ سنا ہوتا تو تم لوگوں سے میں اسے نہ بیان کرتا۔

اس حدیث سے متعلق فوائد گزر چکے۔

۱۴- چودھویں حدیث:

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ، وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ، فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ، وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

ترجمہ: زید سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں تھے جو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج پر گیا تھا انہوں نے کہا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا پڑھنا ان کے آگے کچھ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے روزوں کے آگے کچھ ہوگا قرآن پڑھ کو وہ سمجھیں گے کہ ہمارا اس میں فائدہ ہے اور وہ ان کا ضرر ہوگا نماز ان کے گلوں سے نہ اترے گی، نکل جائیں گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے۔" اگر وہ لشکر جو ان پر جائے گا جان لے اس بشارت کو جس کا بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب ان کے قتل میں ہے) اور نشانی ان کی یہ ہے کہ ان میں آدمی ہے کہ اس کے شانے کے سر پر عورت کے سر پستان کی مثل ہے۔ اور اس پر بال ہیں سفید رنگ کے اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاتے ہو معاویہ کی طرف اہل شام پر اور ان کو چھوڑے جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دیں اور میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یہ وہی قوم ہے کہ اس لیے کہ انہوں نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مواشی کو لوگوں کے سوا ان پر چلو اللہ کا نام لے کر۔

پہلا فائدہ:

حرام خون بہانا خوارج کی نشانی ہے۔

دوسرا فائدہ:

غداری کرنا خوارج کی صفت ہے، کیونکہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو انکی غداری کا خوف تھا کہ کہیں بچوں اور عورتوں میں جا کر قتل وخونریزی نہ مچائیں۔

تیسرا فائدہ:

وہ قرآن سے استدلال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ انکے لئے حجت ہے جبکہ وہ خود انکے خلاف حجت ہوتا ہے، اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جب ان سے قتال کیا تھا تو دیکھا کہ وہ یہی رائے رکھتے ہیں اور آپ کا گمان صحیح نکلا۔

۱۵- پندرھویں حدیث:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إِنَّ أخوَفَ ما أخافُ عليكم رجلٌ قرأ القرآنَ، حتّى إذا رُئِيت بهجتُه عليه، وكان رِدءًا للإسلامِ، انسلخ منه ونبذه وراء ظهرِه، وسعى على جارِه بالسَّيفِ، ورماه بالشِّركِ. قلتُ: يا نبيَّ اللهِ! أيُّهما أولى بالشِّركِ، الرّامي أو المرميّ؟ قال: بل الرّامي.

(السلسلة الصحيحة ۳۲۰۱/حسن)

ترجمہ: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے تمہارے حق میں سب سے زیادہ ڈر اس آدمی سے ہے جو قرآن مجید پڑھے گا، جب اس کی آواز کے حسن کا چرچہ ہو جائے گا، تو اسے اسلام کا پشت پناہ سمجھا جائے گا، (لیکن حقیقت حال یہ ہوگی کہ) وہ اسلام سے عاری ہوگا، اسے پشت کے پیچھے پھینک دے گا، اپنے پڑوسی پر تلوار اٹھائے گا اور اس پر شرک کا الزام دھرے گا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں میں شرک کے قریب تر کون ہوگا، الزام لگانے والا یا جس پر الزام لگایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”الزام لگانے والا۔“

پہلا فائدہ:

امت مسلمہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شفقت کا پتہ چلتا ہے۔

دوسرا فائدہ:

قرآن پاک کی خوبصورتی کا پتہ چلتا ہے۔

تیسرا فائدہ:

تکفیر اور اسلحہ اٹھانا دونوں کا آپس میں گہرا ربط ہے۔

چوتھا فائدہ:

خوارج کے تعلق سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت ہونا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پانچواں فائدہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس بات کا اشارہ کہ خوارج ہر جگہ اور ہر زمانے میں صرف مسلمانوں سے قتال کریں گے۔

۱۶-سولھویں حدیث:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي، أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي، قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ"۔

ترجمہ: سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بعد میرے میری امت سے یا فرمایا: اب ہوگی بعد میرے میری امت میں وہ قوم کہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلقوں میں سے نیچے نہ اترے گا دین سے وہ ایسا نکل جائیں گے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آئیں گے وہ دین میں وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔

پہلا فائدہ:

خوارج ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔ جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہیکہ اس سرزمین پر خوارج سے بدتر قوم میں نے نہیں دیکھی۔

(کتاب السنہ للخلال: ۱۱۰)

۱۷-سترہویں حدیث:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفِعْلَ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: "التَّحْلِيقُ".

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت میں اختلاف اور تفرقہ ہوگا، کچھ ایسے لوگ ہوں گے، جو باتیں اچھی کریں گے لیکن کام برے کریں گے، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ (اپنی روش سے) باز نہیں آئیں گے جب تک تیر سوفار (اپنی ابتدائی جگہ) پر الٹا نہ آجائے، وہ سب لوگوں اور مخلوقات میں بدترین لوگ ہیں، بشارت ہے اس کے لیے جو انہیں قتل کرے یا جسے وہ قتل کریں، وہ کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے، حالانکہ وہ اس کی کسی چیز سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے ہوں گے، جو ان سے قتال کرے گا، وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ سے قریب ہوگا" لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کی نشانی کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سر منڈانا"۔

پہلا فائدہ:

خوارج کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے مگر وہ اس پر خود عمل نہیں کریں گے اور نہ ہی وہ قرآن کو سمجھیں گے۔

۱۸- اٹھارہویں حدیث:

عن عائشة قالت لابن شدّاد: وهل قتلهم علي - تعني الخوارج- فقال: والله ما بعث إليهم حتى قطعوا السبيل وسفكوا الدم واستحلوا أهل الذمة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے عبداللہ بن شداد سے پوچھا کہ کیا علی نے خوارج کو قتل کر دیا؟ تو عبداللہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے ان سے قتال کیلئے فوج اسی وقت بھیجی ہے جب دیکھا کہ انہوں نے راستے کاٹ رکھے ہیں، خوں ریزی مچارہے ہیں اور ذمیوں کو قتل کر رہے ہیں۔

پہلا فائدہ:

اگر خوارج کو کھلی چھوٹ دے دی جائے تو یہ راستوں کو مخدوش کر دیں گے اور قتل وخونریزی مچائیں گے۔

دوسرا فائدہ:

خوارج اہل ذمہ کے خون کو حلال مانتے ہیں، مگر ان میں بعض اسکے برخلاف عقیدہ رکھتے ہیں بایں طور کہ وہ اہل ذمہ کے خون کی تعظیم کرتے ہیں، اور شاید انکے یہاں اہل ذمہ کے خون کو حلال ماننے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں جنہوں نے امان دے رکھا ہے وہ انکی نگاہ میں کافر ہیں۔

۱۹-انیسویں حدیث:

سیدنا علی نے جب ابن عباس کو خوارج کے پاس بھیجا، جب وہ انکے پاس پہونچے تو خارجی ابن الکواء نے لوگوں کو ابن عباس سے آگاہ کرتے ہوئے مخاطب ہو کر کہا: (يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ إِنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ فَأَنَا أُعَرِّفُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا يَعْرِفُهُ بِهِ هَذَا مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَفِي قَوْمِهِ قَوْمٌ خَصِمُونَ فَرُدُّوهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا تُوَاضِعُوهُ كِتَابَ اللَّهِ) ترجمہ: اے حاملین قرآن! یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آئے ہیں، جو شخص انہیں نہ جانتا ہو، میں اس کے سامنے ان کا تعارف قرآن کریم سے پیش کر دیتا ہوں، یہ وہی ہیں کہ ان کے اوران کی قوم کے بارے میں قرآن کریم میں قوم خصمون، یعنی جھگڑالو قوم کا لفظ وارد ہوا ہے، اس لئے انہیں ان کے ساتھی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیج دو اور کتاب اللہ کو ان کے سامنے مت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچھاؤ۔

پہلا فائدہ:

خوارج سے مناظرہ اور گفتگو کرنا جائز ہے، کیونکہ ان میں بہت سے مشکوک ہوتے ہیں۔

دوسرا فائدہ:

خوارج کی صفات میں سے ہے کہ وہ علماء سے نفرت دلاتے ہیں اور انکی شبیہ بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔

تیسرا فائدہ:

خوارج کی یہ صفات میں سے ہے کہ وہ کفار کے حق میں نازل شدہ آیتوں کو مسلمانوں کے حق میں چسپاں کرتے ہیں۔

۲۰-بیسویں حدیث:

ابن عباس جب خوارج کے پاس مناظرہ کیلئے گئے تو ان سے کہا:

"ما تنقمون على صهر رسول الله ﷺ أتيتكم من عند صحابة النبيِّ صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار، فعليهم نزل القرآن، وليس فيكم منهم أحد، وهم أعلمُ بالوحي منكم"۔

ترجمہ: تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد کے خلاف کیا عیب پاتے ہو، میں تمہارے پاس صحابہ کی طرف سے آیا ہوں وہاں سارے انصار و مہاجرین صحابہ موجود ہیں، انہیں کے اوپر قرآن اترا ہے، ان میں سے کسی کو میں تمہارے ساتھ نہیں دیکھ رہا ہوں حالانکہ قرآن کو تمہارے مقابلے میں وہی بہتر جانتے ہیں۔

پہلا فائدہ:

خوارج کے یہاں کبھی بھی کوئی عالم نہیں پایا گیا، ابن عباس یہاں پر یہی کہنا چاہ رہے ہیں اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قول کے ذریعے کہ ان میں سے کسی کو میں تمہارے ساتھ نہیں دیکھ رہا ہوں، اسلئے کہ اس وقت علماء صحابہ ہی تھے۔

دوسرا فائدہ:

قرآن کو سمجھنے اور اسکی وضاحت کرنے میں جاہلوں کے مقابلے علماء مستحق ہیں۔

تیسرا فائدہ:

اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ خوارج قرآن کو نہیں سمجھتے ہیں اور نہ ہی اسکی تفسیر جانتے ہیں۔

۲۱-اکیسویں حدیث:

تہذیب الآثار کے اندر طبری نے صحیح سند کے ساتھ ابن عباس کی روایت کو نقل کیا جس کے اندر خوارج کا ذکر ہے، اس میں آپ کہتے ہیں: (یؤمنون بمحکمه ویھلکون عند متشابهه)
ترجمہ: یہ قرآن کی محکم آیتوں پر ایمان لاتے ہیں مگر اسکی متشابہ آیات کے وقت یہ ہلاک ہوجاتے ہیں۔

اس اثر سے مستفاد فوائد بالکل واضح ہیں۔ واللہ اعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

اخیر میں کہوں گا:

انصاف پسند قاری کیلئے یہ واضح ہو چکا ہے کہ جس فکر کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے خبر دی ہے ممکن ہے بہت سے لوگوں پر وہ مخفی ہو، اور اس خارجی فکر کے مخفی ہونے کے اسباب میں سے ایک واضح سبب یہ ہیکہ خوارج تقوی وصلاح اور دینی غیرت کو خوب ظاہر کرتے ہیں جبکہ لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خوارج کی نشانیوں میں سے یہ سارے ظاہری امور بھی آتے ہیں جن سے عوام الناس دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

قارئین کرام سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ درج ذیل خارجی عقائد اور اصول جنہیں یہ سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلا رہے ہیں کیا انہیں ایک مسلمان قبول کر سکتا ہے؟

۱- تمام دیار مسلمین دار الکفر ہیں یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ بھی!!

۲- فوج، پولیس اور سیکورٹی فورسیز کے سارے لوگ حتی کہ مساجد کے ائمہ اور مساجد میں جھاڑو لگانے سب کافر اور مرتد ہیں!

۳- تمام ممبران پارلیمنٹ اور ووٹ دینے والے کافر ہیں، ممکن ہے عالم اسلام میں انکی تعداد کئی کروڑ میں پہونچ جائے۔

۴- سارے علمائے امت کافر ہیں، انہیں قتل اور ذبح کرنا تقرب الہی ہے۔

۵- ائمہ حرمین فاسق ہیں جیسا کہ بن لادن نے کہا۔

۶- بوقت ضرورت دوسرے مسلمانوں کا خون بھی بہایا جا سکتا ہے!

خوارج کے یہ بعض عقائد تھے، کیا جو لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں اور خوارج سے ہمدردی رکھتے ہیں وہ ان عقائد سے راضی ہوں گے؟!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں سمجھتا کہ وہ مسلمان جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہوگا اور آخرت پر ایمان لاتا ہوگا وہ ایسے عقائد کو قبول کرے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانان امت کے اندر خیر بہت ہے، ان کے سامنے ان خبیث خارجی عقائد کو واضح کیا جائے تو وہ بلا تردد کے ایسے افکار و رموز سے براءت کا اظہار کرلیں گے۔

یہ دراصل ماجستر کے میرے رسالے کا خلاصہ ہے جس کا عنوان [منهج الاستدلال عند الخوارج في العصر الحاضر ..عرض ونقد] ہے، جسے مزید تفصیل کی ضرورت ہو وہ اس رسالے کی طرف رجوع کرے۔

واللہ ولی التوفیق

۹/۲/۱۴۳۶ھ

مدینہ طیبہ

ابراہیم بن صالح المحیمید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

موضوعات | صفحہ

موضوعات	صفحہ
مقدمہ	۲
اختیار موضوع کے اسباب	۱۰
بہت ہی اہم ملاحظہ!	۱۲
عصر حاضر میں منہجِ خوارج کے پروان چڑھنے کی مکمل کہانی	۱۵
خوارج کا منہج تفصیل کے ساتھ	۲۶
اسلام کی منحرف سیاسی تفسیر کی چنگاری (پہلا مرحلہ)	۳۵
دوسرا مسئلہ: اس مرحلے میں سید قطب کا رول	۵۰
خوارج عصر کا سید قطب کی فکر سے متاثر ہونا: اسباب وعوامل	۶۰
سوالات و جوابات	۶۲
سید قطب کی فکر سے خوارج عصر کی نسبت کے منکرین کے ساتھ ایک وقفہ	۶۶
اس مرحلے میں قائم ہونے والے خارجی اصول اور یہ سارے اصول	
مودودی، سید قطب اور انکے پیروکاروں کی فکر کے نتائج ہیں	۷۳
حروری معاصر فکر کا عملی آغاز	۷۵
دوسرے مرحلے کا آغاز	۷۸
دوسرے مرحلے کی خارجی فکر پر اہم کتابیں	۸۱
دوسرے مرحلے کی خصوصیات	۸۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مرحلے کے اعمال ۸۷

تیسرے مرحلے کا آغاز ۹۰

اس مرحلے کے ارکان ۹۲

اس مرحلے کی خصوصیات ۹۹

اس مرحلے میں افغانی جہاد کا رول ۱۴۳

تکفیری وتفجیری منہج کی نشرواشاعت میں افغانی میدان کے کردار پر قطعی دلائل ۱۴۷

خارجی منہج کو بھڑکانے میں بعض داعیوں کا کردار ۱۵۱

اس مرحلے میں پائے جانے والے خارجی فکر کے سرغنہ افراد ۱۵۹

سید فضل کے نزدیک طاغوتوں کے معاونین کے جرائم کا بیان ۱۷۳

متقدمین خوارج کے اصول وقواعد ۱۷۸

سید فضل کے تراجعات کی حقیقت ۲۲۱

خوارج کا عقیدہ اور جھوٹ ۲۲۳

ابو محمد المقدسی ۲۲۸

ابو قتادہ فلسطینی ۲۷۰

بعض وہ اصول جنہیں ابو قتادہ نے اپنے رسائل اور مقالوں میں ثابت کیا ہے ۲۸۰

اسامہ بن لادن ۲۹۰

ایمن الظواہری ۳۰۹

ابو یحیٰ لیبی ۳۱۵

حامد عبداللہ العلی ۳۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جزائری مسئلہ	۳۳۱
جزائر کے فتنے کو ختم کرنے میں ہمارے علماء کا کردار	۳۳۷
بلاد توحید کے تئیں معاصر خوارج کا موقف	۳۴۰
معاصر خوارج کا اس مبارک ملک کے خلاف جھوٹ اور پروپیگنڈا	۳۴۳
دین اسلام کی سربلندی اور اسکے دفاع میں سعودی حکومت کی کوششیں	۳۴۵
دورحاضر میں خارجی منہج کا آغا	۳۴۷
خوارج کی صفات اور انکی کارستانیاں	۳۵۱
متقدمین خوارج اور معاصر خوارج کے درمیان مشابہت کے اجمالی اسباب	۳۶۵
متقدمین خوارج اور معاصر خوارج کے درمیان مشابہت کے تفصیلی اسباب	۳۶۹
خارجی صفت کے اطلاق میں اہل سنت والجماعہ کے نزدیک حکم لگانے کی علت اور ضابطہ	۴۴۴
خارجی کے مفہوم کی تحدید میں آثار صحابہ اور دیگر سلف وعلماء کے اقوال	۴۴۷
خوارج کے بارے میں وارد احادیث وآثار، اور فقہ وفوائد	۴۶۸
خاتمہ	۴۹۸
فہرست موضوعات	۵۰۰

تمت بالخیر